Presented by Sir H. M. Elliot K.C.B. Secretary to the Government General of India

Futtuhgurh Namah
by
Halay Rae Deputey Collector

1845

تواریخ ضلع فرخ آباد موسوم بہ

فتح گڈھ نامہ

تالیف و ترتیب رای کالیرای صاحب ڈپٹی کلکٹر

١٨٣٩

باهتمام بندہ محمد حسین بمقابلہ و تصحیح جناب پنڈت
موتی لعل صاحب در مطبع دهلی اردو اخبار مطبوع شد

فہرست کتاب فتح گڈہ نامہ تواریخ ضلع فرخ آباد

ا

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید ترتیب کتاب

ہزاران ہزار شکر اوس خالقِ ارض وسما کو ہی کہ جسنی ایک مشتِ خاک کو لباس حیات پہنایا اور زیور عقل و فراست سی آراستہ کیا اور اپنی بیچونی اور قدرت رنگارنگ کی معائنہ کو تمیز بخشی اگرچہ عقل و دانش اس انسان بی بنیاد کی کیا ہی کہ ایک ذرہ اوسکی قدرت کاملہ سے دریافت کر سکی مگر ہمیشہ ارباب دانش کا قال یہہ ہی کہ جو بشر اس دنیا کی کارخانہ سی علاقہ رکہتی ہین چاہئی جو امر مفید اونکو دریافت ہو بہ رسم یادگار آئندہ و فایدہ عام قلمبند کرین او ظاہر ہی کہ ہر بشر نے سب حال روی زمین خود معائنہ نہین کیا مگر کتب کی ذریعہ سے ویسا ہی دریافت ہو جاتا ہی جیسا دیکہنی سے اور علم ہر یک شی کا لاعلمی سے بہتر ہے اب کہ مجہہ خاکسار کالیرا قوم اگروال متوطن قصبہ سلطانپور ضلع سہارنپور کا اتفاق آنی اور رہنی کا اس ضلع فرخ آباد مین بعہدہ ڈپٹی کلکٹری تاریخ چہٹی جون سنہ ۱۸۶۳ع سی ہوا اگرچہ اس عرصہ مین بسبب کثرت کام سرکاری اور مصروف رہنے امور متعلقہ ترمیم بندوبست وغیرہ از بس عدیم الفرصتی مجہکو رہی مگر اس تقریب دورہ بندوبست مین ہر ایک پرگنہ و دیہ متعلقہ اس ضلع کو دیکہا جو کچہہ حال میری معائنہ اور دریافت مین آیا اور بعض مراتب متعلقہ انتظام ضلع کی ایسی تہے کہ اونکی قلم بند رہنے سے امور سرکار مین باعث مدد تہا اونکو اپنی یاد داشت کی واسطی قلمبند کرتا گیا. اور میرے والد بزرگوار کوڑا مل کہ از بس صاحبِ علم و شایقِ تواریخ ہین اونکی فرمایش مجہہ پر واسطی تحریر حال اس ضلع کے ہوئی تو یکا یک میرے طبیعت اس بات پر راغب ہوئی کہ اگر یہہ سب کیون بطور کتاب ترتیب ہو جاوے اس سی فایدہ عام حاصل ہی خصوصاً جس کسیکو اس ضلع سے تعلق ہی اوسکی بہت کام آ ہو سکتا ہی اسواسطی سب حال کو اوپر چار باب اور اڑتالیس دفعہ کی قلمبند کیا تفصیل مراتب مندرجہ ہر ایک باب و دفعہ کی فہرست مشمولہ اس کتاب مین درج ہی اور ماہ فروری سنہ ۱۸۶۸ع مطابق سنہ ۱۲۸۴ ہجری نبوی ختم کیا اس عرصہ مین کہ جناب فیض مآب ستر ازیل ولیم مسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر آگرہ کہ سرمایہ ہمندانی قدر شناس و ترقی افزای علوم ہین

۱۷ فروری ۱۸۴۵ء کو سفر ضلع مین رونق افروز ہوئی اور مجھکو شرف ملازمت جناب ممدوح مین باریابی کا اتفاق ہوا غرضکہ اور دریافت مراتب متعلقہ اس کتاب کے جناب ممدوح نے بغرض غایت اس مجموعہ کو بنام فتحگڈہ نامہ موسوم فرمایا ناظرین باریک بین سے امید عفو سہو و خطا کے ہی اور بعض احباب نے واسطی توضیح تاریخ ترتیب اس کتاب کی برسم شعرستان غزل اور رباعی و قصیدہ تصنیف کرکے مجھکو پیش کئے مگر اوسمین بالعکس بہر رتبہ اور ردیہ کے کلمات توصیف زیادہ تہے اسواسطی اون سبکا اندراج نامناسب سمجہ کر صرف مصرعہ ہاے تاریخ کہ جن سے برآمد سال و سن کی بحساب ابجد متعلق تہی ذیل مین لکہی

<table>
<tr><td colspan="4">مولف کتاب</td></tr>
<tr><td></td><td>ز ہاتف گشت تاریخ مسیحی</td><td>فتحگڈہ نامہ کا لیے الف بیت ۱۲۶۲</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="4">تصنیف میانجی مظفر علی ساکن چھبرا مئو</td></tr>
<tr><td>چون بہ ترتیب فتحگڈہ نامہ از تابید غیب</td><td>از طفیلش ناظران را منفعت بیحد فزود</td><td>عیسوی تاریخ را اعداد ہجری در حروف</td><td>سال ہجرت یکہزار و دو صد و شصت و دو بود ۱۲۶۲ ۱۸۴۵</td></tr>
<tr><td colspan="4">تصنیف لالہ جیت رام ساکن کیتل</td></tr>
<tr><td>یکایک در سنہ ہجری ز ہاتف</td><td>شدہ تاریخ آن مرغوب احباب ۱۲۶۲</td><td>ایضاً ا جو جستم سال تاریخ مسیحے</td><td>خرد گفتہ حکایت دلپذیر است ۱۲۶۲</td></tr>
<tr><td colspan="4">من تصنیف لالہ ہرچندرائے متوطن سردہنہ ضلع میرٹھ</td></tr>
<tr><td>ترتیب شوق دلسی کیا نسخہ عجیب</td><td>حالات ضلع کے تئین ہتاب کر</td><td>خوش ہو کی یون فلک نی کہا بی سر الم</td><td>تاریخ فروری کی نہم ہی حساب کر ۱۲۶۲</td></tr>
<tr><td colspan="4">من تصنیف لالہ ایسری پرشاد قوم کاتہہ ساکن پہبالی ملک شاہ اودہ</td></tr>
<tr><td>فرخ آباد ضلع کا احوال</td><td>ہوا سب اس کتاب سی روشن</td><td>کہا ہاتف نی با سر اعداد</td><td>فتحگڈہ نامہ کہی رشک چمن ۱۲۶۲</td></tr>
</table>

واضح ہو کر اول ہینے ایک پرت اس کتاب کے مرتب کرکے ماہ اپریل ۱۸۴۶ء بحضور جناب مسٹر ہنری میرز ایلیٹ صاحب صدر بورڈ کے بہیجی تہے کہ صاحب ممدوح تواریخ دانی اور واقفیت حال ہریک ضلع مین اپنا نظیر نہین رکہتے اور قدرشناس اس امر کے ہین کہ کس محنت و تلاش سے یہہ سب مراتب جمع ہو سکتی ہین چنانچہ صاحب ممدوح نے حرفاً بحرفاً ملاحظہ فرماکر پسند کیا اور واسطی لکہنے حال آمد اقوام پس و پیش کہ کون کس پر غالب ہوا اور وجہ تسمیہ مواضعات اور دورے پانی چاہ ہاے ہریک جگہ و دیگر چند مراتب کے بذریعہ پروانہ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۴۶ء ہدایت فرمایا ہی کہ بہ نظر ثانی سے باندراج جملہ مراتب جہانتک ہمکو خبر مل سکی ترتیب و ترمیم اس کتاب کا کیا فقط چنانچہ نقل خط صاحب صدر بورڈ کے اور صاحب کمشنر آگرہ کے یہہ ہے

نقل خط مسٹر میرز ایلیٹ صاحب بہادر صدر بورڈ

لیاقت و رفعت دثار قابلیت و منزلت شعار رائے لالہ کالی رائے ڈپٹی کلکٹر ضلع فرخ آباد مورد مرحم حاکمانہ باشند

عرضی تمہاری معہ نسخہ فتحگڈھ نامہ تصنیف اور تالیف خود متضمن حالات ضلع فرخ آباد مشتمل حقایق وکیفیات پرگنات آن سواد پونہچی
ملاحظہ حضور مین من اولہ الی آخرہ آئی خاطر حضور محنت ضلع شناسی اور مشقت حسن نامی تمہاری سے طبایع حاکم محظوظ بدرجہ اتم
ہوئی واقعی کہ اہلکاران سرکاری من بعد انصرام اور انجام امورات مفوضہ روزگار ہنگام فرصت کہ عوام الناس مین وقت استراحت ہے
متوجہ کاردبار حسب مرضی خدا وندا ور در پئی ضروریات حکام پسند کے ہونا موجب خوشنودی صاحبان عالیشان اور باعث رضامندی
حاکمان والاشان کا عین نتیجہ حسنہ و ثمرہ بہبودہ سراسر اس سے متصور ہے از انجا کہ بس ملاحظہ تمامہ اطلاع بعضے مقامات خیلے
مناسب اسواسطی تمکو لکہا جاتا ہی اول یہہ کتاب مرسلہ ہذا واسطی رکہنے کے ہی یا صرف واسطی ملاحظہ کے دوسرے یہہ کہ چند امورات
واگذاشت معلوم ہوے یعنی تاریخ آمد اقوام بیس وپیش کون بتا کس قوم کو نکال کر کون اباد ہوا اور کس جاگہ آباد ہوا اور کی گانو
آگے آباد تہے اور کی گانو کسکی قبضہ سے نکل گئے اور یہہ بات دو تین رئیسون کے واسطی فی الحقیقت لکہی گئی چنانچہ راجہ راٹہور اور
بنگشگڈھ والا اور نواب رئیس اور راجہ بٹیا نژاد او لیکن یہہ بات جملہ اقوام کے واسطی نہین ہی لکہنی مین آئی اور چاہیے کہ ہر ایک
گانو کا وجہ تسمیہ بکمال صحت مندرج کرد چنانچہ بعضے مقامون مین اب مندرج کیا گیا ہی مثل سورکہہ اور باغ لکہولا اور نارنگار وغیرہ
کی اور باعث اطلاع یہہ ہی کہ اکثر نام گانو کے از روے صحت علم شاستر وغیرہ کے پاے نہین جاتے ہین اور تخمینہ اب زمین ہر ایک
جاگہ پرگنہ کا باندازہ صحیح وبہ پیمایش درست مندرج کتاب یا ابہین نہین ہوئی اور منجملہ کرسی نامجات راجہ راٹہور کے سلسلہ بندی بہی بنا بیت
فرو رہے تیسرے یہہ کہ صفحہ ۹۲ مالکون یا مالکون تحقیقات سے مندرج کیا چاہیے اور صفحہ ۵ سطر ۲ غلط ہی دلیر ہمت خان عرف
غضنفر جنگ صحیح یہہ مظفر جنگ صفحہ ۱۹ علی گنج کتاب سرکار مین پرگنہ علی گنج اعظم نگر لکہا جاتا ہی صفحہ ۲۹ موضع دویہ پرگنہ سکراول
اسکی تحقیقات زیادہ مناسب ہے کہ پرانا اور کسوقت سے ہی صفحہ ۱۰ منجملہ ان محالات کے باراپٹی بکیٹ ڈولہا سکندرپور ادہو
سکندرپور اتریچی نا سمو کا نشان اب کچہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پرگنہ شکست ہوکر اور کس نام سے تبدیل ہوا یا اور کسی پرگنہ
کے شامل ہوگئے اور شمولی سرکار بداون سے تعلق ہوگیا جواب یہہ ہی بارا اب موجود ہی چنانچہ بارا قصبہ اس نام کا بالفعل
اکبرپور مین موجود ہی پٹی لہب پرگنہ پرگنہ اور یہہ شمال کیطرف داخل اور تا عملداری سرکار پرگنہ جداگانہ لکہا جاتا تہا اسکا
قصبہ بابرپور تہا قریب سراے جیت مل ڈوبا بہور مین شامل ہی اور قصبہ اسی نام کا موجود ہی چنانچہ شروع عملداری سرکار مین جدا
پرگنہ لکہا جاتا سکندرپور آدہو بالفعل شامل چہبرامو قصبہ موجود اور یہہ بہی اول بندوبست مین جدا لکہا گیا سکندرپور اتریچی پرگنہ
مارہرہ مین اتریچی ہی اور سکندرپور دوسرے کنارہ کالی ندی پر بالفعل بنام سکندرپور آباد ہی چنانچہ اتریچی کا کہیڑہ نہایت قدیم ہے
اور قابل تلاش اور تحقیقات کے اور شاید کہ اس مقام کے باشندی قلعہ راجہ میں بولتی مین اور شادیمین کوئی باجہ کی آواز اسکی جلو
مین نہین ہوتی ہین نانہ مو کہنارہ گنگا الاس علیخان نے شامل بہور کے کیا اور شمولی سرکار بداون سے تعلق ہی یہہ غلط ہی بالفعل پرگنہ
جداگانہ ضلع کانپور کا ہی صفحہ ۱۰ اسرپورہ اور کرسانا اور کہاکہٹ مئو اور نصف مارہرہ کر بنیاد اسکے ہمکو نہین معلوم ہوئی کہ

کس سرکار سے علیحدہ ہوکر فرخ آباد کے تصرف مین آیا اسکا جواب یہہ ہی کہ سروہ آگے شامل سرکار کول کے تہا اور اسکا تحقیق کرنا نہایت مشکل اسواسطی کہ ہرایک نسخہ ائین اکبری مین سیہہ پور لکہا جاتا لیکن فی الحقیقت سروہ ہی اور کرسانا نام جدید اسکی کا ہی مقام جدید کہا گیٹ مو آگے سرکار خیرآباد مین تہا پالی کے دستور مین مارہرہ آگے سرکار کول مین تہا صفحہ ۱۲۸ و جینا کیا لفظ ہی اور روخانہ مین کہلوارادرکہد وارد و توصیح مین یا کون صحیح اور کون غلط ہی اور لفظ کو رواربلا یا اخیر مین شاید درست ہی صفحہ ۱۲۹ یودہ عرف کسان لفظ کسان یہہ واسطی جلہ کہیتی کرنے والون کے ہی یا خاص واسطی کسی مخصوص کے ہی اور تمنی یودہ کی فقط دو قسم کے گوت لکہی بہریا اور حربا اور ہمیشہ سے سُنا جاتا ہی کہ کئی قسم اسکی ہین چنانچہ بتہریا سکرور یا جیوارہ جیریا گہورچہ انرجیا جیریا کہج وار وغیرہ اسکی تحقیقات لکہو صفحہ ۱۴۲ آلات کاشتکاری کا تصویر چاہیے اور جہان ہندی لفظ ہی جسمین کچہہ شک تلفظ کا ہو جاہیے کہ اوسکو ہمیشہ دیوناگری حروف مین لکہا کرے کہ تمام دنیا کی الف بی تی سے بہتر معلوم ہوتی ہی چنانچہ گدا اور اوشرہ گوہرنہ تلفظ صحیح ہوتا ہی اور نہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کس کام کے واسطی بنا ہی صفحہ ۱۵۸ اشکر کے بعد کہ لفظ مشکوک ہے اور کیفیت اسکی سمجہہ مین نہین آتی ۲۴۴ شعلہ آتش زمین سے نکلا یہ گنہ اترت پور مین ۱۸۳۶ء مین اسکی تحقیقات بخوبی تمام کرکے لکہو اطلاع کا لکہا گیا ہی فقط تحریر فی التاریخ اٹہائیسوین اپریل ۱۸۶۶ء

(دستخط) J. H. Elliot Esquire

نقل خط مسٹر فرانسس ہارسلی رابنسن صاحب بہادر کمشنر آگرہ

ڈپٹی صاحب مہربان کالیراے صاحب سلمہٗ بعد شوق ملاقات کے واضح ہو رسلہ آپکا مورخہ ۱۰ ارمی سنہ حال باطلاع اس امر کے کہ ایک بہرت کتاب فتحگڈہ نامہ کا مسٹر الیٹ صاحب بہادر حاکم بورڈ کے حضور مین بہیجا تہا صاحب ممدوح نے واسطی ترمیم بعض مرتب کے ہدایت فرمائی ہی پونہچا جو کہ بہیجنا کتاب مذکور کا ہمارے پاس اسواسطی تہا کہ ہمارے نسبے حکام عالیمقام محکمہ صدر بورڈ کے حضور مین پیش کیجاتی سو وہ بات اس صورت سے حاصل ہوئی کہ آپنے ایٹ صاحب بہادر حاکم بورڈ کے حضور مین ارسال کی اور صاحب موصوف نے بخوبی اوسکو ملاحظہ فرماکر ہدایت وارشاد ترمیم مناسب فرمائی اور وہ ضرورت جو یہان آنی سے بہتی باقی نہی اور نیز کتاب مذکور مین کچہہ ترمیم ہوگی اسواسطی کتاب مذکور واپس بہیجی جاتی ہے فقط فی تاریخ یکم جون ۱۸۶۶ء

(دستخط) J. Robinson Esqr

باب اول بیان حال کلیات ضلع کہ جس سی عام کو علاقہ و فایدہ ہے،

ضلع فرخ اباد کی موقع اور حدود اور حال مردم و موسم و آب ہوا و پیداوار اجناس و اقسام زمین کا بیان معہ نقشہ ضلع

یہہ ضلع فرخ آباد اوس موقع مین واقع ہی کہ جنکی جنوبی حد ۲۷ ڈگری یعنے درجہ اور شمالی ۲۷ ڈگری اور ۵۰ دقیقہ یعنے منٹ خط استوا سے جانب شمال واقع ہی اور حدود اس ضلع کے حسب تفصیل ذیل ہے



مشرق	مغرب	جنوب	شمال
تحت ملک شاہ اودہ سے نارسیدہا تا تحصیلداری امرتپور اور دریاے گنگ یا تحصیلداری قنوج	پرگنہ لکہنا ضلع اتاوا و پرگنہ کسنی میی گنج وبیورہ وسوہار وسہاور ضلع مین پوری	پرگنہ بلہورہ ورسول آباد ضلع کانپور وپرگنہ بیلا ولکہنا ضلع اتاوا	ضلع بدایون وضلع شاہجہان پور

اور ایک نقشہ اس ضلع کا کہ جس سے ہر ایک پرگنہ کا موقع وحدود دریافت ہوسکی علیحدہ شامل ہی اور ہندؤن کے شاستر مین اسپر علاقہ کا نام پانچال دیس لکہا ہی چنانچہ شروع کلجگ کی راجہ درپد ٹہاکر چندربنسی اس دیس کا راجہ تہا اور اوسکی راجگی حدود اوسوقت کی یہہ تہی کہ جنوبی حد ندی کالی نی اور شرقی دریاے گنگ اور شمالی وغربی ناٹہبالی وکمپل اس دیس پایا جاتا ہی کہ راجہ درپد کا راج مین صرف یہہ علاقہ تہا کہ جواب بنام زد پرگنہ بہوجپور بہارہ محمدآباد وبیرگانو شمس آباد واعظم نگر وکمپل وبہالی وبہوکٹا لوہی اور یہہ درپد وہ راجہ تہا کہ جسکے بیٹی دروپدی کے شادی پنڈون کے ساتہہ ہوئی تہی اور بعد نیست ونابود ہوجانے خاندان درپد کے ٹہاکران راٹہور سورج بنسی راجہاہی قنوج کے تصرف مین یہہ ملک آیا اور آخری راجہ جیچند تہا اور پہر بادشاہان مسلمان کا تصرف ہوا چنانچہ عہد سلاطین دہلی مین سرکار قنوج سے یہہ ضلع متعلق رہا اور اکبرآباد صوبہ کی طرف سے بادشاہی حاکم رہتا تہا سنہ ۱۱۲۵ ہجری سے اس ضلع پر بہ سبب ملنے جاگیر بادشاہ دہلی سے غلبہ وتصرف نواب بنگش کا ہوا کہ سنہ ۱۸۰۲ تک وہ متصرف اور فرمان رواے اس ضلع کا رہا سنہ ۱۸۰۲ سے تصرف انگریزی ہوا اور اس عملداری مین اکثر حدود ضلع وپرگنجات کی بدلتے رہے اور یہہ حدود مرقومہ بالا سنہ ۱۸۴۴ سے قایم ہے چنانچہ اب یہہ ضلع کمشنری وپرزیڈینسی اگرہ سے متعلق ہی اور اس ضلع کی آب وہوا معتدل ہی اور ابتداے ماہ اساڈہ لغایت کنوار چار مہینے برسات کے ہین اور اس ضلع مین گرمی ایام گرما مین نوہ ۹۰ بلکہ ماہ جون مین ۹۶ درجہ تک اور موسم سرما مین ۵۰ لغایت ۶۰ درجہ اور برسات مین ۸۰ لغایت ۹۰ درجہ از روے تہرمامٹر کے دیکہا گیا ہی اور تہرمامٹر ایک آلہ ہے کہ حکیم گالیلیو نے واسطے دریافت کرنے مقدار گرمی وسردی کی ایجاد کیا ہی اور ایکسو بیس درجون کے خطوط کا اوسمین نشان بنایا اور مدار اوسکی حساب کا اوپر چڑہنی اور اوترنے سیماب کی ہی کہ وہ سیماب اوس آلہ کی جڑ مین بہرا رہتا ہی اور باشندگان کل اس ضلع کی تعداد سات لاکہ ستتر ہزار نواسی اس تفصیل سی ہین کہ چہہ لاکہہ ستاسی ہزار نوسوستاون ہندو اور نواسی ہزار ایکسو بتیس ۱۳۲ مسلمان ہین اور تفصیل زن ومرد وکاشتکار وغیر کاشتکار کی ذیل مین مندرج ہے اور برہمن قنوجی اس ضلع مین بہت اور اونمین کئی ذات علیحدہ علیحدہ ہین اور بنیاد قنوجی برہمن کے شہر قنوج واقع اس ضلع سے ہے فقط

	کاشتکار		غیر کاشتکار		میزان		
	مرد معہ طفلان	زن معہ دختران	مرد معہ طفلان	زن معہ دختران	مرد معہ طفلان	زن معہ دختران	میزان الکل
ہندو	دو لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]
مسلمان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	دو لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]	لکھہ [illegible]

اور چلن مردمان اشراف کا اچھا ہی قصبات اور شہر کی باشندونکی زبان اردو فصیح ہی محاورہ مین الفاظ پوربی شامل ہوتی ہین اور مردم باشندہ دیہات زبان یہان کا ہندی پوربی آمیز رکھتی ہین اور مضبوط اور سخت دل ہین اور سب طرح کی درخت میوہ دار انبہ وغیرہ بکثرت ہین مثل اضلاع غربیہ وشمالی کے مگر اس ضلع مین تاڑ کی درخت بکثرت اور بہت بلند ہین اور تاڑی یعنے اوسکا عرق منشی ہی اور یہہ عرق تاڑی ماہ چیت سی لغایت ماہ جیٹھہ نکلتا ہی اور تخم اوسکا بہادون مین بویا جاتا ہی تین برس مین اوگتا ہی اور اوسکی پتونکی پنکھے بنائی جاتے ہین اور یہہ درخت دو قسم کے ہوتی ہین ایک نر کہ اوسمین خوشہ نکلتا ہی دوسری مادہ کہ اوسمین پہل لگتا ہی اور اس ضلع مین سب اجناس پیدا ہوتی ہین خصوصاً پرگنہ بہادر نواح فرخ آباد مین آلو بکثرت پیدا ہوتا ہی اور یہان صرف ایک گانو خربوزہ پر لوا پرگنہ ٹھٹیا مین اور کیوڑہ کا ایک باغ واقع قصبہ قنوج اور ایک باغ موضع کبوا کہیڑہ پرگنہ کمپل مین ہی اور نیشکر اچھا نہین ہوتا دکم شرح پر بویا جاتا ہی اور کل رقبہ ضلع کے سو حصہ مین دو حصہ لاخراج سوا پچیس حصہ مبنائی شور او سر وغیرہ ساڑہی دس حصہ زمین افتادہ قدیم بنجر اور ساڑہی آٹہہ حصہ زمین افتادہ جدید پیمچر شمار مین آئی اور پیداوار سب اجناس کا ہوتا ہی مگر ربیع کی زراعت اس ضلع مین نسبت اضلاع غربیہ کے یک ماہ پہلی روبہ پختگی لاتی ہی اور کٹ جاتی ہی اور ستو حصہ زمین مزروعہ مین ساڑہی اکتیس حصہ چاہی اور ساڑہی اٹہادن حصہ خاکی زمین ہی اور اکثر پرگنجات مین کہ جسکا حال تحقیقاً دریافت ہوا پایا گیا کہ اجناس مفصلہ ذیل فیصدی کل مزروعہ سی حسب ذیل کاشت ہوتی ہے

نام جنس	نیشکر	کپاس	نیل	دہان	جوار چری	باجرہ	مکا	ہندوہ کنگنی ساما خرم	ماش مونگ ارہر	سن	کھیانہ ترکاری وغیرہ	افیون پوست وغیرہ	ربیع
تعداد حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]	نیم	[illegible]	نیم	[illegible]	۲	[illegible]

اور بٹائی دکنکوت کا رواج نہین نقدی شرح پر کاشت وپٹہ ہوتا ہی اور اقسام زمین مزروعہ

ترائی	پہارنہ	مٹیار	دومٹ	پہوڈہ

اور منہائی مین قسم **دوسری** مشہور ہے کہ اضلاع پچہانہ مین بہ تلفظ

کہادر	بانگر	ڈاکر	روسلی	بہوڈہ	کلرشور

معروف ہے اور فزر وعہ زمین جو مضبوط ہی اوسکو گورش بولتے ہین اور زمینداران دیہات اکثر قوم ٹہاکر اور قانونگویان
دیٹواریان اکثر قوم کایتہ سکسینہ بکثرت وسری باستم تقلبت اور کاینہ کئی گوت کی ہین چنانچہ کمپل مین وسیلا اور چہبرامؤمین جمیلہ
سیہ دو نوفریق ایک جدی ہین اونکی آپسمین بیاہ شادی نہین ہوتی اور شمس آباد دداؤدگنج ولمپامین دوبنڈیا وکہنزا اور
نیٹالی مین کودیہیا وسراث وسورکہا اور جلال آباد مین بسریا اور نالکرام وادبچہ واسمعیل پور مین بکہولی وال ادراوگرپور مین دوبیا
وبنیہ وال اورعطائی پور مین سوال ہیری ہای زادہ سبنہ پردہاں کو سرعدیا کثرت سی ہین اونکی بہت گوتین کراوسکو بلفظ
آل بولتے ہین وچوکیدار قوم دہانک ہین اور اس ضلع مین خورش غلہ گندم کی روٹی اور دال ماش وارہر ومونگ بیشتر اور برنج اوس سے کم
اور سوائے قوم اگروال بنیا وبرہمن گوڑ کے اور سب قوم شکارخوار اور مچہلی وغیرہ کی غذا بیشتر ہے اور برہمن گوڑ اس ضلع مین بہت کم ہین اور مادہ بیما دونان
دکنوار مین بخار وتپ لرزہ کے کچہ کثرت ہو جاتے ہے ورنہ آب وہوا ضلع کے موافق ومعتدل ہے اور اس ضلع مین چاہ خام اچہا
ہوتا ہی تخمیناً ۳۰ فٹ پر کہودنے سے پانی شیرین نکلتا ہی اور پائدار رہتا ہی چنانچہ فرخ آباد وکہیت فتحگڈہ مین گہر گہر چاہ پختہ وخام مرت
کے ہین اور قصبہ قنوج اور کمپل وبہوج پور وسکرادہ کی اکثر چاہ پختہ کا پانی شور یعنے کہاری ہی اور سب جگہ قصبات اور
دیہات مین چاہ پختہ یا خام کا پانی شیرین ہی اور کوئی نہر کسی دریا سے نہین نکلی اور حمام عام ضلع مین کوئی نہین ہی فقط

نمبر ۳ طلوع وغروب آفتاب تاریخ وار

ضلع فرخ آباد ۲۷ درجہ پر واقع ہی سورج کا نکلنا اور چہپنا ہر تاریخ مین بوقت ذیل بشمار گہنٹہ ومنٹ انگریزی کے ذیل
مین ہے اور اوسمین نظر اختصار تاریخ شروع بدلنے وقت کے لکہی درمیان کے تاریخ نہین لکہے وہ نہایت شروع ہونے
دوسرے تاریخ تک کے سمجہا چاہیے اور گہنٹہ انگریزی ڈہائی گہڑی ہندوستانی کا ہی اور گہنٹہ مین ۶۰ منٹ یعنے ایک گہڑی کا
۲۴ منٹ اور ڈہائی پل ہندوستانیکا ایک منٹ ہوتا ہی فقط

ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
		طلوع		**غروب**	
جنوری	۱	۶	۵۰	۵	۱۰
	۹	۶	۴۸	۵	۱۲
	۱۵	۶	۴۵	۵	۱۵
	۲۰	۶	۴۳	۵	۱۷
	۲۵	۶	۴۰	۵	۲۰
فروری	۱	۶	۳۶	۵	۲۴
	۸	۶	۳۱	۵	۲۹
	۱۴	۶	۲۷	۵	۳۳
	۱۸	۶	۲۴	۵	۳۶
	۲۲	۶	۲۱	۵	۴۰
	۲۶	۶	۱۸	۵	۴۲
مارچ	۲	۶	۱۴	۵	۴۶
	۶	۶	۱۱	۵	۴۹
	۱۰	۶	۸	۵	۵۲
	۱۵	۶	۴	۵	۵۶
	۲۰	۶	×	۶	×
	۲۵	۵	۵۶	۶	۴
	۳۰	۵	۵۲	۶	۸
اپریل	۳	۵	۴۹	۶	۱۱
	۷	۵	۴۶	۶	۱۴
	۱۱	۵	۴۲	۶	۱۸
	۱۵	۵	۴۰	۶	۲۱
	۲۰	۵	۳۶	۶	۲۴
	۲۴	۵	۳۳	۶	۲۷
مئی	۱	۵	۲۹	۶	۳۱
	۸	۵	۲۴	۶	۳۶
	۱۵	۵	۲۰	۶	۴۰
	۲۰	۵	۱۷	۶	۴۳
	۲۵	۵	۱۵	۶	۴۵
	۳۱	۵	۱۲	۶	۴۸
جون	۱۰	۵	۱۰	۶	۵۰
	۲۱	۵	۹	۶	۵۱

ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
		طلوع		**غروب**	
جولائی	۲	۵	۱۰	۶	۵۰
	۱۴	۵	۱۲	۶	۴۸
	۱۸	۵	۱۵	۶	۴۵
	۲۳	۵	۱۷	۶	۴۳
	۲۸	۵	۲۰	۶	۴۰
اگست	۵	۵	۲۴	۶	۳۶
	۱۲	۵	۲۹	۶	۳۱
	۱۸	۵	۳۳	۶	۲۷
	۲۳	۵	۳۶	۶	۲۴
	۲۷	۵	۴۰	۶	۲۱
	۳۱	۵	۴۲	۶	۱۸
ستمبر	۴	۵	۴۶	۶	۱۴
	۸	۵	۴۹	۶	۱۱
	۱۲	۵	۵۲	۶	۸
	۱۷	۵	۵۶	۶	۴
	۲۲	۶	×	۶	×
	۲۸	۶	۴	۵	۵۶
اکتوبر	۳	۶	۸	۵	۵۲
	۷	۶	۱۱	۵	۴۹
	۱۱	۶	۱۴	۵	۴۶
	۱۵	۶	۱۸	۵	۴۲
	۱۹	۶	۲۱	۵	۴۰
	۲۳	۶	۲۴	۵	۳۶
	۲۷	۶	۲۷	۵	۳۳
نومبر	۳	۶	۳۱	۵	۲۹
	۹	۶	۳۶	۵	۲۴
	۱۶	۶	۴۰	۵	۲۰
	۲۱	۶	۴۳	۵	۱۷
	۲۶	۶	۴۵	۵	۱۵
دسمبر	۲	۶	۴۸	۵	۱۲
	۱۰	۶	۵۰	۵	۱۰
	۲۰	۶	۵۱	۵	۹

گرہن سورج وچاند کا ابتداء سنہ ۱۸۴۶ء لغایۃ سنہ ۱۹۰۰ء بقید تاریخ و مہینے کے

نمبر ۱

از روے قواعد اہل نجوم کی جو حساب گردش ستارونکا ہوتا ہی وہ ظہور مین آتا ہی اسو سطی جو آیندہ و ہر سونکا گرہن چاند و سورجکا محسوب کیا گیا تو حسب جدول ذیل نکلا اور اوسپر اسو سطی اعتبار کیا جاتا ہی کہ جو اس حساب سی کئی برس گذشتہ کا مطابقت تیرہ بر ہمنان اور جنتری نویسی کیا گیا مطابق معلوم ہوا اور جو آیندہ ہین کچہ غلطی وقوع مین آوی تو کچہ مقام اعتراض نہین ہی کسو سطی کہ علم غیب خدا کو ہی نہ بہ از روے حساب قاعدہ مستمرہ سابقین کے محسوب کیا گیا ہی اور واضح ہو کہ ہر مہینے کے تحت مین اول خانہ مین تاریخ گرہ اوسکا عدد ۳۱ سی زیادہ نہین ہے اور دوسرے خانہ بتعداد سن کہ اوسکا عدد کم چہا نیسے ہنو کا تحریر ہوا ہیہ علاوہ سطی پہچان تاریخ و سن کے کافی ہے نقطہ اور اہبارہ سو کا ہندسہ ہر ایک سن کا واسطی اختصار تحریر کی چہوڑ دیا گیا ہے

تفصیل	جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن	تاریخ	سن
سورج گرہن	۱۱	۶۱	۱۲	۵۰	۶	۹۶	۲۵	۳۶	۱۶	۹۳	۱۶	۹۰	۲۸	۵۱	۹	۷۷	۲۴	۴۷	۳۰	۳۹	۱۱	۸۲	۲۱	۹۱
	۲۲	۶۹	۲۳	۴۸	۲۶	۴۳	۲	۵۵	۲۶	۴۳	۹	۹۱	۱۸	۹۰	۱۹	۸۶	۲۶	۴۸	۹	۳۶	۲۲	۱۹۰۰	۲۲	۶۵
	۲۲	۹۸			۲۹	۴۵	۱۹	۹۳	۲۸	۱۹۰۰			۹	۹۱	۲۰	۹۵	۱۸	۵۷	۱۹	۹۵			۳۱	۸۰
													۱۹	۷۹			۲۹	۶۵	۸	۹۹			۲۲	۸۹
																			۱۰	۶۴				
چاند گرہن	۱۶	۵۱	۲۶	۵۸	۳۱	۴۶	۱۱	۹۰	۲۵	۵۵	۲	۹۳	۱۳	۶۰	۲۳	۷۷	۱۳	۹۶	۱۳	۵۲	۴	۵۴	۵	۸۱
	۷	۵۴	۷	۹۰	۱۹	۳۸			۲۲	۶۲	۲۳	۹۹	۱۲	۸۹	۱۳	۶۸	۲	۷۹	۳	۴۰	۱۵	۴۲	۲۶	۹۸
	۲۸	۹۹	۲۶	۶۶	۳۱	۹۹			۲۳	۹۱	۱۳	۱۹۰۰	۳	۹۸	۳	۸۶	۱۵	۹۳	۴	۸۲	۱۹	۹۱	۱۶	۹۹
	۹	۶۱	۲۸	۹۹	۱۱	۹۵			۱۱	۹۲							۴	۹۵						
	۲۸	۸۸																						
	۱۶	۸۹																						
	۸	۹۸																						

نمبر ۵

فاصلہ شہرون نامی ہندوستان کا مقام فرخ آباد سے

فرخ آباد سی بالفعل شہر نامی ہندوستان بفاصلہ ذیل ہے اور یہہ فاصلہ رقم اور ہندسہ مین تعداد میل انگریزی ہی کہ ایک میل الف ۱۰۶۰ گز انگریزی طول کا ہوتا ہی اور نام شہرون کے بہ ترتیب حروف تہجی ہے فقط

حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فاصلہ
الف	۱	اٹاوہ	۹۲
	۲	انوپ شہر	۱۲۶
	۳	اکبرآباد عرف	۱۱۲
	۴	اموره	۱۹۱
	۵	الہ آباد	۱۱۲
	۶	افضل گڑھ	۲۸۲
	۷	اجمیر	۳۰۴
	۸	انبالہ	۳۰۹
	۹	آب	۳۴
	۱۰	اندور	۵۰۴
	۱۱	اورنگ آباد	۵۵۳
	۱۲	احمدآباد	۶۴۰
	۱۳	احمدنگر	۷۰۶
	۱۴	اکیب	۱۲۹۹
ب	۱۵	بریلی	۴۵
	۱۶	بلند شہر	۱۳۹
	۱۷	بہرتپور	۱۵۳
	۱۸	بانس	۱۰۲
	۱۹	بجنور	۲۴۲
	۲۰	بنارس	۲۹۷
	۲۱	بکسر	۳۰۳
	۲۲	بہوپال	۴۱۰
	۲۳	بیکانیر	۴۱۵
	۲۴	بیتول	۵۰۰
	۲۵	بہاگلپور	۵۷۶
	۲۶	بیگورہ	۶۱۵
	۲۷	برودہ	۶۳۰
	۲۸	بردوان	۶۷۱
	۲۹	بیربہوم	۶۵۱
	۳۰	بارکپور	۷۱۲
	۳۱	بیابیا	۷۱۹
	۳۲	بارا سیب	۷۱۶
	۳۳	برہمپور	۷۲۶
	۳۴	باکنڈی	۷۵۶
	۳۵	بالاسور	۷۵۹
	۳۶	بمبئی	۸۹۷
	۳۷	باکرا	۸۰۰
	۳۸	باقرگنج	۸۹۲
	۳۹	بہیلوا	۱۰۱۱
	۴۰	بتن پابتہ	۱۰۹۳
	۴۱	بنگلور	۱۲۴۲
پ	۴۲	پٹنہ	۴۳۹
	۴۳	پورنیا	۶۳۰
	۴۴	پونا	۸۵۸
ت	۴۵	ترہت	۴۶۵
	۴۶	تملوک	۷۲۳
	۴۷	تیرا	۹۶۱
	۴۸	ترچناپلے	۱۲۱۶
ج	۴۹	جہانسی	۲۰۳
	۵۰	جی پور	۲۶۰
	۵۱	جونپور	۲۹۳
	۵۲	جبل پور	۳۷۳
	۵۳	جی سلمیر	۶۳۰
	۵۴	جلیسر	۷۲۶
	۵۵	جی سور	۷۸۷
	۵۶	جمال پور	۸۵۵
	۵۷	جگناتھ پوری	۹۱۱

حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فی صد	حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فی صد	حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فی صد
ح	۵۸	حیدرآباد	۵۸۵		۸۰	سپاٹو	۴۹۴		۱۰۳	کٹک	۸۹۶
چ	۵۹	چھتر پور	۲۳۸		۸۱	سیہور	۴۳۲	گ	۱۰۴	گوالیار	۱۴۶
	۶۰	چنار گڈھ	۲۹۱		۸۲	سیونی	۴۶۱		۱۰۵	گوڑگانو	۲۳۵
	۶۱	چھپرا	۴۱۵		۸۳	سبن پور دکن	۸۹		۱۰۶	گورگہ	۲۷۷
	۶۲	چندنگر	۷۲۴		۸۴	سلہٹ	۱۰۳۴		۱۰۷	گیا	۴۴۳
	۶۳	چھنگا نو	۱۰۶۰	ش	۸۵	شاہجہاں پور	۴۹		۱۰۸	گول پارہ	۸۹۱
د	۶۴	دہلی عرف شاہجہاں آباد	۱۹۵		۸۶	شملہ	۳۹۰		۱۰۹	گواہٹی	۹۶۸
	۶۵	دھمیاون	۲۸۳		۸۷	شیر گڈھا	۴۱۹		۱۱۰	گنجام	۹۷۸
	۶۶	ڈیرہ دون	۲۹۶	ص	۸۸	صورت	۷۶۰	ل	۱۱۱	لکھنؤ	۱۱۱
	۶۷	دہبا پور	۳۳۲	ع	۸۹	علی گڈھ	۱۱		۱۱۲	لندپور	
	۶۸	دمدم	۷۱۹		۹۰	علی نگر	۲۹۹		۱۱۳	لودیانہ	۳۷۹
	۶۹	دانا پور	۷۲۵	غ	۹۱	غازی پور	۳۳۲	م	۱۱۴	لاہور	۵۹۰
	۷۰	ڈھاکہ	۹۰۵	ف	۹۲	فتح پور	۱۳۱		۱۱۵	مین پوری	۴۰
ر	۷۱	روہتک	۲۴۳		۹۳	فرید پور	۸۵۲		۱۱۶	مرادآباد	۱۳۶
	۷۲	ریواڑی	۲۵۹	ک	۹۴	کانپور	۸۳		۱۱۷	متھرا	۱۴۷
	۷۳	ریوا			۹۵	کالپی	۱۰۴		۱۱۸	میرٹھ	۱۸۲
	۷۴	رائے پور	۷۱۰		۹۶	کرنال	۲۵۲		۱۱۹	مظفر نگر	۲۱۸
	۷۵	رنگ پور	۷۶۸		۹۷	کوٹہ	۳۳۵		۱۲۰	مرزاپور	۴۷۳
س	۷۶	سہسوان	۸۴		۹۸	کمٹی	۵۳۰		۱۲۱	منصوری ٹیلہ	۳۰۹
	۷۷	سلطان پور	۲۰۴		۹۹	کلکتہ	۷۱۱		۱۲۲	مہید پور	۴۵۲
	۷۸	سہارنپور	۲۵۴		۱۰۰	کانٹھ بجلے	۷۵۰		۱۲۳	میئو	۴۶۶
	۷۹	ساگر	۳۰۴		۱۰۱	کنکری	۷۷۵		۱۲۴	مونگیر	۵۴۲
					۱۰۲	کمبرکالی	۸۰۵		۱۲۵	مالدا	۶۷۶

حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فاصلہ	حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فاصلہ	حروف تہجی	نمبر	نام شہر	تعداد فاصلہ
	۱۲۶	مدناپور	۶۸۳ سائب		۱۳۲	نیمچ	۴۴۲ اماریب		۱۳۸	ہوشنگ آباد	۴۴۲ اماریو
	۱۲۷	میمن سنگ	۸۸۷ لاموب		۱۳۳	نیپال	۴۴۴ امالوب		۱۳۹	ہزاری باغ	۷۸۴ اماروب
	۱۲۸	مرشدآباد	۷۸۳ لماب		۱۳۴	ناگ پور	۵۳۹ حالوب		۱۴۰	ہوگلی	۷۱۸ لماسب
	۱۲۹	سندراج	۱۲۵۲ الاریب		۱۳۵	ندیا	۷۱۹ لمالوب				
ن	۱۳۰	نصیرآباد	۳۳۴ مالوب	ہ	۱۳۶	ہمیرپور	۱۳۳ اب				
	۱۳۱	رنگ پور	۴۹۳ مالوبو		۱۳۷	ہانسی	۶۹ امروب				

نمبر ۶ دوری قصبون ضلع فرخ اباد ایک سی دوسری کو

اس ضلع مین عث قصبہ و دیہات نامی مشہور ہین ایک کا فاصلہ دوسرے سے تعداد میل انگریزی جدول ذیل سے واضح ہوتا ہے اور واسطے رفع اشتباہ کے رقم و ہندسہ ہر یک خانہ مین دو نو لکہے جاتے ہین اور اس ضلع مین ڈیڑہ میل کا ایک کوس شمار ہوتا ہی اور فرخ آباد سے یہہ مقامات جس سمت مین ہین اوس سمت کی شناخت کو ایک ایک حرف باصطلاح ذیل لکہا گیا ہے فقط

مشرق	غرب	اوتر	جنوب	بائب یعنی گوشہ شمال و غرب	نیرت گوشہ غرب و جنوب	اگنیہ گوشہ شرق و جنوب	ایشان گوشہ شرق و شمال
ش	غ	الف	ج	ب	ن	گ	ي

نمبر ۲ بیان منازل و فاصلہ شہرون اضلاع ہر چہار سمت فرخ آباد کے

جو کہ اکثر صادر و وارد ہونی والونکو ضرورت دریافت منازل کی ہوتی ہی اور اس ضلع کی ساکنان کو ہی واسطی جانیکی خواہش
اس امر کی پیش آتی ہی اسواسطی منازل راہ بلدہ لکہنو و الہ آباد و کانہپور و اگرہ و متہرا و میرٹہہ و شاہجہان آباد و براون
و مراد آباد و شاہجہان پور و اٹاوا کی بقید فاصلہ و حال و قوع دریا و نالہ اور عبوا و سے اور یہہ کہ منزل کی درمیان بیچ
یہ چیزی کو بہت ملتا ہی یا قلت ہی اور مقام بازار وغیرہ واسطی بہم رسی اجناس کے کہ اسوہ گی مسافر کی متعلق ہی جدول ذیل میں تحریر ہے
اور مین تیور و کوال وہ بہی کی منازل بہی ہمرشتہ مذکور بالا کی ہے اور یہہ منزل ایسی مین کہ آدمی بآرام پونہچی فقط

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرلانگ	دریا	نالہ	حال عبور دریا	حال نکلنے گاڑی بانیکا راہ میں	کیفیت بازار کہ جہاں سے غلہ وغیرہ ملتا ہے
فتح گڑھ سے تا لکھنؤ	فرخ آباد	خداگنج	۱۳	۲	٠	ایک	پل	بہت اچھا	بازار خورد وسرائے پختہ بقید جاہ
	ایضاً	جلال آباد	۱۰	٠	کالی ندی	٠	پل	ایضاً	بازار وسرائے بمقام خاص
	ایضاً	سرائے میران	۱۰	٠	٠	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص وسرائے پختہ اس میں بہت خوب ہے
	ضلع کانپور	بکھوتی	۱۴	٠	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام ناہو
	ملک شاہ اودھ	نوبت گنج	۸	٠	کالی ندی وگنگا	٠	کشتی وپایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	تکیہ	۱۴	٠	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	اکبرپور	۱۳	٠	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام حسن گنج ومیاں گنج بفاصلہ دو ونیم کروہ
	ایضاً	ابراہیم گنج	۱۲	۴	٠	ایک	پل	ایضاً	بازار خورد بمقام خاص ونواب گنج بفاصلہ نیم کروہ
	ایضاً	لکھنؤ	۱۰	۶	٠	٠	ایضاً	ایضاً	بازار بمقام خاص
		۹	۱۰۵	۱					
فتح گڑھ سے تا کانپور	فرخ آباد	خداگنج	۱۳	٠	٠	ایک	پل	بہت اچھے	بازار خورد وسرائے بمقام خاص
	ایضاً	جلال آباد	۱۰	٠	کالی ندی	٠	پل	ایضاً	بازار وسرائے بمقام خاص
	ایضاً	سرائے میران	۱۰	٠	٠	ایک	پل	ایضاً	بازار وسرائے بمقام خاص وقنوج
	کانپور	ارول	۱۰	۲	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام بلہور
	ایضاً	پوروہ	۱۳	۳	٠	ایک	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص وسوراجپور
	ایضاً	جولی پور	۱۰	۲	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام خاص ومرہشور
	ایضاً	کانپور	۱۴	۴	٠	٠	٠	ایضاً	بازار بمقام خاص
		۷	۹۲	۱					

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرلنگ	دریا	نالہ	حال عبور دریا و نالہ	حال قلت و کثرت پانی کا راہ میں	کیفیت بازار کہ جہاں غلہ وغیرہ ملتا ہے
کانہ پور سے فتح پور ہوتی تا الہ آباد	کانہ پور	برسول	۱۴	۲	۰	۰	۰	بہت ہے	بازار بمقام خاص
	فتح پور	کلیان پور	۱۶	۴	۰	یک	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	فتح پور	۱۴	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	نوبستہ سرائے	۱۲	۶	۰	۰	۰	ایضاً	دیہات قریب سے غلہ پہنچتا ہے
	الہ آباد	جونی سرائے	۱۱	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار کلاں بمقام خاص
	ایضاً	گہرہ	۱۳	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	کشبا	۱۰	۰	۰	دو نالہ	پل	ایضاً	بازار بمقام کانگرآباد بفاصلہ یک کروہ
	ایضاً	کبوہ	۱۴	۶	۰	۰	۰	ایضاً	
	ایضاً	الہ آباد	۱۳	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار کلاں بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]	[illegible]					
	میزان کل منزل	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
تیسری سڑک فتح گڑھ سے [illegible]	فرخ آباد	چھبرامو	۱۸	۰	کالی ندی	۰	پایاب و پل کشتی	بہت ہے	بازار بمقام خاص
	مین پوری	کسنے	۱۶	۰	ایسن	ارند	کشتی و پایاب	ایضاً	ایضاً معہ سرائے خود بمقام خاص و شمشیر گنج و کسرہ سال بفاصلہ یکنیم کروہ تخمیناً
	اٹاوا	اٹاوا	۲۰	۰	۰	سینگور	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
		۳	[illegible]						

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرلانگ	دریا	نالہ	حال عبور دریا	حال قیمت و کثرت رسد کا	کیفیت بازار کہ جہاں سے غلہ وغیرہ ملتا ہے
فتح گڑھ تا مین پوری و اکبرآباد	فرخ آباد	محمد آباد	۱۳	۲	۰	۰	۰	بہت ہی	بازار خورد بمقام خاص
	مین پوری	بیبور	۱۱	۶	کالی ندی	۰	کشتی	ایضاً	بازار بمقام خاص اور ایک بنگلہ او کنارہ دریائے کالی ندی ہے
	ایضاً	بھونگانو	۸	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	مین پوری	۹	۰	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	بکرئی	۱۰	۲	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام مین پوری و گہرول
	ایضاً	گہرول	۱۲	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	سکوہ آباد	۱۰	۳	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	کول	فیروز آباد	۱۳	۲	۰۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	اعتماد پور	۱۲	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	اکبرآباد	اکبرآباد	۱۱	۲	جمنا	۰	کشتی	ایضاً	بازار بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]	[illegible]					
اعتماد پور تا متھرا	متھرا	کہند ولی	۱۲	-	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	متھرا	بلدیوجی	۱۵	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	متھرا	متھرا	۱۱	۹	جمنا	۰	کشتی	ایضاً	بازار بمقام خاص
	میزان منازل و مسافت	[illegible]	[illegible]	۵					
فتح گڑھ سے براہ نواب گنج تا بدایون	فرخ آباد	نواب گنج	۱۳	۴	۰	۰	۰	بہت	بازار خورد بمقام خاص و سرائے پختہ
	ایضاً	علی گنج	۱۵	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	دہومرے	۱۳	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	مین پوری	ارجن پور	۱۲	۰	کالی ندی	۰	پایاب	ایضاً	بازار بمقام سکروہ و امان پورہ
	بدایون	کاس گنج	۱۲	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرلانگ	دریا	نالہ	حال عبور دریا	حال قلت کثرت یا [illegible] کا	کیفیت بازار کہ جہاں سے غلہ وغیرہ ملتا ہے
	بدایون	ببورا گنج	۱۳	۴	۰	۰	۰	بہت ہے	بازار خورد بمقام خاص
	علی گڈھ	اترولی	۱۴	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	پنڈراول	۱۴	۰	کالی ندی	۰	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	بلند شہر	خورجہ	۱۴	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص یہاں سے سڑک پختہ شروع ہوئی
	بلند شہر	اونچہ شہر بلند شہر	۱۱	۶	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	میرٹھ	گلاوٹی	۱۳	۲	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	ہاپڑ	۹	۴	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	کہر کھودہ	۹	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	میرٹھ	۱۱	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]	[illegible]					
[illegible]	فرخ آباد	محمد آباد	۱۳	۴	۰	۰	۰	بہت ہے	بازار بمقام خاص
	مین پوری	بہون گانو	۸	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	مین پوری	کوراولی	۱۳	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	مین پوری	ملاون	۸	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار خورد بمقام خاص و بازار کلاں بمقام سکیٹ بفاصلہ دو کروہ
	ایضاً	ایٹہ	۱۰	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	کول	بہدوانسہ	۱۰	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام سکندرہ
	ایضاً	سکندرہ راؤ	۱۰	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	اکبر آباد	۱۰	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار و سرائے بمقام خاص
	ایضاً	کول	۱۲	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	سومنہ	۱۳	۲	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	بلند شہر	خورجہ	۱۵	۳	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرسنگ	دریا	نالہ	حال عبور دریا	حال قلت و کثرت آب کا راہ مین	کیفیت بازار کہ جہان غلہ وغیرہ ملتی ہی
	بلندشہر	اوچہ شہر	۱۱	۴	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	گلاوٹی	۱۳	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار خُرد بمقام خاص
	میرٹھ	ہاپڑ	۹	۳	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	کرکودہ	۹	۶	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	میرٹھ	۱۱	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]	[illegible]					
کیمپ فتحگڈھ سی تا خورجہ ہر یک منزل مطابق شرح راہ میرٹھ کی ہے									
مسیر فتحگڈھ سی تا جہان آباد براہ بلندشہر		خورجہ شرح مرقومہ منزل ۱۱	۱۲۶	۳	۰	۰	۰	بہت ہی	بازار بمقام خاص
	بلندشہر	سکندرآباد	۱۳	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
		سورجپور	۱۴	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار خورد بمقام خاص
		سرکنج	۱۳	۲	ہنڈن	۰	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
		شاہجہان آباد	۴	۰	جمنا	۰	کشتی	ایضاً	بازار کلان بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]	[illegible]					
مسیر فتحگڈھ سی تا بداون	فرخ آباد	شمس آباد	۱۸	۰	۰	۰	۰	بہت ہی	بازار بمقام خاص اور منزل مین ایک موضع روشن آباد فرخ آباد سی بفاصلہ ۱۳ میل ہے
	بداون	کسرہ	۱۴	۰	گنگا	ایک	کشتی و پایاب	ایضاً	بازار خورد بمقام خاص
	ایضاً	گمرالہ	۱۱	۰	سوت	۰	کشتی	ایضاً	بازار خورد بمقام خاص اور راس منزل کی بابین قصبہ اوپ ہی
	ایضاً	بداون	[illegible]	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار کلان بمقام خاص
		[illegible]	[illegible]						
مسیر فتحگڈھ سی براہ بریلی تا مراد آباد	فرخ آباد	اورت پور	۱۴	۰	گنگا	ایک	کشتی	پانی بہت ہے	بازار و سرای بمقام خاص
	شاہجہانپور	جلال آباد	۱۴	۰	رامگنگا	۰	کشتی	ایضاً	بازار بمقام خاص
	بریلی	بری جنتابہ	۱۱	۴	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	فتح گنج	۱۴	۰	۰	ایک	پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	فرید پور	۱۱	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص

	نام ضلع	نام منزل	مسافت میل	مسافت فرلنگ	دریا	نالہ	دریا حال عبور	حالت وکثرت پانیکا	کیفیت بازار کہ جہان سی غلہ وغیرہ ملتا ہی
	بریلے	بریلے	۱۰	۲	۰	ایک	پل	بہت ہی	بازار بمقام خاص
	ایضاً	فتحگنج	۱۱	۴	۰	دو	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	میرگنج	۱۱	۶	دوجورہ	۰	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	نواب رامپور	بکھوراچہرا	۳	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	اجیت پور	۹	۰	کوسی	۰	پایاب	ایضاً	بازار بمقام خاص
	مرادآباد	مرادآباد	۱۲	۰	رامگنگا	۰	کشتے	ایضاً	بازار کلان بمقام خاص
		۶	۱۳۸						
سڑک فتحگڈہ سی شاہجہانپور تک	فرخ آباد	امرت پور	۱۴	۰	گنگا	ایک	کشتے	بہتے	بازار وسرای بمقام خاص .
	شاہجہانپور	جلال آباد	۱۴	۰	رامگنگا	۰	کشتے	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	کانٹھہ	۹	۰	۰	۰	۰	ایضاً	بازار بمقام خاص
	ایضاً	شاہجہانپور	۹	۰	گررا	۲	کشتے و پل	ایضاً	بازار بمقام خاص
		۴	۴۶						

بیان دریا و نالہ واقع اس ضلع کا بتفصیل گذرگہاٹ اور شرح میر بحری

اس ضلع مین ایک دریای گنگ دوسرا دریای رام گنگا اور چہہ نالہ واقع ہین اور ایک نالہ کنہا بطور رجباہا کے ہی کہ دو میل کے قدر گنگا سے کہود کر کالی نی مین شامل ہوا ہے فقط

دریای گنگ

یہہ دریا کوہ ہمالا سے دو ہزار میل بہہ کر سمندر مین شامل ہوا اور ایسا ہندوستان مین مشہور ہی کہ زیادہ شرح اسکی کچہہ ضرور نہین ہی اور اس ضلع کی حد شمالی اور شرقی پر جاری ہی مگر تین پرگنہ اس ضلع کے اس دریا کی پار جانب شرق واقع ہین اور بیس گذرگھاٹ اوسکی اس ضلع مین ہین اور آمدنی محصول میر بحری کا اکثر ٹہیکہ ہی اور دو گذر پر پل کشتیو کا واقع ہی اس دو پل مین سے ایک پل کھنا گھاٹ کا کہ بیچ فتحگڈہ و فرخ آباد سے نزدیک تر ہے مسٹر مارٹین گبنس صاحب بہادر کلکٹر نے بہت انتظام کی ساتہہ ۱۸۴۴ء مین بنوایا خوب مضبوط ہی اس پل پر ۳۵ کشتی ہین اور ہر یک کشتی طول مین سولہ درعہ انگریزی اور عرض مین چہہ درعہ اور اونچائی مین چار فٹ تین انچہہ اور اسار کشتی کے تیرہ انچہہ چوڑی ہے اور ہر ایک کشتی کے مابین مین فاصلہ پندرہ پندرہ فٹ کا ہی اور وہ فاصلہ سطح ہی تختون سے کہ اوسکو پل بختہ کہتے ہین تو ۳۵ کشتی اور ۳۴ پل تختہ سے یہہ پل بنا ہے کہ اوسکا طول کل تین سو چھبیس ۳۲۶ درعہ انگریزی ہے اور مابین مین دو کشتی قلفی دار ہین کہ واسطی آمدورفت اونکشتیون اس دریا کے وہ کشتے قلفی دار کہولکر رستہ دیا جاتا ہے اور اس پل کے دونو کنارے پر کٹہرا اچہا بنا ہوا ہی اور ایک کٹہرا بیچ مین پل کے واقع ہی کہ اوس سے دو رستہ اس پل مین ایکا واسطی آنی والون کے اور دوسرا واسطی جانے والون کے اور یہہ پل برابر قایم رہتا ہی مگر برسات مین بسبب طغیانی آب گنگ کی کہول دیا جاتا ہی اور یہہ سب کشتی زرسرکار سے بنے ہین اور تیاری فی کشتی مین ۱۸۰ تخمیناً خرچ پڑا اور دوسرا پل بہرت پور گہاٹ پر مستاجر میر بحری نی اپنی کشتیون سے بنایا ہی فقط اور تفصیل جمع ہر یک گذرگہاٹ کی اور شرح میر بحری کے جو کشتیا گہاٹ پر جاری ہے جدول ذیل سے منکشف ہوگا

گذرگہاٹ بقید جمع یکسالہ			
نمبر	نام تہانہ	نام گہاٹ	تعداد جمع مئی ۱۸۴۶ء لغایت اپریل ۱۸۴۷ء
۱	قنوج	داعی پور	[illegible]
۲	ایضاً	مہدی گہاٹ	[illegible]
۳	ایضاً	راج گہاٹ	[illegible]
۴	ایضاً	جلیسر	[illegible]
۵	ایضاً	سبوا گہاٹ	[illegible]
۶	ایضاً	کرہ کہور	[illegible]

تفصیل شرح میر بحری			
نمبر	نام اشیا کہ جسپر محصول لیا جاتا ہی	محصول	
		پر بار سے	خالی سے
۱	عورت مرد	۲۵ دام	۲۵ دام
۲	بہیڑ بکری	فیصدی ۶	فیصدی ۲
۳	خوک	فیصدی ۸	فیصدی ۴
۴	خر	فی کوڑی ۱۰	فی کوڑی ۵
۵	چہیرو پایو	فی راس [illegible]	[illegible]

نمبر	نام تھانہ	نام گھاٹ	تعداد جمع مئی سنہ ۱۸۹۹ لغایت اپریل سنہ ۱۹۰۰
۷	کمال گنج	سکھی رام پور	۱۲؍
۸	ایضاً	درماعرف بندرگھ	۵ ؍ [illegible]
۹	کوتوالی کسبہ فتحگدہ	لوکندہ	سا[illegible]
۱۰	ایضاً	گولاداسال	۱۳
۱۱	کوتوالی فرخ آباد کسبہ	کھاٹ پل	[illegible]
۱۲	ایضاً	کدسا دشکارپور	[illegible]
۱۳	امرتپور	کرسور	۱۱؍
۱۴	امرتپور	کمرور	۱۸
۱۵	قایم گنج شمس آباد	مہولا و بہرت پور	[illegible]
۱۶	قایم گنج	سورجپور	[illegible]
۱۷	قایم گنج	بھگوان پور	۱۳
۱۸	ایضاً	بندار	۱۳
۱۹	ایضاً	کدبا	۱۳
۲۰	ایضاً	چند پوری	۱۳
۲۱	ایضاً	جالی	۱۱؍
۲۲	ایضاً	بسیل پور	[illegible]
۲۳	ایضاً	کسرا	[illegible]
		میزان	[illegible]

نمبر	نام اشیا کہ جس پر محصول لیا جاتا ہے	محصول: پرباری سے	محصول: خالی سے
۶	اسپ کلان	۲؍	۱؍
۷	نرگاو و گاومیش	[illegible]	۱۰؍
۸	سوار بیل	۸؍	۴؍
۹	چھکڑہ چوگان	۱۲؍	۵؍
۱۰	ایضاً سہ گان	۱۰؍	۴؍
۱۱	ایضاً دوگاوہ	۸؍	۳؍
۱۲	رتھ	۱۲؍	۶؍
۱۳	پالکی نالکی	۱۲؍	۴؍
۱۴	میانہ	۶؍	۳؍
۱۵	ڈولی	۲؍	۱؍
۱۶	یکہ کایابو	۳؍	۲؍
۱۷	شتر بارکش	۳؍	۱؍
۱۸	فیل	معاف	[illegible]
۱۹	بگی	۸؍	۳؍
۲۰	سیج گاڑی	[illegible]	۸؍
۲۱	بہنگی کہار	۱؍	۱؍
۲۲	کاشتکاران بغیرہ	[illegible] دام	[illegible] دام
۲۳	یکہ نرگاو	۵؍	۲؍
۲۴	شتر سوار	۴؍	۲؍
۲۵	نرگاوان بنجارہ	[illegible]	معاف
۲۶	خچر و یابو سوار	۱۰؍	[illegible]
۲۷	نرگاو [illegible]	۱۰؍	[illegible]
۲۸	[illegible]	۸؍	[illegible]
۲۹	سہ گاوہ ایضاً	[illegible]	[illegible]
۳۰	دوگاوہ ایضاً	[illegible]	۲؍

دریای رام گنگا

پرگنہ امرنیورمین ہوکر ملک شاہ اودہ مین نکلے ہے اس دریا پر اکثر عبور کشتی سے ہی اور ایام برسات مین اس دریا کی طغیانی اس کثرت سی ہوتی ہی کہ زمین اکثر دریا برد ہو جاتی ہی اور اوسکی ترائی مین زراعت خوب ہوتی ہی اور آب پاشی کا بھی فایدہ ہی اور یہہ دریا کوہستان سے ضلع بجنور و مرادآباد و بریلی و شاہجہان پور مین بہتا ہوا آیا ہی فقط اور اس ضلع مین سر دریا پر کشتیون کا پل دو جگہ ہی ایک اہسا پور دوسرا بجنوریا یا مین باقی سب گذر پر ایک ایک و دو دو کشتی ہی اور دو گہاٹ کہ جسپر پل ہی ہیر بحری مقرر ہی ٹہیکہ اوسکا حسب تفصیل ذیل ہے

اسب پور کہودہر
نارے

ع پوریا مہ گنج حرار حیم پور
للار

دریای کالی ندی

پرگنہ اعظم نگر و شمس آباد و بہوج پور کے حد جنوبی پر اور تالگرام و قنوج کے پرگنہ مین ہوکر گنگا مین ملی ہے اور اس ضلع مین دو جگہ پر پل آہنی بمقام خداگنج مین بنا یا ہوا حکیم مہدی علیخان وزیر لکہنو کا ہی کہ سنہ ۱۲۴۰ ہجری مین باہتمام کپتان ملو صاحب کے طیار ہوا تہا کہ تاریخ تعمیر اوسکی سن ہجری یہہ ہی :: ملہم بگفت بہر دعای سرزبان ؛ این جسر پایدار بود تا ہزار سال اور سب جگہ گذر کشتی سے ہے مگر دو جگہ کشتی سے ایک پل منیورمین او پر راستہ بیورکے اور دوسرا دو ہرنیورمین اوپر راہ چہیرامئو کے اور ٹہیکہ اوسکا ملاحون کے ذمہ اس شرط پر ہے کہ آٹہ مہینے پل رکہین اور آمدنی ہیر بحری کے آپ لین سرکار محصول نہین لیتی

نالہ کنہتا

یہہ ایک مختصر نالہ ہے کہ دریای گنگا سے متصل ہوکر موضع رام پور پانچہ کا یون و سنگین رام پور و شیر پور سرای کی کہود کر نکالا اور وہی نالہ رام پور پانچہ گانو و شیر پور سرای کے مابین مین سرحد مقرر ہے اور رام پور پانچہ گانو کے پرگنہ مین ندی کالی سے جاملا برسات مین گنگا کا پانی اسی نالہ سے ندی کالی مین آتا ہی اور اسی سبب سے برسات مین زیادہ پانی ندی کالی کا ہوکر لائق اجرای کشتی ہو جاتا ہی اور اوسکی بنا یہہ مشہور ہے کہ دو سو پچاس برس تخمیناً ہوئے کہ ندرای کایتہ صوبہ دار قنوج ملقب راجہ مشہور تہا یہہ نالہ گنگا سے تا ندی کالی کہود واکر جاری کیا تہا اور یہہ اوسکی تہی کہ قنوج کے زیر آبادی گنگا کا پانی پونہچی اور باعث یادگاری دوام ہو چنانچہ اوسی وقت مین اس کرندرای نے موضع کرندنگر کہ متصل رام پور پانچہ گانو ہے بسایا کہ پہلی اوسکا نام لسبہا تہا اور اب بہی کرندنگر لسہا کہتی مین اور متصل قنوج کے ایک آبادی معروف کرندنگر ہے اوسکی بہی بنا اسی کرندرای سے ہی فقط اور یہہ نالہ کنہا بسبب

بسبب گذرنی مدت کثیر اور رہنی اکثر خشک اور عدم مرمت کی کچھ رہ گیا یعنی عمیق نہین رہا اگر اسکی مرمت ہوکر اسکو عمیق کیا جاوے تو عجب نہین کہ اوسکی ذریعہ سے کشتی دریاے گنگ سی کالی نی مین جاکر قنوج کے نیچے پہونچ سکی یا کالی نی مین جا بغرض کشتی اور مقام وگذر پر پہونچ سکی فقط

ندی الین

پرگنہ جیسر امئو وسورکہ وتالکرام و مباترو ا و منوج مین ہوکر ضلع کانہ پور مین جا نکلے اور یہ ندی اچھی ہی بہات مین بذریعہ کشتی کے عبور ہوتا ہی اوسیچائی سب دیہات محقہ کی ہوتی ہے کسی گذر پر پل پختہ نہین ہے فقط

ندی آرند

سکراوہ کے پرگنہ مین ہوکر سکت پور کی پرگنہ مین ہولی ہوئی ضلع اٹاوا مین نکلی مگر یہ ندی ہمیشہ جاری نہین رہتی کنارہ اوسکی مضبوط ہین عرض مین کم ہے برسات مین جاری ہو جاتی پہر خشک رہتی ہے فقط

ندی پانڈو

نٹہا کے دیہات جنوبی مین ہیکر ضلع کانہ پور کی طرف گئی اور یہ ندی کوہستانی نہین ہی اوسیچائی کا فائدہ اسمین نہیں ہے

نالہ نگار

برسات مین جاری ہو جاتا ہے اور موسم مین خشک رہتا ہے مگر یہ بطور سیلاب کی ہی دیہات نواح کی زمین کو بہ بلا بگار خراب کرتا ہی کہ وورد یہ اس نار کی زمین ناقص ریگستان بہت ہے

بورہ گنگا

پرگنہ نیٹاہی کی حد شرقی سے ا بین پرگنہ کمپل مین ہوکر گنگا مین جا ملا مگر یہ نالہ خوب مضبوط نہین ہے بطور ایک جھیل کے ہے برسات مین جاری ہو جاتا ہی اور موسم مین کہین خشک کہین پانی رہتا ہے اس سے کہیتی کی سیچائی کو فائدہ کم ہے مگر اسکی زمین ترائی و اسطے زراعت کے اچھی ہے فقط اور پہلے دریاے گنگ اسی جگہ جاری تہا اب اس سے بہت فاصلہ پر جاری ہے اور یہ جیاڈ گنگا کے ہے فقط

نمبر ۹ حال و مقدار بارش سنین ماضیہ موجب پیمانہ بارشدان مقررہ سرکار او نام بارش کا جو مشہور ہے

بموجب حکم مندرجہ باب ہجدہم دفعہ ۱۳۳ اجنبی سیرجار صاحبان صدر بورڈ کی سب اضلاع پریسیڈنسی آگرہ کی پیمانہ بارشدان ہر ایک تحصیل و مقام صدر مین مقرر ہوا اور ربع انچہ کی گز سے پانی باران کا جو بارشدان مین بہرتا ہی پایا جاتا ہی اور ایک ایک انچہ مین دس دس درجہ مقرر ہین اور اوس درجہ کا نام سنٹ ہی اور اوسکا حساب اسطرح محسوب ہوتا ہی کہ جسقدر

پانی بارشدان کا ہیود ہو دسوان حصہ اوسکا حاصل سمجھا جاتا ہی یعنی جیسا چٹھی نمبر ۲ مذکورہ بالا مین مندرج ہی کہ اگر ادنی درجہ اوسکا ہیود ہو تو جاننا چاہئی کہ برابر سوین حصہ کے ایک انچہ کے زمین پر پانی پڑا اور جو اعلی درجہ یعنی ایک انچہ پانی ہیود ہو تو دسوان حصہ ایک انچہ کا اور اگر دس انچہ ہیود ہو تو ایک انچہ کی قدر زمین پر پانی متصور کرنا چاہئے چنانچہ اس ضلع مین ابتداے جولائی سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۷۱ فصلی سی یہہ بارشدان مقرر ہوا اور جسقدر بارش اس ضلع مین ہوا ہی اوسکی حاصل میزان یعنی دسوان حصہ پیمایش سے ذیل مین مندرج ہے اور جس مہینی مین بارش نہین ہوئے وہ مہینا اس مین نہین لکھا گیا

نام سال	نام ماہ	[illegible]		چھبرامئو		امرتپور		قنوج		سکت پور		تالگرام		اعظم نگر		شمس آباد		ساترودا		میزان	
		انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ	انچہ	سنٹ
سنہ ۱۸۶۳ء	ابتداے جولائی لغایت ستمبر	۱۲	۰	۴	۱	۱۱	۳	۲	۷	۱۰	۹	۱۱	۰	۹	۰	۷	۵	۵	۳	۶۲	۲۵
	اکتوبر	۳	۰	۱	۷	۵	۰	۴	۱	۲	۶	۴	۱	۰	۵	۴	۶	۱	۸	۲۶	۴
سنہ ۱۸۶۴ء	جنوری	۰	۳	۰	۵	۰	۱	۰	۵	۰	۵	۰	۳	۰	۵	۰	۰	۰	۲	۲	۹
	فروری	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۳	۰	۰	۰	۴		۰	۱	۵	۴	[illegible]
	اپریل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۰
	جولائی	۲	۱۷	۱	۳۵	۷	۱۰	۲	۴۰	۳	۴۸	۲	۶	۲	۸۹	۳	۹۸	۴	۳۶	۳۸	۴۰
	اگست	۱۰	۳۵	۱۳	۵۹	۷	۲۸	۱۶	۵۹	۸	۴۲	۲	۹۴	۲	۸۹	۱۰	۲۵	۱۶	۵۵	۹۴	۷۲
	ستمبر	۴	۱۹	۲	۱۲	۲	۴۰	۴	۲۲	۲	۹	۳	۹۶	۲	۵۰	۶	۱۵	۰	۳۰	۲۴	۵۰
	اکتوبر لغایت دسمبر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰
سنہ ۱۸۶۵ء	فروری	۲	۶۲	۲	۱۰	۰	۹۱	۲	۱	۳	۹۳	۱	۴۰	۰	۹۹	۰	۹۶	۰	۴۰	۱۵	۱۲
	مارچ	۰	۲۵	۰	۰	۰	۴۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۰	۰	۰	۰	۱	۳۵
	مئی	۰	۹۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۵	۰	۶۰	۰	۰	۰	۱۰	۰	۰	۲	۴۳
	جون	۳	۴۷	۱	۳۵	۱	۱۰	۵	۹۱	۱	۴۴	۱	۴۰	۱	۳۸	۱	۵۶	۰	۱۰	۱۴	۱۵
	جولائی	۹	۶۲	۸	۱۵	۱۳	۹۰	۱۱	۳۴	۶	۶۱	۱۱	۴۴	۹	۴۸	۶	۶۳	۱۳	۶۲	۹۰	۴۹
	اگست	۹	۹۲	۴	۷۰	۲	۳۰	۵	۶۱	۷	۵۱	۴	۹۲	۷	۹۲	۴	۴۳	۳	۸۵	۳۸	۷
	ستمبر	۰	۰	۱	۷۶	۰	۰	۰	۸۱	۰	۰	۰	۳۹	۱	۵۰	۰	۰	۰	۰	۴	۴۶
	دسمبر	۰	۳۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۰	۵۴	۰	۷۵	۰	۰	۱	۷۵
سنہ ۱۸۶۶ء	جنوری	۰	۳۴	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۰	۰	۰	۱۵	۰	۲۳	۰	۵	۰	۰	۰	۸۶
	فروری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷

اور بارش کے دو نام عوام مین زبان زد مین ایک جو ماس اوس بارش کا نام ہی کہ جو موسم برسات مین ماہ اساڑہ لغایت ماہ کنوار ہی کہ یہہ بارش بنیاد پیداوار کا ہے اور دوسرا مہاوٹ हथिया اگہن سے تا پہاگن برسے کہ یہہ زراعت کو فایدہ بخشتا ہی اور مہینون مین جو بارش ہو اوسکا کچہہ نام نہین ہے

نمبر ۱

بیان میلہ کہ اس ضلع مین ہوتی ہین اور شہور مین

میلہ سلونون واقع فرخ آباد

روز سلونون کی پائین باغ کوٹہی نواب ناصر جنگ مین میلہ ہوتا ہی اور یہہ کوٹہی باغ مین اچہی بنی ہے بہت خلقت شہر کی جمع ہوکر جہولا جہولتے ہین اور نواب رئیس وسطی سیر و تماشا کے بآرایش و جلوس سواری کے برآمد ہوتا ہی اور اس کوٹہی کو بہی خوب سجایا جاتا ہی اور حال کی نواب رئیس نے ایک چشمہ نہر خورد کا اس کوٹہی کے آگی بنایا کہ اوس سے فضا اور رونق اسکی دوبالا ہوگئی

میلہ رتہہ جاترا واقع فرخ آباد

بطرف دروازہ جسمی پنڈی کی باغ مین میلہ رتہہ جاترا کا ماہ اساڑہ مین ہوتا ہی بانی اس میلہ کی مردم خاندان شاہ بہاری لعل کے بہت آدمی وہان جمع ہوتی ہین اور اوجہا ٹہاکر کا کرتے ہین

میلہ ڈولہنڈی واقع فرخ آباد

چیت بدی پروا اور پہاگ ہولی کی سب قوم ہنود خصوصاً ساہوان و صرافان و دوکانداران رنگ باشی سے فراغت پاکر اشنان کرکے اچہی اچہی پوشاک پہن کر بمقام بازار ترپولیہ مین جمع ہوتی ہین اور آپسمین ملاقات کرتے ہین اور ایک ہجوم عظیم ہوجاتا ہے کہ بازار ترپولیہ سی تالال سرای تختہ مردمان خوش پوشاک اوجس طرف نگاہ کیجی ایک دوسرے پیسی ملتا ہی نظر آتا ہی اور دوپہر تک یہہ ہجوم رہتا ہی اور اس ہجوم کی اصل بنیاد یہہ ہی کہ اس ضلع مین رواج ہے کہ بعد ہولی کی سب ہنود اشرف قوم کا یتہہ و بنیہ و برہمن اپنی اپنی وقف کار و رشتہ داران سے ملاقات کو جاتے ہین تو ایسی شہر مین ایک آدمی کو ہر ایک کی گہر پر پہرنے سے حرج اور اوسکی عدم موجودگی مین موجب عدم سیر ملاقات تہا تو ایک جا ہی اجتماع مین سب سے ملاقات ہوکر یہہ رسم ادا ہوجاتی ہی اب شدہ شدہ یہہ ایک میلہ قایم ہوگیا اور ایسا اوجلا میلہ دوسرا اس شہر مین نہین ہوتا

میلہ روشنی روغنگران واقع بڈہ پور شہر فرخ آباد

سب روغن گر فرخ آباد سال مین ایک دفعہ بروز چیت سودی اشٹمین کو بہت تیل جمع کرکے لال سرای سی تا بڈہ پور دورویہ کنارہ سڑک کی روشنی چراغان خوب کرتے ہین ایک مخلوق اوسکی تماشائی ہوتی ہے اور یہہ تیل سب تیلی فی گہر دو آنہ آپسمین تفریق کرکے دیتی ہین آٹہ من پنجہ تخمیناً تیل صرف ہوتا ہے فقط

باب اول

میلہ ٹوکہ گہاٹ واقع دہانگرزی

اس گہاٹ پر ہر روز صدہا آدمی رہنی والے شہر کے بتقریب اشنان گنگا کی جاتی ہین اور روز پر ہبہ سنبہ و نکی کاتکی پورنماسے اور دسہرہ جیٹھ اور بارنی وسومتی اماوس اور گرہن وغیرہ میلہ عظیم ہوتا ہی فقط

میلہ اشنان گنگ واقع کنجن پور پرگنہ پہاڑہ

یہہ گانو شہر فرخ آباد سے جانب شمال بفاصلہ ایک کوس ہے برلب دریاے گنگ بروز اگہن بدی دویج بہت آدمی مردوزن شہر فرخ آباد و دیہات گرد نواح کے جمع ہوتی ہین اور دوکانہاے اہل حرفہ کی وہان موجود ہوتی ہین

میلہ بسرانت گہاٹ واقع موضع مہواپور پرگنہ پہاڑہ

یہہ گانو برلب گنگ شہر فرخ آباد سی ملا ہوا جانب گوشہ شرق و شمال ہی اسکی رقبہ مین مکانات معروف بسرانت تعمیر کئی ہوئی ساہوان فرخ آباد کی ہین اور فی زمانہ حال شاہ بہادر میل نے بہت اچہی مکانات موسوم بسرانت اوپر کنارہ گنگ کے بہت دلچسپ بناے کہ اوسمین فوارہ جابجا لگی ہوئے ہین اور ماہ بہادون بدی دسمین کو میلہ دہ کا ندون کا اور باسی مہینی مین ہر یک جمعہ کی روز اجتماع مردمان ہر قوم کا ہوتا ہی اور نواب رئیس فرخ آباد سی واسطی تماشا و سیر کے آتا ہے اور وقت شام صدہا بیڑہ بند ہوا کر اور چراغان سی روشن کرکے دریا مین چہوڑتی ہین وہ عجب سیر ہے

میلہ درگا واقع بدہ پور پرگنہ پہاڑہ

چیت بدی اشٹمن کو میلہ دیبی کا ہر سال اس گانو مین کہ مابین راہ کنپ فتحگڈہ و فرخ آباد کی ہی ہوتا ہی اور مردمان شہر و کنپ و دیہات نواح کے جمع ہوتی ہین اور سب لوگ یہہ کہتی ہین کہ اس دیبی کا استہاپن عہد پنڈوان سی ہی اور منجملہ آمدنی چڑہاوہ اس میلہ کی مالوبے بطور استمرار اور دے بہیٹ آمدنی زمینداران ہر سال مقرر ہے قوم مالی خادمان اس مندر سی لیتے ہین اور اس مندر کی پاس ایک چاہ پختہ بنایا ہوا موہن لعل منشی سرکار نواب رئیس کا ہی اوسکا پانی بہت شیرین اور اوس چاہ کی بنیاد تاریخ یہہ ہی نو چشمہ فیض چاہ موہن لعل ۱۲۴۴ ہر ہفتہ بروز دوشنبہ و چہارشنبہ ہجوم مردمان پرستش کنندہ کا ہوتا رہتا ہے فقط

میلہ گنگا اشنان واقع نوکہنڈہ

برلب گنگ کیمپ فتحگڈہ سی جانب جنوب بفاصلہ ڈیڑہ کوس کے ہے اگہن سدی نومی کو خلایق دیہات گرد نواح و دوکانہاے اہل حرفہ شہر فرخ آباد کی وہان جمع ہوتی ہین اور اشنان گنگ کا کرتی ہین

باب اول

میلہ گنگا اشنان واقع سنگی رام پور

یہہ گانو پرگنہ بہوجپور کنارہ دریاے گنگ فرخ آباد سی جانب گوشہ جنوب و مشرق بفاصلہ سات کوس ہے بروز کاتک سودی پورنماسی اور جیٹھ سدی دسمین روز دسہرہ کی ہجوم ہوتا ہی خصوصاً دکن کی طرف کی آدمی اکثر آتی مین اور زیادہ تر دکہنیون کی اعتقاد کا باعث یہہ ہی کہ رام کشن داس فقیر برہمچاری اس کنارہ گنگ پر رہتا تہا اور امرایان مرہٹہ کے اون سے معتقد تہی اور مہاراج عالیجاہ دولت راو سیندہیہ والی گوالیار معکس رامپور مین آیا اور اس رام کشن داس کا چیلہ ہوا اوسوقت سنگی رام پور جاگیر مین رام کشن داس کو دیا اور بالعوض اوسکی دو گانون اپنی عملداری کی ضلع آگرہ مین سرکار کو دئی اور قانون ودم سنہ ۱۸۱۹ء کے تحقیقات مین بموجب روبکار محکمہ کمشنری مورخہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ عیسوی کے جانشینان رام کشن داس کو یہہ گانو اس شرط پر معاف ہوا کہ جب تک سدابرت جاری رکہین اور خرچ جسطرح کا رام کشن داس کرتے تہے وہ کرین تب تک محاصل اس گانو کا تصرف مین لاوین اور جب برخلاف اسکی ہو تب تو کل جنث کو اختیار ضبطی کا ہی دیگر دفعہ آے مریدین برہمچاری موصوفہ کو اختیار ہوگا کہ منجملہ فقرا چیلہ ہای رام کشن داس مذکور کی جو کوئی متقی و پرہیزگار ہو اوسکو جانشین کرینگی اور بعد رام کشن داس کی شیوارام اور اوسکی بعد کورہ بن چیلہ اوسکا قابض ہوا کہ نام کوردین کا ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء داخل سررشتہ سرکاری ہوا اور تخمیناً سات سو گہر برہمنان کے ہین اور ایک مندر سنگہی رکہہ کا مشہور ہے کہتی ہین کہ سنکلیہ مکہہ زمان سلف مین درویش کامل تہا اور اوسکی سر پر سنگ تہی اوسکا سینگ یہان گرا تہا اسواسطی آباد کیو سنگہی رام پور کہتی ہین

میلہ شیخو پورہ پرگنہ بہوجپور

فرخ آباد سی جانب جنوب پانچ کوس پر متصل قصبہ بہوجپور یہہ موضع ہے سترہ دین اٹہارہوین تاریخ ماہ جمادی الثانی کو ہر سال میلہ درگاہ شاہ محمود براق کا ہوتا ہی اور یہہ موضع پہلی واسطی مصارف درگاہ کی معاف تہا اب ضبط ہوگیا اور اس میلی کی بنیاد کی روایت یہہ ہی کہ ایک جبہ یعنی پورانا کپڑا خادمان درگاہ کے پاس ہے اہل اسلام اوس کپڑی کو ملبوس محمد اپنی پیغمبر کا اور رسیدگی اوسکی شاہ براق کو ظاہر کرتے ہین اور اسی جبہ کی زیارت کی واسطی یہہ میلہ واژدہام ہوتا ہی اور نواب رئیس فرخ آباد بہی اس میلہ مین جاتا ہی اور اس جبہ کی تاثیر یہہ ہی کہ وقت ہجوم میلہ کی خادم درگاہ کہ جو کوئی سجادہ نشین ہو وہ پہنتا ہی اور اوسکی پہنتی ہی اوسکو ایک عالم بیخودیکا ہوتا ہی اور کف مونہہ سے آتا ہے

میلہ سیر مئو پرگنہ ترواشمولہ تحصیلداری پرگنہ قنوج

یہہ گانو زمینداری راجہ جگت سنگہ ترواہ الہکا ہی اوسمین دو مندر ایک سیتا کا قدیم سے اور دوسرا درگا کا مندر بنا ہوا

راجہ ہولاناتھہ کا تھہ ستان قصبہ جلال آباد پرگنہ بالگرام کا ہے چیت بدی اشٹمین اور اساڑہ سدی پورنماشی کو اژدہام مردمان دیہات نواح کا بہت ہوتا ہے اور برہمن وہانکے پنڈی میں پانچسو روپیہ تخمیناً آمدنی پیدا وہ میلہ کی ہوتی اور ہر ہفتہ جمعہ و دوشنبہ و چہارشنبہ کو مردمان جمع ہوتی ہین وہ دو چار روپیہ کی قدر چڑہاوا ہو جاتا ہے فقط

میلہ موضع دوبا پرگنہ سکراوہ

یہہ گانو کثیر الرقبہ جاگیرسیان نواب خردمند خان کا ایروی پرگنہ سکت پور کی ایک کوس کے فاصلہ پر جانب غرب ہے اوسمین ایک مندر خام اور اوسمین ایک مورت سنگین درباسا رکہہ کی استادہ ہی اور اس مندر کی پاس ایک بڑا تالاب ہے اور مورت سیو کی ہمنی دیکہی ہر ایک آدمی یہہ کہتا ہے کہ اکثر امتحان ہوا جہان کہین زمین مین خواہ تالاب مین کہودا شیونگ کی مورت نکلتی ہے اور مشہور ہے کہ درباسا رکہہ نی اسی مقام پر بہت تپسیا و ریاضت کی تہے اور یہہ درباسا رکہہ عہد جدہشتر وارجن وغیرہ پنڈوان مین تہا کہ اوسکو پانچہزار برس ہوا اور وجہہ تسمیہ اوسکا نون کی اوسی درباسا رکہہ کی نام سے ہے کہ اوسمین قوم برہمن دوبا تہا ماہ اگہن مین کئی روز برابر ہجوم مردمان نواح بکثرت ہوتا ہے چڑہاوا اس مندر کا یہہ ہی کہ دانہا کپل شالی کی جو ایک ہاکلی مین ایک تاسہ اور دو تین گہانس سبز کے رکہہ کر چڑہاتی ہین اگر اہل تجارت مثل جہان آباد و کانپور و مین پوری و اٹاوہ وغیرہ سے آتی ہین اور خرید فروخت ہر قسم کی چیز کے ہوتی ہے اور نواب جاگیردار کی طرف سے آمدنی میلہ کا ٹہیکہ اکثر مالع جمع پر ہوتا ہے وہ ٹہیکہ دار ہر ایک دوکاندار و بیوپاری سے بطور کرایہ کچہہ لیا کرتا ہے فقط

میلہ واقع چہپرامو خاص

دیبی کا لنگا ایک مندر بعمارت پختہ ہے اور دو دفعہ میلہ ہوتا ہے ایک چیت بدی اشٹمین اور دوسرا اساڑہ سدی پورنماشی مین نواح کے ہندو آدمیون کا تہوڑا ہجوم ہو جاتا ہے اور پوجا ہوتی ہے پوری شیرینی وغیرہ چڑہاتے ہین

میلہ کوروہنی پرگنہ قنوج

چیت و کنوار کی نینی مین سودہی پڑوا لغایت اشٹمین کے مابین مین جو روز سہ شنبہ پڑہی اس دیبی کے مندر کے پاس ایک تالاب معروف ابجہرا کا ہے اور اس تالاب کو راجہ بین کا بنایا کہتی ہین اور چڑہاوا اوسکا یہہ ہی کہ ماہ کنوار مین نئی مرکب آرد چاول اور شیرینی در روغن طلا کر اور ماہ چیت مین قند سیاہ و گندم بریان کی لڈو چڑہاتی ہین مطلب یہہ ہی کہ نیا گندم و نیا برنج اس مندر مین چڑہاکر جب وہان کی خلقت اپنی صرف مین لاتی ہے

میلہ چندن پیر واقع قنوج

درگاہ اس پیر کے اسمعیل پور نورالدین کے رقبہ مین ہے ۔ ایکر زمین گانو معافی اس درگاہ کی واسطی معاف ہی اسکا میلہ ماہ بیساکہ کے اوجالہ پکہہ مین جو روز دوشنبہ پڑے ہوتا ہے بہت خلایق قریب چارہزار آدمی ہند و مسلمان جمع ہوتی ہین اور غلاف پارچہ کا اور شیرینی ریوڑی چڑہاتے ہین اور اس گانو کے زمیندار خادم درگاہ کے ہین وہ چڑہاوا لیتی ہین اور جسقدر مخلوق بہڑائچ کو واسطی زیارت مسعود غازی کے جاتے ہے اپنی چہڑیان اس روضہ چندن شہید پر بہی رکہہ کر لیجاتے ہین اور یہہ درگاہ یعنے روضہ چندن شہید کا سنہ ۹۳۶ ہجری مین بعہد بابر بادشاہ کے بنا تہا اور یہہ وہ مقام ہے کہ شاستر مین بنام چندن لکہا ہے فقط

موضع عماد پور تہری

دیبی براہی کا مکان ہے متی اساوڈہ بدی چودس کو ہجوم وہان ہوتا ہے

نٹوارہ پرگنہ شمس آباد

مہادیو کا میلہ متی تیرس و چودس بدی ماہ پہاگن بروز شیوبرت اور اس ہردو تاریخ کو ماہ چیت مین ہوتا ہے اور بہت ہجوم رہتا ہے واسطی رفع دنگہ و فساد و حفاظت میلہ کے برقنداز منجانب سرکار متعین ہوتے ہین اور اس موضع مین متصل مہادیو کے مندر کے شیو دیال زمیندار قوم کایتہ قانونگوئی اس پرگنہ کی ایک مندر کالی دیبی کا اور ایک شوالہ بنایا ہی فقط

موضع پوٹہری پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل

مہادیو کا مندر ہے میلہ اوسکا بشرح میلہ مندر مہادیو موضع نٹوارہ مرقومہ بالا کے ہوتا ہے اور اوسمین ہجوم مردمان بہت جمع ہوتا ہے فقط

حال بازار و پیٹہہ کہ جسقدر ضلع فرخ آباد مین ہوتی ہین نمبر ۱۱

اس ضلع مین جسقدر بازار و پیٹہہ ہوتی ہین اونکی فہرست پرگنہ و موضع وار بتصریح روز ہجوم بازار ذیل مین ہے اور تفصیل نام شہر و قصبہ کلان کہ جسکے بازار مین ہر روز ہجوم و فروخت ہمیشہ یکسان رہتا ہے اور خاص یوم بازار معین نہین وہ اس فہرست سے باہر رہا ہے

نمبر	نام پرگنہ	نام موضع	یوم بازار ہفتہ	نمبر	نام پرگنہ	نام موضع	یوم بازار ہفتہ
۱	شمس آباد تحصیلدار	قلعہ مئو	جمعہ یکشنبہ	۲۲	سورکہہ پور	ٹنگلو	یکشنبہ چہارشنبہ
۲	اعظم نگر	سرائے آغاگیت	چہارشنبہ یکشنبہ	۲۳	ایضاً	ہاری میو	جمعہ دوشنبہ
۳	حضور تحصیل	نیم کروری	جمعہ یکشنبہ	۲۴	تالگرام	تالگرام خاص	جمعہ دوشنبہ
۴	ایضاً	بہار خاص	سہ شنبہ	۲۵	ایضاً	تیرا جاکٹ	چہارشنبہ یکشنبہ
۵	قایم گنج	قایم گنج خاص	شنبہ سہ شنبہ	۲۶	ایضاً	سمدن	چہارشنبہ یکشنبہ
۶	شمس آباد حضور تحصیل	مہوئی	شنبہ سہ شنبہ	۲۷	قنوج	جلال آباد	سہ شنبہ وجمعہ
۷	ایضاً	جونتھا	پنجشنبہ دوشنبہ	۲۸	تالگرام	سلیم پور کوری	شنبہ سہ شنبہ
۸	شمس آباد تحصیلدار	روشن آباد	دوشنبہ جمعہ	۲۹	ایضاً	رسول آباد	یکشنبہ چہارشنبہ
۹	حضور تحصیل	عیسی پور	پنجشنبہ چہارشنبہ	۳۰	سکت پور	ہیرن	شنبہ چہارشنبہ
۱۰	بھوجپور	کمال گنج	جمعہ سہ شنبہ	۳۱	ایضاً	کہڈنے	پنجشنبہ یکشنبہ
۱۱	محمد آباد	قصبہ محمد آباد	پنجشنبہ یکشنبہ	۳۲	ایضاً	ایروا	سہ شنبہ جمعہ
۱۲	امرتپور	امرتپور	پنجشنبہ یکشنبہ	۳۳	ایضاً	بردٹہ کلان	چہارشنبہ پنجشنبہ
۱۳	ایضاً	الیہ گنج	جمعہ دوشنبہ	۳۴	ٹہٹیا تروا	تروا خاص	دوشنبہ پنجشنبہ
۱۴	چھبرامئو	چھبرامئو خاص متصل کوپر	دوشنبہ پنجشنبہ	۳۵	ایضاً	ٹہٹیا	جمعہ دوشنبہ
۱۵	ایضاً	محمود گنج	سہ شنبہ شنبہ	۳۶	ایضاً	خیر نگر	چہارشنبہ یکشنبہ
۱۶	ایضاً	حیدرپور	پنجشنبہ دوشنبہ	۳۷	قنوج	قنوج متصل سرائے میر زیر قلعہ	پنجشنبہ یکشنبہ
۱۷	ایضاً	تہتن	دوشنبہ جمعہ	۳۸	ایضاً	اسمعیل پور کن	یکشنبہ پنجشنبہ
۱۸	ایضاً	کساوہ	پنجشنبہ یکشنبہ	۳۹	ایضاً	جلال پور پنجاں قلعہ باغ جہاں گنج متصل چاہ	چہارشنبہ سہ شنبہ
۱۹	ایضاً	پوئے	پنجشنبہ	۴۰	ایضاً	بیبت پور	پنجشنبہ دوشنبہ
۲۰	سورکھہ	سورکھہ خاص	سہ شنبہ پنجشنبہ	۴۱	ایضاً	کسم کہور	پنجشنبہ دوشنبہ
۲۱	ایضاً	اندرگڈہ ڈاکع اودم پور	پنجشنبہ یکشنبہ	۴۲	ایضاً	گوگرا پور	سہ شنبہ چہارشنبہ

نمبر	نام پرگنہ	نام موضع	یوم بازار و پیٹھہ	نمبر	نام پرگنہ	نام موضع	یوم بازار و پیٹھہ
۴۳	ایضاً	حسو اپور سرسان	شنبہ چہارشنبہ	۴۸	بشہابلے	دونڈوارہ	پنجشنبہ دوشنبہ
۴۴	ایضاً	دیدا گنج متصل چہپی قنوج	جمعہ سہ شنبہ	۴۹	برن	دہومری	یکشنبہ چہارشنبہ
۴۵	ایضاً	داعی پور	یکشنبہ پنجشنبہ	۵۰	اعظم نگر	علی گنج خاص	پنجشنبہ شنبہ دوشنبہ
۴۶	ایضاً	میان گنج	شنبہ چہارشنبہ	۵۱	ایضاً	رام پور	یکشنبہ چارشنبہ
۴۷	ایضاً	علاؤالدین پور بازار شمشیر گنج	چہارشنبہ دوشنبہ	۵۲	چہبرامو	اکبر پور	یکشنبہ و پنجشنبہ

نمبر ۱۲

ستی ہونیکا حال

مشہور ہے کہ ہندوستان مین پہلی یہہ دستور تہا کہ عورتین اقوام ہنود بعد مرنے شوہر اپنے کے نعش مردہ کی ساتہہ آتش مین جلکر ستے ہوتی تہے اور سب لوگون کے اعتقاد مین یہہ بات تہے کہ عورت اپنے ارادہ سے ستے نہین ہوتی بلکہ ایسی اراد کا انا طبیعت مین تائیدات غیبی سے سمجہتے تہے بدین خیال کہ ہریک عورت ستی نہین ہوتی تہے شاذ و نادر ہوتی تہے اور مشہور عوام یہہ تہا کہ اس عورت کو ست منجانب اللہ ہوا ہے اور ست ایک کرشمہ سمجہا جاتا تہا اور بحالت ہونی ست کے مخلوق اوس عورت کے بددعا سے ڈرتے تہے اور بالیقین تصور کرتے تہے کہ اسوقت جو اسکی زبان سے نکلیگا وہ ہوگا بلکہ اسی لحاظ سے ستی ہونی مزاحم اور مانع نہین ہوتے تہے اور اس مقدمہ مین بسبب پنڈتون کے ازروے شاستر یہہ ہین اور یہہ بسبب ازروے شاستر کے ام گرنتہہ اور قول منشر دن اور منون کی ہے برہمن و چہتری و بیش و سودر چار قوم کی عورت کو اختیار ستی ہونیکا اپنی خاوند کے لاش کے ساتہہ ہے مگر وہ عورت کہ جسکو لڑکا چہوٹی عمر کا اور حاملہ اور حیض سے ہو اور جو عورت کہ لڑکا صغیر سن رکہتی ہو در صورتیکہ اوس لڑکی کی پرورش کسی اور سے ہو سکتی ہو تو وہ مختار ستی ہونیکی ہے اور با اصلی ارادہ عورت کا ستے ہونیکا نہین ہے مگر کسینے اوسکو کچہہ کہلا کر بے ہوش کیا ہو موافق شاستر اور رواج ملک کے اوسکا ستے کرنا جایز نہین ہے اور جو عورت ساتہہ لاش اپنے خاوند کے ستی ہو باندازہ بال جسم کے کہ ساڑہی تین کروڑ متصور ہین اسی قدر برس تک اپنی خاوند کے ساتہہ سُرگ مین رہے اور اگر خاوند ستنے کا اپنے اعمال سے دوزخ مین ہو تو ستے اوسکو اسطرح دوزخ سے نکالے جیسے سانپ والا سانپ کو بانبی سے بزور انیچتا ہے فقط اور طریق ستے ہونیکا یہہ تہا کہ جب ایک عورت کو ست ہوتا اوسکو سب پوشاک برنگ سرخ اور سنگہار جیسا شادی مین عورت کو ہوتا ہے پہنایا جاتا اور جسوقت سے حالت ست کی ہوتی اوسوقت سی کوئی حوایج ضروری جو انسان کو لابد ہین اوس عورتکو واقع نہین ہوتی اور شہرت ستی ہونیکی بہت جلد گرد نواح مین ہو جاتی اور جسوقت نعش اوسکی خاوند کی جلنے کو چلتی تہے وہ عورت شادان اور فرحان ناریل کو ہاتہہ مین اوچہالتی ہوئی اور ہجوم ہزارہا آدمی کا ساتہہ ہوتا تہا اور جس جگہ

جہان نا شخص متوفی کا تجویز ہوتا وہان زیادہ تر ہیزم سوختنی اور روغن زرد اور روئی اور کپاس مہیا اور موجود کردے جاتی اور وہ عورت مع نعش اپنے شوہر کے لکڑیون مین زندہ بیٹہہ جاتی اور اوسکی اور شخص متوفی کے اقربای گرداگرد اوس نعش اور عورت کے لکڑی سوختنی قرار واقعی چن دیتے اور روئی اور روغن زرد اوپر ڈالتے تا کہ آتش زیادہ تر مشتعل ہو جاوے اور زندہ عورت نعش کے ساتہہ جل جاتی اور چند پشت تک آدمی اوس خاندان کے اوس ستی کی پوجا کیا کرتے اور مانتی رہتے یہہ رسم ہندوستان نا شکنہ اعو جاری رہا در بموجب آئین ہفدہم ۱۸۲۹ع بحکم گورنمنٹ انگریزی تاریخ ۴ دسمبر ۱۸۲۹ع اسی اس ضلع مین یہہ رسم موقوف ہوئی اور جسقدر ستے عملداری انگریزی مین اس ضلع مین ہوے اور دفتر سرکار سے نشان ملا تفصیل اوسکی ذیل مین ہے

۱۷ اگست ۱۸۱۸ عیسوی — ایک برہمنی بعمر ۶۰ برس کے سنگہی رام پور مین ستے ہوئی

۹ اکتوبر ۱۸۱۹ عیسوی — ایک برہمنی بعمر ۵۰ برس کے مقام مذکور ہالا مین ستی ہوئی

۲۰ جنوری ۱۸۱۹ عیسوی — ایک برہمنی کہ اوسکی شادی بصغر عمر ہوئی تہے اور شوہر اوسکا بعد رسم گونہ کے مرگیا بعد گذرنے عرصہ دس برس کے عورت شخص متوفی نی ارادہ ستی ہونیکا کیا اور ایک سارنگی کو کہ شوہر اوسکا بجاتا تہا اوسے عزیز رکہتا تہا لیکر ستی ہوے

۹ اکتوبر ۱۸۲۱ عیسوی — ایک برہمنی بعمر ۵۰ برس کے علاقہ تہانہ نانگرام مین ستی ہوئی

۱۷ جون ۱۸۲۲ عیسوی — ایک مہاجنی علاقہ تہانہ چہبرامئو مین بعمر ۳۰ برس کے ستی ہوئی

۱۷ اگست ۱۸۲۶ عیسوی — ایک راجپوتنی بعمر ۲۵ برس کے علاقہ تہانہ چہبرامئو مین ستی ہوئی

۱۰ دسمبر ۱۸۲۸ عیسوی — مسماۃ میدا ساکن بہوجپور مسمی چہوٹی لعل قوم برہمن کے مرنے پر بعمر ساٹہہ برس ستی ہوئی اور تہانہ دار نے اوسکو لاولد و بیوہ سمجہہ کر مخالفت نہ کی اور گلاب بیگ تہانہ دار معطل ہو گیا

اور بعد اجرای قانون مسبوق الذکر اور انسداد اس رسم کے منجانب سرکار تین ستی اور ہوے اوسکا حال ذیل مین ہے

۲۴ مارچ ۱۸۳۳ عیسوی — مسماۃ گنگو زوجہ پیما زرگر ساکن فرخ آباد بعمر ۵۲ برس کے بمجمع دس ہزار آدمی کے ستے ہوئی مسمی بہاجی حجام بجرم اعانت اوسکی دو سال مقید جیلخانہ ہوا اور عملہ پولس پر بہی تدارک ہوا

۲۲ اکتوبر ۱۸۳۳ — برہمنی خدا گنج مین مسمی رام غلام برہمن اپنے شوہر کے مرنے پر ستی ہوئی اور لوگون نے پولس کو دہوکا دیا یعنی ایک دروازہ پر پولس کو رکہا اور دوسرے دروازہ سے نعش وغیرہ کو لیگئے اور پولس کو اطلاع نہ ہوئی مسمیان مالکین و مرلی و بہکہن تین آدمی آدمی قوم برہمن بجرم اعانت سپرد دورہ ہوئے لیکن بسبب عدم ثبوت کے رہائی پائی

۲۸ جولائی ۱۸۳۸ عیسوی — سنگین رام پور مین بشن ناتہہ برہمن کے مرنے پر اوسکی زوجہ نے ارادہ ستی کا کیا مگر تہانہ دار نے باز رکہا اوسکو

۳۰ اپریل سنہ ۱۸۲۹ء — سماۃ بیوہیا زوجہ اریق سنگہ قوم راجپوت ساکن پورہ دہ بہدوریا مزرعہ ملبند پور تہانہ تالگرام بہ مجمع صدہا آدمی باوجود امتناع پولس ستی ہو ئیسمیان گباہی رام ولبساون بجرم اعانت واسطے پانچ پانچ برس کے بامشقت وجولانہ ۰۰ جون سنہ ۱۸۲۹ عیسوی کو مقید ہوے اور اوس سماۃ نی اپنے ہاتہہ سے آتش لگائی

کیم اپریل سنہ ۱۸۴۸ عیسوی — گنیش برہمن ساکن تالگرام کی مرنی پر سماۃ کر یگی اوسکی زوجہ نے بعمر ۰۰ برس ستی ہونا چاہا بلکہ انبارلکڑیون پر بیٹہہ گئی تہی اور سرنعش شوہر اپنے کا اپنے زانو پر لے لیا تہا عملہ پولس مانع ہوا اور ۰۰ اپریل کو اوس سماۃ نی اپنی اظہار مین لکہا یاکہ اوسوقت بسبب غم و الم شوہر کے مجہہ پر ستی غالب تہا اور اب ستی ہونا نہین چاہتے ہون

اور اب یہہ رسم اسقدر مسدود ہوگئی کہ کوئی جانتا نہین ہے فقط

نمبر ۱۲ بیان مدرسہ و مکتب کا

جو کہ اس زمانہ مین جناب فیضمآب انریبل مسٹر طامسن صاحب بہادر اس احاطہ آگرہ کی لفٹنٹ گورنر ہین اور اونکو بنظر فاید تمام کے منظور ہے کہ اپنی تحت حکومت کی رعایا کو علم سے بہرہ یاب فرماوین اور دیہات مین دیسی اسکول سے ہر ایک خاص و عام کو فایدہ پونہچاوین چنانچہ حسب الحکم جناب ممدوح مورخہ ۰۰ جون سنہ ۱۸۴۸ عیسوی نمبری ۲۰۴ تحقیقات مدرسہ و مکتب واقع اس ضلع کی جواب تک موجود ہین معرفت تحصیلداران کے بہت احتیاط کی ساتہہ باہتمام پنڈت نراین داس تحصیلدار پٹیالی کہ وہ پہلے مدرس اسکول انگریزی کنپ فتحگڈہ کی تہے اور انگریزی علم مین ہندوستان مین معزز ہین یہہ کام انجام پایا اور اوس رو سے اس ضلع مین مکتب اور مدرسہ ہر یک پرگنہ مین حسب ذیل دریافت ہوئی اور اگرچہ اس ضلع مین قوم راجپوت کی کثرت ہی مگر اس قوم کے لڑکے پڑہنے مین کم مصروف ہوتے ہین اکثر کام نوکری اور کہیتی کا کرتے ہین اور اس ضلع مین تحصیل علم بیشتر فارسی و ہندی و سنسکرت و کمتر عربی و انگریزی کی ہے اور بنگالی علم کے تحصیل مطلق نہین ہے فقط

اُردو اسکول جو پادری صاحبان امریکہ کی طرف سے شہر فرخ آباد مین اور مقام رکہا مین مقرر ہین اونکا حال مفصل اور بنیاد مدرسہ کی بیچ کنپ فتحگڈہ کے حالات مین لکہا ہے اسو اسطی اوسکی تصریح مکرر یہان لکہنا ضرور نہین سمجہا فقط

قسم مدرسہ و مکتب	شہر فرخ آباد	علاقہ تحصیل جفغور	امرت پور	عظیم نگر	تالگرام	ساڈھبرا	چھبرامئو	ابروی سکیچپور	تحصیل شمس آباد	قنوج	اسکراوہ جاگیر	کل	کیفیت
عربی	·	·	·	[illegible]	[illegible]	·	·	·	یک	[illegible]	·	[illegible]	ایک اسکول مین فارسی عربی حکمت اور آٹھ اسکول مین عربی و فارسی
فارسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک اسکول مین فارسی ہندی اور ایک مین فارسی و علم سیاق و ایک مین فقط سیاق و سات مین کلام اللہ اور باقی اسکولون مین فارسی
ہندی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حساب مہاجنی و پٹواری کا علم کے پڑھا جاتا ہے اور بعض بعض لڑکے سنسکرت و علم جوتش کا پڑھتے
سنسکرت	یک	·	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]	منجملہ اسکولون کے [illegible] قصبہ قنوج مین اور باقی سب پرگنات مین ہین
انگریزی	یک	·	·	·	·	·	·	·	·	·	·	[illegible]	یہ اسکول پادریان امریکا کی طرف سے ہے پانچ مدرس ہین مین انگریزی فارسی اردو ہندی سنسکرت اور ترجمہ کتب علیا مذہب کا اکثر پڑھایا جاتا ہے اور کتب رواجی اردو کی پڑھائی جاتی ہین
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اور اس [illegible] اسکول مین سارے مدرس قوم حسب تفصیل ذیل ہین

نام ذات	شیخ	سید	مغل	پٹھان	جولاہا	برہمن	کائیتھ	نا و پانڈے	ٹھاکر	ہندو عیسائی
تعداد مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور کل ضلع مین اقوام مفصلہ ذیل کی لڑکے حصول علم مین مصروف ہین

قسم مدرسہ	مسلمان	برہمن	راجپوت	کایتھہ	بنیا	غیر قوم	کل تعداد لڑکونکی
عربی و فارسی	۵	۱	×	۳۶	۱	۲	۹۶
فارسی	۲۹۳	۳۰	۱۰	۵۹۲	۳۲	۵۳	۱۱۱۵
ہندی	۳۵	۳۹۲	۱۴۲	۵۶	۳۰۳	۲۲۵	۱۵۳۰
سنسکرت	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۱	۰	۱۹۳
انگریزی	۱۳	۴۲	۲	۲۹	۹	۱۱	۱۰۴
میزان	۵۰۰	۲۶۳	۱۶۱	۷۱۳	۳۳۶	۴۸۵	۲۸۹۴

تفصیل لڑکون غیر قوم کی یہہ ہے

سبرادکے ۱۲	کہترے ۴۴	کورمی ۴۹	مہاجن ۵۹	کسان ۲۴	سادہ ۵۰	کاچھے ۹	حجام ۸
سونار ۲۴	برسونیا ۱۳	نیلے ۹	لوہار ۳	مالے ۱۱	چھیپی ۲	تنبولے ۲۱	بیراگے ۱
بہڈری ۱	صراف ۲	کورمی ۶۵	بہاٹ ۱۰	کمہار ۲	امیر ۱۱	حلوائی [illegible]	خیاط ۲
لودی ۳	بہورجی [illegible]	جہبیڑہ ۲	کلوار ۲۱	جوسی ۶	گوشائین ۱	فقیر ۲	کہار ۳
خرادی ۲	گدڑیہ ۲	ملاح ۲	چمار ۲	موچی ۲	ٹڑہی یعنی رنگریز ۱	۲	۲

اونعلمونکی معاش بطور مشاہرہ ہرایک اطفال سے ہے مگر جسکی درواز ہ پڑہاتا ہی اوس سے زیادہ پاتا ہے اور اگر یافتگی مشاہرہ و جمعاگی و عیدی حق کتاب شروع کروائی اور شادی مین بابت غزلخوانی کے حسب مقدور اہل شادی کے محاصل ہوتا ہے اور جائیس مدرس لڑکون کو مفت پڑہاتے ہین اور اونمین سے تین معلم تنخواہ سرکار سے نواب رئیس فرخ آباد کے اور ایک معلم مولوی عبدالباسط کی وارث کو زمین ۹ ایکر جمعی ۱۱ روپیہ خاص قنوج مین اور ایک پنڈت مکہن لعل کو موضع اشنی پرگنہ قنوج مین ایک مزرعہ ۳ ایکر زمین جمعی ۲ روپیہ کا بموجب حکم گورمنٹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۲۲ع نمبر ۱۵۳ منجانب

سرکار انگریزی کے واسطے دوام کے معاف ہے اور ایک معلم ایسا ہی کہ جسکو طالب علم صرف خوراک دیتے ہیں اور باقی
معلم مفت پڑھاتے ہیں اپنا گذارہ بطور خود کرتے ہیں اور جو معلم ایسے ہیں کہ اونکا کچھ مشاہرہ نہیں ہر روز اندر دوادسی ماہ
بہادوں کے طلباسے علم کچھ حسب مقدور اپنے دیتے ہیں اور باقی بارہ معلم مشاہرہ دار ہیں ایک معلم اونمیں سے راجہ جگت سنگہ
ترواڑی سے تنخواہ پاتا ہے اور سب تنخواہ معلمان مشاہرہ دار کی سوائے خوراک وغیرہ لالہ جی حساب میں آئے کہ فی معلم معہ
تنخواہ ماہوار ہوتا ہے اور اکثر دستور ہے کہ معلم قوم مسلمان طعام پختہ اہل مکتب کی گھر سے کہاتے ہیں اور معلم قوم ہنود طالب
علموں سے سیدہا یعنی آٹا دال بقدر خوراک ایک روز طریق مقرری پاتے ہیں یعنی کسی لڑکی سے پندرہ روز اور کسی سے ایک مہینے
میں ملتا ہے اور سات معلم کہ صاحبان پادری امریکا کی نوکر ہیں ایکسو تیس روپیہ درماہہ کی بابت درماہہ اونکو حاصل ہوتا ہے اور گنتی
بمرت پور سکت پور میں ہندی و فارسی علم کے خواہش کم خواہش ہے اور ہر ایک جگہ لوگوں میں رواجی کتب ہر ایک قسم کی پڑہائی جاتی
ہیں اور شہر فرخ آباد میں جو مدرسہ امریکہ کی پادریان سے ہے بنیاد اس مدرسہ کی شروع ستمبر ۱۸۴۹ء میں ولسن صاحب و مکالی
صاحب پادریان سے باعانت مسٹر رابس صاحب کلکٹر بہادر کی ہوئے مگر بسبب نہ ہونی ماسٹر یعنی استاد انگریزی کی مدرسہ رونق
پذیر نہوا سنہ ۱۸۵۰ء میں بابو کالا چند دت کہ عیسائے مذہب ہیں ماسٹر مقرر ہوئے اور اوسکی مدرسہ نے رونق پائی یعنی بروقت آنے بابو
صاحب کی دس لڑکا طالبعلم تھے اور اب سنہ ۱۸۵۲ طالبعلم انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت کی ہیں اور سوائے ماسٹر انگریزی
کے ایک مولوی و تین پنڈت اور چار پانچ مدد واسطے امداد ماسٹر انگریزی ملازم ہیں سنہ ۱۸۴۴ء میں صاحب مدرسہ باختیار کل پادری
رنکین صاحب کا تہا اوسوقت تجویز ہوا کہ تمام نوکر اس مدرسہ کی اتوار کی دن گرجا میں حاضر ہو کر خدا کی کلام کتاب عیسائے مذہب کو
شنیں بسبب اسکے مولوی اور پنڈت نے تکرار کرکے استعفا گذرانا اسلئے تمام لڑکا بہاک کر چلے نکلے صرف چار لڑکا باقی رہی پادری کولی
صاحب و رنکین صاحب نے بہت کوشش سے اسکول قایم رکہا تہوڑے عرصہ میں پہر مدرسہ رونق پکڑ گیا نومبر ۱۸۴۵ء میں شہر
فرخ آباد کی رنکین صاحب نے نیا مدرسہ تیار کر کے واسطے آگرہ کو گئی اور مدرسہ سپرد مکالی صاحب کی ہوا صاحب موصوف بہی
بمقدر طلباء علم کے تعلیم میں کوشش کرتے ہیں کہ ایک دن بہی بلا ضرورت اپنا آنا مدرسہ کا ناغہ نہیں کرتے بلکہ اکثر طلباء کی تنخواہ بہی
مقرر کر دی کہ وہ معاش سے بیفکر رہیں اور یہہ مدرسہ شہر فرخ آباد کے اندر ہی دائے ساہوکار کی حویلی عمارت کلان میں مقرر ہے
اور پادری مکالی صاحب بہت خلیق ہیں کہ جو کوئی واسطے تحصیل علم انگریزی کے جاوے کوتاہی نہیں کرتے ہیں فقط

نمبر۱۱

شفاخانہ

اس ضلع مین ایک شفاخانہ خاص فرخ آباد مین ہے کہ اب منجانب سرکار انگریزی واسطی فیض عام کے مقرر کیا اور ایک مکان متصل کوتوالی چبوترہ کے کوٹھی نما بنایا گیا سرکار انگریزی کی طرف سی امداد اوسکی تعمیر مین اور باقی روپیہ صاحبان انگریز اور ہندوستانیون ساکنین شہر مذکور سے صرف ہوا ایک ڈاکٹر ہندوستانی بتنخواہ ماہواری سو روپیہ کا کہ وہ ڈاکٹری علم سی واقف ہے معہ عملہ وہان علیحدہ مقرر ہے اور خرچ مفصلہ ذیل ہے

ڈاکٹر ہندوستانی	اوس نیام ڈاکٹر صاحب
۱۰۰	

امیدوار جو کام سیکھتے ہین دو نفر	دوائی کا بنانے والا	کہار ہندو یک نفر	مہتر یعنے خاکروب یک نفر
۸	۸	۴	[illegible]

اور ادویات انگریزی باہتمام ڈاکٹر صاحب کی اور قیمت ادویات ہندوستانیکی منجانب سرکار دی جاتی ہے اور ہر خاص عام کو ادویات اوس سے مل سکتی ہین اور اس کام مین قریب ۱۲۰ روپیہ ماہوار سرکاری خرچ پڑتا ہے چنانچہ سالگذشتہ مرکز فی سنہ ۱۸۶۴ع لغایت اپریل سنہ ۱۸۶۵ع ۱۴۴۰ روپیہ خرچ پڑا اور نواب رئیس فرخ آباد کی سرکار سی موروثی حکیم امداد حسین صاحب داماد علی ہندوستانی طبیب ہین اور اونکی معاش کو موضع چونس پور لکہمی پور وبجادہر پور دانپور عرف شہوادہر دوپور چہل دکرت پور پرگنہ بہوجپور شہر رہا خدمت طبابت سرکار رئیس کے بموجب چٹہی سکرٹری گورمنٹ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۶۷ء کے بجواب چٹہی صاحب کمشنر مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۶۷ بنام وارثان حکیم فرزند علیخان معاف ہے اور امداد حسین خان اب قابض وبہیہ معافی مین اونسی بہی شہر کے ساکنین کو فیض ہے مگر منجملہ اونکی امراء ملی غریب غربا کا معالجہ بدل اور پیروے سے کرتا ہی اور کیمپ فتحگڈہ مین انگریزی ڈاکٹر مین ہندوستانیون سی جو کوئی رجوع کرے وہ ادویات دینے مین کوتاہی نہین کرتے ہین اور حکیم اصغر حسین صاحب خلف منشی غلام غلام غوث وکیل سرکار سے خلایق کو بہت فایدہ ہی کہ وہ صبح سے دوپہر تک مطب اور بیمارونکا علاج مفت کرتی ہین اور اکثر ادویہ اپنی پاس سے دیتی ہین اور یہہ حکیم صاحب ہر علوم مین دستگاہ کامل رکہتی ہین چنانچہ درس کتب علمی بہت طالب علمونکو اونسی فایدہ ہی اور منشی شیکشن لعل صاحب وکیل سرشتہ بہی طبابت مین اچہی دستگاہ رکہتی ہین اور براہ ثواب معالجہ غربا کرتے ہین اور نیز راجہ کی سرکار مین بہی ایک طبیب ماہ ۳۰ مشاہرہ کا نوکر ہے وہانکی باشندونکو اوس سے فایدہ ہی اور قصبہ جات مین حکماء ہندو اور مسلمان دوا کرتے ہین مگر اپنی معاش اسی پیشہ سے رکہتی ہین فقط

نمبر۱۲

سڑک شاہراہ عام کی مرمت کا دستور

اس ضلع مین دو سڑک پختہ لنگر کی ہین ایک سڑک آمد ورفت پچہانہ کی کہ کلکتہ سی تا دہلی اور اکبرآباد خوب سی جاری ہی اوسکے مرمت صاحب گڈہ کپتان کی تعلق ہے اور اوسکی کنارہ پر جابجا بنگلہ تیار ہین کہ جس صاحب انگریز بہادر کو عزم ورود قیام کی ہو

باب دویم

ادس بنگلہ مین فرودکش ہوا اور بنگلہ مقام ذیل اس ضلع مین مین گورسہائے گنج مین ایک اور قصبہ چھبرامؤ مین ایک اور قصبہ
قنوج کے مقام ایک بنگلہ گرہ سڑک سی کچھہ فاصلہ پر ہے اور دوسرے سڑک گورسہائے گنج سے کمپ فتحگڈہ و فرخ آباد کو ہوتی
ہوئی ملیگنج اعظم نگر کو گئی اسکی مرمت و درستی تعلق کمیٹی سڑک ضلع کی ہی اوسکا خرچ منجملہ آمدنی سڑک کی دیا جاتا ہی اور کنکر بقدر نواع پنجہ
درمیان اور چھہ چھہ انچہ ہردو کنارہ سڑک پر ڈالا گیا ہے باقی اور سڑک خام مین اور کمپ فتحگڈہ سی تا فرخ آباد و تا گھاٹ گنگا کے اور
دو سڑک پختہ مین اونکی مرمت صاحب مجسٹریٹ کی متعلق ہے اور زرمرمت سڑک بشرح مقررہ حکم نام فیصدے ایک روپیہ جمع لیکر مقرر ہوا
ہمراہ جمع کی قسط وار تحصیل ہو کر خزانہ مین اسی کام کی واسطی جمع ہوتا ہے اور صاحب کلکٹر و جنٹ مجسٹریٹ و ڈاکٹر صاحب بموجب حکم گورنمنٹ
اور ولیم دگر وود صاحب ڈپٹی کلکٹر امین نہم ۱۸۶۳ء اور تین رئیس ہندوستانی راجہ جگت سنگہ رئیس تروا اور نواب محمد علیخان عرف
نواب دولہ رئیس شمس آباد اور جوگراج گماشتہ ساہ بہاری لعل تجویز ہر سہ صاحبان ممدوحہ بالا بمنظوری صاحب کمشنر بہادر
کی ممبر کمیٹی مقرر ہین اور صاحب سکرٹری کمیٹی کی اہتمام مین سب کام جاری ہوتا ہے اور خرچ معینہ اسکا ذیل مین ہے اور غیر معین
خرچ کا تصریح اور تعداد نہین ہو سکتا جیسا کام جاری ہوا سقدر خرچ پڑتا ہے اور یہ سب انتظام بموجب حکم مندرجہ گورنمنٹ گزٹ
مورخہ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۶۲ء و ۵ جون ۱۸۶۲ء کا ہے

نام عہدہ	انگریزی نویس	نقشہ نویس	جمعدار کوٹ منشی	محرر شہر	چپراسیان	چپراسی واسطی جزگیری سڑک گورسہائے گنج و ملیگنج	میزان کل
تعداد مشاہرہ	سـ	عـ	صـ	غـ	۲ نفر ے	۲ نفر ے	دعـ

باب دویم بیان حال عملداری سابقہ و تسلط عملداری انگریزی ۔

بیان حال عملدارے ہندوان و خاندان راٹھور راجہ قنوج نمبر ۱۶

اگرچہ کوئی تواریخ ہندوں کی زمانہ کلجگ سی ایسی معتمد اور مسلسل نہین ملی کہ جس سے سب حال ہندی اس ضلع کا دریافت ہو
وہ امر سی خالی نہین کہ یا زمانہ سابق مین دستور تحریر حال روساء ضلع کا سوائے راجہائے والیان ملک کی نہین تہا اور یا سلطنت
اہل اسلام کی مین اونکی تواریخ معدوم اور ابتر ہو گئی اور جو راجہ ہندو کہ پہلی اس ضلع مین متصرف ہتے تباہ و پریشان ہو گئی
مگر جیسا حال زبانی سماعت مین آیا یا کچھہ نسبت راجہ ہائے نامی کے نشان ملا قلمبند کیا جاتا ہے کہ پہلی جگہ تریتیا مین ہی ضلع کا

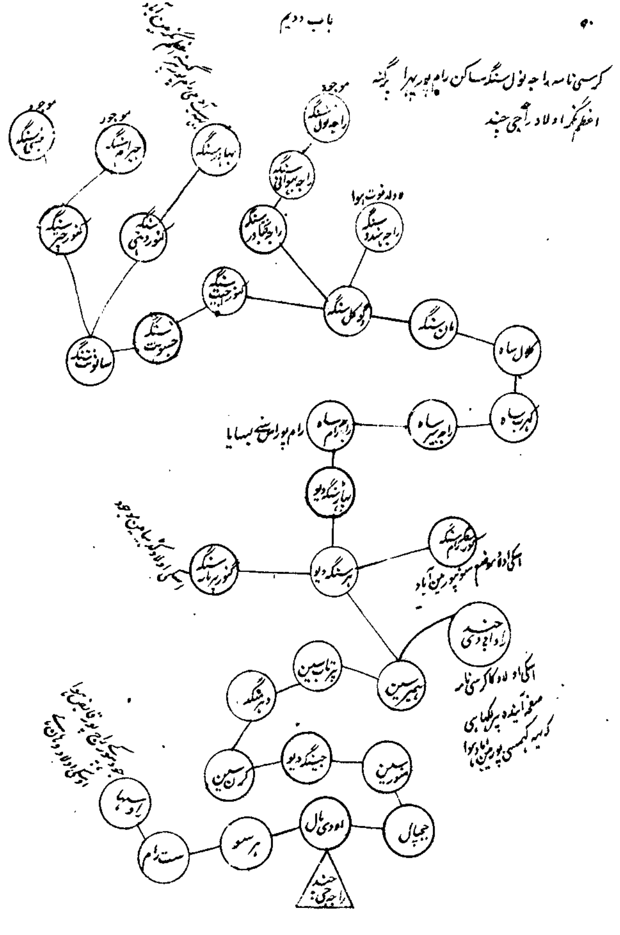
کا راجہ مسمی نہسرا ابا ہو ہنا کہ اوسکا تذکرہ ہندوون کی شاستر مین بہت ہی اوسکا پایۂ تخت موضع سنکسا کہ اب پرگنہ شمس آباد
حضور تحصیل مین شامل ہی تہا اور اوس راجہ کی ہزار ہاتہہ تہی وہ پرسرام اوتار کی ہاتہہ سی مارا گیا اور پہر راجہ مسمی بین ہوا کہ موضع نیر
پور پرگنہ تالگرام مین اوسکا کہیڑہ ابتک موجود اور مشہور ہے اور اس راجہ کی روایات نیک نیتی کی بہت مشہور ہین ایک یہہ
ہیہ راجہ مملکت کی خراج سے اپنی خاص خرچ مین کچہ نہین لاتا تہا اوسکی رانی کی ہاتہہ کا بنا ہوا پنکہا ہمیشہ فروخت ہوتا تہا اوسکی
قیمت سی طعام راجہ اور رانی کا چلتا تہا اور یہہ بہی مشہور ہے کہ اس رانی کو بسبب عصمت اور مرتاض ہونیکی اور نیک نیتی اور دینداری
کا یہہ شرف تہا کہ وہ گہڑا یعنی سبوچہ گلی کچی سوت سی باندہ کر چاہ سی پانی بہرتی تہی اور پہر جدہانی یہان کی مقام
کمپل رہا کہ وہان بہت راجہ ہوئے کہ شاستروں مین اسکی تذکرہ بہت ہین چنانچہ آخر زمانہ گک دواپر کی یہان کا راجہ دروپد قوم
ٹہاکر سوم بنسی تہا اور اوسکی قلعہ کی کہیڑہ اونچا ابتک کمپل مین موجود ہی اور اوسکا بیٹا فوج پنڈون مین سناپت تہا کہ مہابہارت
کی لڑائی مین اسکا خاندان نیست و نابود ہوگیا اور کالی ندی سی جانب جنوب قنوج کا راج تہا کہ وہان قوم ٹہاکر راٹہور سورج
بنسی بہت راجہ ہوئے آخری راجہ وہان کا جیچند تہا کہ اوسکی حکومت دور تک پہیل گئی اور جابجا اس ضلع مین مشہور ہے کہ اس تمام
ضلع مین ایک قوم بہار زمیندار رہتی اونکا غلبہ و زمینداری سب دیہات مین تہی اور اوسکا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان اکثر تودے
کہیڑہ ویرانہ سی ظروف گلی نکلتی ہین کہتی ہین کہ یہہ ظروف استعمالی اوسی قوم بہار کی ہین راجہ ہای راٹہور کے وقت مین سب
فوج قوم ٹہاکر کی تہی اور سابق مین دستور تہا کہ فوجکو بعوض تنخواہ کی دیہات جاگیر مین دیتے تہے راجہ راٹہور نے اپنی فوج
اور ہم قوم کو ہر یک سمت کی دیہات ضلع کی جاگیر مین دئی اور قوم بہار باشندگان کو کہ ادای محصول اور دخل جاگیر
داران کی خارج تہی بحکم راجہ کی اونکی فوج نے ایسا قتل کیا کہ بالکل معدوم و نیست و نابود ہوگئی اب قوم بہار کا نشان بہی
نہین ہے اگرچہ کہا جاتا ہے کہ بعض دیہات اس ضلع مین مثل جراری و کسم کہور و دندہا بزرگ و مجہو پورہ وغیرہ مین جو زمیندار
ہین یہہ اوس قوم بہار کے قسم ہین کہ مسلمان ہو کر قوم جہوجہہ اور بہٹی کہلاتے ہین اور اوس وقت سے یہہ قوم ٹہاکران گروہ گروہ
جابجا ضلع مین متصرف ہوگئی چنانچہ حال ہر یک قوم کی رہتی اور قبضہ کا کہ جہان سی آکر بسی مفصل ہر ایک پرگنہ مین لکہا جاگا
اور راجہ جیچند کی اولاد سی چوتہی پشت مین جیسنگہ دیو مقام کہور مین کہ اب اوسکا نام شمس آباد ہی راج کرتا تہا جب اوس راج
ٹہاکران راٹہور راجہ کہور کی زوال آیا اور شمس الدین غوری نی راجہ کہور پر فتح پائی جسنے اطاعت اختیار کی وہ آباد رہا ورنہ
بہت قتل ہوئے اور زیادہ تر نواحی کہور مین کہ جہان شمس الدین غوری کی لشکر کا قیام ہوا قوم ٹہاکران قتل اور خارج ہوئے اولاد
راجہ کہور قوم ٹہاکر راٹہور کی متفرق ہوگئی اور بہت راجپوتانہ کو چلی گئے چنانچہ راو سبہا اوسی کا ناتی اودی پور کی رانا کی پاس گیا
اور جودہ پور ریتا کا راج پایا کہ اب تک اولاد اوسکی وہان قابض ہے اور مشہور ہے کہ ایک بیٹا اوسکا بطرف نیپال کے
گیا کہ اب بہی راجہ نیپال اوسی شاخ سے ہین اور راجہ کہور کے مسمی کرن سین پاس شمس الدین غوری کی حاضر آیا اور اطاعت

باب دوم

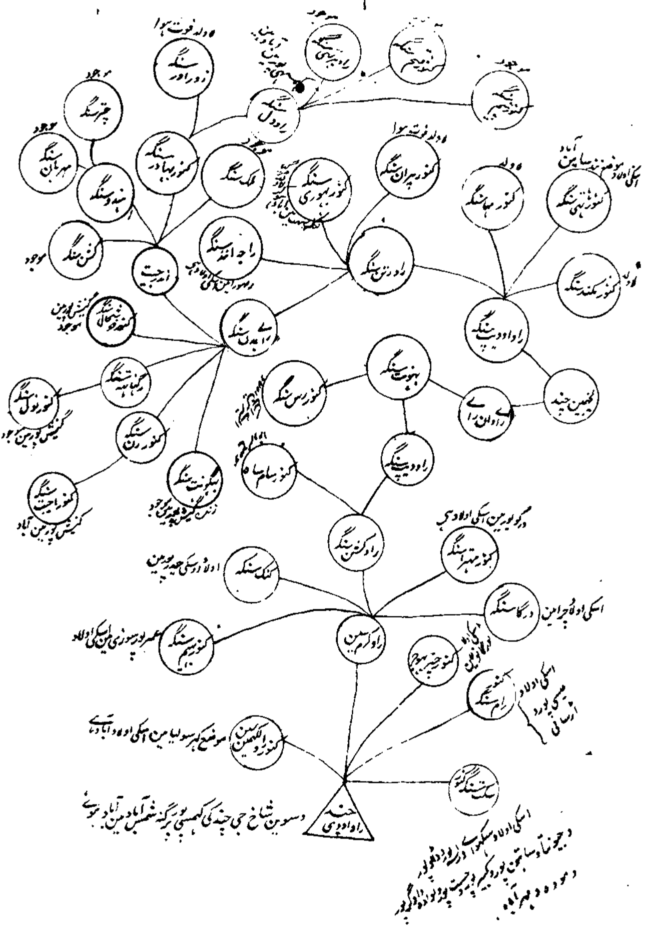
انھنیں کی بادشاہ نی اوسکو عزت دی کہ تمام پرگنہ کا اوسکو زمیندار قرار دیکر آباد رکھا بہت مدت تک سب زمیندار پرگنہ
شمس آباد اوسکو نذرانہ دیتے رہے اگرچہ اس وقایع کی تاریخ وسال ثابت نہین مگر جو کرسی نامجات خاندان یک
قوم خصوصاً اولاد بیرتیت رائے قوم کایتہ دیوان راجہ کہورگو کو اوسکی اولاد خواندہ اور تعلقونکو شمس آباد وغیرہ محالات مین
اوس اپنی خاندان کا کرسی نامہ سلسل لکہتی چلی آتی ہین دیکہا تو چودہ پندرہ پشت سی زیادہ کسی خاندان کو اوس مدت
سے مین گذرا اور راجہ جیچند کی آٹہوین شاخ مین راجہ ہمیرسین ہوا اوسکو دو بیٹا تہے ایک ہرسنگ دیو کہ گدی نشین ہوا
اور بلقب راجہ مشہور رہا دوسرا اودیچند کہ وہ بلقب راو ہوا چنانچہ اودیچند کی اولاد کہمسی پور وغیرہ دیہات جنوبی نواحی
شمارہ ندی کالی اب بہی موجود ہی کہ کرسی نامہ راجہ راٹہور سی اوسکی اولاد کی باشندگی کا حال واضح ہے اور راجہ ہمیرسین
نے اپنی بود وباش موضع ملدہ پرگنہ اعظم نگر مین اختیار کی کہ وہان کہیڑہ ویران اب بہی موجود ہی جب ہرسنگ دیو کی اولاد سے
رام ساہ راجہ ہوا ایک برہمن نی کسی قضایہ پر اپنا قتل اپنی ہاتہ سی کیا کہ راجہ کی کارخانہ پر نقصان ہونی لگا اور اس نقصان کو
راجہ نی اوس برہمن کے قتل کا باعث سمجہ کر وہان کی آبادی ترک کی اور موضع پہرا کہ وہان جنگل بہت تہا اور مقام رمنا جیسے
شکارگاہ راجہ تہا اوسمین اپنی بود وباش اختیار کی رام پور پہرا نام رکہا کہ جسمین اب بہی راجہ نول سنگہ اوسکی آٹہوین شاخ
مین موجود ہی مگر انقلاب زمانہ سے یہہ راجہ بالکل بی معاش ہوگیا صرف تین موضع رام پور پہرا سکندر پور سالیاپن
جو کی اتن پورا ونکی قبضہ مین ہین اور اوسکی جمع بہت ہلکی بطور نذرانہ ومقرری کی مقرر ہے اس راجہ نول سنگہ نی یہہ تینون گانون
بعوض دس ہزار روپیہ کی ہاتہ بدری نراین و برج نراین قوم کایتہ سکسینہ ساکن سکیٹہ ضلع مین پوری کی سال ۱۲۵۱ فصلی
بموجب رہن نامہ مورخہ پورنماشی سودی بہادون سمت ۱۹ مین رہن کیا اور کچہہ مشاہرہ مرتہنان نی واسطی خرچ راجہ کی مقرر کر دیا
ہی مگر اس راجہ کی عزت وتوقیر اب بہی پرگنہ مین بہت ہی کہ بروز دسہرہ اور ہولی برادری اونکی اور اکثر زمیندار تہاکر اونکو نذرانہ
دیتے مین مگر اونکی کہلانی اور تواضع مین اوس نذرانہ سی زیادہ خرچ پڑ جاتا ہی اب یہہ راجہ برائے نام ہی بلکہ قرضدار اور
زیر بار ہی اور اس راجہ نول سنگہ کو کوئی بیٹا نہین ہے اپنی بکجدری بہادر سنگہ کو اوسنے متبنی اور جانشین تجویز کیا اگرچہ اوس کے
بکجدریون نی دعوے عذرداری کے مگر سرکار مین قبول نہ ہوئی یہہ خاندان کی آدمی کنور کہلاتی ہین اونکو علاوہ زمینداری کی ایک گانو
گنیش پور معافی مین ہے اوس نواح کی برادری اونکو بہی ہولی دسہرہ کو نذر دیتی ہین اور اسی خاندان مین راٹہورونسی ایک
فریق نوگہر دہیر ہوا کہ کرسی نامہ راجہ راٹہور مین تحریر نہین ہوا اوسکا حال یہہ ہی کہ ہیرا دہر راٹہور عہد راجہ کہوکے نی نوزنگہ
غیر قوم کی اپنی زوجیت مین کی اوس سے بہت اولاد ہوئی اور بلقب نوگہر دہیر مشہور ہے کل پرگنہ کراولی پرگنہ سونہار ضلع
مین پوری مین یہہ ٹہاکران نوگہر دہیر قابض ہین اور اس ضلع کے پرگنہ اعظم نگر مین سرہوت وغیرہ کی گانوان ٹہاکران نوگہر
دہیر کے آباد وقابض ہین تو عہد اسلام مین کوئی راجہ ہندو سے اس ضلع مین بااختیار نہین صرف ہندوون سی دو رئیس تعلقہ دار کلان

کلان مین ایک راجہ جگت سنگہ قوم ٹہاکر گہیلہ رئیس تروا دو حصے رہی چند وغیرہ وارثان او دیچند رئیس لشین گڈہ پرگنہ چہبرامو بامو دبین اس ضلع مین اونکی مالگذاری زمینداری بہت ہے انکا حال پرگنہ ٹہٹیا و تروا و چہبرامؤ مین کہ جہان اونکا علاقہ باشندگی ہی مفصل تحریر ہوگا جب سی مسلمانون کی بادشاہت ہوئے بادشاہون کی وقت مین حکلدار قنوج مین رہتا تہا اور یہہ سب ضلع متعلق سرکار قنوج تہا عرصہ تخمیناً ۱۳۰ برس کا ہوا کہ سنہ [illegible] ہجری مین عمل نواب بنگش کا ہوا اور وہ مالک اس ضلع کی ہوئے کہ اوسکا حال مفصل علیحدہ تحریر ہوگا قوم ٹہاکر کہ پہلی اس ضلع مین زبردست تہی روز بروز اونکی اوقات ذلیل ہوتی گئی اکثر دیہات سی یہہ ٹہاکران بسبب سرکشی و نادہندی کی حکام وقت کی پایہ عتاب سی بیدخل و خارج ہوئے اور فرار ہان باشندگان مالک زمینداری ہوگئی اور بسبب کثرت اولاد ٹہاکران کے ہریک گانون مین بہیاچارہ اسقدر ہوگیا کہ تہوڑا تہوڑا حصہ زمینداری ہرایک کو رہ گیا اور انتقالات وغیرہ کی رو سی بہرا اونکی حقیت اور فریقون اور قوم میر منتقل ہوگئی اور رسم و رواج و قواعد عدالت و تحصیل عملداری راجہائے سابق کا کہ جب ملک بروہ بااختیار تہی بسبب عدم میسر کسی کتاب و کاغذات کی معلوم نہین ہوا ہے اور اب قوم ٹہاکران کے اوقات بسری کہیتی کرنی اور ہل چلانے او زمینداری سی ہے مگر یہہ قوم کہیتی کے کام مین بہت کم محنتی ہے

کرسی نامہ راجہ نول سنگھ ساکن رام پور بہرا پرگنہ
اعظم نگر اولاد راجی چند



باب دوئم


راوکرم سین
راوکرن سنگھ
دسوین شاخ جی چند کی کہمسی پرگنہ شمس آباد میں آباد ہوئی

بیان ریاست خاندان نواب بنگش رئیس فرخ آباد

شہر فرخ آباد خاص مقام ریاست نواب بنگش کا ہے اور اس ریاست کی بنیاد نواب محمد خان غضنفر جنگ سے ہوئی اوسکا باپ ملک عین خان قوم پٹہان کرلانی کا غزنی بن ملک کوہر خان عہد سلطنت عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ مین افغانستان مقام بنگش سے ہندوستان مین آکر موضع رشید آباد مین مقیم ہوا اور رسالہ عین خان شروانی سرکار نصاریان مین نوکر ہوا محمد خان اوسکا لڑکا ابتدا سے ذی حوصلہ اور بہادر تہا اول پاس محمد یسین خان بنگش اشرف ضمنی رئیس موضع رشید آباد کی کہ وہ لشکر راجہ بوندیل کہنڈ بہ جمعیت چار ہزار سوار کی رسالدار تہا نوکر ہوا اور اوس طرف محمد خان سے کار ہای نمایان وقوع مین آئی اور چہہ تر رتبہ اوسکو ہوئی بعد مرنے یسین خان جمعیت سوار کے رفیق محمد خان کی ہوے اور دو تین قلعہ اوسنے فتح کرکے بہت مال و اسباب حاصل کیا بعد مرنے راجہ بندیلا کی اوسکی اولاد مین یہہ نزاع ہوا کہ پرتہی سنگہ راج کا مالک ہوا اور رام چند دوسرے لڑکے نے آپ راجہ ہونا چاہا اور محمد خان سے مدد چاہی چنانچہ محمد خان کے ہاتہ سے پرتہی سنگہ مارا گیا اور رام چند مالک راج ہوا اوسنے بہت دولت محمد خان کو دی کہ اوس سے اوسکی طاقت بڑہی جسوقت شاہزادہ فرخ سیر بعزم لڑائی ساتہ معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بادشاہ دہلی کی عظیم آباد پٹنہ سے متوجہ ملک غربی ہوا اوسوقت محمد خان بنگش نواحی کوہ مین جمعیت سات آٹہ ہزار سوار و پیادہ کی مقیم تہا شقہ خاص بادشاہ کا مع خطوط قطب الملک سید عبد اللہ خان و سید حسین علیخان سادات بارہ کی محمد خان کی طلب مین صادر ہوا محمد خان نے بعد دریافت صحیح خبر کی بہ جمعیت بارہ ہزار سوار و پیادہ شامل لشکر فرخ سیر کے ہوکر ہراول فوج کا ہوا فیمابین فرخ سیر و معز الدین جہاندار شاہ کی لڑائی ہوئی اور اوس لڑائی مین اکثر بہادرانہ اور شجاعت محمد خان سے وقوع مین آئی جب فرخ سیر فتحیاب ہوا بسفارش سادات مذکورہ قصد کی محمد خان کو بمنصب چہار ہزاری و جاگیر محال کالپی و ایلچ و بہاندیر و کونچ و سوندہ و دہونہ و سیپری و جالون ممتاز کیا اور یہہ سب بات ۱۱۲۴ ہجری مین ہوچکی بعد مرنے فرخ سیر کے جب سادات بارہہ کے شرارت کو محمد شاہ بادشاہ نے تباہ کرنا چاہا سید عبد اللہ خان نے اعتماد محبت و احسانات سابقہ کی کئی خط متضمن استمداد محمد خان کو لکہی مگر محمد خان نے بپاس حق نمک سلطنت اور رفاقت بادشاہ ان تو انکا ساتہ اوکی رفاقت بیگانہ کرکی بادشاہ کو مع جمعیت سولہ ہزار سوار پیادہ کے مدد دی بعد ختم ہوجانے شرارت سادات اور رفع جنگ کی محمد خان کو منصب ہفت ہزاری اور خطاب غضنفر جنگ اور عطا سے خلعت اور شمشیر و خنجر و دو اسپ اور فیل اور سرپیچ و جیغہ صوبہ داری اکبرآباد و ہفت لکہہ روپیہ نقد و جاگیر پرگنہ بہوجپور و شمس آباد سوائے جاگیرات سابقہ کے سرفراز کیا اور رفقا و رچیلہ اور فرزندان خانہ زاد کو علی قدر مرتبہ مناصب اور خلعت اور جاگیر کے امتیاز ہوئی اور بعد اوسکی صوبہ داری اجمیر اور ستروین ربیع الاول جلوسی مین صوبہ داری مالوہ اور ہجری مین صوبہ داری الہ آباد ہوا اور فرامین بادشاہی مین اوسکو یہہ القاب لکہا جاتا تہا نہایت عنایت والا احسان سزاوار مراحم بیکران شایستہ الطاف نمایان محمد خان بہادر غضنفر جنگ امیدوار عنایت خاص بوده بداند اور اس محمد خان کی آٹہ ستہتر

آہستہ آہستہ اسقدر ترقی ہوئی کہ سرحد کول سے تا شاہ آباد و اکبرپور کہ فاصلہ سو کوس ہی علاقہ اوسکی تحت مین آگیا اور اس ضلع فرخ آباد
پر اوسکو اختیار کل رہا اور اوسنے نیابت صوبہ اکبرآباد پر بہورے خان چیلہ اور ایلچ اور بہانڈیر متعلقہ سرکار کالپی پر محمد ولی خان پسر خواندہ
کو اور شمس آباد پر داؤد خان اور بہوجپور پر نیکنام خان اور سیپری اور جاجون مین کمال خان اور بدایون اور سہسوان اور بہرآباد
کا شمشیر خان کو حاکم مقرر کیا سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین محمد دلیر خان بسبب نزاع سرحدی علاقہ کالپی کی لڑائی مین سہرسال وغیرہ راجہ ہاے
بوندیل کہنڈ کی مارا گیا اور اس دلیر خان کی شجاعت اسقدر مشہور ہوئی ہے کہ اوس نواح کی آدمی اوسکی مقتل پر اکثر جاکر بامید حصول
شجاعت شمشیر کمر مین باندہتے ہین اور نواب قایم خان پسر محمد خان نے بدلا اوسکے مارے جانے کا سہرسال وغیرہ بوندیلون سے
لیا اور علاقہ ہردسان اونکی تصرف سے نکال کر آپ متصرف ہوا اور اس عرصہ مین دہونکل سنگہ برادر اجیت سنگہ راٹہور زمیندار مارواڑ
کا بتوسل غضنفر جنگ کی اطاعت پذیر بادشاہ کا ہوا اور ولیت سنگہ راجہ مین پوری کہ وقت مراجعت غضنفر جنگ کو الہ آباد سے واسطی ملاقات کی حاضر آیا اور
بہورے خان چیلہ نواب سو سوار کی جمعیت پانچ سو آدمی کا راجہ مذکور کو حاضر لایا اور اوسنے بجا آوری آداب مین حسب عدہ گردن کشی کی اوسکو وہ راجہ غضنفر جنگ سے مارا
گیا اور غضنفر جنگ نے جسونت سنگہ اوسکی بیٹا کو اوسکی راج پر بٹھلایا اور جس ایام مین غضنفر جنگ صوبہ دار الہ آباد تہا بسبب ڈر کے
راجہ ہاے بوندیل کہنڈ سے پرخاش رکہتی تہی بعد غالب ہونے اوپر سہرسال وغیرہ کی اپنی لشکر کا قیام اوسنے نواح جیت گڈہ مین کیا اور اکثر
ہمراہیون کو طرف وطن کے رخصت کیا اور بوندیلون نے مرہٹہ سے مدد لیکر باتفاق اوپر غضنفر جنگ کی یورش کی اور غضنفر جنگ نے قلعہ
جیت گڈہ مین پناہ لی اور قلت آذوقہ کی اوسکی ہمراہیون کو اسقدر ہوئی کہ دو تین روز نرخ آٹہ کا فی سیر سو روپیہ پر پونہچا اور
امراے بادشاہی سے کوئی اسکی مدد کو نہ پونہچا آخرش محمد قایم خان اوسکا لڑکا بالشکر فراوان اپنی قوم سے اوسکی معاونت کو پونہچکر غضنفر جنگ
کو نجات دی اور بوندیلونکا تدارک کیا اور غضنفر جنگ بجرم مغلوبیت صوبہ داری الہ آباد سے معزول ہوا اور یہہ بات سنہ ۱۱۴۷ ہجری مین ہوئی
اور سنہ ۱۱۴۸ ہجری مین غضنفر جنگ صوبہ داری مالوہ پر مامور تہا ملہار راو مرہٹہ سے جمعیت چالیس ہزار سوار و پیادہ کی مقابلہ پیش آیا اور سنہ ۱۱۴۸
ہجری مین غضنفر جنگ پہر صوبہ داری الہ آباد پر مامور ہوا سنہ ۱۱۵۶ ہجری مین تاریخ دوسری ذی قعدہ روز پنجشنبہ کے بوقوع دنبل گلو کی غضنفر جنگ
نے وفات پائی اور حیات باغ واقع رقبہ نیک پور متصلہ آبادی فرخ آباد مین دفن کیا گیا روضہ اوسکا اچہا بنا ہی تاریخ اوسکی
وفات کی محمد شاہ بادشاہ نے یہہ کہی ستون پایۂ ملک ہند افتاد بائیس بیٹا اوسکی تہی بعد مرنے اوسکی قایم خان اوسکا
بیٹا کہ بہادر و باصفات حسنہ تہا مسند نشین ہوا اور قایم جنگ خطاب پایا اور اوسنے بموجب ایماء ابو المنصور خان صفدر جنگ
وزیر الممالک کی ضبطی کہر علی محمد خان روہیلہ سردار روہیل کہنڈ کی چاہی اور فوج کشی کی ہر چند کہ سعد اللہ خان پسر علی محمد خان
اور پیر حافظ رحمت خان و دوندی خان وغیرہ سرداران ماتحت علی محمد خان نی عاجزی کی اور صلح چاہی مگر قایم خان نے
باغواے محمود خان بخشی کے کہ جو اوسکا مدار المہام تہا صلح کو قبول نہ کیا آخر سعد اللہ خان بہی آمادہ جنگ ہوا دسوین ذی حجہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری
مین مقابلہ ہونی لگا سو کہ جنگ مین تاریخ پندروین ذی حجہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری ضلع بدایون مین قایم جنگ مارا گیا اور فرخ آباد مین پہنچو

غضنفر جنگ کی مقبور ہوا بہادر خان اور نادر داد خان اوسکی بہائی اور دیگر سرداران اوسکی لشکر کے مارے گئے چنانچہ یاقوت خان عرف بہادر خان کہ جسنے بنا علی گنج وغیرہ کی ہوئی سرداران مین معزز و ممتاز تہا وہ بہی اس لڑائی مین مارا گیا امام خان قایم جنگ کا بہائی مسند نشین ہوا صفدر جنگ وزیر الممالک معہ احمد شاہ بادشاہ کی بداعیہ ملک و مال بنگش کے اگر کویل مین پونہچا اور امام خان کو گرفتار کرکے الہ اباد کی قلعہ مین مقید کیا اور مار ڈالا اور والدہ قایم جنگ کو بہی قید کیا کہ والدہ قایم جنگ نے ساٹہہ لاکہہ روپیہ پر معاملہ کیا بادشاہ شاہجہان آباد کو چلا گیا وزیر نے تمام ملک بنگش کا ضبط کیا مگر فرخ آباد معہ بارہ گانون نواحی کے التماس قایم جنگ کی والدہ پر بحال رکہا اور ملک فرخ آباد پر اپنا قبضہ کرکے نول راے کایتہ کو حاکم مقرر کیا کہ قنوج مین رہتا تہا والدہ قایم جنگ نے احمد خان عرف غالب جنگ سوتیلا بیٹا کو مسند نشین کیا اور تمام افغانان مئو رشید آباد کو واسطی مدد اور رفاقت احمد خان کی پیغام بہیجا احمد خان نی مئو شمس آباد سی اپنی قوم کی فوج جمع کرکی نول راے کے اوپر یورش کی دسوین رمضان سنہ ۱۱۶۳ ہجری کو واقعہ قصبہ موضع سمدن گرنہ تا لکرام کی نول راے گولہ تفنگ سی مارا گیا صفدر جنگ بہی یہ خبر سنکر مارہرہ مین ایک مہینہ تک خیمہ زن رہا اور ساٹہہ ہزار سوار جمع کرکے چڑہا اور سورج مل جاٹ والی بہرت پور اور اسمعیل بیگ کو اپنی مدد مین لیا بائیسوین تاریخ شوال سنہ ۱۱۶۳ ہجری کو احمد خان کی فوج سے مقابلہ ہوا اول رستم خان ایک سردار فوج احمد خان کا بہاگا اور قوم جاٹ اور اسمعیل بیگ خان رسالہ دار رستم خان کو تعاقب کرتے ہوئے تا مئو گئی اور اوسکو مار ڈالا اس عرصہ مین احمد خان نی اپنی فوج کا انتظام کرکے کمال دلاوری سے وزیر کی فوج پر حملہ کیا کامگار خان بلوچ فوجدار گرد شاہجہان آباد کا کہ وزیر کے فوج کا ہرول تہا بہاگ نکلا افواج مغلیہ نی شکست کہائی وزیر کے گلو پر زخم تفنگ کا لگا اور وزیر شکست فاش کہا کر مارہرہ مین مراجعت کرکے زخم کی مرمت مین مصروف ہوا اور انتیسوین تاریخ شوال کو متصل شاہجہان آباد کنارہ جمنا کی ہوا بس بہیا احمد خان نے اس فتحیابی سے شہرت پائی اور محمود خان اپنے لڑکے کو بجمعیت افغانان طرف لکہنؤ اودہ اور شادیخان کو بجانب الہ آباد واسطہ متصرف ہونی ملک وزیر کے بہیجا اور مرتضی خان کو اناوہ مین اور خدابندہ خان کو بلگرام مین اور منصور علیخان کو بہپوند اور اعظم خان کو شکوہ آباد اور منور خان کو سانڈی پالی اور محمد امین خان کو غازیپور کا حاکم مقرر کیا اور راجہ پرتاب نراین و خانعالم و نقاہت خان ملازمان وزیر جو کہ لکہنؤ مین ہراسان اور ترسان تہی باستماع خبر آمد راجہ نول راے جمعیت ہزار پانصد سوار لکہنؤ سی الہ آباد کو لوٹی مقام مچہوسی مین پونہچی اور مورخ تواریخ ہفت اقلیم اپنا موجود ہونا برفاقت پرتاب نراین اور از روی معاینہ کی یہہ حال لکہتا ہے کہ علی قلیخان کرخی نایب صوبہ الہ آباد جسکا خطاب حید قلیخان تہا واسطی ملاقات راجہ موصوف اور خانعالم کی آیا جبکہ سنا کہ شادیخان بجمعیت بیس ہزار سوار و پیادہ کی فرخ آباد سی متوجہ الہ آباد کا ہوا ہے بصوابدید راجہ مذکور کے معہ فوج خود اور تہوڑی فوج راجہ موصوف کے لیکر بقصد مقابلہ شادیخان کی چلا مقام کوڑہ جہان آباد مین فریقین ملاقی ہوئی اور سودا کارزار فریقین نے گرمی پائی آخر شادی خان تاب مقابلہ کی نہ لایا اور فرخ آباد کو گیا اور علی قلی خان بمظفر و منصور الہ آباد مین آیا اور محمود خان ابن احمد خان نے کہ باجازت پدر لکہنؤ مین پونہچا تہا بلا تنازعہ کی استقلال پایا احمد خان نے ہزیمت شادیخان کے

کی لشکر برہم اور معہ اپنی لشکر کے متوجہ الہ آباد کا ہوا راجہ پرتاب نراین اور خانعالم اور علی قلیخان بیچ قلعہ الہ آباد کی آئی اور دریائے
جمن پر متصل بنے دروازہ قلعہ کی پل کشتیون کا باندہا اور لشکر کو پار دریائے جمن کے بجانب قلعہ کی قیام دیا احمد خان الہ آباد مین پونہچا راجہ
پرتھی پت بن چتر دہاری ابن جیسنگہ سوم جنسی راجہ پرتاب گڈہ نے تابعداری اوسکی قبول کی اور حاضر ہوا اور الہ آباد کی قلعہ کی تسخیر کا اپنا
ذمہ کیا راجہ پرتاب نراین قلعہ مین تہا احمد خان نے محاصرہ قلعہ کا کیا اور بموافق حکم راجہ بلوندسنگہ بنارس والی کی بنارس سے آکر مقام
جہونسی مین قیام کیا اور نذرانہ و تحفہ احمد خان کے واسطی بہیجا اور بعد چند روز کے بحصول رخصت بنارس کو گیا اس عرصہ مین محمود خان
ابن احمد خان حسب الطلب اپنی باپ کے لکہنؤ سی جہونسی مین آیا اور خیمہ زن ہوا راج اندر گر گوسائین الہ آباد مین جو اوس زمان گنگا جی کو
آیا تہا رفیق راجہ پرتاب نراین ہوا اور لڑائی مین کوشش کامل کری وزیر الممالک شاہ جہان آباد سی ساتہہ لشکر آراستہ کے
شروع جمادی اول سنہ ۱۱۶۴ ہجریہ مین متوجہ فرخ آباد ہوا اور اس اثنا مین شیخ معز الدین خان شیخ زادگان اور ملک زادگان لکہنؤ کی
اور کاکوری متفق ہوکر گماشتہ محمود خان کو لکہنؤ سی بیدخل کیا اور نکالدیا اور وزیر نے بیس ہزار سوار اوپر سادل خان پٹہان کے
کو وہ احمد خان کی طرف سے حاکم کول اور جالیسر کا تہا بہیجا سادل خان بہاگ گیا احمد خان یہہ خبر سنکر محاصرہ قلعہ الہ آباد چہوڑکر
بر سبیل یلغار فرخ آباد کو آیا افواج مرہٹہ نی نواح فرخ آباد کو لوٹنا شروع کیا احمد خان نے حسین پور کی قلعہ فتحگڈہ مین مورچہ بندی کی
مرہٹہ کی فوج نے فرخ آباد و مئو کو خالی پاکر خوب لوٹا اور سورجمل جاٹ نی ایک طرف سے اور مرہٹہ کی فوج نے دوسری جانب سی محاصرہ
کیا نور الحسن بلگرامی نی بحکم وزیر گنگا پار کے طرف سے پل دریائے گنگ پر باندہنا چاہا مگر محمود خان پسر احمد خان نی اوس کنارہ پر قیام کرکے
پل باندہنی نہ دیا آخر سنگی رام پور کی نیچی پل باندہ کر سردار لشکر وزیر کے معہ توپون کی دوسرے آئی دوسری تاریخ جمادی الآخر کو پل محکم
دریا پر بندہ گیا اور سعد اللہ خان پسر علی محمد خان رئیس روہیلکہنڈ احمد خان کی مدد مین شریک ہوا مگر مرہٹون و جاٹ کی یورش سے
پٹہان عہدہ برآ نہوئے اور بہاگ گئی بارہ ہزار پٹہان کشتہ و زخمی قید ہوا اور بہت اسباب لوٹ مین مرہٹونکی ہاتہ آیا اور پٹہان کوہ
کماون کی ایک گہاٹی ہمارہ مین کہ دشوار گذار تہی جا چہپی اور وہان ہزارون آدمی پٹہان بسبب ناموافقت آب و ہوا اور قلت غذا
کے مرگیا اور مرہٹہ کی چہاونی اس ملک مین ہوگئی اور وزیر نے عوض اس جانفشانی مرہٹون کو سرحد کول اور جالیسر و مئو اور
فرخ آباد و قنوج سی کورہ جہان آباد تک ملک عنایت کیا آخر کار پٹہانون نی عاجز ہو کر معرفت حافظ رحمت خان بریلی والی کے
مرہٹون کے وسیلہ سی اپنی جان بچائی اور وزیر سے صلح ہوئی اور فرخ آباد وغیرہ ساڑہی سولہہ محال سولہہ لاکہہ روپیہ کی جمع تشخیص
کی احمد خان وغیرہ اولاد بنگش کو مرحمت ہوا اور بعض محال بنگش کے ضبط سرکار وزیر کی ہوکر سپرد مرہٹہ ہوئے تب سی نواب احمد خان
نے اپنی ریاست کو فرخ آباد مین رونق و مستحکم کیا جب احمد شاہ درانی دہلی مین بتقریب معاونت نواب نجیب الدولہ روہیلہ کے
آیا اور سب امراو ہندوستانی یعنی وزیر الممالک لکہنؤ و روہیلہ روہیلکہنڈ و بنگش احمد شاہ کی پاس گئی اوسوقت مین نواب
وزیر الممالک نے ملک لیا ہوا نواب کو چہوڑ دیا مگر چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ مقرر کرلیا اور جب نواب شجاع الدولہ مسند آرائی

تک اودہ ہوا امرا وگرولی عہد اندر گرگوشائین کہ عمدگان سرکار وزیر لکھنو سی تہا آزردہ ہوکر فرخ آباد مین آیا اور نواب احمد خان
سی ملاقی ہوا شجاع الدولہ نی احمد خان کو واسطی خارج کرنے اوسکی لکہا احمد خان نی جواب دیا کہ وہ از خود آیا مین جواب نہین دی سکتا
اوسپر نواب شجاع الدولہ نی فوج کشی کی اور نواح قنوج مہندی گہاٹ مین قیام لشکر نواب موصوف ہوا اور نواب نجیب الدولہ بہی حسب الطلب
وزیر شریک ہوا اور اس طرف سی احمد خان نی با فوج نمایان ڈیرہ قریب خداگنج کی کیا آخرش معرفت نواب نجیب الدولہ کے
صلح ہوگئی اور امراوگر جسپر نزاع تہا وہ احمد خان سی علیحدہ ہوگیا فقط اور ۱۱۷۸ ہجری مین جب نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک
لکہنو انگریزی فوج سے بمقام بکسر شکست پاکر روہیل کہنڈ کو گیا اور وہان اپنی قیام کی صورت نہ دیکہکر فرخ آباد مین آیا نواب
احمد خان نی باستقبال اونکو لیا اور مہمانداری اور اطاعت بہت کی عرصہ تک نواب شجاع الدولہ یہان مقیم رہے تو اس احمد خان غالب
جنگ نی ریاست یہان کی بہت جلالت کی ساتہہ انجام دی اور نواب احمد خان مذکور ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۵ ہجری کو فوت ہوا بہشت
باغ واقع فرخ آباد مین دفن کیا گیا اور اوسکی تاریخ وفات یہہ ہی کنند گریہ خلایق بنالہ و افغان ملایک آہ کشید از وفات احمد خان
دلیر ہمت خان مظفر جنگ اوسکا بیٹا کہ ۱۱۷۲ ہجری مین پیدا ہوا تہا مسند نشین ہوا اور اوسنے عوام کو بہت معافی عطا کی اور
سخاوت بہت کی اور کوئی محاربہ و مہم عظیم اس نواب کو پیش نہین آیا مگر دو دفعہ نواب وزیر لکہنو کی مدد مین شریک ہوا ایک
دفعہ ۱۱۸۸ ہجری مین جب نواب شجاع الدولہ نی حافظ رحمت خان رئیس بریلی کی ملک پر یورش کرکے اوسپر تصرف کیا دوسرے
دفعہ ۱۲۰۸ ہجری مین نواب آصف الدولہ نی معہ لشکر انگریزی اوپر نواب غلام محمد خان رامپور والہ کی لشکر کشی کی اور غلام محمد خان
کو خارج اور احمد علیخان کو مسند نشین رامپور کیا اوسوقت بہی مظفر جنگ شامل لشکر نواب وزیر تہا فقط اور ۱۱۸۹ ہجری مین
نواب آصف الدولہ بعد مسند نشینی سلطنت لکہنو کے فرخ آباد مین آئے اور جانب شمال شہر کی اوپر کنارہ گنگ خیمہ ہوا نواب
مظفر جنگ نی بہت اطاعت و حاضرباشی کی اوسی ایام قیام فرخ آباد مین ایک پہر تک اولا اوپر لشکر نواب وزیر کی برساکہ ہر اولہ
بوزن سات سیر کہا جاتا ہی بہت فیل و اسپ نواب کے مرگئی اور نقصان بہت ہوا اسی عہد مین نواب آصف الدولہ نے
دو کمپ انگریزی اپنی تعیناتی مین لیکر ایک کا قیام کانہپور مین اور دوسری کا قیام فرخ آباد مین کرایا اور چار لاکہہ بچاس
ہزار روپیہ تنخواہ کمپنی کی اوپر نواب مظفر جنگ کی مقرر کردی کہ جو پہلی بطور نذر نواب وزیر کے نواب رئیس دیتا تہا نواب مظفر جنگ
تب سی یہہ روپیہ فوج انگریزی کو دیتا رہا ۱۲۱۱ ہجری مین بسبب توقف ادا اس زر کے جان ولیمس صاحب بہادر سزاول مقرر
ہوا اور اوسکا تقاضا باعث ناموافقت امین الدولہ نایب کا ہوا اور عزل جان ولیمس صاحب کا مخلوق باعث اوسی ناموافقت
کا تصور کرتے ہین اس نواب مظفر جنگ کی اوپر نواب دل دلیر خان اوسکی بہائی نی دعوی تقسیم ریاست کیا اور اپنا رہنا فرخ
آباد مین دشوار سمجہکر بنارس مین مقیم ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ بحکم کونسل واسطی مصارف دلدلیر خان کے مقرر ہوا اور نواب
مظفر جنگ کے دو لڑکا تہی رستم علیخان ایک بیٹا نے اوسکو بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۱۲۱۱ ہجری مین زہر دیا کہ اوسکی تاریخ وفات یہ ہے

کی کسی شاعر نے یہہ لکہی کہ جس سے یہہ اعداد حروف تہجی ۱۱۹۱ نکلتی ہین کہ رستم زد از زہر نواب را اور بمکافات اسکی
نواب آصف الدولہ وزیر الممالک لکہنوی فرخ آباد مین آکر بعد ثبوت اس جرم کے اوسکو مقید کر لیا دوسرا بیٹا امداد حسین
ناصر جنگ کہ وہ ۱۱۸۹ ہجری مین پیدا ہوا تہا ربیع الاول ۱۱۹۱ ہجری مین مسند نشین ریاست اور خرد مند خان امین الدولہ
مظفر الملک پسر خدا بندہ خان عرف تو صہ بالا نایب و مختار اوسکا مقرر ہوا اور جب نواب سعادت علیخان بہادر وزیر الممالک لکہنوی نے
۱۰ فروری ۱۸۰۱ء روہیل کہنڈ مع فرخ آباد تفویض سرکار انگریز بہادر کے کیا چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ
جو بابت وزیر لکہنو بذمہ نواب فرخ آباد تہا وہ باقی سرکار انگریزی قرار پایا اوسوقت ۱۸۰۲ء مین نواب
ناصر جنگ نے عہد نامہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بمقام بریلی مین لکہا لیا کہ اوسکی نقل تحت مین ہے

عہد نامہ

بدستخط انگریزی و فارسی بمہر نواب صاحب ناصر جنگ بہادر و لفٹنٹ گورنر آنریبل ہنری ولزلی صاحب بہادر عہد و میثاق
کہ فیما بین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر و نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ درباب تفویض ملک متعلقہ فرخ آباد
بہ تصرف اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر بر سبیل دوام و استقلال بمبادلہ پیشکش از سرکار کمپنی انگریز بہادر مقرر و بذمہ
نواب صاحب ممدوح واجب الادا ہست لہذا لفٹنٹ گورنر آنریبل ہنری ولزلی صاحب بہادر از طرف نواب معلی القاب گورنر جنرل
اشرف الاشراف مارکوس ولزلی صاحب بہادر بحسب اختیار دادہ نواب معظم الدولہ ناصر جنگ بہادر بذات خود ہم از طرف
وارثان خود نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن عہد نامہ ہذا متضمن تفویض ملک مذکور بہ اہالی کمپنی انگریز بہادر بر سبیل دوام
و استقرار و بمعاوضہ و مبادلہ پیشکش مذکورہ موثق و منضبط فرمودند **دفعہ اول** نواب امداد حسین خان
بہادر ناصر جنگ اقرار مینمایند کہ ملک متعلقہ فرخ آباد تمام و کمال بعوض پیشکش سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بتفویض
بہ اہالے سرکار ممدوح بطوع و رغبت خود از ابتدائے ۱۲۱۰ فصلی نمودند نواب صاحب ممدوح را بجز وجوہات مقررے
کہ در ذیل بقلم می آید ہیچگونہ مداخلت و علاقہ از ملک مذکورہ نیست و نخواہد بود **دفعہ دوم** نواب لفٹنٹ
گورنر آنریبل ہنری ولزلی صاحب بہادر بمد نظر ریاست و حرمت نواب ناصر جنگ بہادر را قرار می نمایند کہ مبلغ نہہ ہزار
روپیہ در ماہہ کہ داد و دہ ماہی آن بحساب یک لکہہ ہشت ہزار روپیہ میشود جہت مصرف ذات نواب ناصر جنگ بہادر بلا کم
و ریب نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن ماہ بماہ از سرکار کمپنی بہ نواب صاحب ممدوح خواہد رسید و گاہی در عزت و جلالت
و توقیر و مرتبہ و بزرگی نواب صاحب ممدوح قصورے راہ نخواہد یافت و از متوسلان سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر
ہموارہ مشمول معدود خواہد بود **دفعہ سیوم** مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ بابت خرچ امام باڑہ نیز بہ

نوابصاحب رسانیده خواهد شد و مبلغ سه هزار و سه صد روپیه بنا بر خرچ دیوڑهیات نواب مظفر جنگ بهادر مرحوم که
معرفت امرا و بیگم صاحبه تقسیم میشد بوجهی من الوجوه کمی نخواهد شد درصورتیکه امرا و بیگم صاحبه در رسانیدن مشاهره نفاذ
نموده باشند آنهم به نوابصاحب رسانیده خواهد شد و نوابصاحب آنرا منقسم ساخته قبض الوصول مهری هریک جداگانه
بسرکار اهالی کمپنی انگریز بهادر خواهد رسانید **دفعه چهارم** بموجب درخواست نوابصاحب ممدوح باغات موروثی
و موضع سریانغت پور و حویلیهای نزولی شهر فرخ آباد و املاک رانی صاحبه بشرطیکه کسی دیگر ذیحق نخواهد بود بتصرف
نوابصاحب ممدوح خواهد ماند **دفعه پنجم** چون نسبت به تفصیل گذرانیده نوابصاحب ممدوح خرد مند خان
بهادر در باب مرحوم ذیحق و حضوری اختلاف و تباین کلی گردید چون اهالی سرکار کمپنی انگریز بهادر بنظر نیکه معیشت
حقداران تقرر یابد منظور است لهذا مقرر کرده شد که صاحبی که برای بندوبست این ملک مقرر خواهد شد باتفاق نوابصاحب
معز الیه بعد تحقیق حقوق هریک اسناد از مهر و دستخط طرفین خواهد داد که بموجب آن آنها همواره وجه مقرری خود خواهند
یافت و تقسیم وجه مذکوره از حضور نوابصاحب مقرر خواهد شد و قبض الوصول مهری هریک معرفت نوابصاحب معز الیه
به اهالی کمپنی انگریز بهادر خواهد رسید **دفعه ششم** حکم عدالت بر ذات شریف نوابصاحب ممدوح جاری
نخواهد شد مگر متوسلان و لواحقان نوابصاحب که تعداد آنها معلوم نیست چون منظور سرکار کمپنی انگریز بهادر است
که خلق الله بر فاهیت اوقات گذاری نمایند لهذا مقرر گردید که اگر کسی نالش بر متوسلان نوابصاحب معز الیه نمایند اول معامله
مذکوره جهت تجویز حواله نوابصاحب معز خواهد شد در صورت اهمال یا تخالف تجویز و ناراضی بودن اهل نالش البته بعدالت
شنیده خواهد شد **دفعه هفتم** بپاس خاطر نواب صاحب ممدوح بشرط دولتخواهی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی
انگریز بهادر و نوابصاحب معز الیه امام خان پنجهزار روپیه و مولوی ان و محمدی خان هر دو کپتان پنجهزار روپیه و منشی خدا بخش
برای حاضر بودن بحضور صاحب متعین فرخ آباد چهار هزار روپیه و شیخ احمد بخش و شیخ محمد صلاح وکلایان دو هزار روپیه
هر دو یکسان مساوی سالیانه خواهند یافت **دفعه هشتم** اراضی معافی و املاک و ایمه و روزینه و سالیانه و
جاگیرات بموجب تجویز واجبی موافق معمول عهد نواب مظفر جنگ بهادر مرحوم بحال خواهد ماند **دفعه نهم** چون
عهدنامه هذا مشتمل بر نه دفعه بتاریخ چهارم ماه جون سنه ۱۸۰۲ء مطابق سیوم شهر صفر المظفر سنه ۱۲۱۷ هجری در بلده بریلی
تحریر یافت نفتنت گورنر آنریبل هنری ولزلی صاحب بهادر نقل عهدنامه هذا بعبارت انگریزی و فارسی به مهر و دستخط خود
حواله نواب ناصر جنگ بهادر کرده اند و هم نوابصاحب ناصر جنگ بهادر یک نقل آن بفارسی و انگریزی بمهر و دستخط خود حواله صاحب
معظم الیه نموده اند و صاحب معظم الیه اقرار مینمایند که شرایط عهدنامه هذا در عرصه سی روز مزین بدستخط و مهر نواب معلی القاب
گورنر جنرل بهادر اشرف الاشراف مارکوس ولزلی صاحب بهادر حاصل کرده حواله نواب ناصر جنگ بهادر خواهند نمود فقط او ربیه

اور یہہ عہدنامہ بدستخط نواب مارکوس ولزلی صاحب گورنر جنرل و مستر جارج بارلو صاحب ممبر کونسل اور جارج اودنی صاحب حاکم کونسل اور آنریبل ہنری ولزلی لفٹنٹ گورنر و اڈمنسٹن صاحب سکرتری اعلی گورنر جنرل کی مرتب ہوکر نواب رئیس کو دیاگیا فقط تب سی یہہ ملک بتصرف سرکار انگریز بہادر کے ہے اور بپایانہ سرکار انگریزی سے حسب شرح ذیل نواب رئیس اور اونکی لواحق اور متوسلانکو مقرر ہے

نواب ناصر جنگ بہادر	خادمان محل و صاحبزادہ ہاے وغیرہ — نام	خادمان محل و صاحبزادہ ہاے وغیرہ — روپیہ	داماد وغیرہ امراو بیگم صاحبہ — نام	داماد وغیرہ امراو بیگم صاحبہ — روپیہ	خرچ امامباڑہ	ذیحفان و ملازمان
۱۰۸۰۰۰ یک لکھ [illegible]	خادمان محل	[illegible]	نواب ہمت بہادر	[illegible]	۱۰۰۰۰	[illegible]
	صاحبزادہ ہاے اولاد غضنفر جنگ	[illegible]	حسن علیخان و حسین علیخان شوہران دختران نواب مظفر جنگ	[illegible]		
	ہرمول خان و امام خان در لکھنو	۱۰۰۰۰ [illegible]	دختران از محل دیگر کہ بہ پسران نواب ہمت خان منسوب ہوئی	[illegible]		
		[illegible]		[illegible]		

وکیلان — نام	وکیلان — روپیہ	نواب امین الدولہ خرہند خان	پسران نواب دلیر خان	سالانہ داران و روزینہ داران و مستحقان	روپیہ	میزان الکل
منشی خدابخش	۴۰۰۰۰ [illegible]	از موضع نیگوان [illegible] می یابد	از بنارس [illegible]	بموجب ترجمہ انگریزی بنام روزینہ داران	[illegible]	لکھ [illegible]
پسر منشی احمد بخش	[illegible]					
بھوانی داس عوضی محمد صلاح	۱۰۰۰ [illegible]			ایزاد بموجب تفصیل طلب از اہلکاران نواب ناصر جنگ	[illegible]	
	[illegible]				[illegible]	

امراو بیگم والدہ نواب ناصر جنگ بیگمات مین بہت معزز و بااختیار تہے بتاریخ ۱۱ نوامبر سنہ ۱۸۰۸ء فوت ہوئی اور اوسنے اپنی حیات مین ایک وصیت نامہ تقسیم اپنی ترکہ کا بنام اپنی دخترون کے اور دولہ جنگ اپنی نواسہ و ولی عہد کی نام لکھدیا تہا مگر بعد مرنے بیگم کے سنہ ۱۸۰۹ عیسوی مین فیمابین وارثان نزاع ہوا یعنے نواب ناصر جنگ رئیس نے دعوی اپنا اور ناصر جنگ کی بیگم نے اپنا دعوی علاوہ کسان مندرجہ وصیت نامہ سی پیش کیا اور کئی مہینی وہ نزاع سرکار مین پیش رہا اور نوبت درپیشی

اوسکی نقل بکونسل گورمنٹ کی پونہچی اوس مقدمہ مین چٹہی سکرتری گورمنٹ مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۲ بنام مسٹر
ایڈورڈ کولبرک صاحب ممبر بورڈ و کمشنر فرخ آباد اور ایلٹ صاحب جج و مجسٹریٹ و جمس ڈونی تہارنصاحب کلکٹر کے
مقدمہ تقسیم جاگیر و مال متروکہ امراو بیگم کے صادر ہوا اوسکا ترجمہ ہر یک دفعہ کا تحت مین اسو اسطی لکہا جاتا ہی کہ اوسکی
احکام سی حال اس نزاع کا اور ایک قاعدہ اس خاندان کے وارثان متوفی کے واسطی حاصل ہوتا ہے موافق حکم
گورنر بہادر کے بیچ باب تقسیم جایداد امراو بیگم کے کہ اوس مقدمہ مین تحریر چٹہیات درمیان صاحب مجسٹریٹ و صاحب سکرتری
فارسی ہوتے تہے لکہا جاتا ہے **فصل دوسری** حقیقت اس مقدمہ کی خوب معلوم ہی کہ جایداد خاص بیگم
تقسیم ہوئی اولاد اور متعلقان اونکی کو اور سوا اوسکی عاید ہوئی طرف ریاست کی روبرو صاحب قایممقام مجسٹر
اور صاحب کلکٹر کے اور اس تقسیم نامہ پر مہر دونو صاحبون کی ثبت ہوئی ہے **فصل تیسری** نقل خط بیگم سی کہ
ملفوف چٹہی صاحب مجسٹریٹ لکہی ہوئی ستر ہوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۴ء کی شامل مثل بیچ خدمت صاحب سکرتر فارسی کی پونہچی معلوم
ہوتا ہی کہ آمدنی اوسکی جایداد کی اس تفصیل سے اول جاگیر کہ جمع سالتمام اوسکی صاحبان گورنمنٹ کو معلوم نہین ہے اور
سالیانہ بابت سایر اور آبکاری بتعداد چار ہزار دو سو روپیہ کے اور اثاث البیت قریب چالیس ہزار روپیہ کی اور سوا اوسکی زیور
اور نقدی اور محل سرا اور چہ قطعہ باغ ہے واسطی تقسیم اوسکی ایسی وصیت کری ہے کہ دو چہار حصے اور ولاور جنگ
نانی کو بحصہ برابر تقسیم پاوے بشرطیکہ صاحب گورنمنٹ بموجب اقرار اپنے لکہے ہوئے دفعہ تیرہوین عہدنامہ کی کہ نواب وزیر اور
گورنر جنرل سے بیچ سنہ ۱۸۰۱ء کے تحریر ہوا پرورش دونو لڑکیان چہوٹی کی کرین اور جس صورت مین پرورش لڑکیون مذکور
کی نہووے تو جاگیر اور باغات اور آمدنی سایر اور آبکاری کی بنام دو لڑکیون چہوٹی اور ولاور جنگ ولیعہد اور بہتیجون وغیرہ
کی تقسیم ہوئی موافق فرد علاحدہ کی کہ ملفوف خط بیگم کے پونہچی ہے اور اثاث البیت درمیان دونو لڑکیون بڑے اور دونو لڑکیون
چہوٹی اور ولاور جنگ ولیعہد کے بحساب حصہ برابر کے تقسیم پاوے **فصل چوتہی** سوا اسکی معلوم ہوتا ہی کہ نواب
امداد حسین خان دعوی کرتے ہین جاگیر اور بعضی جایداد مخصوصہ بیگم کے اوپر اس سبب سے کہ اوسکو ملکیت بزرگون اپنی کے
قرار دیتے ہین اور سند لاتی ہین اوپر اس دعوی کی بندوبست سنہ ۱۸۰۳ء کو اور سامان بہی اوپر اسکی ادا کرتے ہین کہ
جاگیر وغیرہ پر جو کچہہ کہ نواب امداد حسین خان دعوی رکہتے وہ ملکیت باپ اونکی کی ہے مگر حوالہ بیگم کی رہی **فصل پانچوین**
ولایتی بیگم زوجہ نواب امداد حسین خان کی بلا اطلاع نواب کے دعوی کرتے ہین جاگیر اور رباعات اور
جایداد امراو بیگم پر حسب دستور گہرانے اپنے کے کہ بعد فوت ہر یک بیگم کے مال اوسکا بقبضہ اور تصرف بیگم زوجہ
رئیس مسند نشین کے منتقل ہوتا ہے اور سوا اوسکی کہتے ہین کہ نواب مظفر جنگ نے دو گانون بیچ جاگیر میرے
کے عنایت کری تہی سو وہ دو گانون شامل جاگیر امراو بیگم کے تہے مگر آمدنی اونکی ہمیشہ بیچ تصرف ہمارے رہتی آئی

آنی بعد وفات نواب مظفر جنگ آمدنی اون دونون کا ونکی وقت نکاح میر کے وصیت ہے بیچ مصرف شادی کے خرچ ہوئی پیروہ دونون کا نوابستر صاحب کے بیچ اختیار امراد بیگم کے ہے **فصل چھٹی** تقسیم اس تمام جاگیر معہ آمدنی سائیر و آبکاری اور مال مخصوصہ اور محل سرا اور یہہ قطعہ باغ موقوف اوپر اسکی ہی کہ درحقیقت امراد بیگم کو اس مقدمہ مین کسقدر اختیار حاصل ہے **فصل ساتوین** پہلی یہہ بات دریافت کرتا ہی کہ بیچ مقدمہ جاگیر امراد بیگم کے حکم بحالی ہمیشگی کا ہے یا پیچہی مرنے اونکے لایق باز یافت سرکار کمپنی کی ہے اس مقدمہ مین رائے نواب گورنر نے ایسا اقتضا کرتی ہے کہ جو کچھہ مسٹر صاحب نے بابت بندوبست سنہ عیسوی بذریعہ چٹھی لکھی دوسری اپریل سنہ تیسوین جون سنہ کی اطلاع کی ہے اور نقل اوس چٹھی کی آگی اوس سے ملفوف چٹھی لکھی ہوئی تیسوین مئی سنہ ۱ بھیجی گئی ہے وہی مناسب اور جو کچھہ کہ میکنل صاحب ولسن صاحب نی بابت دعوی خردمند خان کی رپوٹ بحضور نواب گورنر کے کری تھی اور نقل اوسکی ملفوف چٹھی لکھی ہوئی تیسوین مئی سنہ ۱ بھیجی گئے تھے پس اسبات مین تحریر مرسل صاحب کے بیچ حضور نواب گورنر کے بنابت مستحسن ہے کہ جاگیر امراد بیگم کی بذات بیگم اور عیال اور اطفال اور روح وغیرہ کو بہی کہ نسل اور خاندان اونکی سی ہو بطریق ہمیشگی کے بحال رہے **فصل آٹھوین** جو کچھہ کہ نواب حسین خان دعوے کرتے ہین کہ بعد وفات امراد بیگم کے جاگیر اونکی بطرف سرکار ہمارے کے رہی شرح اوسکی مذکور ہے **فصل نوین** نواب امداد حسین خان کہ از روے عہدنامہ کی دعوے جاگیر کا کرتے ہین کہ بیچ عہدنامہ کی شرط ہے کہ نواب مسطورہ بزرگان اپنے با امارت و احترام کے ہمیشہ ہمیشگی بحال ہونا اس جاگیر کا نسبت اپنے بباعث اسباب امارت کے خیال کرتے ہین یہہ دلیل مفید دعوی اونکی نہین ہے کسو سطے کہ عہدنامہ مین صاف لکھا ہے کہ نواب کو بعوض ملک کے اسقدر سالیانہ مقرر کیا گیا ہے اور خلف اور ملکیت ملک سے کچھہ سروکار نہین ہے اس سبب سے تردید دعوی اونکے کی ظاہر ہے الا باقی اراضی معافی و سالیانہ اور مصارف دیگر بحال رہیگا لیکن نواب کو اوسمین اختیار نہوگا دوسرے یہہ کہ اس لفظ سے مثل بزرگان با امارت ہمیشگی سمجھتی ہین کہ اوپر اس جاگیر وغیرہ کے کہ اسباب امارت ہے متصرف ہوئین وہ نہ ایسا ہے کہ کیونکہ بزرگ اونکے حاکم تہے اوپر تمام ملک کے اور وہ منسوخ ہے مضمون عہدنامہ سے پس دعوی اونکا اس دلیل سے ثابت نہین ہوتا ہے سوائے اسکی اگر جاگیر امراد بیگم آگی سے بروے ملک کی اہالیان سرکار کمپنی کے عاید ہوتی الا جو کچھہ سالیانہ بیچ مبادلہ ملک کی مقرر ہوا ہے بہرطور پہونچی گا اور پرورش عزیزان و متعلقان اونکی کہ بنظر خرابی اونکے علاحدہ سالیانہ سے قرار پاتا ہے ہوئی گی **فصل دسوین** اگرچہ سابق سی ظاہر ہوا کہ جاگیر امراد بیگم کی نسلاً بعد نسل متعلق ہی اور لایق ضبطی کے نہین ہی مہندا نواب گورنر وصیت نامہ امراد بیگم بیچ بابت تقسیم کی مناسب خیال فرماتی ہین لیکن مضمون وصیت نامہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وصیت بیگم کی اوپر دو نوع کی ہی کہ جو تدبیر ہر دو نون دو نو لڑکیون چہوٹی کی سرکار کمپنی سے

ہوئے تو اوسی طور سے تقسیم کرو اور جو سرکار سے دربارہ لڑکیون مذکور کا مقرر ہوئے تو اس وضع سے تقسیم کرو اس
صورت مین لازم آیا کہ یہہ مخمصہ بہی دور کیا جاوے **فصل گیارہوین** جو کچہہ کہ امراو بیگم واسطے تدبیر پرورش
لڑکیون ناکتخدا کے موافق دفعہ تیرہوین اقرارنامہ کے کہ وہ لکہا ہوا ۱۸۴۵ع کا ہے دعوی کرتی ہین بجواب
اوسکی نواب گورنر فرماتے ہین کہ اقرار مذکور مشروط اس شرطون کے ہے کہ جو سرمایہ وفا کرے واسطے پرورش دونو
لڑکیون ناکتخدا کے ہوگے علاوہ اسکے اقرار مذکور فقط ساتہہ اثبات خردمند خان کے محرر کیا تہا اور یہی وقت سپرد کرنے
ملک اور تقرر سالیانہ عوض اوسکے بیچ عہدنامہ کے واسطے پرورش لڑکیون مذکور کے کچہہ ذکر اس بات کا درمیان مین
نہین آیا تہا اس سبب سے ادائے شرط لکہی ہوئے اقرارنامہ لکہی ہوئے ۱۸۴۱ع کا ذمہ سرکار کے واجب نہین ہے سواے اسکے
وہ شرط تا نکاح ہر دونون لڑکیون کے قرار پائی تہی اب کہ نکاح ایک لڑکی کا ساتہہ محمد خان بڑے لڑکے نواب
دل دلیر خان کے کہ اٹہارہ ہزار روپیہ سالیانہ واسطے اونکے اور عزیزان اور متعلقان اونکے سرکار کمپنی سی مقرر
ہوا اور نکاح دوسرے لڑکی کا ساتہہ احمد علیخان بن محمد علیخان مرحوم سے ظہور مین آیا پس بہ نسبت نواب گورنر کے پرورش
دونون لڑکیون کی ہوگئی **فصل بارہوین** بیگم زوجہ نواب امداد حسین خان نے کہ واسطے دونون گانون کے
دعوے کیا ہے جو بعد تحقیقات کی ثابت ہونے کہ نواب مظفر جنگ نے وہ گانون بیچ جاگیر بیگم مذکور کے دئی تہے تو مناسب ہے
کہ وہ بیچ قبض اور دخل بیگم کے چہوڑا جاوے اور جو کہ بیچ باب جاگیر اور دیگر جایداد امراو بیگم کے دعوے کیا ہے محض بفائدہ
ہے **فصل تیرہوین** اب مہربانی کرکے بموجب وصیت نامہ امراو بیگم کے تدبیر تقسیم جاگیر کے کرو اور وہ دونون
گانون کہ وہ بیگم اوسپر دعوے کرتی ہین تقسیم سے علاحدہ رکہو **فصل چودہوین** فیصلہ تقسیم اثاث البیت امراو بیگم
کا رپوٹ بہیجی ہوئے صاحب مجسٹریٹ معروضہ چہبیسوین دسمبر ۱۸۴۸ع سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچہہ اسباب اور نقدی
وغیرہ ملکیت امراو بیگم سے ثابت ہوا برضامندی وارثان اونکی تجویز صاحب مجسٹریٹ و صاحب کلکٹر کے بیچ حصہ اونکے
درآیا اور جو کچہہ کہ ملکیت نواب مظفر جنگ کی تحقیق ہوئے متعلق رئیس کے ہوئے **فصل پندرہوین** منجملہ اسباب
امراو بیگم کے جو کچہہ تملیک بزرگون نواب امداد حسین خان کا ثابت ہوا دخل اونکا اوسپر جس طور سے کہ بیچ دفعہ نوین اسی
چٹہی کے لکہا گیا ہے اور وہ بہی کہ البتہ قبض اور تصرف نواب امداد حسین کا اوپر اسباب مذکور کے مثل بزرگون
اونکی کے لازم ہے لیکن تا وقت حکومت ملک سی علاحدہ ہوئے کسنو واسطے کہ ملک سپرد سرکار کمپنی کے ہے **فصل
سولہوین** تہوڑا زمانہ ہوتا ہے کہ صاحب گورنمنٹ نے مثل اس معاملہ کی مقدمہ نواب بنگالہ کا فیصل کیا کہ
مال مخصوصہ بہو بیگم کا مانی بیگم یعنے نواب بنگالہ کو دلایا اور اپنا غیر حقیقی بیگم مذکور کے اوس سے محروم رہے
فصل سترہوین اسواسطے نواب گورنر حکم دیتے ہین کہ اسباب امراو بیگم سے جو کچہہ نواب امداد حسین خان دعوے

دعوے اوسکا کرتے ہین سو وقت تحقیقات کے جو کہ بزرگون اونکی کا ثابت ہوا ہے امداد حسین خان کو دلایا جاوے
اور باقی دلاور جنگ کو کہ امراو بیگم نے ولی عہد اپنا کیا ہے دلایا جاے **فصل اٹھاروین** آگے نواب امداد حسین خان
نے قطعہ خط بنام صاحب مجسٹریٹ اس مضمون سے لکہا ہے کہ جو کچہہ اسباب فریب سی گیا اور چہپا ہے تلاش اوسکی
منظور ہے سوا اس ارادہ سے اوسکو منع کرین اور سمجہا دین کہ بیچ دلیری اس کام کے موجب بدنامی ہے نسبت بیگم
مرحوم اور اولاد اونکی کے اور یہہ بات بنیاد فساد اور شور اور باعث ظلم اور بے انصافی کے ہی اور انجام اوسکا کچہہ فایدہ
نہین رکہتا ہی **فصل اونتیسوین** نسبت محلسرے اور باغات مملوکہ بیگم مرحوم کے کہ حصہ تسیرا ہی مین جاتا
ہون کہ تم رپوٹ کرو اور تجویز اپنی لکہو کہ کس طور سے دخل دلاؤ گے چاہیے کہ تعمیل لکہی ہوے اس چٹہی کے کرو اور بدلے
اسمین نواب گورنر جنرل کو اختیار نہین اور جو اسمین حق نواب امداد حسین خان کا ثابت نہووے تو نواب دلاور جنگ
کو دیا جاوے **فصل بیسوین** واسطے اساس فیصلہ کے وجوہات عہد اور پیمان کے کہ فرو ہے مضمون اس چٹہی
سے ظاہر ہے فقط تاریخ ۲۰ محرم ۱۲۰۶ ہجری کو نواب ناصر جنگ فوت ہوا اور اوسکی تاریخ فوت یہہ ہے ندا از
غیب شد خورشید نہان شد اور دوسرے تاریخ وفات نواب معز الیہ کی یہہ ہے نوجوان فوت شد ناصر جنگ
نواب حسین خان عرف شوکت جنگ کہ ۲۷ رمضان ۱۲۰۱ ہجری مین پیدا ہوا تہا مسند نشین ہوا اوسکی عہد مین بسبب
صغر سنی کے منشی خدا بخش کو بطور نایب ۸ اپریل ۱۸۱۳ عیسوی اختیار ریاست پر رہا جب نواب بیس برس کی عمر مین
پہنچا اوسکا اختیار بحکم کونسل انگریزی کے حسب خواہش شوکت جنگ ماہ مارچ ۱۸۱۹ عیسوی موقوف ہوا نواب
شوکت جنگ بتاریخ ۲۹ شوال ۱۲۳۸ ہجری بمقام شاہجہان آباد بعارضہ چیچک فوت ہوا اور اوسکی بعد نواب تجمل حسین
خان بہادر ظفر جنگ کہ غرہ جمادی الاخر ۱۲۳۳ ہجری کو پیدا ہوا تہا اور بحساب اعداد ابجد تاریخ پیدایش اوسکی ثنا
آثار ہے بماہ ذی قعدہ ۱۲۳۸ ہجری بعمر وسالہ مسند نشین ہوا اور بسبب صغر سنی نواب کے بتجویز کونسل انگریزے
بطور کورٹ اف وارڈس قاضی سعید الدین خان قریب تین برس اور بعد عزل اوسکی قاضی ابو الحسن خان تاریخ ۲۶ نومبر
ستمبر ۱۸۲۶ عیسوی سی لغایت ۲۰ جنوری ۱۸۲۶ اور اوسکی بعد ۱۱ جنوری ۱۸۲۶ سی لغایت ۱۳ فروری ۱۸۳۶
نواب احمد یار خان فرزند نواب ذو الفقار خان بریلی والا مختار ریاست رہا ۱۲۴۲ فصلی مین بعد بالغ ہوجانیکی خود
نواب ممدوح کو اختیار ریاست پر ملا کہ اوسکی تاریخ کرامت خان معلم نے یہہ تصنیف کی شاد ہر یک رفیق و یار ہوا
کینہ ور دین شرمسار ہوا جبکہ ہاتف نی یہہ کہی تاریخ واہ واہ آج اختیار ہوا کہ ایک زیب فرمای
ریاست ہی اور سرکار انگریز سے اونکا خطاب یہہ ہی نصیر الدولہ معین الملک تجمل حسین خان بہادر ظفر جنگ سردار ظفر اقتدار
اور ان نواب صاحب کا اقتدار و اعزاز سرکار انگریزی مین بہت ہے یعنی جب نواب صاحب پاس صاحب ایجنٹ کا تشریف لانا ہے

توصاحب موصوف قریب سواری اونکی کہ عین برآمدہ مکان پر مع جلوس پونہچتی ہی اگر لینہ نوابصاحب کا بکڑ کر مکان مین لیجاوین اور بعد دریافت خیرو عافیت فراج کے اور دیگر گفتگو ہی کی تواضع عطر و پان کی ہوکر رخصت کرین اوسیطرح وقت آمدکی پیش آی اوسیطرح پونہچاوین اور جب ملاقات نواب گورنر جنرل کی ہو دو مصاحب اور دو صاحبان سکرٹری استقبال کو آوین اور نوابصاحب بسواری جلوس اپنی کے تا در دولت گورنر جنرل کی آتی ہین اور گورنر صاحب بذات خاص ہاتھ پکڑ کر فرش سی لیجاوین اور خلعت نوابصاحب کو معہ نایب دو کیل دیا جاتا ہے اور سلامی گیارہ توپکے وقت آنے اور جانے ہوتی ہے اور تواضع عطر و پان کی ادا ہو اور جو کہین باہر تشریف لیجاوین جہان کنب سرکار ہوگا وقت پونہچنے کے سلامی گیارہ توپ کی ہوگی غرضکہ عزو توقیر اونکی مثل امرائے معززخاص سرکاری کی ہوتی تہی فقط

اختیارات نواب رئیس موافق قانون

حکومت عدالت فرخ آباد کی نواب کی ذات تک نہین پہنچ سکتی اگر کوئی نالش متعلقان نواب پر گذری تو نواب صاحب کی سپرد ہو اور اگر اچہا اور جلد انصاف نکری تو مدعی مقدمہ کو عدالت ضلع مین رجوع کرے اور وہان مقدمہ فیصل ہو قانون ۲ سنہ ۱۸۳۳ عیسوی دفعہ ۸۔ اگر مدعی ظاہر کرے کہ مقدمہ کی فیصلہ مین دیر ہوئی تو ایسی وجوہات سی مقدمہ صاحب جج کی پاس رہیگا دفعہ ۲ ر ۵ اور فیصلہ نواب کا اوسکی اختیار سی جاری ہوگا اور اوسکو عدالت سی مدد نہین ملی گی ۳ او نواب کو اختیار نہین کہ بدون لکہنی صاحب جج کے عرضی دعوی کی اوپر حکم دیوین اور اگر دیوین تو رد اور باطل ہوگا ۳ او جو مدعا علیہ نواب کی فیصلہ سی ناراض ہو وہ اپیل نہین کرسکیگا کیونکہ وہ نواب کی حکم کا مطیع ہے تفسیر نمبر ۸۴۳ الہ آباد ۲۹ نومبر کلکتہ ۲۹ ر نومبر سنہ ۱۸۳۳ع یہی حکم کل جانشینان نواب کو جو آیندہ ہونگے متعلق ہے اور ایام طفولیت یا نالیاقتی نواب کے مقدمات اوسکی والی کے سپرد ہونگی تفسیر نمبر ۱۶۰ ر می سنہ ۱۸۳۴ع

نواب کے خورد سالیمن اگر مدعا علیہ نواب کی والی کا رشتہ دار ہو تو وہ مقدمہ والی کی سپرد ہوگا تفسیر نمبر ۸۰ کلکتہ ۱۴ ر می سنہ ۱۸۳۳ع الہ آباد ۲۶ ر اپریل سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

اگر کوئی شخص نواب کی ڈگری کرے ہوئی کو چہ ہفتہ مین نواب کی معرفت جاری نکرا سکی تو وہ عدالت دیوانی فرخ آباد میں اسکی اجرائے کے درخواست کرے اور صاحب جج اوسکو اپنی ڈگری کی مانند جاری کرے ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۳۶ع

جن مقدمات مین نواب کی رشتہ دار یا نوکر یا نسل یا بیوہ نواب کی طرفین یا مدعی یا مدعا علیہ ہون اور صاحب جج کی پاس رجوع ہون تو صدر الصدور کی سپرد ہوسکتی ہین حکم گورنمنٹ ۱۵ ر جنوری سنہ ۱۸۴۳ع

اور جسقدر رئیس اس خاندان مین ہوئے جدول ذیل سے اونکا حال بہ تفصیل معلوم ہے

نمبر	نام رئیس مع لقب و ولدیت	نام والدہ رئیس	تاریخ ولادت	تاریخ مسند نشینی	تاریخ وفات	محل دفن	مدت ریاست
۱	محمد خان غضنفر جنگ پسر ملک عین خان	معلوم نہین	معلوم نہین	سنہ ۱۱۲۵ ہجری سے ترقی شروع ہوی	دویم ذی قعدہ سنہ ۱۱۵۶ ہجری روز پنجشنبہ	حیات باغ سواد فرخ آباد	[illegible] برس چند ماہ
۲	قایم خان عرف قایم جنگ پسر محمد خان غضنفر جنگ	فاطمہ بائو معروفہ بے بے صاحبہ	ایضاً	ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۶ ہجری	۱۵ ذی حجہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری	ایضاً	۵ برس
۳	امام خان پسر محمد خان غضنفر جنگ	معلوم نہین	تاریخ معلوم نہین محمد آباد	۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۱۶۱ ہجری	معلوم نہین بمقام الہ آباد قتیل ہوا قید مین	الہ آباد	[illegible] چند روز
۴	احمد خان عرف غالب جنگ پسر محمد خان غضنفر جنگ	نام والدہ معلوم نہین مگر برادر علاتی قایم جنگ تھا	ایضاً	شعبان سنہ ۱۱۶۲ ہجری	۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۵ ہجری	بہشت باغ واقع فرخ آباد	۲۳ برس ۸ شہر
۵	نواب دلیر ہمت خان مظفر جنگ پسر احمد خان غالب جنگ	خیر النسا بیگم از دودمان نواب بہان خان	سنہ [illegible] ہجری فرخ آباد	۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۵ ہجری	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۱ ھ	عیش باغ واقع فرخ آباد	[illegible] برس ۱۰ شہر
۶	امداد حسین خان عرف ناصر جنگ پسر دلیر ہمت خان	معلوم نہین	سنہ ۱۱۹۰ بمقام فرخ آباد	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۱	۲۸ محرم سنہ ۱۲۲۸ ہجری	عیش باغ قریب قلعہ فرخ آباد	۱۶ برس ۹ شہر
۷	خادم حسین خان عرف شوکت جنگ پسر امداد حسین خان ناصر جنگ	سرفراز محل	۲۷ رمضان سنہ ۱۲۱۷ ہجری	محرم سنہ ۱۲۲۸ ہجری	۲۹ شوال سنہ ۱۲۳۳ ہجری بمقام شاہجہان آباد	عیش باغ مقبرہ نواب مظفر جنگ بمقام فرخ آباد مین	۵ برس ۹ شہر
۸	نصیر الدولہ معین الملک تجمل حسین خان بہادر ظفر جنگ پسر خادم حسین خان شوکت جنگ	ممتاز محل	غرہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۲۷ ہجری	ذی قعدہ سنہ ۱۲۳۳	بفضل حق تعالیٰ ابتک اپنی ریاست پر متسلط ہین		

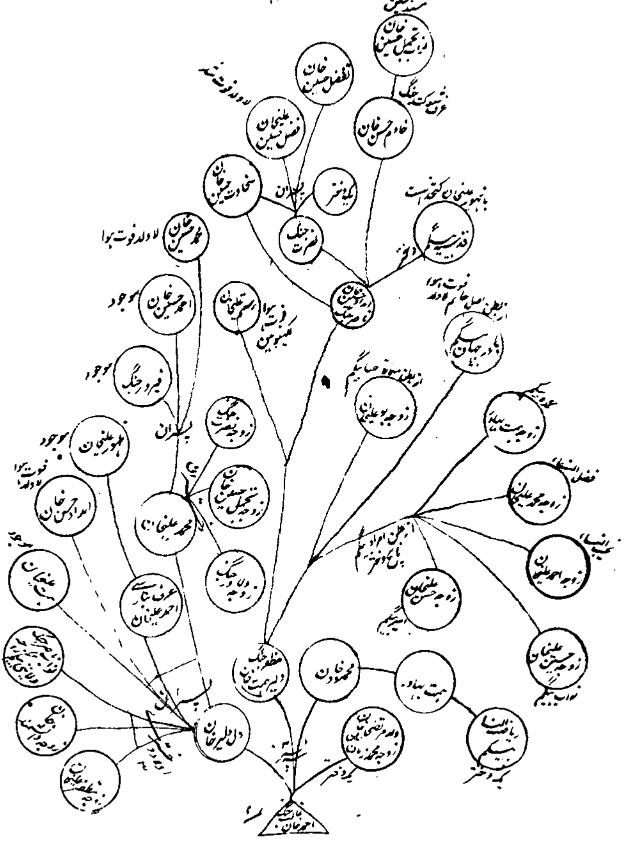
باب دویم

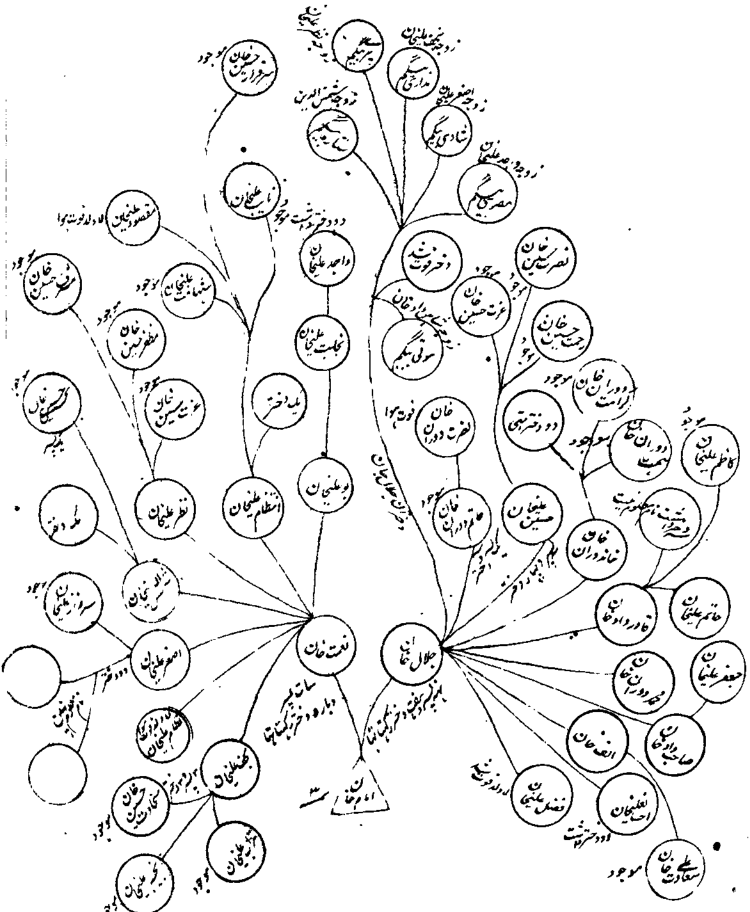
۱۸ بیان حال اولاد نواب محمد خان مورث اعلی خاندان بنگش

محمد خان مورث اعلی اس خاندان کا بہت صاحب اولاد ہوا اوسکی بائیس پسر و بیس دختر تہے کہ اوسکی فہرست حسب ذیل ہے اور ہریک پسر اوسکا بہت صاحب اولاد ہوا ایک شجرہ کرسی نامہ کی ترتیب مین طوالت بہت تہی اسواسطے جو پسران صاحب اولاد ہوئے اونکا کرسی نامہ جداگانہ ترتیب نمبر اس فہرست کی اس کتاب مین شامل کیا گیا اور جو لاولد فوت ہوئے اسی فہرست مین اونکا حال لکہدیا یعنی قایم جنگ و فخر الدین و شادیخان و ہادیداد خان و منصور علیخان کی اولاد نہین اونکا کرسی نامہ تحریر نہین ہوا اسیطرح بیٹیونکا کرسی نامہ جداگانہ تحریر ہے اور اولاد دختری کی نسل کی تحقیقات فضول سمجہکر مندرج نہین ہوئے

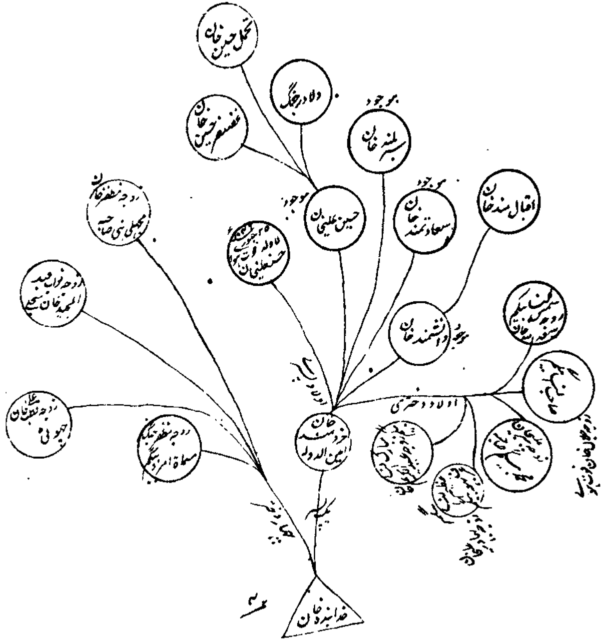
پسران محمد خان غضنفر جنگ		اولاد دختران		
نمبر	نام پسر	نمبر	نام دختر بعقید نام شوہر	کیفیت اوسکی زوجیت و اولاد کی
۱	قایم خان عرف قایم جنگ لاولد فوت ہوا	۱	روشن جہان بعقد قایم جنگ	روشن خان سی منسوب ہوئی
۲	احمد خان غالب جنگ	۲	معلوم نہین	عنایت علیخان سی منسوب ہوئی منور علیخان و صمد علیخان و محبوب علیخان اوسکی اولاد ہین
۳	امام خان لب آب دریا مارا گیا۔	۳	ایضاً	بعد فوت دختر دویم کی عنایت علیخان کو منسوب ہوئی اعظم علیخان و مراد علیخان اوسکی پسران ہین
۴	خداہند خان	۴	ایضاً	شجاعت علیخان سی منسوب ہوئے
۵	اکبر خان	۵	زوجہ محمد علیخان	غضنفر علیخان و سر علیخان اوسکی نبیرہ ہین
۶	عطاء اللہ خان در شکار از دست روشن خان کشتہ شد	۶	زوجہ ارادت علیخان	
۷	اعظم خان	۷	زوجہ رستم خان	
۸	مرتضی خان	۸	زوجہ مصطفی خان	
۹	مرید خان ہمراہ قایم جنگ کشتہ شد	۹	دولت خان زوجہ خداداد خان	سکندر علیخان اوسکی اولاد تہا
۱۰	عبد النبی خان ہمراہ قایم جنگ کشتہ شد	۱۰	زوجہ بنگش خان	جنگ باز خان و دوست محمد خان عزیز محمد خان اوسکی اولاد ہین

۱۱	صلابت خان	۱۱	زوجہ سیف خان	یک دختر اوسکی ہی نواب نعمت خان سی منسوب ہوئے
۱۲	حسین خان	۱۲	زوجہ مراد خان	چہار مرد اور تین عورتین اوسکی اولاد ہوئے
۱۳	فخر الدین خان لاولد ہمراہ قایم خان کشتہ شد	۱۳	زوجہ عبدالعلم خان	رسول خان حسن خان حسین علیخان وزیر خان کرم علیخان اور یک دختر زوجہ جمال علیخان
۱۴	منور خان	۱۴	زوجہ علی داد خان	یک دختر زوجہ یار خان بنگش
۱۵	محمد امین خان	۱۵	زوجہ میر اللہ خان	
۱۶	اسمعیل خان	۱۶	زوجہ جواہر خان	دو دختر زوجہ جان میان و منو میان
۱۷	بہادر خان ہمراہ قایم جنگ کشتہ شد	۱۷	زوجہ حسن خان	دو دختر اوسکی تہی زوجہ فضل علیخان و جلال خان
۱۸	کریم داد خان	۱۸	زوجہ بابر خان	
۱۹	شایستہ خان	۱۹	لاولد خانم زوجہ اعظم خان بن عاقل خان	شدو خان و عنایت علیخان و محمد خان و ولایت علیخان اوسکے اولاد ہین
۲۰	منصور علیخان ایک دختر اوسکی تہے . لاولد فوت ہوئے	۲۰	زوجہ حاجی خان	لاولد فوت ہوے
۲۱	شادیخان لاولد فوت ہوا			
۲۲	ہادی داد خان ہمراہ قایم جنگ لاولد کشتہ شد			

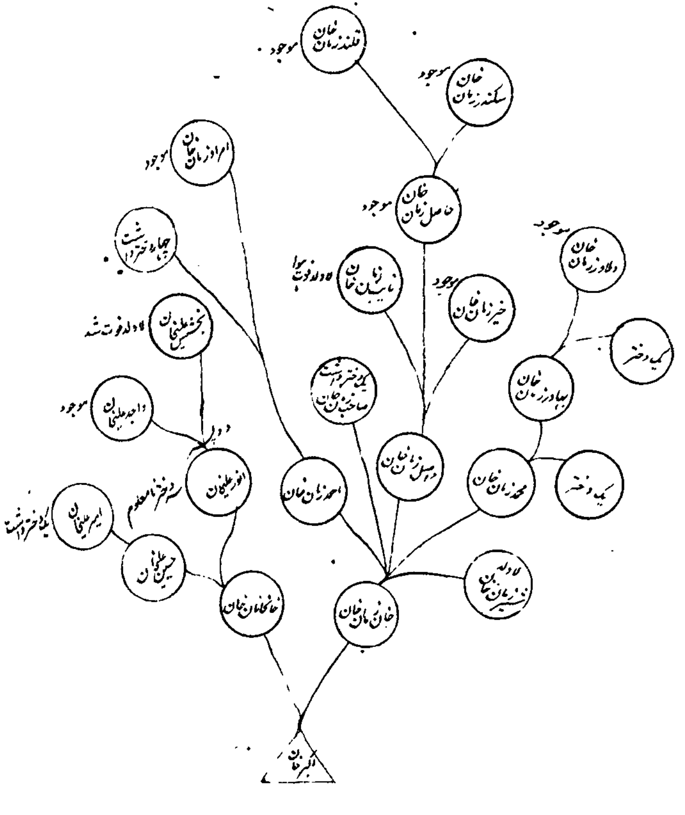

غلام حسن خان
تفضل حسین خان
سخاوت حسین خان
نصرت جنگ
محمد حسین خان
لاولد فوت ہوا
احمد حسین خان
موجود
فیروز جنگ
موجود
محمد علی خان
امداد حسن خان
مظفر جنگ
محمود خان
دل دلیر خان


امام خان
نعمت خان
جلال خان
اصغر علیخان
نظم علیخان
انتظام علیخان
بو علیخان
واجد علیخان
نجابت علیخان
یک دختر
نصرت حسین خان
عزت حسین خان
رحمت حسین خان
حسین علیخان
دو دختر
کاظم علیخان
خاندوران
جعفر علیخان
الف خان
فضل علیخان
سعادت علیخان
موجود

باب دویم

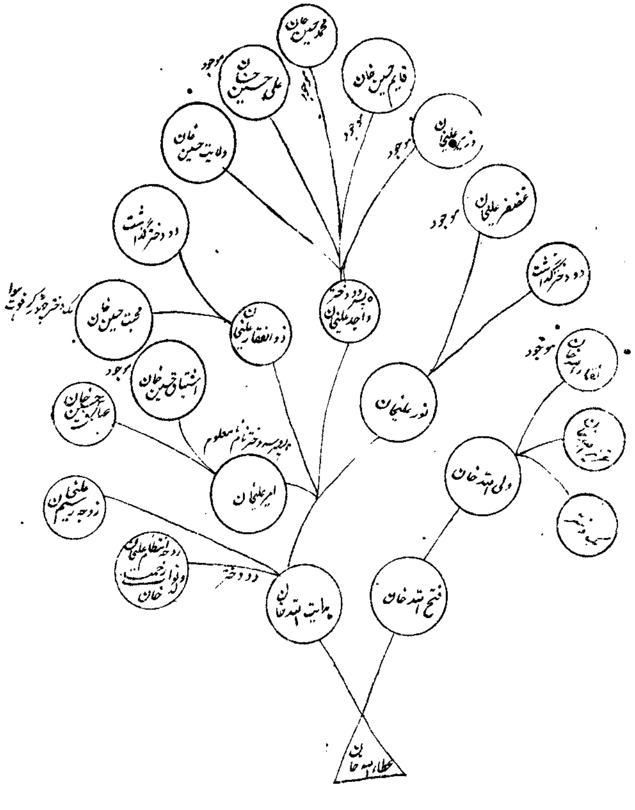

تحمل حسین خان
ولاور جنگ
غضنفر حسین خان
موجود
حسین علی خان
سعادتمند خان
اقبالمند خان
دانشمند خان
خردمند خان امین الدوله
اولاد دختری
خدابنده خان

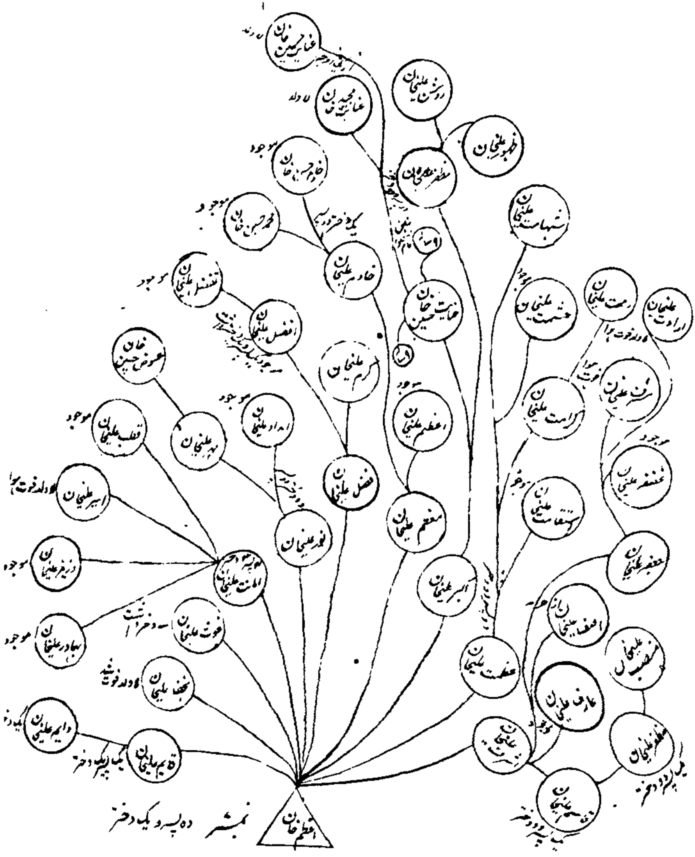
باب دویم

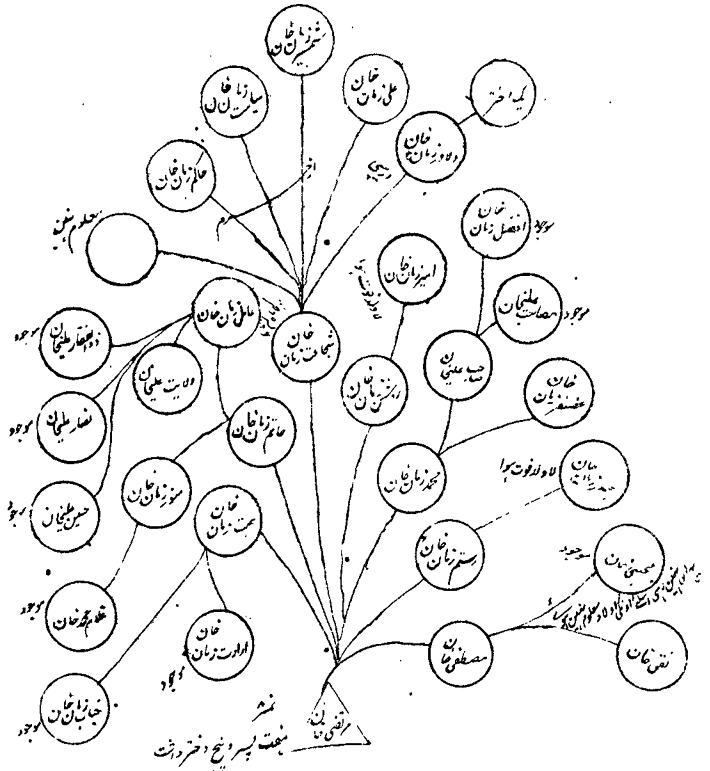


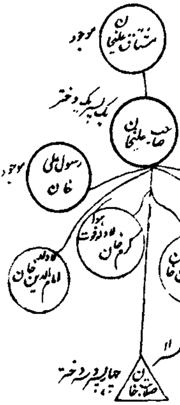
قلندر زمان خان
موجود
سکندر زمان خان
موجود
امراؤ زمان خان
موجود
چهار دختر داشت
فاضل زمان خان
موجود
دلاور زمان خان
موجود
نایب زمان خان
خیر زمان خان
موجود
بخشش علیخان
لاولد فوت شد
یک دختر
یک دختر داشت
بهادر زمان خان
واجد علیخان
موجود
انور علیخان
احمد زمان خان
محمد زمان خان
یک دختر
سه دختر نامعلوم
امیر علیخان
یک دختر داشت
حسین علیخان
خانخانان خان
خان زمان خان
لاولد
اکبر خان

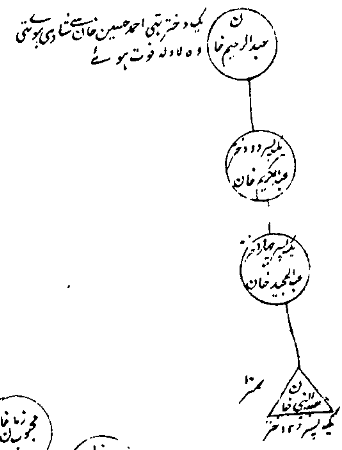
باب دویم

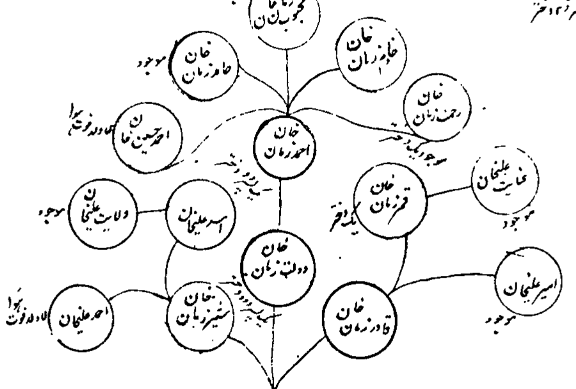

محمد حسین خان
علی حسین خان
موجود
قایم حسین خان
موجود
وزیر علیخان
موجود
ولایت حسین خان
غضنفر علیخان
موجود
دو دختر گذاشت
پنج پسر دو دختر
واجد علیخان
دو دختر گذاشت
محبت حسین خان
یک دختر چند کرفوت شد
ذو الفقار علیخان
موجود
اشتیاق حسین خان
موجود
نور علیخان
عنایت حسین خان
امیر علیخان
ولی الله خان
زوجهٔ نسیم علیخان
زوجهٔ انتظام علیخان
و نواب رحمت خان
دو دختر
هدایت الله خان
فتح الله خان
عطاء الله خان

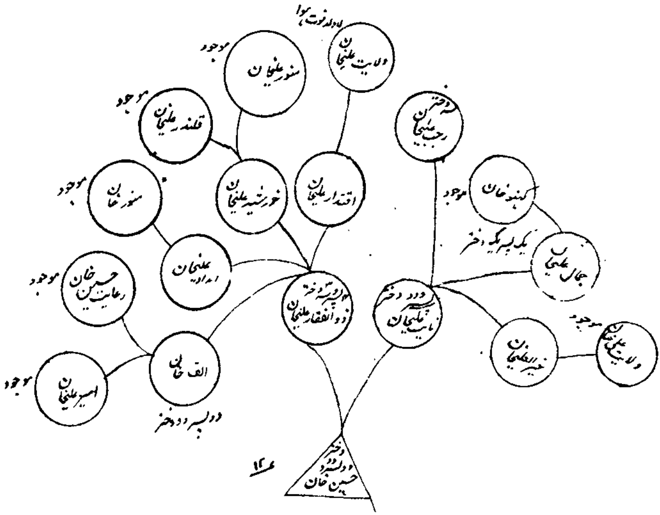

اعظم خان
نمبشر ده پسر و یک دختر
نور علیخان
فضل علیخان
معظم علیخان
اکبر علیخان
عظمت علیخان
امانت علیخان
عارف علیخان
خادم علیخان
مظفر علیخان
روشن علیخان
ظهور علیخان
شهامت علیخان
حشمت علیخان
کرامت علیخان
جعفر علیخان
غضنفر علیخان
رحمت علیخان
ارادت علیخان
اشرف علیخان
عوض حسین خان
موجود

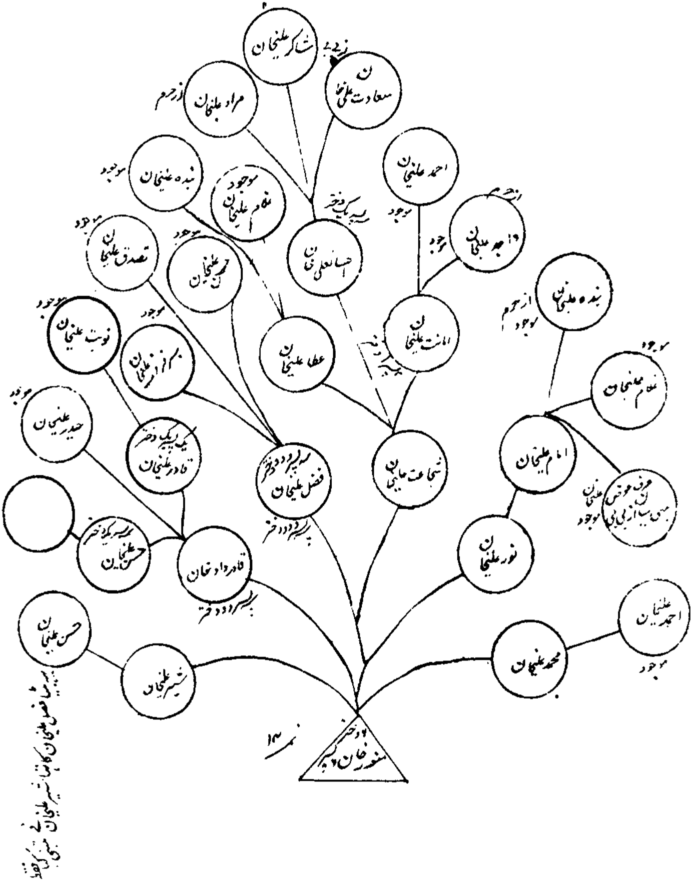

شمشیر زمان خان
سیاست زمان خان
علی زمان خان
یک دختر
دلاور زمان خان
حاکم زمان خان
شجاعت زمان خان
عاقل زمان خان
افضل زمان خان
امیر زمان خان
مصاحب علیخان
حبیب علیخان
ذوالفقار علیخان
ولایت علیخان
نصار علیخان
غضنفر زمان خان
حاتم زمان خان
محمد زمان خان
حسین علیخان
منور زمان خان
همت زمان خان
رستم زمان خان
غلام محمد خان
ارادت زمان خان
مصطفی خان
نقش خان
جهانبان خان
مرتضی خان
هفت پسر و پنج دختر داشت

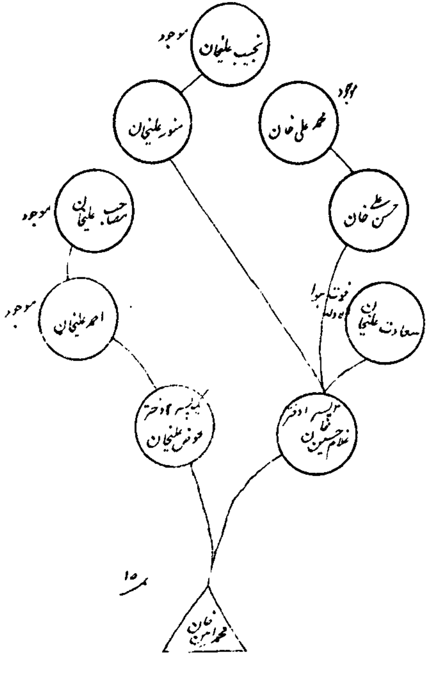

مشتاق علیخان
موجود
یک پسر یک دختر
صاحب علیخان
رسول علی خان
موجود
زوجہ معظم علیخان
کرم خان لاولد فوت ہوا
زوجہ شیریں زمان خان
زوجہ غلام حسین خان
امام الدین خان
لاولد
نمبر ۱۱
صلابت خان
چار پسر دو دختر


عبدالرحیم خان
یک دختر تھی احمد حسین خان سے شادی ہوئی تھی
وہ لاولد فوت ہوئے
یک پسر دو دختر
عبدالکریم خان
یک پسر چار دختر
عبدالمجید خان
نمبر ۱۰
عبدالنبی خان

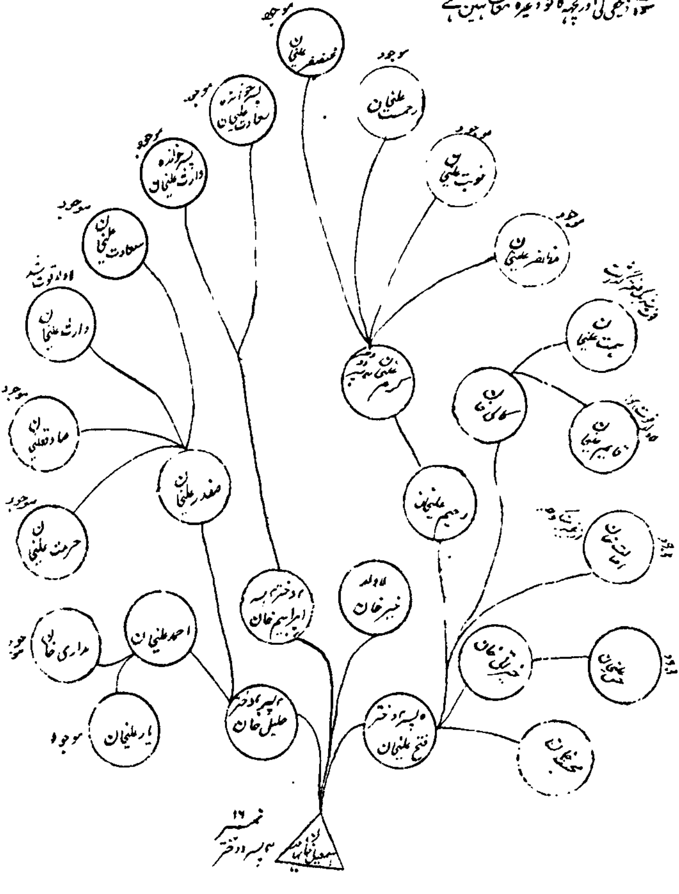

محبوب زمان خان
موجود
خادم زمان خان
حاکم زمان خان
موجود
رحمن زمان خان
احمد حسین خان
لاولد فوت ہوا
احمد زمان خان
موجود یک دختر
یک پسر دو دختر
ولایت علیخان
موجود
اسد علیخان
قمر زمان خان
یک دختر
عنایت علیخان
موجود
دولت زمان خان
احمد علیخان
لاولد فوت ہوا
شیر زمان خان
قادر زمان خان
امیر علیخان
موجود
نمبر ۹
فرید خان


حسین خان
دو پسر دو دختر
ذوالفقار علیخان
دو پسر دو دختر
نایب علیخان
دو پسر دو دختر
الف خان
دو پسر دو دختر
امیر علیخان
موجود
رعایت حسین خان
موجود
امداد علیخان
منور خان
موجود
خورشید علیخان
قلندر علیخان
موجود
منور علیخان
موجود
اقتدار علیخان
ولایت علیخان
لاولد فوت ہوا
رجب علیخان
سہ دختر
جمال علیخان
یک پسر یک دختر
کہندخان
موجود
خیرات علیخان
ولایت علیخان
موجود

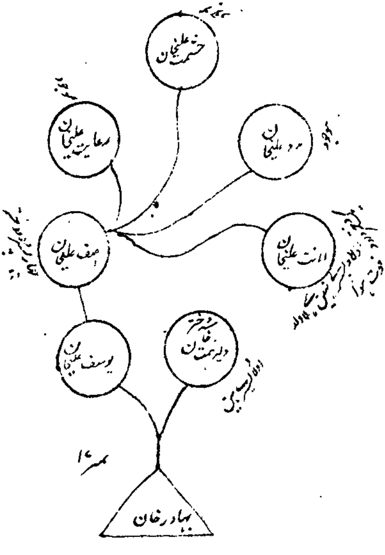

شاکر علیخان
سعادت علیخان
مراد علیخان
ازحرم
بندہ علیخان
موجود
غلام علیخان
حسام علیخان
احمد علیخان
واجد علیخان
تصدق علیخان
محسن علیخان
نوبت علیخان
امانت علیخان
عطا علیخان
بندہ علیخان
غلام علیخان
حیدر علیخان
قادر علیخان
فضل علیخان
شجاعت علیخان
امام علیخان
نور علیخان
قادر داد خان
حسن علیخان
محمد علیخان
احمد علیخان
شیر علیخان
حسن علیخان
منور خان
نمبر ۱۴

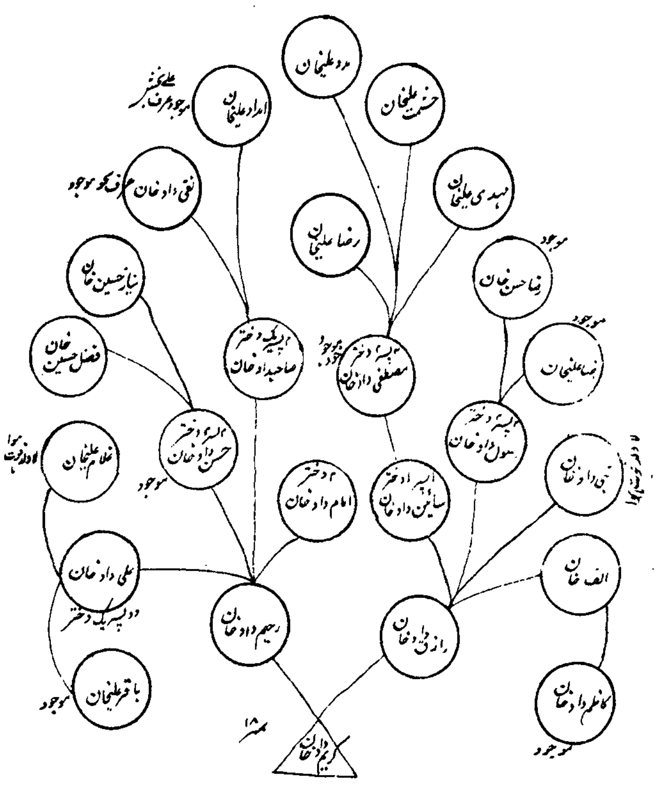

نجیب علیخان
موجود
منور علیخان
محمد علی خان
موجود
حسن علی خان
صاحب علیخان
موجود
احمد علیخان
موجود
سعادت علیخان
فوت ہوا لاولد
ایک پسر ۲ دختر
مونس علیخان
۲ پسر ۱ دختر
غلام حسین خان
نمبر ۱۵
محمد امیر خان

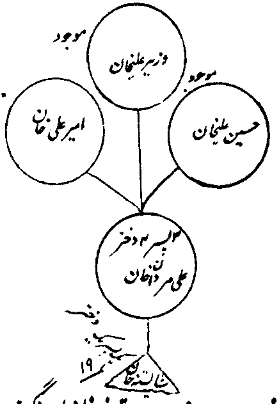
سوائے ذیقی کی اور کچھہ کا نو وغیرہ معاف نہین ہے



سوائے ذیحق کی اور کچھ گانو یا زمین مکان نہیں ہے




حشمت علیخان
امداد علیخان
مهدی علیخان
رضا علیخان
نقی داد خان
موجود
نیاز حسین خان
فضل حسین خان
ضیا حسن خان
موجود
ضیا علیخان
موجود
صاحبداد خان
مصطفی داد خان
حسن داد خان
موجود
غلام علیخان
امام داد خان
رسول داد خان
نبی داد خان
علی داد خان
دو پسر یک دختر
الف خان
رحیم داد خان
رازق داد خان
کاظم داد خان
موجود
باقر علیخان
موجود
کریم داد خان
نمبر ۱۸



نمبر ۱۹

تفصیل معافی دوام مقبوضہ خاندان بنگش

اور اس عملداری سرکار مین جو معافی دیہات و زمین سوائے سالیانہ معینہ کے واسطے دوام کی خاندان بنگش کو معاف ہوئے ذیل مین ہے

نام مورث اعلی	نام قابض حال	کیفیت معافی بقید حکم گورمنٹ
احمد خان	نواب تجمل حسین خان مسند نشین	چھہ موضع حسب شرح ذیل شرف اباد فتح اللہ پور اسلام گنج عثمان گنج فتحپور بساپور از نام رانی صاحبہ بی بی فخر النسا مقبوضہ مسند نشین بموجب عہدنامہ مجوزہ نواب گورنر جنرل بہادر مورخہ جون سنہ ء اور ایکہزار بیگہ اراضی واقع خورشید آباد پرگنہ قایم گنج بموجب چٹھی بورڈ فروری سنہ ء اور کمشنر مارچ اور ما بگیہ پختہ باستثناء اراضی پرتیت واقع بوڈہیا مئو بموجب حکم صاحب کمشنر بہادر ستمبر سنہ ء دایمی واگذاشت ہوئے
ایضاً	نواب سرفراز محل صاحبہ	ایکہزار بیگہ اراضی بہ تفصیل ذیل جہانگیرپور پرگنہ اعظم نگر جابگیہ پختہ لادم پور پرگنہ شمس آباد جابگیہ پختہ بموجب حکم صاحب کمشنر بہادر ستمبر ۱۸۳۵ء اور ایک موضع درورسے پرگنہ پیرگانون

نام مورث اعلےٰ | نام قابض حال

احمد خان | نواب تفضل حسین خان و سخاوت حسین خان نصرت جنگ

بیرگاؤں بموجب دفعہ ۴، عہدنامہ اور روبکاری محکمہ اجنٹی ۱۰ اکتوبر ۱۸۳۹ء معاف ہی
پنج موضع مسلم داقطاع بشرح ذیل بنام نواب تفضل حسین خان و سخاوت حسین خان دایمی واگذاشت
ہوئی بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ۲۸ می ۱۸۵۸ء اور حکم پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ تک مغرب ۵ ۲ می

اسمی	قاسم نگر	تفضل حسین خان	اسٹیٹ بانات	ضلع بہادر	جانرپور	جاپور	تک پور

بانات اسمی	گونڈ کپش پور پرگنہ بہوجپور	پوکھراپور پرگنہ حضور تحصیل	مظفر پٹی پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل	دلیل نگر پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل	
اکر	اکر	اکر	اکر	اکر	

کمبونہ پرگنہ شمس آباد	گوبند پور پرگنہ شمس آباد	فرید پور پرگنہ شمس آباد	کوسان واہیر
اکر	اکر	اکر	اکر

میزان کل اراضی
اکر

ایضاً | امیر بیگم دختر نواب مظفر جنگ زوجہ حسن علیخان خلف نواب خورشید خان

دو موضع اور ۔۔ قطعہ اراضی بمقدار ۔۔ اکر بموجب حکم پولڈرس صاحب کمشنر بہادر مورخہ
۱۵ ستمبر ۱۸۳۸ء دایمی واگذاشت ہوا اور اب بعد فوت بیگم کے اراضی و دیہات مسلم حسن علیخان
شوہر اور حرمت علیخان پسر متبنیٰ و برکت النسا بیگم دختر متبنیٰ کو پہونچے

کہرامؤ پرگنہ بہوجپور	شریف آباد محلہ جاگیر سکرادہ	بیاس پور پرگنہ سارہ	بہادر پور پرگنہ ایضاً	
		اکر	اکر	

سلکھا پرگنہ ایضاً	یاقوت گنج پرگنہ ایضاً	اداجپور پرگنہ ایضاً	کھونہ پرگنہ بہوجپور
اکر	اکر	اکر	اکر

کوسراپور پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل	دہولیہ پرگنہ شمس آباد	ترواپرگنہ
اکر	اکر	اکر

اراضی کل
اکر

احمد خان | نواب بیگم زوجہ حسین علی خان دختر نواب مظفر جنگ

دیہات مسلم

سالورپرگنہ بہوجپور	کھاپور پرگنہ بہوجپور	سوسوسہ امرادبیگم	ہیکم پورہ پرگنہ سارہ	حمراپور پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل	ہسلی پرگنہ ایضاً	کسرگرو پرگنہ ایضاً
			اکر	اکر		اکر

نام موروثی | نام قابض حال | کیفیت معافی بقید حکم گورنمنٹ دربارہ معافی دوام

لسک پور پرگنہ محمد آباد — کونڈپور پرگنہ شمس آباد — پسلی پرگنہ ایضاً
موضع اکر — اکر — موضع اکر

موضع بیسا پور اور سانون قطعہ اراضی بموجب حکم صاحبان صدر بورڈ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۳۴ء
اور حسا پور بموجب عہدنامہ ۲۳ جون ۱۸۰۱ء از روے ہبہ امراؤ بیگم صاحبہ اور ایکر
اراضی نادر پرگنہ شمس آباد بموجب حکم گورنمنٹ ۲۲ جنوری ۱۸۳۵ء و ۱۸۳۴ء دایمی واگذاشت ہوئی

ایضاً | فضل النسا بیگم دختر نواب مظفر جنگ زوجہ محمد علیخان طبیب خاص | ایک موضع مکہن پور پرگنہ بیاڑہ اور چہ قطعہ اراضیات حسب شرح ذیل

جہانگیر پور پرگنہ عظیم نگر — کمند پور پرگنہ ایضاً — مکوہ پرگنہ شمس آباد — ملک معظم پرگنہ شمس آباد جنوبی حصہ لیل
ایکر — ایکر — موضع ایکر — ایکر

مرکی پور پرگنہ ایضاً — کوہانا در پرگنہ ایضاً — نادر پرگنہ ایضاً — میر افضل اراضی باغ ستنا اراضی
ایکر — ایکر — موضع ایکر — ایکر

بکوہا رکے باقی اراضی بموجب حکم نواب صاحب ڈپٹی کلکٹر و منظوری مولدرس صاحب بہادر
کمشنر مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۳۶ء اور کوہا کے اراضی بموجب حکم ۶ جولائی ۱۸۳۰ء و منظوری
مولدرس صاحب کمشنر بہادر ۲۳ نوامبر ۱۸۴۳ء واگذاشت ہوئی

احمد خان | نواب مظفر جنگ برادر محمد خان پسر نواب محمد علیخان | باغیچہ گگوتہ اراضی منجملہ اوسکی ایکر جلال پور پرگنہ جیر گانون اور ایکر موسم پرگنہ ایضاً بموجب
حکم گورنمنٹ ۲۲ جنوری ۱۸۳۵ء دایمی واگذاشت ہوئے

ایضاً | بجیب النسا بیگم زوجہ محمد علیخان بنت امراؤ بیگم زوجہ نواب مظفر جنگ | دو موضع مسلم — سمر دری پرگنہ شمس آباد — نکلہ سلیم پور پرگنہ ایضاً — اراضی کل متفرق — باغات ایکر

اراضی باغ گلان — کڑہ کوسان پرگنہ شمس آباد — جلالی پرگنہ شمس آباد — بشنا پور پرگنہ شمس آباد
ایکر — موضع ایکر — ایکر — موضع ایکر

ننگلو ننگلوا پور پرگنہ شمس آباد — سملا پرگنہ شمس آباد — موضع نیم کردری بموجب حکم نواب صاحب ۱۸ ار
ایکر — ایکر

۱۸۳۳ء اور حکم سوہیم صاحب کمشنر بہادر ۱۲ ستمبر ۱۸۳۳ء اور بسا پور کی اراضی بموجب حکم گورنمنٹ
۲۲ جنوری ۱۸۳۵ء و ۱۸۳۵ء باقی موضع سلیم پور و دیگر اراضی بموجب حکم مولدرس صاحب
کمشنر مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۸۳۵ء معاف ہوئی

امام خان | خاندوران خان | ــــ اراضی منجملہ اوسکے ــ واقعہ بیری پرگنہ شمس آباد بموجب حکم سوہیم صاحب بہادر کمشنر

نام مورث اعلے — نام قابض حال — کیفیت معاش بقید حکم گورمنٹ دربارہ معافی دوام

بحکم کمشنر ۱۱ فروری ۱۸۳۶ء اور سکہ واقع دہوا مزرعہ بهرتی اجل پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل بموجب چٹھی سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۳۰ اپریل ۱۸۴۸ء دایمی واگذاشت

امام خان — بوعلیخان منتظم علیخان وشمس الدین خان وغیرہ وارثان نعمت خان — ۴۶ بیگہ ۱۸ بسوہ اراضی واقع موضع کوکا پور پرگنہ شمس آباد بموجب حکم صاحب کمشنر بہادر ۲۰ اکتوبر و گزنٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر ۸ استمبر ۱۸۴۳ء دایمی واگذاشت ہوئی

الف — والدہ بوعلیخان — مالعہ بیگہ اراضی واقع درگو پور پرگنہ شمس آباد بموجب حکم سونہم صاحب کمشنر ۱۹ مارچ ۱۸۳۵ء دایمی معاف ہوئی

خدابندہ خان — نواب دانشمند خان نواب امین الدولہ — ایک موضع چوراسی پرگنہ بہارہ کا بموجب حکم نواب گورمنٹ ۲۴ جنوری ۱۸۴۶ء ۱۸۳۸ دایمی واگذاشت ہوا بنام نواب دانشمند خان کی سوا اسکے بیسم جاگیر سکرادہ کی بنام نواب دانشمند خان وسعادت مند خان وسربلند خان حسین علیخان وحسن علیخان پنج پسر وحاجت النسا وشمس النسا بیگم وغیرہ دختران نواب امین الدولہ بموجب عہدنامہ ۲۹ جون ۱۸۱۶ اجلاس کونسل وحکم نواب گورنر جنرل بہادر اور ۲۹ دسمبر ۱۸۱۷ء واگذاشت ہوے ہیں

الف — نواب دلاور جنگ — چار موضع مسلم اور اراضی مفصلہ ذیل

		اسمہ پرگنہ چہرامو یک م	سونجہ پرگنہ بہوجپور تک م
بوسمدہ پرگنہ کمسل تک م	برساموپرگنہ کمسل یک م	ناچپور پرگنہ بہارہ للوعہ ایکر	مظفرپٹی پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل ۸ ایکر
مہولیا پرگنہ شمس آباد مبعہ ایکر ہم	ملک پرگنہ ایضاً موعہ ایکر	محمد پور دسی پرگنہ ایضاً موعہ ایکر	علی پور چوکپور پرگنہ شمس آباد ۱۷ ایکر
عطائی پور پرگنہ قایم گنج مبعہ ایکر ہم	شہنگر پور عرف کوکل پور پرگنہ کمپل نالوعہ ایکر	چار دہ موضع بموجب حکم گرانٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر	

۲۴ جولائی ۱۸۳۷ء وسونہم صاحب کمشنر ۲۱ اگست ۱۸۳۲ء و اراضیات سوا غنی پور بموجب حکم رابسن صاحب کلکٹر برعایت حکم نواب گورنر جنرل بہادر محرر ۳۱ مئی ۱۸۳۱ء واگذاشت ہوئے

مورث اعلیٰ	نام قابض حال	کیفیت معاش بقید حکم گورنمنٹ در بابت معافی دوام
[illegible] خان	مجھلی بیگم بے حسب یعنی مجھلی بیگم زوجہ مظفر خان	جاگیر اراضی علاؤ الدین پور عرف کیم پور پرگنہ محمد آباد بموجب حکم گورنمنٹ ۲۳ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۰ واگذاشت ہوا
اعظم خان	اشرف علی خان	موضع سیولی پرگنہ بھوجپور دیہہ مسلم بموجب عہدنامہ نواب گورنر جنرل مورخہ ۲ جون ۱۸۱۶ء کے واگذاشت ہوا بعد اوسکے موضع مذکور پاس محمد حسین خان پسر فضل النسا بیگم خاندان احمد خان کے بیع ہوگیا
مرتضیٰ خان	دلاور خان و عنایت خان	[illegible] بیگہ پختہ اراضی واقع کرنپور مزرعہ باسی پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل بموجب چٹھی سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۲۰ اپریل ۱۸۳۵ء واگذاشت ہوئے
مہدی خان	احمد خان، جمال خان، محبوب خان، خان خادم، زمان خان، وجاہت خان	قایم پور پرگنہ سونکہ دیہہ مسلم بموجب حکم مدکاک صاحب کلکٹر ۱۰ جون ۱۸۳۳ء و [illegible] ۱۸۳۳ء و حکم سوہم صاحب کمشنر بہادر کے دایمی معاف ہوا
عبد النبی خان	گوہر آرا بیگم، روشن آرا بیگم، بیگم محبوب النسا بیگم و حمزا خان، عبد المجید خان	جاگیر اراضی واقع کباسی پرگنہ شمس آباد بموجب منظوری گورنمنٹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۰ دوامی واگذاشت ہوئی
صلابت خان	صاحب علی خان و سردار علی خان و محبوب علی صاحبہ	[illegible] بیگہ پختہ اراضی واقع موضع خواجہ احمد پور کٹیا پرگنہ شمس آباد بموجب منظوری بولدرس صاحب کمشنر ۱۶ مئی ۱۸۴۸ء واگذاشت ہوئی
اسمٰعیل خان بہادر	خیراتی خان	[illegible] بیگہ پختہ اراضی اورچھوپر پرگنہ بہارہ بموجب حکم صاحب کلکٹر بہادر ۲۸ جنوری ۱۸۴۱ء معاف رہی اور بموجب روبکار ۸ مارچ ۱۸۴۲ء داخل خارج بنام قاسم علی خان و امداد خیراتی خان کے ہوگیا
	کرم علی خان	[illegible] بیگہ پختہ اراضی واقع ہولی پور پرگنہ بہارہ بموجب حکم گورنمنٹ ۲۴ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۰ دایمی واگذاشت ہوئی ہے
کریم داد خان	مصطفیٰ داد خان، فرحت داد خان، رضا حسن خان	[illegible] بیگہ پختہ اراضی عظمت پور پرگنہ بہارہ بموجب چٹھی گورنمنٹ ۲۴ جنوری ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۸ کے دایمی واگذاشت ہوئے ہے

باب دویم

نام موروث اعلی	نام قابض حال	کیفیت معاش بقیہ حکم گورنمنٹ دربارہ معافی دوام
کریم داد خان	باقر علیخان و غلام علیخان و حسین علیخان وغیرہ	جونسا پور پرگنہ محمد آباد یک موضع، برہنی پرگنہ شمس آباد یک موضع، بیہ دو موضع بشمول اسماء حسین علی خان وغیرہ بموجب حکم گورنمنٹ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۴۱ء نمبر ۱۲۲ واگذاشت ہوئے ہین اور سوبیگہ پختہ اراضی حسن پور پرگنہ شمس آباد بنام غلام علیخان وارث نورجہان بیگم بموجب حکم لفٹنٹ گورنر بہادر ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۸ معاف ہوے
حاکم علیخان از خاندان رئیس		مابگہ پختہ اراضی موضع یاقوت گنج پرگنہ پہاڑہ بموجب حکم لفٹنٹ گورنر بہادر ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۸ واگذاشت ہوئی ہی
فتح خان خاندان رئیس		مابگہ پختہ اراضی پٹہ پرگنہ بہوجپور بموجب حکم لفٹنٹ گورنر بہادر ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء نمبر ۱۳۸ واگذاشت رہی

عملداری انگریزی کا حال

نمبر ۳

اب ہم بیان کرتے ہین حال تسلط عملداری انگریزی کا ابتدا سی تا حال کہ جس سے ناظرین کو دریافت ہوگا کہ ابتدا مین کیا حال اور طریقہ مخلوق اس ضلع کا تہا اور اب کس قدر فرق ہوا اور اس سے سب وقایع دریافت ہوسکی گا ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ء مین نواب وزیر لکہنو نے جب اضلاع مراد آباد و بجنور و بریلی و اٹاوہ و فرخ آباد و الہ آباد و کانپور و گورکہپور سرکار انگریزی کو سپرد کیے اس ضلع کا نام ملک مفوضہ رکہا گیا اور بعد ہوجانے عہدنامہ مابین سرکار انگریزی و نواب فرخ آباد کے کہ یہہ نواب نجف بیلی پہی سرکار انگریزی کو چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ دیتا تہا سنہ ۱۸۰۲ء فصلے سی تحصیل سرکاری جاری ہوئی اول ایک حاکم اس ضلع مین رہتا تہا اوسکو اختیار مال و پولیٹکل اجنٹ کا تہا عہدہ ایکٹنگ اجنٹ گورنر جنرل بموجب حکم گورنمنٹ اجلاس کونسل مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۸۰۲ء لکہا جاتا تہا ۲ اگست سنہ ۱۸۰۲ء کو لارڈ ولسلی صاحب لکہنو سی فرخ آباد مین داخل ہوے کہ وہ ہندوستان کی دیکہنی کو ولایت سے آئی تہی اور اونکی ملاقات نواب فرخ آباد سی بموجب قاعدہ ہندوستان کی ہوئی اور لارڈ صاحب نی سرکار کی طرف سی تحفہ وغیرہ پانچ ہزار روپیہ کا نواب صاحب کو دیا اور اوسی سال سنہ ۱۸۰۳ء مین بہت قحط سالی ہوئی اور سرکار کی حکم سے ملک بنگال سے بصرف زر کثیر غلہ منگانا پڑا اور بہت انعام سرکاری دینا منظور کیا اور اوس ایام مین بہت بدعت و بلوہ رہتا تہا اور میواتی لوگ بہت حرکات کرتے تہے اور یہہ لوگ سب سوار مرہٹہ کی ملک سی آئی اور جنگل مین طرف پرگنہ پٹیالی کے رہتے تہی بلکہ نواب نجف کے عمل مین زمینداروں سے ان لوگون نے

ایک محصول ٹھیرا رکہا تہا اور جو دینی محصول نہین دیتا تہا لوٹ لیتے تہے اور اسقدر اونکی بدعت کا زور ہو
کہ نواب نے سنہ دار دن موالی کو جاگیر دینا مناسب سمجہا اور وقت اجراے انتظام انگریزی ہر روز خبر جاری
ہانے بانگیر اور نکلنے غنیمونکا باہاہی سے آتی ہتی اور راہ چلنا دشوار ہو گیا تہا لہذا اگزیٹ صاحب مجسٹریٹ
اونہے بہت تدبیرین کی واسطی گرفتار کرنے ان لوگون کے اور پولیس سوار کا مقرر کیا بمشاہرہ نو سو انہتر
روپیہ اور پیر شرک پنجابی کے اور پیادہ لاے ماہوار خرچ کی مقرر کی اور سب کو واسطی حفاظت راہ کی متفرق
معین کر دیا ایسی تدبیرسی یہہ لوگ رفتہ رفتہ اس ضلع سے نکل گئے اور اونکی بدعت موقوف ہوئے اور جسوقت
دولت وتش جسونت راے ہولکر ضلع اٹاوا وغیرہ مین ہتے اوسیوقت مین یہان ایک تہلکہ عظیم تہا اور اسقدر خوف
مخلوق پر غالب ہوا کہ اکثر آدمی زیور و نقد زمین مین دفن کرکے فرار ہو گئی اور جسوقت خبر پونہچی کہ ایک فوج بہ تحت
حکومت کرنیل گہنگہم صاحب مقام شکوہ آباد مین شکست پائے تو یہان کی مخلوق جو شہر مین تہی بدمعاشی کرنی لگے اور مناسب ہوا
کہ ایک فوج واسطی حفاظت شہر فرخ آباد اور قلعہ نواب صاحب کے بہیجی جاوے اور جب یہہ واردات ہو رہی تہی اوسیوقت
مین چہتر سالی راجہ ہتا نے دریاے گنگ پر روک رکہنا کشتیونکا اور لوٹ لینا شروع کیا ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۴ع مین یہاے
اور ضلع اٹاوا سے فوج دو سو چالیس سپاہی معہ دو ضرب توپ اور چودہ گورہ گولہ انداز مہدے گہاٹ پر بہیجا گیا تب
یہہ بدعت چہتر سالی کی موقوف ہوئے ماہ نوامبر سنہ ۱۸۰۴ع مین جسونت راے ہولکر اس ضلع مین آیا فوج موجودہ کنٹنجنٹ
کی واسطی حفاظت شہر کے بہیجی گئی اور سپاہی پلٹن نظامت تحت حکومت مجسٹریٹ کے گارد جیلخانہ و خزانہ وغیرہ سے
اوٹہا لئے اور بجاے اونکی سپاہی برقنداز اس کام کو نوکر رکہی گئے اور وقت آنے جسونت راے کے سپاہیان متعینہ
جیلخانہ وحشت کہاکر فرار ہو گئی اور جو قیدے جیلخانہ مین تہے اُنہون نے بہاگ کر اپنی بستیون مین قید کرنے والون اور
گواہون پر بہت بدعت کے اور جو اونکے گرفتار کرنیکی واسطی روپیہ انعام کے اشتہار جاری ہوا اور کئی آدمی
گرفتار ہوے اور ایک قیدی خونی بجرم قتل اپنی دختر کے گرفتار تہا وہ بارہ برس مفرور رہا اور پہر پکڑا گیا جو انعام
سنہ [illegible]ء مین دینا منظور تہا وہ گرفتار کرنے والے نے سنہ [illegible]ء مین پایا اسی درمیان مین ایک فوج انگریزی تحت
کرنیل ڈان صاحب کے تعاقب ہولکر پونہچی ۱۷ نوامبر سنہ ۱۸۰۴ء کو ہولکر سے لڑائی ہوئے بعد لڑائی کی تین سو مرہٹہ
زخمی پائے گئے اور صاحب مجسٹریٹ نے اونکو اسپتال مین رکہکر معرفت کوتوال کے بہت خبرگیری اور معالجہ کیا اور
وہ شخص خیر اللہ خان بنگش خاندان بنگش جسونت راے ہولکر سے جا ملے سرمست خان لڑائی مین مارا گیا اور ان دونو کا
حویلی اور اسباب سرکار انگریزی مین ضبط ہوا مگر پیچہے سے چہوڑ دیا گیا اور خطا اونکی معاف ہوئی بعد اوسکے کچہہ خوف
رہا نامرخان معہ سات ہزار فوج کے ہمراہ ہولکر کے آتا تہا بعد ہولکر کے نکل جانے اوسکی خبر آمد آمد کی ہوئے

ہوئی اون دنون مین اس ضلع کے لوگ سرکار کے بدخواہ تہے اور بلوہ ہونیکو تہا اسواسطے اوس فوجکو جو
کرنیل وان صاحب کے تحت مین آئے تہے یہان رہنا پڑا مگر وہ ناصر خان اس ضلع مین نہ آیا اور اوسی عرصہ مین
نواب میرخان ٹونک والہ کہ رفیق جسونت راو کا تہا اسقدر گستاخی کی کہ اوسنے حکم عام پاس زمینداران پرگنہ
کمپل و پٹیالی کے اس مرادسی بہیجا کہ سرکار انگریز کو تم محاصل ند دو اور ہم چند روز مین تمہارے پاس پونہچتی ہین
مگر یہہ صرف غوغا رہا بعد جانے ہولکر کے باہر کے دشمنون سے کچہہ دعت ہنوئی اوسکی بعد نواب میرخان اور
جسونت راو سے سرکار انگریزی سے ۲۱ فروری ۱۸۰۶ء مین صلح نامہ ہوگیا نواب ناصر جنگ اور جو ساہوکاران
و عزت دار آدمی شہر فرخ آباد تہے اونہون نے صلاح کی اور سرکار انگریزی کو لکہا کہ ہم واسطے دینے بیس ہزار روپیہ بطور
چندہ کے بعوض خرچ حفاظت شہر کے تیار ہین اور بہت مشکوری سرکار کی تعینات کرنے توجہ سے کی اور صاحب
مجسٹریٹ نے تجویز کیا کہ یہہ روپیہ لیکر شہر پناہ کی مرمت اور خندق شہر پناہ کی گہری کی جاوے مگر معلوم نہین کہ
اسکا کیا حال ہوا اور پٹہان لوگ جو مئو کے باشندہ ہین یہہ سب امیرخان کی فوج مین بہری ہوے تہی اور اس بات
پر خیال کرکے سرکار انگریزی نے مناسب جانا کہ ان شخصونکو بلانا اور ضلع مین بسانا اور جاگیر اور اونکا محصول پر زمین
اونکو دینا اور اپنے احسان سے مرہون کرنا چاہتے بموجب حکم بورڈ مورخہ ۱۹۔ جون ۱۸۰۶ء کی اونکا ایک سردار
مراد خان تہا اوسکو مئو کا تعلقہ ملکی جمع پر سپرد کیا گیا اور وہ بطور تحصیلدار کے رہا اور کئی اوسکی ہمراہی اوسکی ساتہہ
آئی اور مئو کے پٹہان ابتدا سے سپاہگری مین مشہور اور سپاہی مضبوط بہادر ہین اور مشہور تہی پٹہانونکا یہی پیشہ ہوگیا تہا سپاہگری
کا تہا اور آجتک اون لوگون کے مقبرہ جو جو دکہن مین لڑے تہے وہ میومین ہین اور راہ جانی والے اونکو
دیکہہ آتے ہین یعنے یہہ نمونہ اونکی یادگاری اور بہادری کا ہی اور اکثر آدمی مئو کی باشندون کے اوسی روپیہ سے
کہ جو دکہن مین لوٹ اوسوقت مین اونکی مورثون کے ہاتہ آئی گذارہ کرتے تہے اور یہہ لوگ محنت مزدوری کرنیکو
سوے پیشہ سپاہگری کے ہتک سمجہتے ہین چنانچہ ابتدا عملداری مین ایک پٹہان چوری مین گرفتار ہوکر صاحب مجسٹریٹ
کے پاس آیا اوس سے استفسار ہوا کہ ایسا ناقص کام کیون کرتے ہو جواب دیا کہ ہمارا گہوڑا چہوٹا ہی اور ہمکو کوئی نوکر
مین بہرتی نہین کرتا لہذا بجز ڈکیتی یا لوٹ کے اور کیا پیشہ کرین یعنے یہہ لوگ بمجبوری ایسا کام ناقص کہ گو جرم ہے
مگر سپاہگری کا تعلق ہے اختیار کرتے ہین ۲۴۔ مئی ۱۸۱۲ء کو ایک طوفان اس ضلع مین آیا اور بالکل بین سوار دو
گر پڑی اور کئی مکان شہر فرخ آباد کے گر پڑے اور بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکہڑ گئے اور چالیس کے پاس آدمی اوسمین
مرگئی اور عہدہ کلکٹری کا اس ضلع مین بموجب حکم گورمنٹ مورخہ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۱۸ء کے مقرر ہوا تب ملکی اختیار حسب
جج کے سپرد ہوا اور مال کا کام تعلق صاحب کلکٹر اور اون دنون مین ارادہ تہا شکست کرنے کلکٹری کا بالکل اور

اور اوسکی تحصیل سپرد کرنا پاس صاحبان کلکٹر ضلع علیگڈہ و اٹاوہ کے گر نواب نے اسپر عذر کیا اور اونکی عذر ارادہ
مسدود رہا، ۱۱ مارچ ۱۸۰۵ء کو کمبا سردار قوم میواتی کا اس ضلع مین داخل ہوا اور سو سوار اوسکی پاس تہی اور اونکی پاس تلوار
برچہی و بندوق تہی اور اونہون نی نواب گنج کو لوٹ کر جلا دیا یہانسی فوج بہیجی گئی اور اونکو نکالا اور اندنون مین باشندگان
پرگنہ مذبورہ کی بہت شریر تہی اور ایک پرتہی سنگہ بہت دق کرتا تہا اور ہمیشہ لڑائی اور جہگڑہ رکہتا تہا او باعث اسکی پرگنہ مذ
بدعت و حرکت رہا کرتی تہی کہ دو کمپنی پلٹن نظامت کی وہان مع دو ضرب توپ کی تعین کی گئی عرصہ تک وہان رہی اور یہ شخص
پرتہی سنگہ نواب کی عملداری مین بہی بہت حرکت کرتا تہا کہ ایک دفعہ اوسکی دونون آنکہین نکالدی گئین اور دوسرے جرم و شرارت
مین دو نو ہاتہہ اور دو نو پیر کاٹ ڈالا گیا مگر اسقدر شریر تہا کہ گو اسقدر سزا اوسکو ہوئی مگر تب بہی اپنی حرکت سی باز نہ آیا لہذا
سرکار انگریزی نی ۱۸۰۸ء مین بموجب حکم گورمنٹ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۰۸ء سب مال اور اسباب وغیرہ اوسکا ضبط کیا اور ان دنون مین
اسقدر مجرم اس ضلع مین آباد تہی کہ سرکار نے اوسکی مجسٹریٹ یعنی مسٹر ربٹ صاحب کو مقرر کیا ۱۸۰۸ء مین واسطی اس ضلع اور کانپور
ضلع کے اور اونکا کام صرف واسطی گیرائی مجرم اور ڈاکوؤن کے تہا اور اوس ایام مین گڈہی ضلع مین بہت تہی اور اوسکی سبب سے
تحصیل بخوبی نہین ہوسکتی تہی یعنی جب تحصیلدار جمع زمینداران سے طلب کرتا تہا وہ لوگ لڑائی پر مستعد ہوتی تہی اور تیاری ہونے
گڈہی کی یہہ وجہ تہی کہ عملداری نواب کی مین میواتی مرہٹہ ڈاکو وغیرہ زمینداران پر بہت دقت و بدعت کرتے تہی واسطی اپنی حفاظت
کے زمینداران نے گڈہی بنائی تہی مگر پہر اونکو اون گڈہیون سی طاقت مقابلہ کرنے تحصیلداران سے ہوگئی اور عذرات مجہول ادا
معاملہ مین کیا کرتے چنانچہ ایک دفعہ ۱۸۰۵ء فصل مین یہہ عذر سقامت کا پیش کیا کہ چوہون نے جاری ربیع کا نقصان کر ڈالا مگر وہ
عذر صدر مین نامنظور ہوا اور یہانتک سرکشی لوگون کی تہی ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ دوفی تہارنٹن صاحب کلکٹر نے ایک کمپنی سپاہ
کی مین پوری سی طلب کی تب دستک اوپر موضع کراولی کے اجرا کر پایا اور جب وہان کی قلعہ دارنی دیکہا کہ کمپنی فوج کی آئی تو گڈہی
چہوڑ کر آئی اور دوفی تہارنٹن صاحب کی پیرون پر اپنی تلوار رکہدی ۱۸۰۷ء و ۱۸۰۹ء مین جب قرقی کی نوبت پونہچتی تہی تب
یہہ لوگ دو تین سو آدمی مع بندوق و تلوار و پستول لیکر جمع کرتے تہے بطور گوہار کے اور شحنون کو نکال کر اپنا قبضہ کر لیتے
تہے اور کبہی ایسا بہی ہوتا تہا کہ گانو کو جلا دیتے   اور پٹیالی پرگنہ کی زمیندار ایسی مفسد تہی کہ ۱۸۱۲ء مین دوفی تہارنٹن صاحب
کلکٹر نے جب بندوبست در پیش کیا ایک گانو کی زمینداروں نے عذر حاضری کچہری سی کیا اور اپنی حجت و تقریر کلکٹر صاحب سی کرتی
رہی اور جب ایک تجویز قایم ہوئی تب یہہ کہلا بہیجا کہ صاحب کلکٹر دو آدمی اپنی عملہ کے گنگا جی کو بہیجین اور وہان وہ لوگ قسم کہاوین
کہ جو تجویز ٹہیری ہی سو قایم رہی گی اور اول یہہ لوگ وقت دریافت خبر آمد آمد صاحب کلکٹر کے اپنی گانونسے بہاگ گئی اور بہت عورتین
کو اپنی ساتہہ مع مویشی اور بنیا و سوائے اسکے مع کو اغوا لی گئی لہذا جب صاحب کلکٹر وہان پونہچی گانو کو خالی اور ویران پایا اور تحصیلدار و
اہلکار ہندوستانی ایسی بی ضابطگی و جرات فاش کرتی تہی کہ بروقت بندوبست اول کے ایک تحصیلدار اعظم نگر و سندہ پورہ کی عذر

نے زمیندار و لمبی اقرارنامجات واسطے دینی للعہ حارث سوائے جمع سرکار کے بطور نذرانہ کی لکہوائی اور وہ امر ظاہر ہوگیا اور صاحب کلکٹر نے تجویز کیا کہ اوسپر نالش عدالت مین منجانب سرکار ہو مگر وہ تحصیلدار بہاگ گیا اور اوسکا ضامن مرگیا اور پہلی عملداری مین طریق قسم کا دو طرح سے تہا ایک یہہ کہ اکثر معاملات بہاری مین کہ جسپر تہمت ہوتی تہی ایک گولا لوہی کا خوب آگ مین گرم کرکے اور درخت پیپل کی پتا قسم کنندہ کی ہاتہہ پر رکہکر گولا گرم اوسپر رکہدیتی جو کوئی جہوٹا ہوتا وہ جل جاتا اور جو سچا ہوتا نہین جلتا تہا اور کہیں قدم سے تا سو قدم حد رفتار او ہٹانی والے گولہ کی تہے اور اس قسم اس ضلع مین گولا اوٹہانا ہی مین دتب بولتی ہین اور دوسرا طریق یہہ تہا کہ سرحد کی تصفیہ کی واسطے جو لوگ قسم کرتی تہی اول گنگا جل مین غسل کرکے معہ بہیگی ہوئی دہوتی کی بیل کا کچا چمڑہ پہن کر یا سر پر رکہہ کر لو اپنے بیٹا کو گود مین لیکر سرحد نکالتی تہے اور اوس قسم کو کہنی بولتی اور سرحد کی مناز عات بہت ہوتی تہی اور کشت و خون پیر نوبت پونہچتی تہی مگر بعد ہو جانے ایسی قسم کے وہ تصفیہ بستم دہنین ہوتا تہا اور کسیکو عذر نہین رہتا تہا اور اس عملداری سرکار مین یہہ قسمین متروک کرا دی گئین اور مدعا علیہ کا اظہار بی حلف ہونا رواج پایا اور گواہان ہندو کی ہاتہہ پر گنگا جلی اور مسلمانون کے ہاتہہ پر قرآن شریف رکہکر ادائے شہادت کرایا جاتا مگر یہہ بہی سنہ ۱۸۷۳ء مین بموجب آئین پنجم کے مسدود ہوا اب صرف گواہون کی زبان سے یہہ کلمات کہلائی جاتی ہین کہ ہم خدا یا پرمیشر کی سامنی ایمان سی اقرار کرتی ہین کہ اس مقدمہ مین سچ کہین ہرگز جہوٹ نہین کہین کے فقط اور اب خوش نیتی سی صاحبان انگریز کے ایسا ہوا کہ وہ عادت خراب و ماد ہندی و متمردی و شور پشتی و تقضایتی و خانہ جنگی کی مخلوق اس ضلع سی بہت کم ہوگئی اور تحصیلدارونکی طرف سی جو قاعدہ تحصیل کی بزور و زدوکوب کے تہی وہ متروک کرائی گئی اور رعایا کو بندوبست میعادی بست سالہ بلکہ سی سالہ سی اطمینان دی گئی اور قسط بندی قایم واسطے ادائے جمع مالگذاری کی منظور ہوئے کہ تیاری غلہ سی مالگذاران روپیہ دیسکتی ہین اور شاہراہ کی صفائی ایسی ہوئی کہ جیسا پہلا مثل مشہور ہی مسافر سوتا اوجہالتا چلا جاوے او سخت قسم متروک ہوگئی اور مجرم کو ہرگز کوئی پناہ نہین دی سکتا اور مجرم بلا سزا یابی کے بچ نہین سکتا سوداگران اور تجاران بکمال امنیت سے تجارت کرتے ہین راجا راج ہر جا شکہ اب ایسی زمانہ مین ہی اور جیسا کپڑا اس عملداری مین بسبب امنیت راہ کی اب مخلوق ادنی و اعلی کو میسر آیا امراء سابقین کو بہی میسر نہ تہا اور پہلی عملداریون مین لیٹ لوٹ لینے حکام کے پہن نہین سکتے تہے ہر ایک قسم کی صنعتین ہندوستان مین جاری ہوئی علم کی افزایش ایسی ہوئی کہ جو علوم زبان عربی مین تہی کہ جن سے ہندوستانی بہت محنت و مشکل سے واقف ہو سکتی وہ ترجمہ ہوئی کتب کی اردو زبان مین سہل ہوگئی اور لکہوکہا روپیہ سرکار نے صرف کرکے بندوبست حسب آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ء اور آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ء کیا کہ جسکی ذریعہ سی تفصیل سب حقوق ہیچداران لو لمبرداران اور مزارعان کے سررشتہ سرکار مین تحریر ہوی کہ ہر ایک قضایا اوسی ذریعہ سی بآسانی فیصل ہو اور سرحدات کی فیصلہ ایک دفعہ کر کی حدبرہ بندی ہوگئی اور ہر ایک گانو کا نقشہ کشت وار و انگریزی نقشہ سرحد کا کیا س سی بنا کہ جس سرحد گانو کی کبہی کم نہین ہوسکتی اور جو کم ہو جاوی تو ایسی نقشجات کی ذریعہ سی بآسانی تمام دریافت ہوسکی اور قرضخواہ کی واسطی دروازہ

عدالت دیوانی کھلا ہی گو کہ مدعی غریب اور مدعا علیہ زبردست ہو اور جیسا پہلی عملداریوں میں ایک حاکم مفصلی کی اختیار میں سب امر تھا اور اسکا حکم ناطق سمجھا جاتا تھا وہ طریق اب نہیں رہا جو کوئی ادنی بہی اپنی حاکم ضلع کی حکم سے ناراض ہو وہ اپنا انصاف حکام بالادست تک پونہچا سکتا ہی اور حکام ضلع اوس سے ناراض نہین ہوتی اور کچہری کلکٹری واسطی تحصیل مال و فیصلہ نالش مال گذاران کی ہے ہر ایک قسم کی قوانین جاری ہین ہر ایک احکام پابند تعمیل ضابطہ مین اور اگر کسی کو دفینہ خزانہ کہین سے ملے سرکار انگریزی اوس سے فراہم نہین ہوتے ورنہ ہندوستانی حکام عملداران سابق کے اوسکی گہر کو بہی لوٹ لیتے تہی اور جابری دفینہ پانیوالونکو مشکل ہوتی تہی اور سب صاحبان عالیشان کی ہمت اسی امر مین مصروف رہی کہ اپنی تحت حکومت کی رعایا کو با منیت رکہین فقط

نمبر ۲ فہرست صاحبان کلکٹر و جج ابتدای عملداری سرکاری جو اس ضلع مین حاکم رہی

۱۸۰۲ء لغایت ۱۸۰۵ء انتظام کالکٹری متعلق صاحب ایجنٹ ضلع کی رہا اور بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۰۵ء کے تاریخ یکم جنوری ۱۸۰۶ء سے محکمہ کلکٹری علیحدہ مقرر ہوا اور اسی حکم کی بموجب کام ایجنسی کا صاحب جج کے سپرد ہوا کہ صاحب جج حاکم ہر دو عدالت فوجداری و دیوانی کا ایک تہا اور ۳۰ جنوری ۱۸۳۳ء سے فوجداری محکمہ صاحبان کلکٹری سے اور ۲۰ اپریل ۱۸۳۳ء دفعہ ۵ دایر سایر مقدمات فوجداری کا سشن جج سے متعلق ہوا چنانچہ فہرست صاحبان کلکٹر و جج کی بقید تاریخ ابتدائے جلوس لغایت علیحدگی ضلع ذیل مین ہے

صاحبان کلکٹر

نمبر	نام صاحب کلکٹر	تاریخ ابتداء آنیکے	تاریخ نہایت جانیکے		نمبر	نام صاحب کلکٹر	تاریخ ابتداء آنیکے	تاریخ نہایت جانیکے
۱	کریم ور سر صاحب ایجنٹ گورنر	۲۶ جون ۱۸۰۲ء	۴ اکتوبر ۱۸۰۳ء		ایضاً	ایضاً صاحب کلکٹر	یکم جنوری ۱۸۰۶ء	یکم جون ۱۸۰۶ء
۲	مسٹر کلاؤسل صاحب ایجنٹ گورنر	۵ اکتوبر ۱۸۰۳ء	۲۴ اکتوبر ۱۸۰۴ء		۶	کاک برن صاحب	۲ جون ۱۸۰۶ء	۲ اگست ۱۸۰۶ء
۳	گٹ اسٹٹ صاحب ایجنٹ گورنر	۲۵ اکتوبر ۱۸۰۴ء	۲۰ جنوری ۱۸۰۵ء		۷	کریم صاحب	۳ اگست ۱۸۰۶ء	۲۰ دسمبر ۱۸۰۷ء
۴	چارلس لامد صاحب ایجنٹ گورنر	۵ جنوری ۱۸۰۵ء	۲۰ ستمبر ۱۸۰۵ء		۸	ہوجارج کرسلن صاحب	۲۱ دسمبر ۱۸۰۷ء	۱۵ نومبر ۱۸۰۸ء
۵	پاٹ صاحب ایجنٹ گورنر	۲۱ ستمبر ۱۸۰۵ء	آخر دسمبر ۱۸۰۵ء		۹	نہاسل جان سلدفا صاحب	۱۶ نومبر ۱۸۰۸ء	۲ دسمبر ۱۸۰۸ء

نمبر	نام صاحب کلکٹر	تاریخ ابتدا آنے کے	تاریخ نجات جانے کے		نمبر	نام صاحب کلکٹر	تاریخ ابتدا آنے کے	تاریخ نجات جانے کے
۱۰	جمس والی تھارلف صاحب	۳ دسمبر سنہ ۱۸۱۶ء	۳۱ جولائی سنہ ۱۸۱۷ء		۲۱	ہنری ہنری نسبٹ صاحب	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۲۹ء	یکم فروری سنہ ۱۸۳۲ء
۱۱	ری جی صاحب	یکم اگست سنہ ۱۸۱۷ء	۵ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء		۲۲	ڈیوڈ موم صاحب	۲ فروری سنہ ۱۸۳۲ء	نہم مارچ سنہ ۱۸۳۲ء
۱۲	ہنری سونہم صاحب	۲ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	۴ جون سنہ ۱۸۱۸ء		۲۳	ہنری مڈکاک صاحب	۱۰ مارچ سنہ ۱۸۳۲ء	۱۶ نومبر سنہ ۱۸۳۳ء
۱۳	جمس والی تھارلف صاحب	۵ جون سنہ ۱۸۱۸ء	۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء		۲۴	جان جارج گرانٹ صاحب	۱۷ نومبر سنہ ۱۸۳۳ء	۳۰ نومبر سنہ ۱۸۳۴ء
۱۴	ہنری سونہم صاحب	یکم نومبر سنہ ۱۸۱۹ء	۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء		۲۵	فرانسس سلی ریبس صاحب	یکم دسمبر سنہ ۱۸۳۴ء	۱۳ مارچ سنہ ۱۸۴۰ء
۱۵	فرزیر صاحب	یکم ستمبر سنہ ۱۸۲۱ء	آخر فروری سنہ ۱۸۲۲ء		۲۶	رابرٹ ہنری سکاٹ ٹکل صاحب	۱۴ مارچ سنہ ۱۸۴۰ء	۹ مئی سنہ ۱۸۴۲ء
۱۶	ہنری سونہم صاحب	یکم مارچ سنہ ۱۸۲۲ء	۱۳ فروری سنہ ۱۸۲۴ء		۲۷	رابرٹ انتھیلے ہنان بلص صاحب	۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۲ء	۱۰ جون سنہ ۱۸۴۲ء
۱۷	ہنری نوتہم صاحب	۱۴ فروری سنہ ۱۸۲۴ء	یکم فروری سنہ ۱۸۲۶ء		۲۸	ولیم کف ہات ہمسٹ کنٹنگم صاحب	۱۱ جون سنہ ۱۸۴۲ء	۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء
۱۸	ہکاری سور صاحب	۲ فروری سنہ ۱۸۲۶ء	۱۵ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء		۲۹	سرطف جارلس بخر صاحب	۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ء	۱۹ جنوری سنہ ۱۸۴۴ء
۱۹	ہنری نونہم صاحب	۱۶ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء	۲۲ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء		۳۰	مارٹین رچرڈ گبنس صاحب	۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۴ء	۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۵ء
۲۰	ادموی صاحب	۲۳ مارچ سنہ ۱۸۲۹ء	۱۲ اپریل سنہ ۱۸۲۹ء		۳۱	ہنری گاڈ فری ہیسل صاحب کہ اب کلکٹر اس ضلع کی مقرر ہیں	۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۵ء	

صاحبان جج

نمبر	نام صاحب جج	تاریخ ابتدا آنے کے	تاریخ نجات جانے کے		نمبر	نام صاحب جج	تاریخ ابتدا آنے کے	تاریخ نجات جانے کے
	جارج ڈسمبرگری صاحب مجسٹریٹ اول		۳۱ مارچ سنہ ۱۸۰۳ء		۵	صاحب رچرڈ اسپلی	۲۳ فروری سنہ ۱۸۰۵ء	۱۵ جون سنہ ۱۸۰۶ء
۲	جمس طامس گرانٹ صاحب	یکم اپریل سنہ ۱۸۰۳ء	۲۸ جولائی سنہ ۱۸۰۴ء	ت ہوئے	۶	ولیم بیرے دال ہاٹ صاحب	۱۶ جون سنہ ۱۸۰۶ء	۲۴ اگست سنہ ۱۸۰۶ء
۳	ولیم بیری دال ہاٹ صاحب	جولائی سنہ ۱۸۰۳ء			۷	ولیم کارین صاحب	۲۵ اگست سنہ ۱۸۰۶ء	۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ء
۴	جارلس فاردوس ڈکنس صاحب	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء	۲۲ فروری سنہ ۱۸۰۵ء		۸	رابرٹ گریم صاحب	۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ء	۶ اگست سنہ ۱۸۰۷ء

نمبر	نام صاحب جج	تاریخ ابتدا انکے	تاریخ نهایت جانکے		نمبر	نام صاحبان جج	تاریخ ابتدا انکے	تاریخ نهایت جانکے
۹	بوجابج کرسٹین صاحب	۶ اگست سنه ۱۸۰۴ع	۲ اکتوبر سنه ۱۸۰۶ع		۲۰	طامس صاحب	۳۰ جون سنه ۱۸۲۸ع	۹ اگست سنه ۱۸۲۸ع
۱۰	جیمس ملس صاحب	۱۳ اکتوبر سنه ۱۸۰۶ع	۲۵ فروری سنه ۱۸۰۸ع		۲۱	ہنری ادرسن ادرس صاحب	۹ اگست سنه ۱۸۲۸ع	۲۵ فروری سنه ۱۸۲۹ع روانہ ہوا
۱۱	جان میلر صاحب	۲۲ فروری سنه ۱۸۰۸ع	۱۹ ستمبر سنه ۱۸۱۰ع		۲۲	طامس تیلر صاحب	یکم مارچ سنه ۱۸۲۹ع	۹ اپریل سنه ۱۸۳۲ع
۱۲	چارلس لیٹ صاحب	۲ ستمبر سنه ۱۸۱۰ع	۱۲ نومبر سنه ۱۸۱۳ع		۲۳	آنریبل فریڈرک جان شور صاحب	۱۰ اپریل سنه ۱۸۳۲ع	۲ دسمبر سنه ۱۸۳۳ع
۱۳	ولیم ربٹ صاحب	۱۳ نومبر سنه ۱۸۱۳ع	۱۰ دسمبر سنه ۱۸۲۳ع		۲۴	جارج لندسی صاحب	۱۵ اپریل سنه ۱۸۳۴ع	۱۱ جون سنه ۱۸۳۵ع
۱۴	اندریس کروف صاحب	۱۱ دسمبر سنه ۱۸۲۳ع	۲ اپریل سنه ۱۸۲۴ع		۲۵	مسٹر سونتہم صاحب	۱۱ جون سنه ۱۸۳۵ع	۱۲ دسمبر سنه ۱۸۳۷ع
۱۵	ولیم ریٹ صاحب	۳ اپریل سنه ۱۸۲۴ع	۶ فروری سنه ۱۸۲۶ع		۲۶	ڈیوڈس صاحب		
۱۶	طامس جیکب سر صاحب	۷ فروری سنه ۱۸۲۶ع	۱۲ مارچ سنه ۱۸۲۶ع		۲۷	ہنری سونتہم صاحب	۱۳ مارچ سنه ۱۸۳۸ع	یکم اپریل سنه ۱۸۴۰ع
۱۷	مرلشن صاحب	۱۸ مارچ سنه ۱۸۲۶ع	۲ جنوری سنه ۱۸۲۸ع		۲۸	الفریڈ سر کری صاحب قایم مقام	یکم اپریل سنه ۱۸۴۰ع	۲۹ نومبر سنه ۱۸۴۱ع
۱۸	طامس صاحب	۷ مارچ سنه ۱۸۲۸ع	مارچ سنه ۱۸۲۸ع		۲۹	کارنولیس جارج کانٹ ریٹ صاحب	۳۰ نومبر سنه ۱۸۴۱ع	۳۰ نومبر سنه ۱۸۴۴ع
۱۹	مرلشین صاحب	۷ مارچ سنه ۱۸۲۸ع	۲۹ جون سنه ۱۸۲۸ع		۳۰	ولیم ہارڈنگ بیلی صاحب	۵ جنوری سنه ۱۸۴۵ع	

باب تیسرا بیان حصه جات ضلع یعنی پرگنجات و تصریح آبادی شہر و قصبه و مواضع نامی و وجہہا تسمیه و دوری پانی چاه و آمد ہر قوم اور جو بات عجیب ہر یک موضع مین ہی معه نقشجات ہر پرگنه بقید حدود دیہه و رنگ ہر قوم زمیندار

پہلی عملداری کی پرگنجات و مواضع و قریه جمع کا حال — نمبر ۲۲

پہلی اکبر شاه کی وقت مین یہه ملک سرکار قنوج متعلقه صوبه اکبرآباد کہلاتا تہا اور تین دستور پراوسکی تقسیم تہی قنوج ۱ بہونگاؤ ۲ سکیت ۳ اور اس سرکار کی تیس محال مفصله ذیل متعلق تہے بہونگاؤ ۱ بہوجپور ۲ بہوره ۳ بلبہور ۴ برنه ۵ بیر ور ۶ باره ۷ پٹیالی ۸ پسے علی پور ۹ پسے گہنت ۱۰ پہپوند ۱۱ تالگرام ۱۲ چہبرامو ۱۳ دلوما ۱۴ سکیت ۱۵ سوج ۱۶ سیولی ۱۷ سک پور ۱۸ سکراوه ۱۹ سونار ۲۰ سکندرپور اربہو ۲۱ سورکہه ۲۲ سکندرپور اتریجی ۲۳ سابادر ۲۴ شمس آباد ۲۵ قنوج حویلی ۲۶ کمپل ۲۷ کوراولی ۲۸ مال کونا ۲۹ ناناہیو ۳۰ منجمله ان پرگنجات کی باره شامل اکبرپور اور قصبه اس نام کا موجود ہے پسے گہنت اور دریا شمال کیطرف داخل اور تا عملداری

علداری سرکار پرگنہ جداگانہ لکہا جاتا تہا اسکا قصبہ بابر پور رہتا وہ بہ سرای اجیت مل دو گاؤن بہور مین شامل ہے اور قصبہ
اسی نام کا موجود چنانچہ شروع علداری سرکار مین پرگنہ جدا لکہا جاتا تہا سکندر پور راہو شامل چہبرامؤ اس ضلع کی موجود ہی، ریکارڈ
بند و بست مین دو پرگنہ کا نام لکہا جاتا تہا سکندر پور اتر یچی پرگنہ مارہرہ مین اتریچی ہی اور سکندر پور دوسر گنارہ کالی ندی
کی بالفعل نام سکندر پور آبادی چنانچہ اتریچی کا کہیڑہ نہایت قدیم ہی اور اس مقام کی باشندی تلوراجہ مین بولتی مین او شادی
کونی باجی کی آواز اسکی سرحد مین نہین ہوتی نام میو بکنارہ گنگا الماس علیخان نی شامل ملتور کی کیا اور ملکو نساسا نام بدل گیا
اب بہی او سکو رسول آباد ملکو نساسا کہتی مین اور او پرگنہ جدید قایم ہو کر سرکار قنوج سے متعلق رہی سوراجپور قصبہ بہوجپور سے
علیحدہ ہوا اور کچہ حصہ نکہت کا شامل آیا پہلا پہلی ایک گانو پرگنہ سہاور کا تہا اکبرپور پہلی سرکار شاہ پور مین تہا اب بہی اسکو
اکبرپور شاہ پور کہتی ہین کشتی سے گنج پہلی ہونگا ومین شامل تہا چودہری اوپچند رئیس گنگدہ کی تصرف مین آئے کر ہونگا وسی
جمع او سکی جدی ہوئی سوہار پرگنہ ہرنہ سی علیحدہ ہوا عہد آباد اسلام گنج تال گانو پرگنہ شمس آباد سی علیحدہ ہوا اعظم نگر
پہلی ایک تپہ شمس آباد کا تہا قایم گنج کچہ گانو کمپل سے اور کچہ شمس آباد سی یک تعلقہ ٹہرا اور بنگش کے علداری مین پرگنہ جدا ہو گیا
پیر گانو محمد آباد یہہ ہردو ضلع شمس آباد کے تہے بنگش کے علداری مین جدا ہوے تپہ پہارہ بہوجپور سی نواب محمد خان بنگش نے جدا کی
واسطی اخراجات کے زنانہ ڈیوڑہیات اپنی کی تہا ترواتا نکرام سی جدا ہوا بسبب مالگذاری ہونی راجہ کہیلہ کی بطور تعلقہ داری
اور جب نواب فرخ آباد کی تصرف مین یہہ ملک تہا تا غایہ سنہ ۱۲۰۱ فصلی ساڑہی سولہ محال خالصہ اسوقت او سکی مقبوضہ حسب ذیل شمار
ہوتی تہی مگر حقیقت مین ساڑہی اکیس محال تہے یعنی اسوقت تک پیر گانو محمد آباد وشامل شمس آباد اور پہارہ شامل بہوجپور اور قایم
گنج شامل شمس آباد و کمپل اپنی اصلی پرگنون کی ساتہہ تحریر مین آیا تہا اور سکراوہ پرگنہ جاگیر مین تہا تو سترہ محال قدیمی سرکار قنوج کے
اور چار پرگنہ اور سرکارون سی یعنی مدہ پور تپہ اولائی مارہرہ نصف و سدہ پورہ کہ آئین اکبری مین سدہ پور لکہا ہی سرکار
کول سی اور کہاکہٹ مؤ سرکار خیر آباد پالی کے دستور سی آیا اور تفصیل پرگنجات مقبوضہ نواب بنگش کہ جو سنہ ۱۲۰۹ فصلی سپرد
سرکار انگریزی ہوئے یہہ ہی اعظم نگر برنہ بیرور بہوجپور تپہ پہارہ پٹیالی چہبرامؤ سکندر پور راہو سہاور سدہ پور سوج
سوہار شمس آباد مع پیر گانو محمد آباد کرسانا کہ پہلی اتریچی اسکا نام تہا کوراولی کمپل کہاکہٹ مؤ مدہ پور تپہ اولائی مارہرہ نصف

اور ان محالات کا مواضع و رقبہ و جمع اس تفصیل سے تہا

اصلی مواضع	داخلی	ہیران مواضع	رقبہ کل	مساحی جنگل سوتر وغیرہ	زمین لطامت	اوسط جمع جو سنہ ۱۲۰۰ فصلی
ساکرم [illegible] ۱۲ لے بوہ ۱۰ مزروعہ ۱۰ سی ۱۳ چک ۵ بحثو ۱۰ کوندر بار	۵ بوہ [illegible]	۱۸ بوہ [illegible] ۱۰ مزروعہ ۲ دوسی ۱۳ چک ۵ بحثو ۱۰ کوندر بار	۱۳ بی [illegible]	۱۹ بوہ [illegible]	۱۴ بی [illegible]	۱ ر ۶ [illegible]

اور جمع سنہ ۱۲۰۹ فصلی کی معہ سایر [illegible] ہوئی اور سنہ ۱۲۱۰ فصلی سے یہہ ضلع نواب فرخ آباد نی سرکار انگریزی کے تصرف مین چہوڑ دیا

نمبر ۲۳ حال داخل خارج پرگنجات کا عملداری سرکار انگریزی مین اس ضلع سی دوسرے ضلع کو

دوسرے بند وبست تک صورت حدود ضلع کے بدستور سابق رہی جیسا نواب فرخ آباد نے سونپا تہا اور جمع یہہ ہوئی

سنہ ۱۲۱۰ فصلی	سنہ ۱۲۱۱ فصلی	سنہ ۱۲۱۲ فصلی	سنہ ۱۲۱۳ فصلی	سنہ ۱۲۱۴ فصلی	سنہ ۱۲۱۵ فصلی	سنہ ۱۲۱۶ فصلی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تیسرے بند وبست مین پرگنہ مارہرہ و قصبہ و کورا ولی و سہسوان اس ضلع سی خارج ہو گیا چنانچہ خارج ہونا سونج کا اس ضلع سی اور شامل ہونا ضلع اٹاوا مین بموجب چٹھی صاحبان بورڈ کمشنر مورخہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء وقوع مین آیا اور ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء مین یعنی چوتہی بند وبست سے بانگانو شاہجہانپور مین اور پرگنہ مہاور و کرسانا و سدہ پورہ و نندہ پور تہہ اولائی ضلع سہسوان مین اور سنہ ۱۸۳۲ء مین سوہار و بیرور شامل ضلع مین پوری کی ہوا اور سنہ ۱۸۳۷ء مین ضلع اٹاوا سی پرگنہ تالگرام و سورکہہ اور سنہ ۱۸۲۹ء مین ضلع شاہجہانپور سی اسلام گنج امرتپور و کہاکہٹ مئو و پرم نگر و بانگانو اور سنہ ۱۸۳۷ عیسوی مین ضلع کانہہ پور سے ٹہٹیا و قنوج اور ضلع بیلہ متعلقہ اٹاوا سی تروا و سکت پور اس ضلع مین شامل ہوا اور یکم جنوری سنہ ۱۸۴۲ء کو پرگنہ بانگانو پہر اس ضلع سے خارج ہو کر شامل ضلع شاہجہان پور کے ہوا اور اسی عملداری سرکار سنہ ۱۲۶۶ فصلی مین پرگنہ شمس آباد دو حصہ ہو گیا شرقی متعلقہ حضور تحصیل ہوا اور اسکی بعد اب تک ۲۲ پرگنہ سے یہہ ضلع مشتمل چلا آتا ہے اور تفصیل اس کیس پرگنہ خالصہ معہ ایک پرگنہ سکرادہ کے آیندہ مفصل تحریر ہوگی

نمبر ۲۴ پرگنہ وار رقبہ و جمع و مردم شماری و تعداد قانونگویان و چوکیداران و مساجد و ٹہاکردوارہ و معابد ہنود و مسلمانان

تعداد مواضع پرگنہ وار بہ تفصیل خالصہ و معافی و جمع کامل بند وبست آئین ہشتم سنہ ۱۸۳۳ء و جمع ترمیمی سال حال من ابتدای ماہ مئی سنہ ۱۸۶۳ء لغایت اپریل سنہ ۱۸۶۴ء اور جمع کامل و ترمیم بند وبست اور ہر پرگنہ کی جمع بحساب فیصدے نسبت جمع سابق اور آمدنی آبکاری و مسکرات و تاڑی و رقومات سیوائے و تعداد درختان تاڑ متحققہ سنہ ۱۸۶۴ء و مردم شماری بموجب تحقیقات سنہ ۱۸۶۵ء و تعداد خانہ حسب تحقیقات سنہ ۱۸۶۵ء و معابد ہنود و مسلمانان حسب تحقیقات سنہ ۱۸۶۵ء نقشہ مندرجہ ذیل سے بخوبی واضح ہے اور رقبہ کل مزروعہ چاہی و ناکی بموجب کاغذات بند وبست قانون ہشتم سنہ ۱۸۳۳ء اور جمع کامل سابق و جمع کامل حال کاغذات بند وبست ترمیمی مرتبہ سررشتہ نظامت سی لکہا ہی اور نام پرگنجات کا بترتیب اراضی اور ترسی ... کو اول مین غربی اور آخر مین شرقی پرگنجات دریائی لکہا ہے

نام تحصیل	نمبر پرگنہ	نام پرگنہ	تعداد دیہات معافی	تعداد دیہات خالصہ	رقبہ کل بحساب ایکر	رقبہ تردد بحساب ایکر	کاشت فیصدی چاہی	کاشت فیصدی خالی	جمع کامل بندوبست	جمع کامل ترمیم بندوبست حال	برخلاف ترمیم بندوبست	فیصدی	جمع مال	جمع تعلقہ	[illegible]	قوم	تعداد قانونگو	تعداد چوکیداران	[illegible]	تعداد خانہ	کاشتکار	غیر کاشتکار	کاشتکار	غیر کاشتکار	مسجد	[illegible]
اعظم نگر	۱	چپائے	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۴	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲	اعظم نگر	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱	۷۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۳	برنہ	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳	۸۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲
شمس آباد	۴	کمپل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۴	۷۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۵	قائم گنج	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۰	۵۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۶	شمس آباد تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۴	۶۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۷	شمس آباد خصوصی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۸	پیرگانو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۱	۳۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]

نام تحصیل	نمبر گشت	نام پرگنہ	تعداد دیہات معافی	تعداد دیہات خالصہ	رقبہ کل بحساب ایکر	رقبہ تردد بحساب ایکر	چاہی فیصدی	خاکی فیصدی	جمع کامل بندوبست قانون ۱۸۳۳	جمع کامل ترمیم بندوبست حال	برنگی ترمیم بندوبست		تعداد آمدنی جمع		خرچ تعداد ناڑہ	قوم زمینداران	تعداد قانونگویان ملازم	تعداد چوکیداران		تعداد ذات خاص	تعداد مرد و عورت ہندو مع اطفال و دختر: کاشتکار	غیر کاشتکار	تعداد مرد و عورت مسلمان مع اطفال و دختر: کاشتکار	غیر کاشتکار	معابد گاہ تحقیق: مسجد وغیرہ	...
	٩	محمد آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٦٠	٤٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٠	تپہ پارہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٦٧	٣٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١١	بھوچپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٤٠	٥٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٢	چھپراسو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٤٠	٦٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٣	تاکرام	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٤	سوکپہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٣٦	٦٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٥	سکراوہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	٦٤	٣٦	بسبب ہونے جاگیر کے جمع بندی نہیں کی گئی		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	١٦	سکیپور	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٦٢	٣٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	۱۷	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۳	۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۸	ترووا	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	ایضاً
قنوج	۱۹	قنوج	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۹	۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲۰	امرپور	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۱	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰۳۳	۰۴۰	شامل ایضاً	شامل ایضاً	شامل ایضاً	شامل ایضاً	[illegible]	شامل ایضاً	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]
	۲۲	پرم نگر	۰	شامل ایضاً	شامل ایضاً	شامل ایضاً	۰۳۳	۰۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰

تغیر و تبدیل حدود پرگنہ جات مذکورہ بالا کا
۱۸۴۴ء سی کہ جیسا اب ہر یک پرگنہ کی حدود قرار پائے

یہہ پرگنہ بندی جو ابتک قایم تھی اسمین اکثر دیہات ایک پرگنہ کے دوسرے پرگنہ کے مابین واقع تھی مستر مازین گنس صاحب کلکٹر بعد استمزاج صاحبان صدر کے نیا پرگنہ بندی تجویز کیا کہ اوسکی رو سی موضع حاجی پور بران وجہلی پور ودیو رئیان جنوبہ پرگنہ سوکرہ اس ضلع مین ضلع مین پور مین شامل ہوا اور تین سو اٹھائیس موضع کا داخلہ رج اسی ضلع مین اسمین پرگنجات کی حسب ذیل ہوا

تفصیل		اعظم نگر	قایم گنج	کمپل	شمس آباد و تحصیل	شمس آباد تحصیل حضور	بیر گانو محمد آباد	بھوجپور	پہاڑہ	چھبرامئو	تالگرام	سوکرہ	تروا ٹھٹیا	قنوج	میزان
دیہات کہ خارج ہوئے اور دوسرے پرگنہ مین آئے		.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیہات کہ اور پرگنہ سے شامل ہوئے		[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعداد دیہات ہر پرگنہ کی بموجب قرار داد جدید	معافی	+	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
	خالصہ	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	محل ایک سے زائد مالک	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	آبادی	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	غیر آباد	.	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	+	[illegible]	[illegible]	
تعداد جمع ہر پرگنہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اور ٹھٹیالی و برنہ وسکت پور وامرت پور رو کہا گیا ہے سیو دیرم نگر بدستور رہا بیر گانو محمد آباد ایک پرگنہ اور قایم گنج و کمپل ایک اور ٹھٹیا و تروا ایک پرگنہ ملکر شامل ہوگیا اور سکت پور و سوکرہ وسکراوہ ایک تحصیلداری اور چھبرامئو و تالگرام ایک تحصیلداری ہونا تجویز ہوا باقی تحصیلدار بدستور رہی مگر حضور تحصیل کے کچہری کا مقام محمد آباد و ٹھٹیا کی تحصیلی کا مقام تروا اور سکت پور کی کچہری تحصیلی کا مقام

مقام ابیر واقرار پایا اور اس انتظام کی منظوری گورمنٹ سی حسب الحکم نمبر ۱۴۸۵ مورخہ ۲۰ جون ۱۸۶۳ء بذریعہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۶۳ء نمبر ۲۶۳ ہوئی اور اسکا اجرا من ابتدای مئی ۱۸۶۳ء ٹھیرا اور جیسا حدود اب قرار پایا اسکا نقشہ ہرایک پرگنہ کا بقید حدود ہمرد بیہ مرتب ہوکر ہرایک پرگنہ کی بیان مین شامل کیا گیا اور قومیت زمینداران کا جداگانہ رنگ نقشہ پرگنہ پر کیا کہ بادی النظر مین ہریک پرگنہ مین تصرف ہر قوم کا دریافت ہوسکی اور جو آبادی کلان وشہر قصبہ ہریک پرگنہ مین ہی یا کوئی عجیب امر واقع ہر پرگنہ ہی اوسی پرگنہ کی تحت مین درج کیا گیا اور ہرایک قوم کا غلبہ جسطرح ہرایک پرگنہ مین ہوا جہان تک دریافت ہوسکا وہ از روی تحقیقات قلمبند ہوا

دوری پانی جاہ ہریک پرگنہ کا بحساب فٹ انگریزی از روی تجربہ وپیمایش

ہریک قصبہ دیہ پرگنہ مین جسقدر دوری پر پانی جاہ سے نکلتا ہی بحساب فٹ انگریزی موافق پیمایش صحیح کے ذیل مین لکہا ہی اگرچہ دوری پانیکی جاہ ہر ایک آبادی بلکہ ہرجاہ مین مختلف ہی اور سب جاہ ہرایک گانو کی فاصلہ پانیکا لکہنا موجب طوالت ہی مگر تخمیناً کے واسطی یہ کافی ہی اور یہہ فاصلہ اس اندازسی لکہا گیا کہ ہرایک پرگنہ کی ہرچہار سمت اور مابین کا ایک ایک دو دو گانو اور خاص قصبہ کا اندر پانی لکہنی مین آیا ہے فقط اور سر دیہ کی نقشہ انگریزیمین جو عمق جاہ کا لکہا وہ صحیح نہین ہے اسواسطی ہمکو اسی اہتمام مین یہہ پیمایش کرانا پڑا اور ماہ جولائی ۱۸۶۸ء مین یہہ سب پیمایش پانیکی ہوئی ہی اگرچہ اس موسم مین احتمال بڑہ جانے پانیکا ہی مگر عمق جاہ بہرکیف صحیح ہے

نام پرگنہ	دیہات شرق			دیہات غرب			دیہات جنوب			دیہات شمال			مابین پرگنہ			قصبہ		
	نام موضع	خالی	پانی	نام موضع	خالی	پانی	نام موضع	خالی	پانی	نام موضع	خالی	پانی	نام موضع	خالی	پانی	نام موضع	خالی	پانی
بٹیالی	اسک	۲ فٹ	۵ فٹ	گربو کلاں پنہرا بہوما ڈیولپور گنیش پور بمبہ	۱۱ فٹ ۱۸ فٹ ۱۹ فٹ	۴ فٹ ۵ فٹ ۲ فٹ	پیرساے گوڈا	۴۱ فٹ ۱۲ فٹ	۲ فٹ ۴ فٹ	دونڈوارا	۱۶ فٹ	۵ فٹ	.	.	.	قصبہ بٹیالے	۲۴ فٹ	۲ فٹ
برنہ	دیوپورہ	۹ فٹ	۵ فٹ	.	.	.	سکرتو کنارہ ندی کہالے	۴۴ فٹ	۹ فٹ	.	.	.	کہاتہیر	۲۱ فٹ	۵ فٹ	برنہ خاص	۲۴ فٹ	۲ فٹ

نام پرگنہ	دیہات شرق: نام موضع	دیہات شرق: خالی	دیہات شرق: بانی	دیہات غرب: نام موضع	دیہات غرب: خالی	دیہات غرب: بانی	دیہات جنوب: نام موضع	دیہات جنوب: خالی	دیہات جنوب: بانی	دیہات شمال: نام موضع	دیہات شمال: خالی	دیہات شمال: بانی	مابین: نام موضع	مابین: خالی	مابین: بانی	قصبہ: نام موضع	قصبہ: خالی	قصبہ: بانی
اعظم نگر علی گنج	امروہے اسمعیل گنج اصل پور	۱۸ فٹ ۵ فٹ	۴ فٹ ۴ فٹ	بجھرا	۱۱ فٹ	۴ فٹ	سرائے کنیا کوکر پور سرونٹ بچری	۴ فٹ ۴ فٹ ۸ فٹ ۴۴ فٹ	۴ فٹ ۴ فٹ ۶ فٹ ۴ فٹ	سکندر پور سالباہن رامپور دریا گنج بہرکن	۱۴ فٹ ۱۰ فٹ ۲۸ فٹ ۱۰ فٹ	۸ فٹ ۴ فٹ ۱۳ فٹ ۶ فٹ	انگرا	۲۴ فٹ	۴ فٹ	علیگنج	۲۶ فٹ	۵ فٹ
تحصیل شمس آباد	لودھی پور کنکھو کسری املیا	۲۴ فٹ ۵ فٹ ۴۴ فٹ ۲۵	۳ فٹ ۵ فٹ ۴ فٹ ۷ فٹ	پلکھنا نوگانو متصل ایضاً کوٹھی بستی کلہ تیہان نکا جراد [illegible] برانکو	۲۰ فٹ ۷ فٹ ۳۱ فٹ [illegible] ۲۲ فٹ ۲۳ فٹ	۸ فٹ ۵ فٹ ۶ فٹ ۶ فٹ ۲۵ فٹ ۶ فٹ	بکھوچوکی سرواناگر نواب گنج دائرہ سرائے کنگولی جنبہ بجوری جہانگیر گنج	۱۵ فٹ ۴ فٹ ۲۰ فٹ ۱۲ فٹ ۲۲ فٹ [illegible] ۳۲ فٹ	۴ فٹ ۷ فٹ ۸ فٹ ۷ فٹ ۶ فٹ ۴ فٹ ۵ فٹ	اودھیر پور سرائی نخنک پور البر پور کاکا پور کورا پور	۱۲ فٹ ۱۴ فٹ ۱۲ فٹ ۱۲ فٹ ۱۲ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ ۸ فٹ ۴ فٹ ۴ فٹ	روشن آباد بشابا سرکلاوند چاند گنج ایضاً کوسبان ہیرا	۳۰ فٹ ۲۴ فٹ ۲۲ فٹ ۳۴ فٹ ۲۲ فٹ ۴۴ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ ۷ فٹ ۶ فٹ ۷ فٹ ۷ فٹ	قصبہ شمس آباد بسائرہ ایضاً ایضاً سرائے	۴۲ فٹ ۳۴ فٹ ۱۴ فٹ	۲ فٹ ۸ فٹ ۱۰ فٹ
قائم گنج	عطا پور	۲۴ فٹ	۴ فٹ	پٹیالی	۲۴ فٹ	۸ فٹ	۰	۰	۰	مندول	۲۴ فٹ	۴ فٹ	جلولی	۲۴ فٹ	۸ فٹ	آزاد سرائے قائم گنج مرکز قائم گنج	۱۸ فٹ ۴۴ فٹ	۲ فٹ ۹ فٹ
کمپل	اودیر پور واقع ترائی	۱۲ فٹ	۱ فٹ	جاسیوارہ اتساو نگر سکندر پور راگو	۱ فٹ ۷ فٹ ۷ فٹ	۶ فٹ ۵ فٹ ۲ فٹ	جوند پور مردرے کنپا میرکا پور	۳۳ فٹ ۴ فٹ ۳۴ فٹ ۳۴ فٹ	۱ فٹ ۴ فٹ ۴ فٹ ۳ فٹ	ایپور بہرت پور ترائی سوحپور تہر	۳۲ ۳ فٹ ۲ فٹ ۱۱ فٹ	۸ ۱۰ فٹ ۷ فٹ ۴ فٹ	نظام الدین پور جوک پور کرکرکھیڑا	۴۴ ۵ فٹ ۴۰ فٹ	۸ ۸ فٹ ۵ فٹ	قصبہ کمپل ایضاً مدری سرائے	۲۸ ۴۸ فٹ	۲۰ ۶
شمس آباد تحصیل حصور	مہونی حد پور سرائے	۲۸ فٹ ۲۳	۱۲ فٹ ۸	شک واقع کہیرہ	۵۱ فٹ	۸۰ فٹ	ارجن پور بارہ خاص مدنپور	۴۴ ۴۴ ۴۰	۸ ۸ ۱۰	۰	۰	۰	بیم کردار کمپو پور	۱۰۴ فٹ ۰۳۴	۰۵ ۰۶			

نام پرگنہ	دیہات شرق			دیہات غرب			دیہات جنوب			دیہات شمال			مابین			قصبہ		
	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی
محمد آباد بیرگانو	سوہی	۲۰	۸				سسک پور کرتیبا	۴۴ ۲۶	۷ ۹				سکھوا گیدپور	۳۰ ۲۲	۹ ۲	قصبہ کا محمد آباد خاص	۱۴ ۲۴	۷ ۸
بہارہ	شاہ کچہری [illegible]	۴۱	۷	بہادپور حسینی دروازہ اربا گنگولی	۲۹ ۳۰ ۰۳۳ ۳۴	۷ ۷ ۱۳ ۷	مہرد پور سہجو نورہا	۴۲ ۴۱	۱۴ ۱۰				بہولی پور سک پور مدہ پور	۴۵ ۳۸ ۴۰	۸ ۰۱۲ ۰۵	فتح آباد شہر	۳۶	۳
بہوج پور	سجوڑہ نگاداد گنگا گنج مونا پور گردسی	۴۰ ۳۶ ۴۶ ۴۴ ۴۴	۱۳ ۱۰ ۹ ۹ ۶	رندھے چورسا بہوجکلا مان بیی	۲۴ ۲۴	۳ ۰	بہوک پور کسب	۲۸ ۳۷	۷ ۴	اولیا پور یعقوب گنج لین گاناتھ	۱۴ ۴۴ ۴۳	۱۳ ۱۲ ۷	مہرو پور مخنل جہانگیر گنج آلو پور	۳۰ ۲۹ ۲۹	۰ ۷ ۸	قصبہ بہوج پور خاص	۴۰	۱۳
چھبرامئو	قاسمی تار سکندر پور آرہ پور شنکر پور ونکھیر پور	۴۴ ۳۴ ۳۲ ۳۳	۳ [illegible] ۳ ۳	کمہولے چاندو پور الصاف گنج سرائے	 ۱۱۸ ۱۸ ۱۹	 ۴ ۳ ۳	خانپور کس دعا جعفر آباد الصاف آباد ابراہیم بہکیم پور	۰۱۹ ۲۲ ۲۴ ۹	۲ ۱ ۵ ۰۱	سرائے گوپال گہبلوی خاص اودت پور لولی دین پور مرید پور کرنولی لہبرا پور	۱۹ ۲۵ ۰۲۹ ۰۳۳ ۱۶ ۲۹ ۳۳	۳ ۳ ۲ ۴ ۱۲ ۳ ۴	بسل پور نوکا[illegible] محمود پور خوجی پور گھمو پور سوار ریبوڑ	۲۱ ۲۴ ۰۲۱ [illegible] ۰۲۱ ۲۲	[illegible] [illegible] ۱ [illegible] ۳ ۱۴	چھبرامئو ایضاً متصل دروازہ کوتبی [illegible] بازار محمود گنج	۲۷ ۲۸ ۲۴	[illegible] ۰۳ ۳

پرگنہ نام	دیہات شرق: نام موضع	خالی	پانی	دیہات غرب: نام موضع	خالی	پانی	دیہات جنوب: نام موضع	خالی	پانی	دیہات شمال: نام موضع	خالی	پانی	مابین: نام موضع	خالی	پانی	قصبہ: نام موضع	خالی	پانی
تالکرام	اونچی	۴۷	۲۰	آدم پور	۰۱۶	۲	گوبند پور	۳۰	۳	تندیج	۲۸	۸	سکرا	۲۹	۰	قصبہ تالکرام	۲۷	۵
	مادہونگر	۲۹	۲	بمرولے	۰۱۹	۲	طاہ پور	۴۳	۴	دارجعہ			بیادر					
	بچھ پورہ	۴۷	۰۳	تنیور	۰۲۳	۱۲	بہونیوی سرائے	۳۳	۴				سراجپور	۳۳	۱۰			
	تیرارلو	۳۳	۰۲	سلہوپور	۰۴۴	۱۰	بچہراون	۲۲	۲	بقاً متصل پل	۴۳	۱۰	سرزعہ شیرپور سنگولی	۲۸	۸			
	بیگوان	۳۳	۲	دلیداد پور	۱۲	۷							تماسو	۲۲	۶			
				دوارکا پور صدیجو	۰۴۴	۱۱							ایضاً	۴۴	۲۵			
سوکہہ	گلستان	۱ فٹ	۷ فٹ				لاکہہ	۱۸ فٹ	۵ فٹ				مادہی	۱۸ فٹ	۴ فٹ	سوکہہ		
	ایضاً	۲۷	۲ فٹ	خانپور	۳۳ ۵ دکہہ	۷	ایضاً	۱ فٹ	۴ فٹ				مڑہ پورہ	۵ فٹ	۴ فٹ			
	اندرگڑہ	۲۳	۱۳	سیسوپور	۲۶ ۸ نجہ	۹	ایضاً	۱۸ فٹ	۴ فٹ				کسیپور	۲۷	۰۳			
	سلیمپور	۲۸	۰۴				روسین	۲۲ فٹ	۴ فٹ									
	روڈپور						ایضاً	۲۶ فٹ	۸ فٹ									
سکراوہ	سوسی پور	۰۱۸	۱۳	بی بی پور	۱۸ فٹ	۷ فٹ	مزہی	۲۰ فٹ	۱۱ فٹ	دوبابا	۲۳	۱۷	نکلہ کہیم کرن	۱ فٹ	۲	قصبہ سکراوہ داخل قلعہ	۶ فٹ	۶ فٹ
	نوہنم	۳ فٹ	۳ فٹ	صدرپور	۱۵	۰۱۴				بیرپور	۱۶ فٹ	۹ فٹ				ایضاً	۳ فٹ	۳
				وہدونے	۲ فٹ	۱۴ فٹ										فخرالدین نگر		
				شیرنقی آباد	۰۲۵	۰۱۳										اناوقصبہ سکراوہ	۰۲۲	۵
سکت پور	بروے	۳۴ فٹ	۲ فٹ	سکیدرمل	۸ فٹ	۴ فٹ	ارایسو	۲۷	۱۵	کرک پور	۸ فٹ	۲ فٹ	بالکنیا اودم	۲ فٹ	۲ فٹ	بسایاپور	۳۴ فٹ	۳ فٹ ۲ انچہ
	بسیرن	۲۰	۶ انچ				برونو کلان	۳۴ فٹ	۸ فٹ	بلندپور	۱۰ فٹ	۲ فٹ						
										علی نگر								
							بالاپور ناکہن	۲۵	۴	اسہ جسک پور	۸ فٹ	۶ فٹ	اجری خاص	۱۲ فٹ	۷ فٹ			
										الیپور	۲۶ فٹ	۶ فٹ	نکرسں	۲۱ فٹ	۱۴ فٹ			
										امرن	۲۸ فٹ	۶ فٹ						

نام پرگنہ	دیہات شرق			دیہات غرب			دیہات جنوب			دیہات شمال			مابین			قصبہ		
	نام موضع	خالے	بانی	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالے	بانے	نام موضع	خالی	بانے	نام موضع	خالی	بانی	نام موضع	خالی	بانی
بہٹا تروا	بہدوسے	۴۰ فٹ	۲۰ فٹ	بہسوی اگوس	۳۳ فٹ ۲۹ فٹ	۴۰ فٹ ۳ فٹ	اوسیر بہیم پور سرسے	۱۹ فٹ ۱۲ فٹ ۱۰ فٹ	۹ فٹ ۱۰ فٹ ۶ فٹ	کانگی مئو سیسایا کلاپور	۱۴ فٹ ۳۶ فٹ ۲۹ فٹ	۱۲ فٹ ۱۱ فٹ فٹ [illegible]	اہیر خیر نگر کورے	۱۹ فٹ ۲۰ فٹ ۱۹ فٹ	۳ فٹ ۱۰ فٹ ۸ فٹ	بہٹا جامع سروا سرائے	۳۵ فٹ ۲۲ فٹ	۴ فٹ ۳ فٹ
قنوج	راجگیر مہدیپور	۳۴ فٹ ۴۰ فٹ	۴ فٹ ۹ فٹ	جلال آباد اوگی فتح پور مرگانوہ سانگی سوی	۱۵ فٹ ۴۴ فٹ ۳۴ فٹ ۳۵ فٹ ۴۰ فٹ	۲۰ فٹ ۲۰ فٹ ۲۰ فٹ ۲۰ فٹ ۱۲ فٹ	سیہجے پور سانوتھنے مرگالوہ بہیراسس	۱۰ فٹ ۲۰ فٹ ۳ فٹ	۴۰ فٹ للعہ فٹ ۴۰ فٹ	کسکمئو کوکراپور مہدی پور سیحم ارا مہدوا انگا سورنگہ گھوری	۱۹ فٹ ۳۵ فٹ ۲۰ فٹ ۱۱ فٹ ۲۰ فٹ	۲۰ فٹ ۲۰ فٹ ۹ فٹ ۴۰ فٹ ۵ فٹ	کہماکج مئو سرائے میران مکرند نگر	۲۰ فٹ ۱۹ فٹ ۴۴ فٹ	۱ فٹ ۲۰ فٹ ۲۰ فٹ	قنوج خاص قنوج مفصل بالائے تیتہ	۱۵ فٹ ۴۰ فٹ	۶ فٹ ۴۰ فٹ
امرت پور	انگلا سلو رامان پور نکرہ کیولرام پور جلو	۱۰ فٹ ۱۰ فٹ ۱۴ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ ۲ فٹ	کمہرور گرینپور ساٹ اجی پور راہنوختی	۱۰ فٹ ۱۰ فٹ ۱۵ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ ۲ فٹ	بمبیارے سیسل پور	۱۱ فٹ ۱۴ فٹ	۱ فٹ ۱ فٹ	تعلقہ ایساپور بہناپور	۱۴ فٹ ۱۲ فٹ	۱ فٹ ۱ فٹ	اسگنج خراجیم پور وزیر پور	۱۴ فٹ ۱۲ فٹ ۱۱ فٹ	۱ فٹ ۲ فٹ ۱ فٹ	قصبہ امرت پور	۱۴ فٹ	۱ فٹ
کہمائک مئو	اصف پور سید سرائے جگر پور	۱۵ فٹ ۱۴ فٹ ۱۰ فٹ	۴ فٹ ۴ فٹ ۴ فٹ	بدن پور	۱۲ فٹ	۴ فٹ	حسیو پور	۱۲ فٹ		کھاندی دہلیا مئو	۱۴ فٹ ۱۲ فٹ		دہلیا گلال بہوسیرا	۱۴ فٹ ۲۲ فٹ	۴ فٹ ۴ فٹ	بہادر پور	۱۵ فٹ	۴ فٹ
برم نگر	دیوسی حسین پور سیا	۱۸ فٹ ۸ فٹ	۱۰ فٹ ۴ فٹ	دلیل نگر بہد نکمیہ	۹ فٹ ۸ فٹ	۸ فٹ ۹ فٹ	تیر اکبر پور	۶ فٹ	۱۲ فٹ	انتر حاجی پور سیتاپور	۷ فٹ ۷ فٹ ۸ فٹ	۷ فٹ ۷ فٹ ۴ فٹ	برتی	۸ فٹ	۴ فٹ	محمد گنج	۲۱ فٹ	۸ فٹ

باب سیوم

پرگنہ پٹیالی

یہہ پرگنہ ہو پرگوشہ غرب و شمال اس ضلع کی واقع ہی مثل تحقیقات تعلقہ بندی ہفتم ۱۸۳۴ع قصبہ پٹیالی سی بنیاد اس پرگنہ کی یہہ معلوم ہوا کہ زمان ستجوگ مین عرض دریائے گنگ کا آٹھ کوس کا تہا اور حکو نہین یہہ دریا کم ہوتا گیا ابتدائے دور مسلمانان مین یہانتک نوبت گئی اس دریا کی چوڑہی کرباد کوس سے بہی کم رہ گیا اور بہت زمین گنگ برآمد ہوئی اوس زمین مین دیہات آباد ہوتی گئے اوسوقت کی گنگا کا نشان بوڑہ گنگا ہی کہ جو اوپر سرحد اس پرگنہ کی جاری ہی مسمی منون اہیر ساکن موضع کرنور نے اس جنگل برآمد دریائے گنگ کو قابل چراگاہ مویشی دیکہکر بیان کرجواب قصبہ پٹیالی آباد ہی چہپر بندی کرکے اپنی آبادی کی اور کچہہ زمین کاشت کرکے بنام پٹیا مشہور کیا اور محصول اوسکا حاکم کو دینی لگا اور اس نواح جنگل و کنارہ دریائے گنگ کی مکانات عبادت فقرائے ہند کی بہت تہی کہ بیشتر سادہ فقیران اب بہی نکلتی مین اور سادہ اوسکو کہتی ہین کہ فقیر گوشہ نشین مجسم زندہ زمین مین دفن ہوجادین اور بعض بعد مرنیکی چنانچہ یہہ بیان زد عوام ہی کہ بعہد سب کلکٹری مسٹر ہربر صاحب کلکٹر بہادر کی مسمی رام نامی ساہوکار فرخ آباد نے ایک شوالہ تعمیر کرنا چاہا وقت کہودنی بنیاد دیوار کے زمین سے اجسام متعدد آدمیون کے برآمد ہوئے اور زمانہ سابق مین بہت مکان مندر و ٹہاکردوارہ کنارہ گنگ پر تہی علاء الدین غوری بادشاہ نے وہ مکانات منہدم کرکے یہہ قلعہ بنایا کہ جو اب پٹیالی مین ہی اور مورت بتون کی زیر دیوار قلعہ تعمیر کروادے اور شمس الدین غوری نے مومن آباد شہر بسایا کہ اب نام نہاد ویران مگر کچہہ آبادی قلیل اوسکی موجود سلطان لودی سکندر بادشاہ نے راجہ بلرام پر فوج کشی کی کہ یہہ موضع بلرام متصل کاسگنج ہی اوسوقت مین مومن آباد ویران ہوا کہ اب سوائے درگاہ خاکی شاہ کی اور کچہہ نشان وہان نہین رہا اکثر باشندہ مومن آباد کی پٹیا منوا اہیر مذکورہ بالا مین آباد ہوگئی اور زمیندارے اوس پٹیا کی بسماۃ منوا اہیر ذات دار منون اہیر کو کہ اوسنے اوسوقت کی حاکم کو جبرات کہ ہندوستانی اوسکو شگون نیک سمجہتی ہین نظر کرایا تہی مل گئی اور اوسکی نام سے یہہ آبادی پٹیالی مشہور ہوئی اوس قوم اہیر کے نسل سے اب بہی اس قصبہ مین زمیندار ہین اور برہمن وغیرہ کو اوس قوم اہیر سے بہی برو انتقال زمینداری پہونچی اور بتدریج یہہ آبادی پررونق پذیر ہوتی گئی حاکم نشین مقام ہوا اور پرگنہ قرار پایا اور شروع عملداری سرکار مین اس نواح مین جنگل بہت تہا اس علاقہ کے زمیندار سرکش تہے اور اس نواح مین بدمعاشی بہت ہوتی تہی مورد بسبب ہونے فاصلہ بعید فرخ آباد سے ضرورت رہنے ایک حاکم انگریزی کی بمقام پٹیالی ہوئی چنانچہ ۱۸۱۱ع ایک بنگلہ اندر احاطہ قلعہ کہنہ قصبہ پٹیالی عمارت مین تعمیر کرایا گیا کہ اوسکی طیاری مین سترہ سو روپیہ خرچ ہوا کہ آٹہ سو روپیہ اوسمین سے بموجب منظوری گورنمنٹ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۱۱ع خزانہ سے مجرا ہوا اور نو سو روپیہ ستر دولی تہا رضاصاحب کلکٹر نے اپنی پاس سے دیا ۱۸۱۱ع عیسوی مین تحصیلدارے پٹیالی کی جمع قریب تین لاکہ روپیہ کے تہی صاحبان بورڈ کمشنر نے بسبب شرارت زمینداران کے اور ہونا فاصلہ بعید کنب فتحگڈہ سے اوسکو معہ چند پرگنہ متعلقہ ضلع اٹاوہ و علی گڈہ کی علیحدہ اور اپنی اسسٹنٹ سکرٹری کا لورٹ صاحب کو سپرد کیا اور اون دنون مین زمیندار بہت مکان گڈہی رکہتی تہے

باب سوم

پرگنہ پٹیالی

یہہ پرگنہ ہو برگوشہ غرب و شمال اس ضلع کی واقع ہی مثل تحقیقات تعلقہ بندی ہفتم ۱۸۳۳ء قصبہ پٹیالی سی بنیاد اس پرگنہ کی یہہ معلوم ہو
کہ زمان ستجوگ مین عرض دریائے گنگ کا آٹھ کوس کا تہا اور جگہ نہین یہہ دریا کم ہوتا گیا ابتدائے دور مسلمانان مین یہانتک نوبت کی اس
دریا کی چوڑائی دو کوس سے بھی کم رہ گیا اور بہت زمین گنگ برآمد ہوئی اوس زمین مین دیہلت آباد ہوتی گئے اوسوقت کی گنگا کا نشان
بوڑہ گنگا ہی کہ جو اوپر سرحد اس پرگنہ کی جاری ہی مسمی سنون اہیر ساکن موضع کرنور نے اس جنگل برآمد دریائے گنگ کو قابل چراگاہ مویشی
دیکہ کر یہان کہ جواب قصبہ پٹیالی آباد ہی چھپر بندی کرکے اپنی آبادی کی اور کچھہ زمین کاشت کرکے بنام پٹیا مشہور کیا اور محصول اوسکا
حاکم کو دینی لگا اور اس نواح جنگل و کنارہ دریائے گنگ کی مکانات عبادت فقرائے ہندو کی بہت تہی کہ بیشتر سادہ فقیران اب بھی نکلتی
مین اور سادہ اوسکو کہتی مین کہ فقیر گوشائین مجسم زندہ زمین مین دفن ہو جاوین اور بعض بعد مرنیکی چنانچہ یہہ بیان زد عوام ہی کہ بعد
سب کلکٹری مستر ہربر صاحب کلکٹر بہادر کی مسمی [illegible] نامی ساہوکار فرخ آباد نے ایک شوالہ تعمیر کرنا چاہا وقت کہودنی بنیاد دیوار کے
زمین سے اجسام متعدد آدمیون کے برآمد ہوئے اور زمانہ سابق مین بہت مکان مندر وٹہاکر دوارہ کنارہ گنگ پر تہی علاء الدین غوری
بادشاہ نے وہ مکانات منہدم کرکے یہہ قلعہ بنایا کہ جواب پٹیالی مین ہی اور مورت بتون کی زیر دیوار قلعہ تعمیر کرادی اور شمس الدین
غوری نے مومن آباد شہر بسایا کہ اب بنام نہاد دیوان نگر کچھہ آبادی قلیل اوسکی موجود سلطان لودی سکندر بادشاہ نے جب راجہ
بلرام پر فوج کشی کی کہ یہہ موضع بلرام متصل کاسگنج ہی اوسوقت مین مومن آباد ویران ہوا کہ اب سوائے درگاہ خاکی شاہ کی اور کچھہ نشان
وہان نہین رہا اکثر باشندہ مومن آباد کی پٹیا مین آباد ہوگئی اور زمیندارے اوس پٹیا کی مسماۃ منوا اہیر قرابتدار
سنون اہیر کو کہ اوسنے اوسوقت کی حاکم کو جنرات کہ ہندوستانی اوسکو شگون نیک سمجھتی مین نظر کی ہتی مل گئی اور اوسکی نام سے
یہہ آبادی پٹیالی مشہور ہوئی اوس قوم اہیر کے نسل سے اب بھی اس قصبہ مین زمیندار ہین اور برہمن وغیرہ کو اوس قوم اہیر ہی سے برو
انتقال زمینداری پہونچی اور بتدریج یہہ آبادی رونق پذیر ہوتی گئی حاکم نشین مقام ہوا اور پرگنہ قرار پایا اور شروع عملداری
سرکار مین اس نواح مین جنگل بہت تہا اس علاقہ کے زمیندار سرکش تہی اور اس نواح مین بدعات بہت ہوتی تہی مو بسبب ہونے
فاصلہ بعید فرخ آباد سے ضرورت رہنے ایک حاکم انگریزی کی بمقام پٹیالی ہوئے چنانچہ ۱۸۱۸ء ایک بنگلہ اندر احاطہ قلعہ کہنہ قصبہ پٹیالی عام
مین تعمیر کرایا گیا کہ اوسکی طیاری مین سترہ سو روپیہ خرچ ہوا کہ آٹھہ سو روپیہ اوسمین سے بموجب منظوری گورنمنٹ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۱۸ء خزانہ
سے مجرا ہوا اور نو سو روپیہ مستر دونی ہتاز صاحب کلکٹر نے اپنی پاس سے دیا ۱۸۳۱ء عیسوی مین تحصیلدارے پٹیالی کی جمع قریب تین لاکھہ روپیہ کے
تہی صاحبان بورڈ کمشنر نے بسبب شرارت زمینداران کے اور ہونا فاصلہ بعید کسب فتحگڈہ سے اوسکو مع چند پرگنہ متعلقہ ضلع اٹاوہ
و علیگڈہ کی علیحدہ اور اپنی اسسٹنٹ سکرٹری کالورٹ صاحب کو سپرد کیا اور اون دنوں مین زمیندار بہت مکان گڈہی رکہتی تہی



نقشه پرگنه پتیالی
نام قوم
رنگ
راجپوتان
برهمنان
مسلمان
قصبه پتیالی



اور تحصیلداران کو روپیہ نہین دیتے تہے اور ایک دفعہ سدہ پور ...
معہ پرگنات پٹیالی وغیرہ علیحدہ ضلع ہوا ۱۸۲۳ء مین بٹ صاحب مجسٹریٹ نے رپوٹ شرارت زمینداران اس نواح کی کی
بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۶ جون ۱۸۳۳ء مستر ہربرٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر سدہ پورہ کی جنٹ مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور فوجداری کا اختیار انکو دیا
گیا بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۶ مارچ ۱۸۳۸ء فوجداری شکست ہوئے مگر کچہری کلکٹری پٹیالی مین بدستور رہے پہر وہ ضلع شکست ہوگیا اور
پرگنہ پٹیالی اس ضلع مین شامل تحصیلداری اعظم نگر ہوا اب قوم اہیران نواحی اعظم نگر نے فساد کیا اور کہنے سنا انکو نہایت بدعت کی بموجب
حکم گورنمنٹ اضلاع غربی مورخہ ۲۶ ماہ مئی ۱۸۶۲ء لمبر ۱۲۷۸ اور منظوری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۲۶ اپریل سنہ الیہ کی ذیبار
صاحب اوسنل ڈپٹی کلکٹر مبلغ بارہ ہزار روپیہ ذات اور بارہ عملہ کے اس مقام پٹیالی مین رہنا تجویز ہوا اور تحصیلداری اعظم نگر اس ضلع سے
اور ایک تحصیلدار سکیٹ کی مین پوری سے اور ایک تحصیلدار کاسگنج کی ضلع بداؤن سے علیحدہ ہوکر ایک چہوٹا ضلع پٹیالی قرار پایا چنانچہ
جون سنہ ۱۸۶۵ عیسوی سے پرگنہ اعظم نگر و پٹیالی و برنہ اس ضلع سے علیحدہ ہوا مگر حکم گورنمنٹ
یہہ ہی کہ دنیا رو صاحب حاکمان ضلع فرخ آباد مین لکہی جاوین گی اور مثل مقدمہ ہر یک تحصیلدار کا علیحدہ علیحدہ رکہا جاویگا اور نقشہ جات
حسابات وغیرہ بابت مال دیوانی کے حسب ضابطہ پاس صاحبان کلکٹر و مجسٹریٹ اون اضلاع کی جنکی ضلع مین یہہ پرگنات ابتک شامل تہی
مرسل ہوا کرین چنانچہ کچہری کلکٹری اس ضلع کی ابتک علیحدہ ہے اور پٹیالی خاص مین مقام حاکم صدر ہے اور یہہ پرگنہ مشتمل
او پر للعہ محال کے اور اس پرگنہ مین زیادہ تر زمینداری قوم کایتہ کی ہی اور روہیلون کی عملداری مین راجہ ہرپرشاد قوم کایتہ
بسرکار نواب حافظ رحمت خان بریلی والہ کی بہت اقتدار رکہتا تہا کہ بر وقت آنی نادرشاہ بادشاہ ایران کے دہلی مین یہہ راجہ
ہرپرشاد منجانب سرداران روہیلکہنڈ کی سفیر تہا اور ہرپرشاد کو بہت عروج ہوا چند مواضع زمینداران اس پرگنہ مین اوسنے خرید کی
اور ایک بڑا احاطہ لعمارت پختہ بنایا اور اوسمین دو تین قطعہ حویلی ہمکانات متعدد بنائے اب اوسکی اولاد اس قصبہ مین موجود ہے
مگر کچہہ بہت آسودہ حال نہین زمینداری دیہات سی اپنی اوقات بسر کرتے ہین قصبہ پٹیالی مین بازار مختصر ہی سب قوم رہتا ہی مگر زیادہ
تر قوم کایتہ کی آبادی ہی اور یہان کی کایتہ گوت کو دیہما وسرآف دسور کہتا ہین شنود ہرم مین یعنے عقدے شکار و شراب سی پرہیزگار
ہین اور قصبہ پٹیالی کی قریب موضع دوندوارہ مین نواب احمد خان بنگش نے ایک گنج بسایا اوسکا بازار بہت وسیع و بارونق
ہی اور اوس آبادی کا نام احمد گنج مشہور چنانچہ دفتر مین احمد گنج دوندوارہ لکہا جاتا ہی اور کچہری منصفی اسی مقام دوندوارہ مین ہے
اور کوی آبادی لایق خاص تذکرہ کے نہین ہے فقط

پرگنہ اعظم نگر علی گنج

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ہے پرگنہ شمس آباد سے علیحدہ ہوا اور اوسکا کوئی قصبہ اب مشہور نہین ہے مگر ثابت ہوا کہ عملداری اصل ...

اسلام مین اعظم خان ایک حاکم پرگنہ شمس آباد کا تہا اوسنے موضع کو دیسہ کی گڈہی بہول سنگہ ٹہاکر کی اپنی قبضہ مین لیکر اوسکی گرد آبادی کے اور بازار ڈالا اور اپنی نام سے اوسکا نام اعظم نگر مقرر کیا اور واسطی سہولت تحصیل ورقبای نام اپنی کی یہہ اعظم نگر مقرر کرکی تحصیلدار علیحدہ کیا اب وہ گڈہی وآبادی ویران ہی مگر کہیڑہ اونچا اوس گڈہی کا موجود اور بنام بہول گڈہی مشہور اور اعظم خان کی بنائی ہوے دکانون کی کچہہ علامات ونشانات ہین اور مواضعات یاد ہینہ مین منجملہ پرگنہ شمس آباد کی بنام ہینہ اعظم نگر تین سو دو موضع کہ اوسمین آٹہہ ویران زراعت ندارد اور دو سو چورانوی آباد اور تین قسمت اوسمین لکہی جاتی تہی موضع اعظم نگر موضع ... موضع بہرکہن اور ۱۲۲۹ فصلی کی واسلباقی مین ... اس پرگنہ کا لکہا گیا ہی اور راجہ جیچند والی قنوج کی اولاد سے راجہ نول سنگہ موضع رام پور بہامین آباد ہی اوسکا حال منفصل بیان حال علداری ہند ومین تحریر ہوگیا احتیاج مکرر تحریر کی نہین ہی گر اس پرگنہ مین قوم ٹہاکر کیٹہا بکثرت ہی مشہور ہی کہ اونکا جا لبند رہی اگر بعد راجہ کہو راس پرگنہ کی دیہات پر قابض ہوا اور اول موضع کہی بواری مین بسا اور اوسکی اولاد و برادری کی گئی ہوے اور دیہات مین پہیل گئی چنانچہ علداری نکش مین زمینداران موضع انگریا وغیرہ کی قوم ٹہاکر کیٹہا بہت تعلقہ دار تہی ۱۱۶۸ فصلی مین ... جمع کا تعلقہ نگریا دو بود بنام تیج سنگہ ... م تعلقہ بہکون وغیرہ جمع ... بنام سادہان سنگہ پدر تیج سنگہ اور جیترا وغیرہ ... جمعی ... بنام بخت بلند خان تحریر ہی اور بنظر اوس بام مین انکی تعلقہ داری کا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ۱۱۶۸ فصلی مین مسمی دلاور علیخان عامل پرگنہ اعظم نگر کا تہا اوسنے مکان تحصیلی کا بنایا کہ جسمین اب کچہری ہوتی ہی اور دلاور علیخان کی مہر کا یہہ مضمون تہا دلاور کردہ ... نگہدار اور دلاور علیخان قوی تن دشتہ زور تہا مشہور ہے کہ اوسکی تلوار دس سیر پختہ وزن کی تہی اور دلاور علیخان مذکور سادہان سنگہ کا بیٹا اور تیج سنگہ کا بہائی تہا اور مسلمان ہوکر نواب بنگش کا چیلہ ہوا اور مسمی کیسری سنگہ ٹہاکر کیٹہا انگریا کا مسلمان اور چیلہ نواب بنگش کا ہوکر اوسکا نام باز بہادر خان ہوا اوسکا بیٹا بخت بلند خان تعلقہ دار مذکورہ بالا تہا اب سادہان سنگہ و تیج سنگہ و بخت بلند خان کی اولاد انگریا مین موجود اور مفلس تباہ مین اور جیترا کنور ہمیر سنگہ اولہ کی قبضہ مین ہوے انتقال گیا اور دلاور علیخان مذکورہ بالا کی اولاد اب اس پرگنہ مین نہین تباہ ہوکر نکل گئی اب فرخ آباد مین ہین اور ۱۲۰۶ ... م جمعی ... تعلقہ کاظم خان قوم پٹہان آفریدی ساکن ... نام تحریر ہے شروع علداری مین اونکا تعلقہ سکیت ہوا اور خاص زمینداری کی موضع اونکی تصرف مین رہی اوس کاظم خان کی اولاد سے اب مسمی ... نامی جیراسیان متصفی قایم گنج مین نوکر ہے اب کوئی رئیس متمول و باعمود نہین ہی اور جو آبادی لایق تذکرہ اس پرگنہ مین ہین ذیل مین ہین

موضع کوٹ متصل علی گنج ہی اکبر بادشاہ نے اس موضع مین کہیڑہ کی اوپر قلعہ بنایا تہا اس باعث سے اسکا نام کوٹ اکبر پور مشہور ہوا اور عہد بنگش مین رائے بہول داس قوم کایتہہ عامل پرگنہ شمس آباد و اعظم نگر کا اور بسنت راے دیوان نواب بنگش کا ساکنان اسی گانو کی تہے اونکی عمارت پختہ بنائی ہوئی ہی اونکا بہی بہت عروج رہا اور اکبر پور کوٹ اونکی معافی مین تہا کہ عمل انگریزی مین ضبط ہوا اور ان لوگونکی بہت زمین معافی دی ہوئے غیرونکو بہی نسبت رہائی کی وارث کوٹ مین موجود مگر مفلس ہین اور بہول داس کی اولاد اس ضلع مین نہین ہی بہر کیف کچہ تعلقہ مین مسلمان بہی ہین اونکی ابوعہد بادشاہ اسلام سی مشہور ہی لیکن یہہ بہی بہت نادہند اور

وشہور ہ تیشت تہی کہ اوسی نادہندی سے اونکی زمینداری نیلام ہوکر خریدسرکار ہوئے اور خام تحصیل ہی اور یہہ ہی بہت آدمی ہین اب اونکی اوقات کہیتی سی ہی اسی موضع مین جمال شہید کی درگاہ ہی وہان ہر روز پنجشنبہ شیرینی و چادر چڑہاتی ہین

کودلیا اس گانو مین ایک کہیڑہ ویران بنام کالسین عرف کلیا واقع ہی اور اوسکی نیچی ایک جہیل اسی نام کی مشہور اور اوس کہیڑہ پر مٹہہ کالسین کا واقع اور ایک مورت اوس مٹہہ مین بنام کالسین موجود اوسکی پوجا برزرو وشنبہ قوم ہنود کرتی ہین اور مستر ٹرنیم صاحب نی پانچ روپیہ خرچ کرکے اوسکی مرمت کرائی تہی اب پہر مرمت طلب ہی اور قبل عملداری سرکار کی معاملہ عظیم مین فیما بین زمینداران اس نواح کی اسی مٹہہ پر قسم ہوتی تہی

دریای گنج کی نیچی ایک بڑا تالاب بطور جہیل ہی پانی اوسکا کبہی خشک نہین ہوتا او کہتی ہین سابق مین دریای گنگ یہان جاری تہا اور اس موضع مین ایک لڑکی راجپوت کی ناکتخدا تہی وہ کچہہ کہا تی تہی او نہ پیتی تہی اور بنام دیبی مشہور تہی اکثر آدمی اوس سے اپنی التجا رجوع کرتے اور دوسری کی دلکی بات بتلا دیتی تہی اور دعا اور بددعا اوسکی کو تاثیر تہی دس بارہ برس ہوئے وہ ضعیف ہوکر مرگئی اور تاحیات اوسکی بہت آدمی وہان جمع رہتی تہی

قصبہ علی گنج کو سنہ ۱۱ ہجری مین یاقوت خان عرف خان بہادر نی رقبہ دیہہ پورہ و برکش پور وکیل ٹہا مین آباد کیا اور قلعہ بہی متصل آبادی کے بنایا کہ اب وہ ویران ہی اور یہہ یاقوت خان خواجہ سرای ایک سردار سرکار نواب بنگش کا تہا اور یاقوت خان کی مہر مین یہہ مضمون کندیدہ تہا یاقوت سرخرو ز طفیل محمد ہست اور اوس قلعہ مین ایک زیارت کا مکان او گوشہ شمال و غرب کی ہمزا شہید کا ہی اوس زیارت پر ہر روز پنجشنبہ عوام الناس شیرینی چڑہاتی ہین اور لاش اس ہمزا شہید کی موضع پیپا پرگنہ شمس آباد مین ہی مگر یہہ کہتی ہین کہ خون اوس ہمزا شہید کا یہان گرا تہا وہی بنیاد اس زیارت کی ہوئی اور یہہ مکان زیارت کا بہی یاقوت خان نی بنوا دیا تہا اور اوپر دروازہ قلعہ منہدمہ کے ایک پتہر کی اوپر تاریخ آبادی قصبہ و قلعہ کی بقلم جالی معمار کی اس عبارت سی کندہ ہی جو یاقوت خان سمو المکان بنا علی گنج خوشتر بنا و ز بس خوبی و حسن ترتیب آن بہر کشور و ملک شہرت فتاد خدایا ز چشم بدش دور دار کہ اینست معمورۂ دین و داد سروشش دعا کرد سال گفت علی گنج آباد فرخندہ باد اور خان بہادر قایم جنگ کی ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی نعش کو ہاتہی اوسکی سواری کا معرکہ جنگ سی قصبہ مین لی آیا تہا اور وہ ہاتہی بہی یہان پونہچ کر مرگیا اوس ہاتہی کی قبر بہی اسی یاقوت خان کی مزار کی متصل زیر درخت برگد کی ہی ہر پنجشنبہ بہت حاجتمند شیرینی چڑہاتی ہین اور یاقوت خان بہت خوش نیت تہا کہ خدا گنج و یاقوت گنج متعلقہ اس ضلع و کاسگنج ضلع ایٹا اوسیکا آباد کیا ہوا ہی اور تحصیلداری و تہانہ سرکاری قصبہ علی گنج مین رہتا ہی اس قصبہ کی کچہہ عمارت پختہ اکثر شکستہ ہی ایک مندر پختہ قوم سراوگیون کا اچہا بنا ہی

سرای اگہت اب اوسمین پٹہان طوی آباد ہین اور اونکو بہت دیہات زمینداری اب ہوگئی اور فی الحال کچہہ عزت دار و آسودہ ہین اور اس موضع مین کہیڑہ ویران بلندی اوسکو مقام ریاضت اگست منی کا مشہور کرتی ہین کہ سابق مسکن اوسکی تذکرہ مین اور وجہ تسمیہ اس گانو کی اوسی اگست منی کی نام سے کہ غلط العام سی بتدریج اگہت لفظ ہوگیا اور کہیڑہ سی مین چار برس ہوئی دفینہ بہی

باب سیوم

وغیرہ ملا تہا پہلی زمینداری قوم اہیر و کایتہان کی تہی قوم ٹھاکر تہی پٹہان مئوسی اکر دس موضع پر متصرف ہوئے اور ایک سرا اس موضع کی متصل ۱۰۹۶ھ ہجری مین بعہد عالمگیر بادشاہ کی خضر خان وغیرہ افغانان نی بنائی تب سی سرائے گنت مشہور ہوا وہ سرائے بالکل مسمار ہوگئی ایک مسجد اب بہی قایم ہی اور اوس سرائے کی دروازہ پر ایک پتہر لگا ہوا تہا اب وہ اوپر دروازہ حکیم ہند خان پٹہان کی پڑا ہی کی اوپر یہہ مضمون کندہ ہی نہم جمادی الثانی ۱۰۹۰ہجری مطابق ۲۹سنہ عہد بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر جاگیر نواب الہام اللہ خان عمل فوجداری میرزا امیر بیگ سرائے بنا کردہ خضر خان و محمد خان و رسول خان تو یہ مرتب شد

پرگنہ برنہ

یہہ پرگنہ حد غربی اس ضلع کی واقع ہی عہد سلطنت مین یہہ پرگنہ ٹہراتہا راجہ راٹہور والی قنوج اور راجہ کہور نے جب بادشاہ غوری سی شکست کہائی اوسکی خاندان کی آدمی باقیماندہ جو راجپوتانہ کو نجاسکی وہ اس پرگنہ مین رہ گئی اور جب اونکی کئی خاندان وہان ہوئے اونہون نے برنہ برہمنون کو سنکلپ کردیا اور آپ سونہار مین جا بسے اسی سبب سے ایک حصہ بنام پرگنہ سونہار اس پرگنہ سی جدا ہوگیا چنانچہ پرگنہ سونہار مین ٹہاکر راٹہور معروف نوگہرو سراب بہی قابض اور اس پرگنہ مین برہمن متصرف رہی مگر بہ تدریج چند موضع ان برہمنان کے ہاتہ سے قوم کایتہہ و دیگر اقوام کو منتقل ہوئے اب اونتیس موضع سے یہہ پرگنہ مشتمل ہے اور تفصیل اقوام زمینداران ذیل مین ہے برہمن ۱۵م ٹہاکران ۲م کایتہہ ۲م اہیر ۲م مسلمان ۱م ملکیت سرکار ۲م اور یہہ ملکیت سرکار بہ سبب پڑتی باقی کے از روئے خرید نیلام حاصل ہوئے اور رقبہ وغیرہ جملہ حال اس پرگنہ کا تیرہیہ نمبر سے واضح ہی اور کوئی آبادی یا رئیس لایق تذکرہ خاص اس پرگنہ مین نہین اور یہہ پرگنہ متعلق تحصیلدار اعظم نگر علیگنج ہی اور نقشہ اس پرگنہ کا بقیہ حدود ہر دیہہ در نگ ہر قوم کی آئندہ شامل ہے

نقشه پرگنه برنه ضلع فرخ آباد

نام قوم	رنگ
راجپوتان (عن چوهان)	
برهمنان	
کایته	
مسلمان	
سرکار	
اهیر	




نقشه پرگنه شمس آباد ضلع فرخ آباد

باب سیوم

پرگنہ شمس آباد

یہ پرگنہ سمت شمال قنوج آباد سے جانب غرب اور اعظم نگر و شمس آباد خصوص تحصیل و محمد آباد و بیر گانون و امرت پور اسی پرگنہ سے جدا ہوا
بنا اس پرگنہ کی اور آمد و دخیل اقوام زمینداران کا باصطلاح زبان زد خاص و عام ہے کہ پہلی زمانہ مین یہہ مقام جو اب شمس آباد کی نام سے
مشہور ہے اوسکا نام کہور تہا اور راجہ جی چند کی اولاد سے جیسکہ دیو یہان کا راجہ تہا کہ اوسنی یہہ مقام قلب کہ تین طرف اوسکی جنگل اور
ایکطرف شمال کی دریای گنگ تہا کہ اوس دریا کی اجرا کا نشان کنارہ ترائی اور بودہ گنگا سے ظاہر ہے اس مقام کہور مین بنایا اور پہلی قوم
بھیارہ کہ زمیندار تہی بسبب نافرمانی کی اونکو قتل و خارج کیا اور ٹہاکران ہرکیگوت کہ سردار و ملازم لشکر راجہ مسطور کے تہی تمام پرگنہ
مین پہیل گئی اور اپنی بود و باش اختیار کی چنانچہ لنگا پار امرتپور و مہر آباد مین ٹہاکر بنوار قابض ہوئے اور اونکا ایک سردار موضع
کہوسا مین رہتا تہا کہ اب وہ موضع شامل قریہ کرنپور کہاٹ ویران مطلق ہے زبردست ہوگیا اور مقابلہ اوس راجہ کہور سے کرنی لگا کہ راجہ مذکور
نے بہ فوج کشی معرفت پربت رای کاتہہ سکسینہ اپنی دیوان کی اوسکا اخراج کیا اور علاقہ کہوسا پربت رای اپنی دیوان کی جاگیر مین کر دیا
اوسی باعث سے اوس کاتہہ کا لقب گہریا ہوا اور اوسکی اولاد اب تک سولوین پشت مین جملہ پرگنجات مرقومہ بالا کے
اس پرگنہ سے خارج ہوئے قانونگو ہین اور اونکا ال یعنی گوت گہریا مشہور ہے اور کہوسا لیسی وہان کی سردار ٹہاکر بنوار کو خارج کیا مگر
اوسکا قوم اوس پرگنہ مہر آباد و امرتپور مین بہت پہیل گیا اور اوس سردار ٹہاکر بنوار کی اولاد سے الونجا ہونا ملک شاہ اودہ مین جاگیردار بقدر
ہوئے کہ اب بہی بہت علاقہ اوسکو وہان ہے اور راجہ مشہور ہے اوسیمیان سادی و بادی دو آدمی قوم ٹہاکر گوڑ کہ اونکا نکاس کہوٹا ضلع
شاہجہانپور علاقہ کٹہر سے ہے اول موضع بہگورا مین آباد ہوئے اور پہر سادی و بادی نی للو عدد موضع نواحی موضع بہتل پر کہ اب نواب گنج
اوسکی رقبہ مین ہے اوسیمی سادہی للو موضع سردنی وغیرہ پر قابض ہوگیا اونکی اولاد ان دیہات مین قابض ہین اور بسبب اونکا آمد
ملک کٹہر سے اونکا لقب کورکٹریا مشہور ہے اور موضع بہگورا کہ جسمین اول یہہ لوگ آباد ہوئے اونہون نے قوم ٹہاکر بدہ گوجر اپنے
رشتہ داران کو معہ پانچ موضع ٹپہری وغیرہ کی دیدیا کہ اوسمین بدہ گوجر آباد ہین اور بہار وغیرہ دیہات پر قوم ٹہاکر پہار او موضع
بزاکیشو مین قوم راجپوت بیس بکینا و دولامی و لوہاری و چہرہ وغیرہ مین ٹہاکر گوت کہٹا کہ اونکی آمد جالندہر سے مشہور ہے اور پہورہ
وغیرہ مین ٹہاکر کٹہار اور مہور مین ٹہاکر راجہل اور محمد آباد وغیرہ مین چندیلہ و بیر گانون مین کوم منصرف ہوگئی کہ اب تک یہی لوگ آباد ہین
جب اوپر راج ٹہاکر راٹہور راجہ کہور کے زوال آیا اور شمس الدین غوری نے کہور کی راج پر فتح پائی کہ مخلوق اوس فتح کا باعث دعا جانچ
پیر عزیز ہستہ کمی نقیر سے کہ اوسکی مزار اسی نواح مین ہے مشہور کرتے ہین اوسوقت جسنے اطاعت بادشاہ اختیار کی آباد رہا ورنہ قتل
ہوا اور زیادہ تر نواحی کہور مین کہ جہان شمس الدین نے اپنی لشکر کا قیام کیا تہا ٹہاکران قتل و خارج ہوئے اور مسلمانان قوم پٹہان کہ ہمراہ
اونکی امرا ساتہہ لشکر بادشاہ موصوف ہوئی اور قوم کورمی کنکواری کہ زراعت تہی سب دیہات کی مالک زمیندار ہوگئی بعد اوسکے

انتقالات حقیت زمینداری کا باوقات مختلفہ کسیطرف سے بروی بیع اور کسی سی نسبت لاوارثی کی منتقل ہوتا رہا جب شمس الدین نے
نیچ بای سواد موضع لاوم پور و چندو عیلیا دسکتہ پور خاص و اکبر پور و مودرو خانپور مین بازار و گنج بسا کر اپنی نام سی شمس آباد آباد کیا اور
پہلا نام کہور کا معدوم ہوگیا اور جب مغلیہ کی سلطنت ہوئی اور اکبر شاہ بادشاہ کی وقت مین انتظام حدود دیہہ و پرگنہ بندی ہوے
گنگا پار کا علاقہ بنام زدہ مہر آباد علیحدہ ہوا اور بادشاہ نی اپنی بیگم مہر پرور کی نام سی مشہور کیا کہ اوس مہر آباد سی پرگنہ جلال آباد و بانگر
متعلقہ ضلع شاہجہان پور و اسلام گنج عرف اتر تور متعلقہ اس ضلع کا علیحدہ ہوا ہی اور بعد اوسکی کچھ دیہات بسبب جاتی دریای گنگا کے
مہر آباد سی اسطرف برآمد ہوے وہ بنام زدہ اوتر الہ مہر آباد شامل جہانگیر کمپل ہوگئی بعد اخراج اون پرگنجات کی یہہ پرگنہ شمس آباد
اسمیں موضع پر مشتمل رہا کہ موازنہ قدیم مین سات قسمت اوسکی حسب ذیل تحریر ہین حویلی شمس آباد [illegible] موضع بہرول [illegible] موضع برسل [illegible] موضع
کہمنی ترف کور [illegible] موضع سرائے اگہت [illegible] موضع اعظم نگر [illegible] موضع تہار [illegible] موضع اور اسی طرح کی تقسیمین ۱۲۰۶ فصلی تک تا عمل نواب تفضل حسین خان(?) علی آی گرنگتش کے
وقت مین منجملہ قسمت بہار کے پرگنہ محمد آباد و بیرگانوا در قایم گنج علیحدہ پرگنہ ہوگیا اور اعظم نگر مین جدا عامل رہنی لگا کہ ان سب پرگنجات
کی علیحدگی کا حال ہرایک پرگنہ کی تحت مین تحریر ہوا اور عملداری انگریزی مین ۱۲۱۱ فصلی مین واسطی آسانی تحصیل کے بہار و کہمنی و برسل سے
ایک بڑا حصہ جانب شرق علیحدہ ہوکر فرخ آباد کی تحصیل سے متعلق ہوا اور غربی حصہ شمس آباد خاص رہا اور یہہ دونو پرگنہ علیحدہ علیحدہ
لکہی جاتی ہین اور اس پرگنہ شمس آباد کی حدود و بندوبست قانون نہم ۱۸۳۳ء مین جو مقرر تہی اوسکی تفصیل جدول دفعہ ۱۰ سی واضح
ہی اور اس پرگنہ کے عہدہ داران مین دو فریق پہلی عزت زیادہ رکہتی تہی ایک قانونگوی اولاد بیرتیت رای دیوان راجہ کہور کی کہ جسکا
تذکرہ اوپر آیا اور وہ لوگ موضع پلیا مین آباد ہین اور یہی عہدہ قانونگوی اور کچھہ زمینداری اونکو ہی دوسرے چودہری سو عہدہ
چودہرائیکی نسبت ایک حکایت مشہور ہے کہ پہلی قوم سید قبای چودہری بہت آسودہ حال تہی مگر کسی عامل نی اونکی توقیر و عزت مین کمی
کرنا چاہا کہ اوس وقت کی چودہری قوم سید فی دہ عہدہ چودہرائی مسمی موہن داس قوم تنبولی اپنی ملازم کو دی دی کہ اوس تنبولی کی اولاد
موضع سرپاریور ملحقہ پلیا و عطاپور مین آباد ہی اور تا قایم رہنے عہدہ چودہرائی کی وہی چودہری رہی اور سید پیر علی و نظام الدین وغیرہ اولاد
چودہریان قدیم سید قبای کی شمس آباد مین موجود مگر بہت کم معاش ہین اور بگڑ گئی اور اسی عملداری انگریزی مین بابرس یوس صاحب
سوداگر نیل نی اپنا کارخانہ بڑہایا اور اکثر دیہات بیع و رہن لیکر مالگذاری کرتا رہا اور اسی کی باعث سی سید محمد علی ایک اوسکا ملازم نے
چند موضع ملس پرگنہ کی خریداری کر علی احمد اوسکا بیٹا اب اون دیہات پر قابض مگر بسبب قرضداری کیثر اور ڈگریات عدالت کی اوسنے سب اپنا
زمینداری اپنی بی بی کی نام مہر مین منتقل کر دی اور بعد مرنی بابرس یوس کے وہ کارخانہ بگڑ گیا اوسکی میانی اپنا علاقہ زمینداری کنہو لعل
ساہو قیم آباد کی نام اور کنہولعل نی جعفری بیگم کی ہاتہہ انتقال کیا اب جعفری بیگم شمس آباد مین رئیس با نمود ہی او جعفری بیگم دختر نواب فضل علیخان دریا آباد کے
ہی کہ اپنی شادی نواب محمد علیخان عرف نواب دولہ سی ہوئی اور نواب محمد علیخان بہت ذی علم اور صاحب فراست اور خوش نویس و خوش خلق
اونسے بعد حصول زمیندار دیہات نواحی کی اپنا وطن شمس آباد اختیار کیا اور مکانات متعدد و محل سرائے وغیرہ لایق اپنی رہنے

رہتی وکارخانہ اور باغ و بنگلہ قصبہ شمس آباد کی جنوبی آبادی مین بنایا اور سوداگری نیل کی بھی جاری ہی اور اب اون کو
مالگذاری قریب پچاس ہزار روپیہ کی اس ضلع مین ہوگی اور لاکہہ روپیہ اونکا خزانہ کمپنی مین بھی جمع ہی اور ایضلع کا خزانہ اون کی
کماشتون سی متعلق اور اونکی سرکار مین منشی جانکی پرشاد و بابو چہوٹی لعل قوم اگروال ہتوطن قدیم نارنول عامل و مختار مین انکی ابر
اس پرگنہ مین اب کوئی رئیس نامنود نہین ہی اور جو آبادی لایق خاص تذکرہ مین اوسکا حال ذیل مین ہی

قصبہ شمس آباد یہہ قصبہ پورانا ہی اکثر عمارت خام اور کچہہ پختہ ہی قوم پٹہان بہت رہتی ہین اور ہر ایک قوم کی بود و باش
ہی اور بازار بہی اچہا کلان ہی یہان تہانہ دار مقرر رہتا اب جمعدار مع چند برقنداز سرکاری رہتا ہی اور جو قلعہ راجہ سابق تہا اوسکا کہو
بلفظ کوٹ مشہور ہے اور اوسکی اوپر ایک مزار یعنی قبر سید سالم کا ہی اور اوسکی زیارت وہان کی مخلوق کرتی ہے اور شیرینی چڑہاتے ہین
اور ایک زیارت کا مکان متصل محلہ الہہ پوریت کی درگاہ میر عزیز اللہ کمیٔ فقیر مرتاض کی ہی کہ اوسکو اہل اسلام ولی کہتی ہین
جمعرات کی دن شیرینی و چادر اوسکو چڑہاتی ہین اور اس آبادی کی جانب غرب ایک نالہ ہی جہر بالکہار جعفری بیگم نے اوسکا پل درست
کروایا ہی اور ایک فقیر حسین شاہ زندہ دوست مرتاض ہی بہت آدمی اوسکی معتقد اوسنے اپنی زندگی مین مقبرہ پختہ تعمیر کیا

بلیا اسمین قوم کا بہت اولاد پرتیت راے کا بیٹہ دیوان راجہ کہور کے آباد ہی اور وہی لوگ زمیندار مین مختصر آبادی بعمارت خام ہی اور یہہ
مشہور ہی کہ اس آبادی مین پختہ عمارت کا بنانا سزاوار نہین ہی باوجودیکہ اکثر آدمی یہان کی متمول و اچہی مقدور والی ہین مگر عمارت
پختہ نہین بناتی اور اوسمین درگاہ ہمزہ پہلوان کی ہی کہ اوسکی ایک زیارت قلعہ علیگنج مین بہی ہی جمعرات جمعہ کی روز چراغ و نمود
اور چادر بہی چڑہاتی ہین کہ یہہ ایک فقیر قوم سید و شہ زور تہا اور اسی مقام پر غیر جگہہ کی پہلوان اگر کشتی لڑتی ہین وہان مشہور ہے کہ اگر
غیر جگہہ کا آدمی زور مین بیس حصہ ہو اور یہان کا آدمی پندرہ حصہ ہو یہان کا آدمی کم زور بہی غالب ہوتا ہی اور حیلو تپ لرزہ بروز
سیوم کہ اوسکو اکہترا بولتی ہین آتا ہو روز نوبت کی قبل بخار سی وہان مزار پر جاوے اوسکا بخار جاتا رہتا ہی اور وہ بیمار ایک خشت وہان سے
اوٹہا لاتا ہی اور آیندہ نوبت کی روز اوس وزن کی موافق چنا و مٹہائی وہان لیجا کر تقسیم کردیتا ہی

روشن آباد یہہ گانون شمس آباد سی ساڑہی تین میل کی فاصلہ پر واقع ہی پہلی یہہ پرگنہ شمس آباد خود تحصیل مین تہا اس
تحصیل مین آیا آبادی اوسکی مختصر ہے قوم کورمی رہتی ہین پہلی اسکا نام موضع پچپا تہا عہد بنگش مین روشن بی بی کسی بیگم خاندان
نواب بنگش کے جاگیر مین ہوا کہ اوسنے بازار لبسایا اور ایک مسجد و چاہ پختہ سنہ ۱۱۴۹ ہجری مین تعمیر کیا اس سبب سے اسکا نام روشن آباد
مشہور ہوا اور اس چاہ پختہ مین ایک پتہر پر یہہ تاریخ کندہ ہی چہ شیرین آب چاہ روشن آباد اور روشن آباد کی زمیندار
قوم کورمی ہین ایک آدمی نے حویلی بعمارت خام اچہی بنائی ہی خام عمارت کی ایسی مکانات کم دیکہی ہین

تالاب چنتامن روشن آباد سی جانب شرق سر راہ ایک تالاب پختہ واقع رقبہ موضع مکلہ باندی پورانا ہی کسی
زمانہ مین وہ تالاب بہت اچہا تہا اب بہی اوسکی برج دیوار قایم ہین اور یہہ تالاب تمام ضلع مین مشہور ہی اور چنتامن کا بنایا کہو

ساکن فرخ آباد نی بنایا تہا اور معلوم ہوتا ہی کہ یہہ چیتا من ایک آدمی نامی تہا کہ اوسکی نام کا ایک محلہ ہی فرخ آباد مین مشہور ہے
اور تاریخ وسال تعمیر اس تالاب کا معلوم نہین ہی مگر سو برس تخمیناً ہوا ہوگا اور یہہ تالاب مرمت طلب ہی بارمین گبنس صاحب کلکٹر نے
مرمت کی تدبیر فہمایش سی کی تہی مگر بسبب بیمار ہوجانے صاحب کی اور چلی جانی ضلع سے مرمت موقوف رہی اور ہرسکہ راے ادہہ
ساکن فرخ آباد نے اوسکی متصل ایک مکان سہ درہ اور چاہ پختہ واسطی آرام مسافرین کی بنایا اور باغچہ جدید رکہا ہی اور اوسکی مکان
کی قریب چوکی سواران سرکار کی مقرر ہے

نواب گنج اوپر سڑک پختہ آمد و رفت علیگنج و فرخ آباد کی رقبہ برتل غنی پور مین واقع ہی سنہ ۱۲۰۵ فصلی مین فیض النسا جعفری بیگم
رئیس شمس آباد نے ایک سراے واسطی آرام مسافرین اور فایدہ عام کی بصرف زر کثیر بہت خوب تیار کی اور اوسکی بیچ مین مسجد اور چاہ پختہ
اور ہر چہار گوشہ برج مین ایک ایک حویلی علیحدہ بمکانات متعدد کہ اسکا صحن جدا ہی مرتب کی ایسی سراے بارونق سواے فرخ آباد کے
اور کسی مقام اس ضلع مین نہین ہی اور اوسکی دروازہ شرقی پر یہہ مضمون کندہ ہی بہ نام اعتماد الدولہ شد چانکہ باتمام حکم یافت
این سرا تعمیر از فیض النسا دلکشا ہی خلق شد حسن بنا فکرہا کردند معمار سروش گفت تاریخش زہی عشرت سرا اور تاریخ خاتمہ تعمیر اوسکی
کی مصدر الفیض ہی کہ اوس سے سنہ ۱۲۰۵ ہجری حاصل ہے

قایم گنج

یہہ قدیمی پرگنہ نہین ہے عہد بنگش مین جہان خان پٹہان آفریدی ساکن مئو نی نیدرہ پرگنہ شمس آباد سی اور کچہہ دیہات پرگنہ
کمپل سے اپنی مالگذاری مین لیکر ایک تعلقہ قرار دیا اور اوسکی تحصیل علیحدہ ہوتی چلی آئی انگریزی عملداری مین بہی وہ پرگنہ علیحدہ رہا
اور اوس جہان خان کی اولاد مومن آباد اور رحیم پور وغیرہ چند موضع اب بہی اونکی تصرف مین ہی اور اس پرگنہ مین بہت غلبہ قوم
پٹہان کا ہی اور اکثر پٹہان عزت دار اور منصبدار بادشاہی ہوے اور اول آبادی پٹہانون کی مئو مین ہوئی اوسکی روایت یہہ مشہور ہے
کہ پہلی اس گانو کا نام مئو ہٹہوریا تہا اور قوم جوگی فقیر و کلوار آباد تہی بعہد شاہ جہان بادشاہ کی نواب رشید خان شیخ انصاری ملقب
خانزادہ طرف مدینہ عرب سے معہ اکثر آدمی قوم پٹہان آفریدی کے آکر شمس آباد مین بسا اور وہ شکار دوست تہا وقت شکار کی ایسے
امتحان مین جانوران صحرا بموضع مئو ہٹہوریا کو دلیر سمجہ کر اپنی بود و باش اس موضع مین اختیار کی اور قوم کلوار و جوگی کو نکال کر اپنی قوم
کو آباد کیا اور مئو رشید آباد نام رکہا اور ایک قلعہ بنایا کہ اوسکا کہیڑہ اب ویرانہ موجود ہی اور اوسکی کہیڑہ پر مقبرہ رشید خان مذکور کا
بعمارت مضبوط ہی کہ اس عملداری مین بہی مستر نونیم صاحب نے اوسکی مرمت کرائی تہی اور اس رشید خان کی اولاد کو یہہ گانو مدت تک
جاگیر رہا نواب مظفر جنگ بنگش کے وقت مین ضبط ہوا اور اوسکی اولاد اب مئو مین موجود نہین تباہ و پریشان متفرق ہوگئی اور آدمی یہان کے
باشندے بسبب اچہی عمدہ نوکری کی با نمود ہوے چنانچہ نواب عطائی خان نی رقبہ موضع برئی پور سہو جگہ کو بسایا اور عطائی پور نام رکہا اور



نقشه پرگنه کمپل ضلع فرخ آباد
نام قوم
رنگ
راجپوتان
برہمنان
کایته
مسلمان
سرکار

اور نواب رحمت خان نے موضع سید فیروزپور مین ایک بازار بسا کر اوسکی آبادی کو زیادہ رونق دی کہ اب وہ موضع شہرہ سے مشہور اور اوسی نام سے دفتر سرکاری مین تحریر ہوتا ہی اور اس نواب رحمت خان کی قبر موضع عطائی پور مین موجود کہ اوسکی زیارتگاہ مسلمانان ہے اور سبحان خان نے موضع بہرتپور کی آبادی کو زیادہ بڑہایا اور اپنی نام سے سبحانپور اوسکا نام ہوگیا اور نواب محمد خان بنگش بہی اوسی مئو کا رہنے والا تہا کہ آخری زمانہ سلطنت مغلیہ مین اوسکی طالع نے ترقی کی اور ... ضلع کا ہوا اوسکا حال مفصل بیان خاندان نواب بنگش مین تحریر ہوگیا اور اسی مئو رشید آباد مین نواب محمد خان نے ایک قلعہ بنایا تہا کہ اب ویران ہی کہ اوسنے کچہ زمین رقبہ جلولی و کبیر پور و مئو و سبحانپور سی لیکر قایم گنج اپنی بیٹا قایم جنگ کی نام سے بسایا اور خوب آباد ہوا بازار اوسکا بارونق ہی اوسی آبادی مین سب قوم رہتی ہی اور عمارت خام بیشتر ہے اور یہہ موضع شمس آباد کی تحصیلداری کا مقام ہے اور مکان تحصیل کے سامنی ۱۸۶۰ء مین مسٹر نونیم صاحب کلکٹر نے جلولی کی زمین مین ایک بازار بسایا کہ اب وہ بنام نونیم گنج مشہور ہی اوسمین سب سی زیادہ رونق ہی اور منصف کی کچہری بہی اسی قایم گنج مین مقرر ہے اور اس قصبہ قایم گنج مین ایک مندر بیشتر قوم سراوگیان کا موجود ہی اور بندوبست اینن نہم ۱۸۳۳ء مین ۱۰۱ محال متعلق اس پرگنہ کی تہی کہ اوسکا رقبہ و جمع وغیرہ جدول دفعہ ۴۳ مین درج ہے اب ماہ مئی ۱۸۶۴ء سے یہہ پرگنہ شامل کمپل کے ہوکر بنام زد کمپل قایم گنج بالاجمال دفتر مین لکہا جاتا ہی چنانچہ اسکا نقشہ دیہات کا شامل پرگنہ کمپل کے مرتب کیا گیا

پرگنہ کمپل

یہہ قصبہ زمیندارے کا یتہان اور بہت پورانی بستی ہے کہ تذکرہ اسکا ہنود کی شاستر مین موجود ہی اور وجہ تسمیہ کمپل خاص کے یہہ ہی کہ کپل منِ رکہہ اولاد برہمانی ست جگ مین اس مقام مین عبادت کری تہی اس سبب سے گانوکا نام کمپل ہوا جگ ترتیا مین راجہ برہمادت مالک تہا اسی سنتر مین بہائی رام چندر راجہ اجودہیا نی اس مقام مین مہادیو موسومہ رامیشر ناتہہ استہاپن کیا تہا کہ وہ بمورت رامیشر ناتہہ مہادیو کی اب تک موجود ہی اور مہادیو کالیشر ناتہہ کہ اب موجود ہی اونکی استہاپن راجہ جو ہستنا والی ہستناپور داماد راجہ دروپد بیان کرتے ہین اور ایک کہیرہ قلعہ کا بہت اونچا اس آبادی کی متصل ہے وہ قلعہ راجہ دروپد کا مشہور ہے اور یہہ نام کمپل ہمیشہ چلا آتا ہی کسی جگ مین بدلا نہین گیا اور ہندوان اسکو سواستی نگری کہتی ہین یعنی یہہ ہمیشہ قایم اور اسی نام سی مشہور رہیگا اور اس قصبہ کی جانب شمال ایک چشمہ بوڑہہ گنگا کا اوسکی بنیاد دریائے گنگ مقام سوروں سے ہی جاری ہی ہر ماہ پورنماسی کی روز بتقریب اشنان کی سو دو سو آدمی جمع ہوتی ہین شروع کل جگ مین اس مقام کی زمیندار برہمنان پانڈی کی تہی بسبب چلی جانی مدار ملعل بسر پانڈی طرف مغرب بسمی جوکا جنیت قوم ٹہاکر متصرف ہوا بعد اوسکی برہمنان قوم چوراسی قابض ہوئے مسمی جسو بہگت قوم کایتہ سکسینہ کوٹ دلیلا انتراج پور پرگنہ جہیرا متوسی اگر نوکر برہمنان ہوا اور برہمنان کی جانب سے وکیل دربار بادشاہی رہا اور متصرف زمیندار ہوا اب تک اولاد جسو بہگت کی چودہری اور زمانو گو

اس پرگنہ اور قابض زمینداری کی موجود ہین اور خاص کمپل اور کنور پور اور جوگیپور اور سکندر پور بار گانو نمین آباد ہین اور بسبب غصب زمینداری برہمان کے ابتدا مین اولاد اونکی زندہ نہین رہتے تہی اسواسطے چارون گانون کے خاندان مین یہہ رسم مقرر ہی کہ بعد حمل بماہ ہفتم چودہرایان سات برہمن اور تانونگویان پانچ برہمن کو طعام کہلاتی ہین اور پس خوردہ اونکا ہریک عورت برادری کو کہلاتی ہین اور اس گروہ کو یہہ اعتقاد ہی کہ اگر یہہ رسم ادا ہنو تو اولاد زندہ نرہی اور اس پرگنہ مین ٹہاکران گورکہریا کی زمینداری بہت ہی علیہ اونکا بعہد راجہ کہور والی شمس آباد کہ تذکرہ اوسکا مفصل پرگنہ شمس آباد مین لکہا گیا اور آباد ہونا اونکا اول بموضع کورکہیڑہ پرگنہ کمپل اور متصرف ہونا اونکا بدیہات دیگر بعہد راجہ کہور سی حسب شرح پرگنہ شمس آباد معلوم ہوتا ہی اور وجہہ تسمیہ موضع گورکہیڑہ صرف آبادی قوم ٹہاکر گور ہی اور قصبہ کمپل مین ایک مندر سراوگیان قدیمی ہی ہر سال چیت کی مہینی مین میلہ ہوتا ہی اور اب سمت ۱۹۰۰ مین چہوٹی لعل جوہری ساکن لکہنو نی ایک مندر نیا بنایا ہی اور عرصہ تخمیناً پچاس برس کا ہوا کہ کہودنی سے زمین کے اس قصبہ مین نیچی ایک مکان نمودار ہوا اوسمین ایک فقیر زندہ دیکہا اوس فقیر نے کہا کہ جلد بند کر دو ورنہ بد دعا دونگا چنانچہ ویسا ہی بند کر دیا ابتک بدستور بند ہی اور وہ ٹیلہ منڈ ہی سدہ مشہور ہی اور ایک گانو کنور پور اسکی قریب آباد ہی اوسمین قلمدان و پاندان برنجی اچہی بنتی ہین اور ایک موضع رودا ین بفاصلہ دوکوس کمپل سی واقع ہی اوسمین ایک تالاب موسومہ سردیپک ہی اوسکا مہاتم ہی کہ جو شخص گیا جی کو جاوے اول پنڈدان اوس تالاب پر دیکر جاوے اور جسکو مقدور نہ گیا جی کا ہنو وہ اسی تالاب مین پنڈدان کری

پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ہی عملداری انگریزی مین بندوبست تک شامل شمس آباد کی رہا سنہ ۱۲ فصلی مین واسطے آسانی تحصیل کی ایک حصہ دیہات شرقی شمس آباد پرگنہ کا کہ جو پہلی عملداری مین بنام نہاد ضلع بریلی بہبہول دہموئی لکہا جاتا تہا علیحدہ ہوکر بندوبست جدا ہوا اور متعلق تحصیلدار حضور تحصیل فرخ آباد کی ہو گیا اور اس پرگنہ مین ٹہاکر گورکہریا کثرت ٹہاکر راٹہور خاندان اولاد راجہ جی چند کی زمیندار دیہات کہمسی پور وغیرہ جنوبی سمت مین ہین کہ اونکی حال آمد و مداخلت کا بیان عملدار ہنود مین لکہا گیا کہ وہ بعہد راجہ راٹہور والی قنوج و کہور کی اس ضلع مین آکر قوم بہار پر غالب ہوے اب می سنہ ۱۲ اوسی جو پرگنہ بندوبست جدید ہوے تو موضع اس پرگنہ سی خارج ہو کر شامل شمس آباد تحصیلدار اور چہ موضع شمس آباد تحصیلداری اس پرگنہ مین شامل ہو گئی اور اس پرگنہ کی دیہات مین کہیڑہ ویرانہ موضع بہار خاص دبوندہی و براہیم پور و دسہرے و جیونہامین پانی کہاری ہے اور دیہات پرگنہ مین پانی عموماً شیرین ہی اور اسمین کوئی قصبہ و شہر کلان آباد نہین ایک تالاب و دو آبادی کہ لایق تذکرہ خاص دریافت ہوے اوسکا حال ذیل مین ہے

موضع سنکسا بسنت پور اس پرگنہ کی حد جنوبی کنارہ کالی ندی کی اوپر واقع ہے اوسکا کہیڑہ بہت اونچا اور دور تک ویران ہے اکہ اوسکی معائنہ سے نشان ہوتی عمارات عظیم زمانہ سابق کا معلوم ہوتا ہی اور مشہور ہی کہ کسی زمانہ مین یہہ قلعہ

اس پرگنہ اور قابض زمینداری کی موجود ہین اور خاص کمپل اور کنور پور اور جوگپور اور سکندرپور بار گانون ابادہین اور بسبب غصب
زمینداری برہمنان کے ابتدا مین اولاد اونکی زندہ نہین رہتے تہی اسواسطے چارون گانون کے خاندان مین یہہ
رسم مقرر ہے کہ بعد حمل یا ماہ ہفتم چودہ یا ساتھ برہمن اور تانونگو یا پانچ برہمن کو طعام کہلاتی ہین اور پس خوردہ اونکا ہر ایک عورت برادری کو
کہلاتی ہین اور اس گروہ کو یہہ اعتقاد ہی کہ اگر یہہ رسم ادا ہنو تو اولاد زندہ نہ رہی اور اس پرگنہ مین ٹہاکران گور کہریا کی زمینداری بہت ہی
علیہ اونکا بعہد راجہ کہور والی شمس آباد کہ تذکرہ اوسکا مفصل پرگنہ شمس آباد مین لکہا گیا اور آباد ہونا اونکا اول بموضع کور کہیڑہ پرگنہ کمپل
اور متصرف ہونا اونکا بدیہات دیگر بعہد راجہ کہور سی حسب شرح پرگنہ شمس آباد معلوم ہوتا ہی اور وجہ تسمیہ موضع گور کہیڑہ صرف آبادی قوم ٹہاکر گور ہی
اور قصبہ کمپل مین ایک مندر سراوگیان قدیمی ہی ہر سال چیت کی مہنی مین میلہ ہوتا ہی اور اب سمت ۱۹۰۳ مین چہوٹی لعل جوہری ساکن لکہنو نی
ایک مندر بنایا ہی اور عرصہ تخمیناً پچاس برس کا ہوا کہ کہودنی سے زمین کے اس قصبہ مین نیچے ایک مکان نمودار ہوا اوسمین ایک فقیر زندہ دیکہا
اوس فقیر نے کہا کہ جلد بند کر دو ورنہ بددعا دونگا چنانچہ ویسا ہی بند کر دیا اب تک بدستور بند ہی اور وہ ٹیلہ منڈہی سدہ مشہور ہی اور ایک
گانو کنور پور اسکی قریب آباد ہی اوسمین قلمدان و پاندان بہت اچہی بنتی ہین اور ایک موضع رودا ین بفاصلہ دو کوس کمپل سی واقع ہی
اوسمین ایک تالاب موسومہ مرد پیک ہی اوسکا مہاتم ہی کہ جو شخص گیا جی کو جاوے اول پنڈدان اوس تالاب پر دیکر جاوے اور جسکو مقدور
نی گیا جی کا ہنو وہ اسی تالاب مین پنڈدان کری

پرگنہ شمس آباد حضور تحصیل

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ہی عملداری انگریزی مین بندوبست تک شامل شمس آباد کی رہا سنہ ۱۲ فصلی مین واسطی آسانی تحصیل
کی ایک حصہ دیہات شرقی شمس آباد پرگنہ کا کہ جو پہلی عملداری مین نام نہاد ضلع بریلی و بہہٹول دہونی لکہا جاتا تہا علیحدہ ہو کر بندوبست
جدا ہوا اور متعلق تحصیلدار حضور تحصیل فرخ آباد کی ہو گیا اور اس پرگنہ مین ٹہاکر گور کہریا کثرت و ٹہاکر راٹہور خاندان اولاد راجہ
جی چند کی زمیندار دیہات کہسی پور وغیرہ جنوبی سمت مین ہین کہ اونکی حال آمد و مداخلت کا بیان عملداری ہندو مین لکہا گیا کہ وہ بعہد
راجہ راٹہور والی قنوج و کہور کی اس ضلع مین آکر قوم بہار پر غالب ہوے اب سنہ ۱۲۸۳ سی جو پرگنہ بندی جدید ہوے تو ۴ موضع
اس پرگنہ سی خارج ہو کر شامل شمس آباد تحصیلدار اور ۲ موضع شمس آباد تحصیلدار سی اس پرگنہ مین شامل ہو گئی اوس
پرگنہ کی دیہات مین کہیڑہ ویرانہ موضع بہار خاص و بونڈی و براہیم پور و سرورے و جیونتہا مین پانی کہاری ہی اور سب دیہات پرگنہ
مین پانی عموماً شیرین ہی اور اسمین کوئی قصبہ و شہر کلان آباد نہین ایک تالاب و دو آبادی کہ لایق تذکرہ خاص و قت یا
ہوسے اوسکا حال ذیل مین ہے

موضع سنکسا بسنت پور اس پرگنہ کی حد جنوبی کنارہ کالی ندی کی اوپر واقع ہے اوسکا کہیڑہ بہت اونچا
اور دور تک ویران ہے اور اوسکی معاینہ سے نشان ہونی عمارات عظیم زمانہ سابق کا معلوم ہوتا ہی اور مشہور ہی کہ کسی زمانہ مین یہہ قلعہ



قلعه راجه سهسرا بایا ہوگا تہا کہ اوسکو ہزار ہاتہہ تہی اور پرسرام اوتار نی زمین اوسکی آبادی کو وقت جنگ معہ تخت اولٹ دیا تہا اور پشت من اسی آبادی پر ہوا کہ جسکی تذکرہ شاستر ہندون مین درج مین اور وجہ تسمیہ اس موضع سنگ لنست پور کی اوسی نام سی ظاہر کرتی ہین اور قوم کاتیہ سکسینہ کا مخرج یہی موضع ہی جسقدر سکسینہ کاتیہ ہین وہ سب اپنا قدیمی وطن اوسکو قرار دیتی ہین اور وجہ تسمیہ اسی گوت کی اس موضع سنکسا کی نام سی سمجہتی ہین اور اس گانو مین ایک مندر دیبی بساری کا واقعہ ہی ہر ماہ پورنماشی کی روز وہان کچہ اجتماع مردان نواح ہوتا ہی اور اس مندر مین بہت مورت پتہر کی شکستہ پڑی ہین اور ایک ہاتی پتہر کا اوس مندر کی قریب ہی جس پتہر پر وہ قایم ہی کہتی ہین کہ امتحان کی رو سی اوسکا انتہا باوجود کہودنے زمین عمیق کے نہین ملا اور اب زمیندار سبہ ہمن قابض حال بقرینہ کہ سکسینہ کاتیہان نی زمینداری اسکی بہمن کو سنکلپ کر دی تہی اور چند سال ہوے کہ اسی کہیرہ سی بعہد مسٹر [illegible] صاحب کلکٹر کے کچہ خزانہ دفینہ کسیکو ملا تہا کہ اوسکا روپیہ پورا نا سکہ کی تہی اور اسپر الکطرف تصویر آدمی کی تہی اور ایک عجیب امر اس گانو مین یہہ ہی کہ ایک سو ہاتہہ معروف [illegible] بقدر [illegible] بیگہہ خام کی آبادی سی جانب جنوب ہی اور اوسمین چاہ خام جب کہودتی ہین اور قریب بر آمد پانی کی پہونچتی ہین ایک تختہ چوب کا نکلتا ہی کہ اوسکی پرکاری ایک بالشت سی زیادہ ہی جب درودگر اوسکو تراشتا ہی تب پانی نکلتا ہی اور یہہ بات آزمائی ہوئی ہی اور اگرچہ ابصورت اوس لکڑی کی مانند مٹی سیاہ کی ہی مگر خشک ہونی پر جب آتش پر رکہا جاوے وہ جلتا ہی اور دہوان دیتا اور درمیان بہار خاص و موضع بنکٹی کی ایک تالاب موسومہ جہپال واقع ہی مشہور ہی کہ پہلی وہ ایک گڑہا تہا کچہ پانی اوسمین رہتا تہا زمانہ سابق مین جہپال راجہ کہ بیماری اعظم مین مبتلا تہا وہ اوس پانی کے غسل سے اچہا ہوگیا اوسنے وہان تالاب پختہ بنایا تہا مگر بسبب مدت مستد کی منہدم ہوگیا اب کچہ اینٹ اوسکی ہین اور لایق مرمت نہین رہا

نادی مزرعہ سرولی مین ایک کہیڑہ اونچا ہی نواب احمد خان بنگش نے اوسپر قلعہ بنایا اور بازار ڈالکر اوسکا نام نوابگنج رکہا تہا اب ویران ہی اور بدستور نادی کہیڑہ مشہور ہے بلفظ نواب گنج ہوگیا

محمد آباد

پہلی زمانہ مین اس تعلقہ کا نام کل کا کہیڑہ تہا او ستائیس موضع سی یہہ تعلقہ تہا اور قوم بہار زمیندار تہی راجہ راٹہور جو کہ بعرف شمس آباد کا راجہ تہا اوسنے قوم کاتیہہ کہرہ کو کہ اونکی سرکار مین اہلکار تہا یہہ ستائیس موضع الگذار مین دئی کہ اب یہی موضع محمد پور مین قوم کاتیہہ کہرہ آباد و زمیندار ہین قوم کاتیہہ نی اپنی مدد کو اور خارج کرنے قوم بہار کو ٹہاکر چندیلہ جنہا پار بولائے قوم ٹہاکر بسبب کثرت اولاد و آدمیون کے غالب ہوئی اور کاتیہہ مغلوب ہوگئی اور مشہور ہی کہ قبل سلطان خاندان تیموریہ تک یہہ پرگنہ کسی قوم کا ذریعہ دہلی کے جاگیر مین رہا اور موازنہ قدیم مین چوبیس موضع کا ایک حصہ ہوند کی نام سی منجملہ ضلع بہار متعلقہ پرگنہ شمس آباد سی تحریری کہ اوسی راہی پرگنہ کی اکثر گانون مین جب نواب محمد خان غضنفر جنگ بنگش کو پرگنہ شمس آباد جاگیر ملا انہون نے اس دیہات کی تحصیل علیحدہ کی

اور ایک قلعہ پانچ گانو کلانپور کیرپور دہلہ محمدپور نقی پور کی رقبہ مین نبایا اور قصبہ محمد آباد بسایا کہ وجہ تسمیہ اس قصبہ کی محمد خان
کے نام سے ہی اور یہہ داستان اس پرگنہ مین مشہور ہے کہ جب محمد خان کو کچہہ ثروت نہ تہی تو مئو مین بطور سپاہیون کی رہتا تہا مگر اولی العزمی
اول سے اوسکی دلمین تہی اوس حالت مین محمد خان نے ہرپرشاد قانونگوی سی کہ اوسکی تیسری شاخ مین مسمی جیت رائے قانونگوی
موجودہ حال ہی یہہ استدعا کی کہ موضع جہبرادبیکرا واقع کنارہ ندی کالی نی کہ اب متعلق پرگنہ اعظم نگر ہی اپنی دفتر مین ہمارے جاگیر مین لکہہ دے
عامل سی ہم معاف کرالین گی قانونگوی نے اوسکا کہنا نمانا اور کہا کہ بلا حکم بادشاہ یا حاکم کے ہم جاگیر نہین لکہہ سکتی جب محمد خان کو عروج
ہوا اور یہہ ملک اوسکی جاگیر مین آیا محمد خان نی کل کا گہیرہ میرانہ پر کہ بہت اونچا ہے یہہ قلعہ نبایا اوس قلعہ کی ایک برج مین ہرپرشاد
قانونگوی مذکورہ بالا کو زندہ تعمیر کرا دیا اگرچہ یہہ قلعہ اور سب طرف سے مسمار و منہدم ہوگیا مگر وہ برج ابتک قایم اور ہرپرشاد
والا برج اوسکا نام ہی اس قلعہ کی نیچی ایک بڑا تالاب ہی سنگہاڑہ و مچہلی اوسمین بہت پیدا ہوتا ہی نواب رئیس فرخ آباد کی اختیار
و تصرف مین یہہ تالاب و قلعہ اور تین باغ ابتک ہین اور ۹ ۱۲۷۱ فصلی کی واصلباقی مین ۳ موضع سی کہ اوسمین ۲ موضع بالیس
اور ۱ موضع داخلی بقید ۱۲ اطاری تعلقہ ۲۹ خام قبہ اور ۲ مواضع چک ہ ہجم ۱۲۷۱ فصلی درج ہی اور آئین ہم ۱۲۷۱ ع کی بندوبست مین جو
حد اس پرگنہ کی قایم تہی اوسکی روسی ایک موضع معافی اور ۵ محال خالصہ اس پرگنہ مین قرار پائے اوسکا سب حال جدول دفعہ
نمبر ۴۴ سی واضح ہے اب جو سرحد اس پرگنہ کی ٹہیری اوسکا نقشہ آیندہ شامل ہے

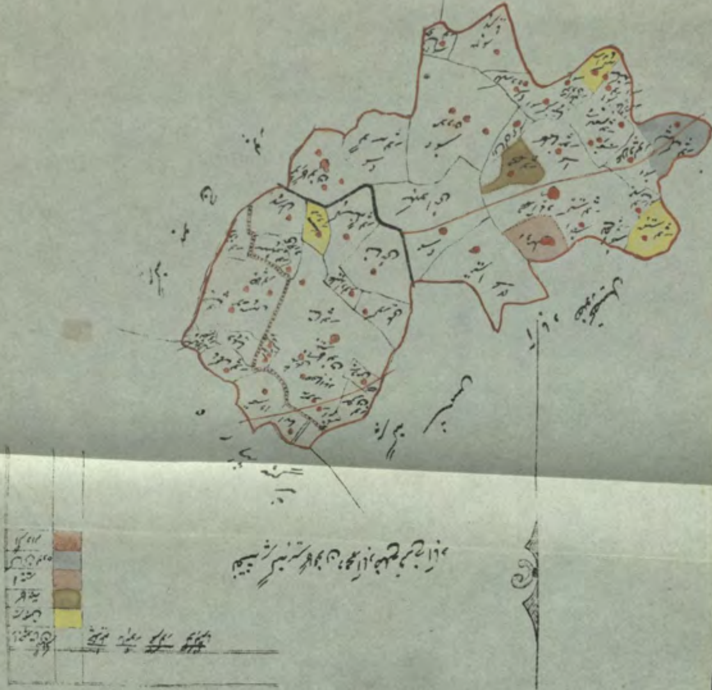
پرگنہ بیرگانو

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ایک حصہ ہی پرگنہ شمس آباد پرگنہ کا اور بنیاد اصل اس پرگنہ کی یہہ مشہور ہے کہ ۱۸ موضع قدیمی اس پرگنہ
کی بین ایک موضع تہیدپور پتہرا مین شامل ہوگیا اب ۱۷ موضع ایک معافی اور ۱۶ خالصہ مین اور مشہور ہی کہ اس دیہات مین پہلی ہنود
قوم بہار رہتی جب ٹہاکران کا غلبہ دیہہ بدیہہ اس ضلع مین ہوا سمیان و سہراج قوم ٹہاکر نکوم نرور کی راج سے کہ جہان کا راجہ نل
مشہور ہی بسبب شتاب وہان کی راجہ کی سعہ کچہہ جمعیت کی اس ضلع مین آئی اور راجہ قنوج کی ملازمی اختیار کی اونکو یہہ دیہات جاگیراً
مین ملی اونہون نی قوم بہار کو معدوم و قتل کرکے اپنا قبضہ کیا سہراج موضع دہلیا مین اور مان موضع کوریلی کہ اب دہ پورہ قصبہ
بیرگانو کا ہی اور اوسمین اونچا کہیرہ موجود ہی آباد ہوئے گیارہ گانو شرقی سہراج اور گیارہ گانو غربی مان کی تقسیم مین آیا چنانچہ موضع
مہدی پور پٹہر وا و مانک پور دسورس و رای پور و جیت پور و حلال پور مین ابتک اولاد سہراج قوم ٹہاکر نکوم دخیل اور رہیا بتصرف ٹہاکران
کہشا دسیکن پور مین ٹہاکر جم گور ودا حد پور مین جنوار و رتن پور گوبسبب رشتہ داری اولاد سہراج مذکور زمیندار سابق کی بسبب نہ پہنچنے
اونکی اولاد کے اور موضع دہلیا پر ساہ بہار بیل قوم اگروال از روئے خرید ٹہاکران نکوم سی دخیل ہوگیا اور مان کی اولاد قصبہ بیرگانون
و بیرومن پٹی و لنسا سی و کہسنکہ پور و بیٹی خورد و بدہل و اوگرپور کی اوپر ابتک متصرف اور گرنپور قوم کاینہہ پر اور کوریلی قوم سید کو از روئے

اور ایک قلعہ پانچ گانو کلا نپورہ کیر پور دہیلہ محمد پور نقی پور کی رقبہ مین بنایا اور قصبہ محمد آباد بسایا کہ وجہ تسمیہ اس قصبہ کی محمد خان کے نام سے ہی اور یہہ داستان اس پرگنہ مین مشہور ہے کہ جب محمد خان کو کچھہ ثروت نہ تھی سؤمین بطور سپاہیون کی رہتا تہا مگر اولی اول سے اوسکی دلمین تہی اوس حالت مین محمد خان نے ہرپرشاد قانونگوی سی کہ اب اوسکی تیسری شاخ مین سمی جیت رائے قانونگوی موجودہ حال ہی یہہ استدعا کی کہ موضع چکیرا ڈبیکرا واقع کنارہ ندی کالی نی کہ اب متعلق پرگنہ اعظم نگر ہی اپنی دفتر مین ہمارے جاگیر مین لکہہ دے عامل سی ہم معاف کرالین گی قانونگوی نے اوسکا کہنا نمانا اور کہا کہ بلا حکم بادشاہ یا حاکم کے ہم جاگیر نہین لکہہ سکتی جب محمد خان کو عروج ہوا اور یہہ ملک اوسکی جاگیر مین آیا محمد خان نی کل کا گہیرہ میرانہ پرکہ بہت اونچا ہے یہہ قلعہ بنایا اوس قلعہ کی ایک برج مین ہرپرشاد قانونگوی مذکورہ بالا کو زندہ تعمیر کرا دیا اگرچہ یہہ قلعہ اور سب طرف سے مسمار و منہدم ہوگیا مگر وہ برج ابتک قایم اور رایصاحب والا برج اوسکا نام ہی اس قلعہ کی نیچی ایک بڑا تالاب ہی سنگہاڑہ و مچہلی اوسمین بہت پیدا ہوتا ہی نواب رئیس فرخ آباد کی اختیار و تصرف مین یہہ تالاب و قلعہ اور تین باغ ابتک ہین اور ۹ سنہ ۱۲ فصلی کی واصلباقی مین ۷ موضع سی کہ اوسمین ۲ موضع صلع اوس کے اور ۲ موضع داخلی بقید بعطائی تعلقہ خام قرار پائے اور ۲ ماجرے جمع شدہ ۱۲ فصلی درج ہی اور آئین نہم سنہ ۱۲ کی ذیل بندوبست مین جو حد اس پرگنہ کی قایم تہی اوسکی روسی ایک موضع معافی اور ۲ محال خالصہ اس پرگنہ مین قرار پائے کہ اوسکا سب حال جدول دفعہ نمبر ۴ سی واضح ہے اب جو حد اس پرگنہ کی ٹہیری اوسکا نقشہ آیندہ شامل ہے

پرگنہ بیر گانو

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ایک حصہ ہی پرگنہ شمس آباد پرگنہ کا اور بنیاد اصل اس پرگنہ کی یہہ مشہور ہے کہ ۲۵ موضع قدیمی اس پرگنہ کی ہین ایک موضع مہدی پور ٹہرا مین شامل ہوگیا اب ۲۴ موضع ایک معافی اور ۲۳ خالصہ ہین اور مشہور ہی کہ اس دیہات مین پہلی قوم بہار رہتی تہی جب ٹہاکران کا غلبہ دیہہ بدیہہ اس ضلع مین ہوا سمیان وسہراج قوم ٹہاکر نکوم نرور کی راج سے کہ جہان کا راجہ نل مشہور ہی بسبب عتاب وہان کی راجہ کی معہ کچہہ جمعیت کی اس ضلع مین آئی اور راجہ قنوج کی ملازمی اختیار کی اونکو یہہ دیہات جاگیر مین ملی اونہون نی قوم بہار کو معدوم و قتل کرکے اپنا قبضہ کیا سہراج موضع دہلیا مین اور سمیان موضع کوریلی کہ اب دہ پوروہ قصبہ بیر گانو کا ہی اور اوسمین اونچا کہیرہ موجود ہی آباد ہوئے گیارہ گانو شرقی سہراج اور گیارہ گانو غربی سمیان کی تقسیم مین آیا چنانچہ موضع مہدی پور ٹہرا و مالک پور و سورس و رامی پور و جیت پور و حلال پور مین ابتک اولاد سہراج قوم ٹہاکر نکوم وخیل اور رہا تصرف ٹہاکران کہنا وسیکن پور مین ٹہاکر جمہر نگور و دا حمد پور مین جنوار و رتن پور گور بسبب رشتہ داری اولاد سہراج مذکور زمیندار سابق کی بسبب نہ ہونے اونکی اولاد کے اور موضع دہلیا پر ساہ بہار رلیل قوم اگروال از روئے خرید ٹہاکران نکوم سی دخیل ہوگیا اور سمیان کی اولاد قصبہ بیر گانون و پیر و سن پٹی و لنبا سی و کہسنکہ پور و پٹی خورد و بدہل و اکر پور کی اوپر ابتک متصرف اور کرنپور قوم کا یتہہ پر اور کوریلی قوم سید کو از روئے



ازروی خرید اور علیہ اد پور ٹہاکرین اور سمہو پور مین ٹہاکر یا جہل بسبب رشتہ داری یا ولدی ٹہاکران نکوم اصل دیہان کے منتقل ہوگیا اور ان دو نو حصہ کا نشان نقشہ اس پرگنہ سے دریافت ہوگا اور ایک موضع درور دیہہ معافی ہین اتبک قوم برہمن دخیل ہین اور یہہ برہمنان بیرو بت قوم ٹہاکر زمینداران سابق کی کہلاتے ہین کہ اوسوقت مین ٹہاکران نکوم نے اونکو برہمن سمجہکر یہہ موضع سنکلپ نہین کیا تہا اور وہ گانوو دونو قسمت سے باہر رہا اور یہی مان مذکورہ بالا فی یہہ قصبہ بیرگانو خاص کوریلی کی رقبہ سی آباد کیا اور وجہ تسمیہ اوسکی یہہ مشہور کرتی ہین کہ اس جگہ پر نیل کی درخت کا جنگل تہا وہ کاٹ کر بسایا تہا جب نواب محمد خان بنگش کو یہہ پرگنہ شمس آباد جاگیر ملا اوسنے یہہ پرگنہ اپنی بیگم کی جاگیر مین علیحدہ کردیا اور پہر اوسکا بندوبست علیحدہ ہوتا رہا موازنہ قدیم باریہ شمس آباد مین کا پرگنہ سات ضلع پر تقسیم ہی چنانچہ ایک ضلع بہار کا مالوے موضع سے مشتمل تہا اور اس ضلع بہار کی بہی پانچ قسمت تہے للہ سم نکوم پتہ کی نام سے تحریر ہے اور وہ قصبہ بہی ہی جواب بیرگانو لکہا جاتا ہی ۱۲۰۹ فصلی کی واصلباقی مین رسم اس ضلع بیرگانو کی جدا لکہی ہین اوسمین ایک موضع معافی رسم خالصہ اوسمین للہ عسم اصلی اور عدم داخلی اوسکا رقبہ مع للہ ماوی کے خام او جمع ۱۲۱۹ فصلی مع مالوے کے مندرج ہی ابتک لصف محال یہی پرگنہ کا بندوبست چلا آیا کہ اوسکی رقبہ وغیرہ کی تفصیل دفعہ نمبر ۲ مین درج ہی اور ان ایام مین مدنپور یور وہ بیرگانون کی رقبہ مین برسر شاہراہ آمد رفت کی ہاتکی بہاری ساہو فرخ آباد نے ایک چاہ پختہ بصرف تین ہزار روپیہ کی واسطی فائدہ عام کی بنایا اور ایک باغیچہ لگایا اور دو مکان خام واسطی آرام مسافرین کی تعمیر کرائی ہین اس راہ پر اس چاہکے بن جانی سے بہت آرام ملا اور للہ عسہ فٹ پر پانی شیرین نکلتا ہی اور ۱۸۵۸ء مین جب جسونت راو ہولکر اس ضلع مین آیا اور فوج انگریزی نے اوسکو بہگایا ان ٹہاکران بیرگانون نی اوسکا اسباب بہت لوٹ لیا اور اسی سبب سے چند ٹہاکران نکوم ساکنان بیرگانونکو کچہہ آسودگی ہوگئی بلکہ خاص نگاسن معہ دو مورت ہوجا کرنے جسونت راو کا انکو ہاتہہ آیا کہ وہ طلائی تہا ان ٹہاکران نی مورت کو شکست نہین کیا کہ وہ دو نو مورت سونیکی اب بہی موجود ہین آبادی سے جانب غرب ایک ٹہاکردوارہ ان ٹہاکران نے بنوادیا اور اوسمین فقیر بیراگی کو پوجاری مقرر کیا اوس ٹہاکردوارہ مین یہہ دو نو مورت ہین اور نقارہ کی جوڑی ہمراہی جسونت راو کی اس ٹہاکردوارہ مین اتبک رکہی ہوئی ہی اور پانی چاہ کا جو صحیح پیمایش کراگیا پونی اوننیس فٹ طول چاہ اور سوا پانچ فٹ پانی تاتہہ زمین معلوم ہوا اور کوئی آبادی اس پرگنہ مین کلان لایق خاص بیان کے نہین ہے اور مئی ۱۸۶۹ء سے یہہ پرگنہ بیرگانو و محمد آباد ایک شامل تجویز ہوگیا اسی واسطی اب نقشہ اس پرگنہ کا اور محمد آباد کا ایک بنایا گیا کہ محمد آباد کے خاتمہ پر لگایا گیا ہے

باب سیوم

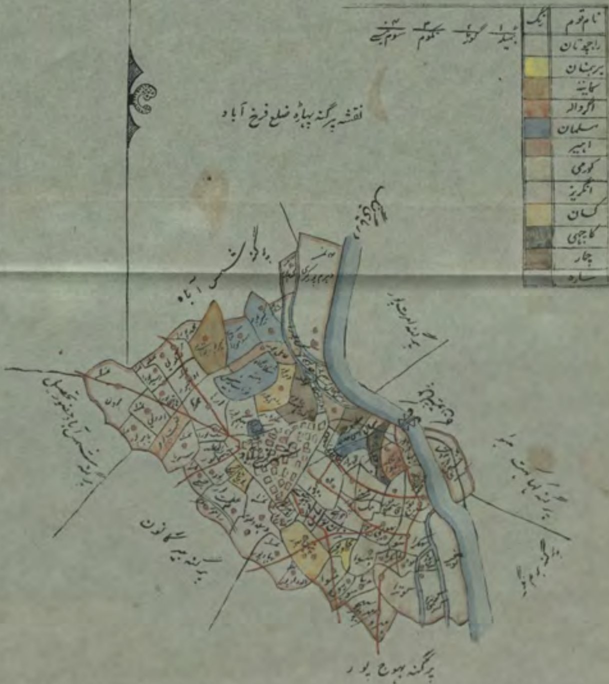
پرگنہ پہاڑہ

یہہ پرگنہ ایک حصہ ہی پرگنہ بہوجپور کا اور وجہ تسمیہ اسکی بلفظ پہاڑہ یہہ ہی کہ اسکی شمالی حد پر دریائے گنگ جاری ہی اور کچہ زمین ترائی کی کنارہ گنگ واقع ہی اور تری نیچی ہے جو اونچی زمین ہو اوسکو پہاڑہ بولتی ہین تو اس پرگنہ کی دیہات سب بلند زمین پر ہتی اس سبب سے پہاڑہ کی نام سے یہہ ملقب ہوا اور زمانہ سابق مین قوم بہار اس نواح مین آباد و زمیندار تہی جب قوم ٹہاکر کا غلبہ ہوا اور راجہ جیچند والی قنوج نے اپنی فوجکو دیہات جاگیر مین تقسیم کردئی اور اخراج قوم بہار کا ٹہاکران کی ذہن نشین ہوا مسمی کانڈرا باد نامی قوم ٹہاکر ساکن مقام گونڈاپور سی آیا اور اوسنے قوم بہار کو قتل کرکے با وجہ ضبط اس نواح پر تصرف کرلیا اور موضع ماند کی قلعہ مین اپنا وطن اختیار کیا کہ جہان اب شہر فرخ آباد ہی اوسنے حسب رواج راجہ ای کی اپنی رانی یعنی زوجہ کو گنگا اشنان کی وقت کسی برہمن کو سنکلپ کردیا اور پہر بہت روپیہ زر دیکر واپس لیا وقت واپسی کی برہمن نی یہہ شرط کی کہ جو اولاد اس رانی کی ہو اوسکا گوت بمیلہ مشہور ہو کہ برہمن کا یادگار ہی کا نشان رہے اور بعضی یہہ بہی روایت کرتی ہین کہ اس راجہ نی رنڈ قوم برہمن گہر مین ڈال لی تہی اوسکی اولاد بمیلہ ہوا مگر بسبب نہ ملنی کوئی دستاویز خاص تحریری تعداد مدت وتاریخ معلوم نہین ہوسکتا اوسکے تین بیٹا ہوئے مسمی اتہی رائے ایک بیٹے کی اولاد اب موضع مادہو پور وغیرہ جسمی نورپور وغیرہ انگریزی دساتین پور مین اور دوسرا بیٹا نیل پور کی اولاد موضع ڈہلادل وگہارم پور وکڈہیا مین تہی بسبب ہوا کہ جسکی تین بیٹا تہی بہرت شاہ کی اولاد ہاتہی پور و اوراج ونعمت پور اٹہہ براون کے اب الگ ہین اور نندن شاہ کی اولاد دولی و رسید پور مین وچتر سنگہ کی اولاد براون وبابر پور مین آباد ہی اور اس چتر سنگہ کا بیٹا سے کیسر سنگہ مسلمان ہوگیا تہا اور علاؤدل خان اوسکا نام ہوا اوسکی اولاد بہی براون وبابر پور مین اب قابض ہے اور اب جو آدمی اس اولاد کی موجود ہین وہ مورث اعلی مذکورہ بالا کی چودہوین یا پندرہوین پشت مین ہین جب پرگنہ بہوجپور بادشاہ کی عہد مین نواب محمد خان کو جاگیر ہوا ٹہاکران بمیلہ کو مخالفت نواب محمد خان کی ناگوار تہی ٹہاکران موضع الہپٹی نی قاسم خان خسرپورہ نواب محمد خان کو رقبہ موضع جمال پور مین کہ اب اوسکا نام قاسم باغ مشہور ہی اور دفتر مین لکہا جاتا ہی مارڈالا نواب محمد خان نی بحصول اجازت بادشاہ کی اپنا وطن اس پرگنہ کی بیچ مین اختیار کیا موضع ماندے و بہوپور و دیگر دیہات نواح کی رقبہ کی زمین مین شہر فرخ آباد بسایا اور پہلی آبادی و موضع کا نام گم ہوگیا اور اوسنے ٹہاکران بمیلہ کو قتل خارج کیا چنانچہ شرقی دیہات اس تپہ سی سب ٹہاکران بمیلہ خارج ہوگئی قوم کورمی کہ پہلی کاشتکار و جیسے رعیت تہی و مالگذاری بسرکار نواب موصوف کرنے لگے وہ زمیندار اون دیہات کے ہوگئی اور موسوم ایک چک مین قوم ان قوم کورمی کا اب تصرف مین ہین کہ نقشہ پرگنہ سے اوسکا نشان واضح ہی اور اگرچہ یہہ قوم کورمی کی گوت کئی ہوتی ہین مگر اس تپہ مین دو گوت ہوت وکٹیار ہین اور اپنا نکاس کالپی کی طرف سے اور اونا اس ضلع مین ہمراہ لشکر راجہ بہوج کی اظہار کرتی ہین نواب محمد خان نی یہہ تپہ پہاڑہ

باب سیوم

پرگنہ بہاڑہ

یہہ پرگنہ ایک حصہ ہی پرگنہ بہوجپور کا اور وجہہ تسمیہ اسکی بلفظ بہاڑہ یہہ ہی کہ اسکی شمالی حد پر دریاے گنگ جاری اور کچہہ زمین ترائے
کی کنارہ گنگ واقع ہی اور ترائی سے جو اونچی زمین ہو اوسکو بہاڑہ بولتی ہین تو اس پرگنہ کی دیہات سب بلند زمین پر تہی اس سببسے
بہاڑہ کی نام سے یہہ ملقب ہوا اور زمانہ سابق مین قوم بہار اس نواح مین آباد و زمیندار تہی جب قوم ٹہاکر کا غلبہ ہوا اور راجہ جی چند
والی قنوج نے اپنی فوجکو دیہات جاگیداد مین تقسیم کردئی اور اخراج قوم بہار کا ٹہاکران کی ہاتہہ سی ہوا مسمی کانڈرا باد نامی قوم
ٹہاکر کسینا مقام گوندا پورب سی آیا اور اوسنے قوم بہار کو قتل کرکے باو موضع اس نواح پر تصرف کرلیا اور موضع ماند کی قلعہ
مین اپنا وطن اختیار کیا کہ جہان اب شہر فرخ آباد ہی اوسنے حسب رواج راجہ ہای کی اپنی رانی یعنی زوجہ کو گنگا اشنان کی وقت
کسی برہمن کو سنکلپ کردیا اور پہر بہت روپیہ زر دیکر واپس لیا وقت واپسی کی برہمن نی یہہ شرط کی کہ جو اولاد اس رانیکی ہو اوسکا گوت
بہٹیلہ مشہور ہو کہ باہمن کا یادگاری کا نشان رہے اور بعضی یہہ بہی روایت کرتی ہین کہ اس راجہ نی زنکہ قوم برہمن گہر مین ڈال
لی تہی اوسکی اولاد بہٹیلہ ہوا مگر بسبب نہ ملنی کوئی دست آویز خاص تحریری تعداد مدت و تاریخ معلوم نہین ہوسکتا اوسکے
تین بیٹا ہوے مسمی ہاتہی راے ایک پسر کی اولاد اب موضع مادپور وحسمی نور پور و وہار انگریزی وساہتن پور مین اور دوسرا بیٹا
نیل دیو کی اولاد موضع دہلادل وگہارم پور وکڈہیا مین تہیر سنگہہ ہوا کہ جسکی تین بیٹا ہاتہی بہرت شاہ کی اولاد ہاتہی پور واوج نور
ونعمت پور آشہ بوہ بروں کے اب مالک ہین اور نندن شاہ کی اولاد دولی و رسید پور مین دہیر سنگہ کی اولاد بروں وبابر پور
مین آباد ہی اور اس دہیر سنگہ کا بیٹا مسمی کیسر سنگہ مسلمان ہوگیا تہا اور علادل خان اوسکا نام ہوا اوسکی اولاد بہی بروں
وبابرپور مین اب قابض ہے اور اب جو آدمی اس اولاد کی موجود ہین وہ مورث اعلی مذکورہ بالا کی چودہوین یا پندرہوین پشت مین
ہین جب پرگنہ بہوجپور بادشاہ کی عہد مین نواب محمد خان کو جاگیر ملا ٹہاکران بہٹیلہ کو مخلت نواب محمد خان کی ناگوار تہی ٹہاکران
موضع امہتی نی قاسم خان خسرپورہ نواب محمد خان کو رقبہ موضع جمال پور مین کہ اب اوسکا نام قاسم باغ مشہور ہی اور دفتر
مین لکہا جاتا ہی مار ڈالا نواب محمد خان نی بحصول اجازت بادشاہ کی اپنا وطن اس پرگنہ کی بیچ مین اختیار کیا موضع ماند ودو پور
ودیگر دیہات نواح کی رقبہ کی زمین مین شہر فرخ آباد بسایا اور پہلی آبادی وموضع کا نام گم ہوگیا اور اوسنے ٹہاکران بہٹیلہ کو قتل
خارج کیا چنانچہ شرقی دیہات اس تپہ سی سب ٹہاکران بہٹیلہ خارج ہوگئی قوم کورمی کہ پہلی کاشتکار وجہہ رعیت تہی ومالگذاری
بسرکار نواب موصوف کرنے لگے وہ زمیندار اون دیہات کے ہوگئی اور موضع ایک چک مین قوم ان قوم کورمی کا اب تصرف
مین ہین کہ نقشہ پرگنہ سے اوسکا نشان واضح ہی اور اگرچہ یہہ قوم کورمی کی گوت کئی ہوتی ہین مگر اس تپہ مین دو گوت بوٹ
وکٹیار ہین اور اپنا نکاس کالپی کی طرف سے اور اونا اس ضلع مین ہمراہ لشکر راجہ بہوج کی ظاہر کرتی ہین نواب محمد خان نی یہہ تپہ بہاڑہ


نقشه پرگنه پہاڑه ضلع فرخ آباد
نام قوم
رنگ
راجپوتان
برہمنان
سکاینه
اگروالہ
مسلمان
اهیر
کورمی
انگریز
کسان
کاچهی
چمار
پرگنه بهوج پور

پہاڑہ اپنی ڈیوڈہیات کی خرچ کی واسطی علیحدہ کردیا چنانچہ ۱۲۷۱ فصلی لغایۃ ۱۲۷۲ فصلی کو انند وصلباتی وغیرہ بارینہ دفتر مین منجملہ سات تپہ بہوجپور ایک یہہ ہی ٹپہ پہاڑہ مندرج ہی اوسوقت مین موضعات متعلق اس ٹپہ کی تہی اوسکا رقبہ کل ۱۱۷۰۷ بیگہ پختہ اور تردد زمین ۴۵۱۰ بیگہ پختہ لکہی ہی اور جمع کچہہ نہین لکہی اور ۱۲۷۱ فصلی اور ۱۲۷۲ فصلی مین ۲۴ موضع یہہ ٹپہ مشتمل تہا ۱۴ موضع آباد ۱۰ موضع بیچراغ اور رقبہ کل ۱۱۹۸۵ بیگہ اور جمع ۱۶۷۵۱ روپیہ تہی اور اب تک جو حدود اس پرگنہ کی معین ہین اوسکی رو سے یہہ پرگنہ ۲۷۴ محال سے مشتمل ہی کہ اوسکی تفصیل نقشہ کے دفعہ نمبر ۲ مین مفصل لکہی گئی اور جیسا اب سرحد اس پرگنہ کی قرار پائی اوسکا نقشہ آیندہ لگایا جاتا ہی اور حد جنوبی پرنالہ کالی ہی اوسکی سبب کنارہ کی دیہات کی زمین اکثر بہوڑ ناقص ہی اور شمال و شرق مین دریای گنگ جاری اور اس پرگنہ مین شہر فرخ آباد و کنٹ فتحگڈہ آباد عظیم لایق تذکرہ خاص ہے اور کوئی آبادی ایسی نہین کہ جسکا حال کچہہ علیحدہ تحریر ہو چنانچہ ہردو آبادیکا بنیاد کا حال مفصل آیندہ تحریر ہوگا فقط

حال بنیاد شہر فرخ آباد

بنیاد اس شہر کی نواب محمد خان بہادر غضنفر جنگ سی عہد فرخ سیر بادشاہ کی بابین ۱۱۲۶ ہجری اسطرح ہوئی کہ نواب محمد خان کو جب عروج ہوا اور بعد فتح کرنی راجہ انوپ شہر کی محمد خان مئو رشید آباد مین آیا اور طرح بنیاد قصبہ قایم گنج کی ڈالی اوس ایام مین راجپوتان بمٹیلہ ساکنان امیہٹی نے قاسم خان خسر نواب محمد خان موصوف کو موضع جمالپور مین کہ جواب بنام موضع قاسم باغ متصل کنٹ فتحگڈہ واقع ہی مار ڈالا اور اس نواح مین سب قوم ٹہاکر بمٹیلہ ہی یا دون گانو اونکو زمینداری تہا محمد خان نے بعد اجازت بادشاہ کی راجپوتان امیہٹی کو خارج کرکر شہر فرخ آباد بسایا اور جس قبہ مین آباد کیا پہلی وہ رقبہ تین موضع مسلم ماندسرور پور دیبی پور کا تہا اور گرد کی دیہات کی زمین ہی شامل ہو موضع ماند مین پہلی ٹہاکر بمٹیلہ زمیندار تہی اور قلعہ جو اب بنگاہ ہی ان ٹہاکران بمٹیلہ کی تصرف مین تہا اور قدیمی قلعہ راجہ دروپد کا ہی یہہ مشہور ہی کہ جہان اب قلعہ کا کالج ہے یہہ وہ جگہہ ہی کہ شروع کلجگ مین وقت شادی دروپدی دختر راجہ دروپد کی ارجن نے مچہی کہ طرف آسمان کی معلق لٹکائی گئی تہی تیر سے بیندہا اور بداہی شرط کی شادی دروپدی کی ارجن سی ہوئی اور وجہ تسمیہ فرخ آباد کی فرخ سیر بادشاہ کی نام سی ہی اور تاریخ اوسکی بنائی گئی بشمار اعداد حساب ابجد کی اللہ غنی ہی ~~۱۱۲۶~~ اور یہہ شہر خوش قسمتی اس نواب سی خوب آباد ہوا اور اس شہر کی آبادی بصورت مثلث اور گرد اوسکی شہرپناہ بعمارت خام کہ کامل طول اوسکا شرقاً غرباً دو میل اور جنوباً شمالاً پونی دو میل اور اوسکا رقبہ ۱۱۷۰ ایکر ہی اور اوسمین دو سرای بعمارت پختہ ایک معروف مئو سرای جانب غرب تعمیر کنندہ دوسری لعل سرای جانب شرق بہت بارونق ہی کہ پہلی بعمارت خام تہی بیس برس تخمیناً ہوئی کہ یہہ سرا زر آمدنی نزول سے بعہد نونیم صاحب کلکٹر بہادر کے بعمارت پختہ و مکانات موزون خوب تعمیر ہوئے اور باعث آرامگاہ مسافران ہی اور ایک قلعہ مذکورہ بالا نواب رئیس کا جانب غرب و شمال واقع ہی رئیس اور اکثر اونکی متوسل اوسی قلعہ مین رہتی ہین اور ایک گڈہی پورا اور دوسرے گڈہی نئی معہ مسجد رفیع الشان کے نواب خردمند خان امین الدولہ کی مین اونکی وارث اوسمین رہتی مین نئی گڈہی مین بہت اچہی عمارت عجیب مین اور یہہ نئی گڈہی سابق مین نواب منصور علیخان چچا خردمند خان کی تہی کہ بسبب مینی اوسکی اولاد کی تصرف

مین خود مند خان کی اسی او سنے از سر نو تعمیر کیا اور اس گڑہی جدید کی متصل ایک مسجد امین الدولہ کی تعمیر سے بلند و احاطہ وسیع ہی اور مسجد کے دروازہ بائین پر دو شعر کہ جس سے تاریخ تعمیر کی برآمد ہوتی ہی کندہ ہی امین الدولہ نواب سر جنگ بنا نمود مسجد بہر عبا دتی اتمام آن ہاتف تاریخ عبادت خانۂ حق کرد ارشاد اور ساہوان کی عمارت مین ساہو بہاریمل کی حویلی بہت عمدہ اور لائق دیکہنے کے ہی اور دوسرے کوٹہی ساہوکار معروف اندہی والہ کی بہت اچہی ہی اور اس شہر مین جا بجا پختہ خام ہر ایک گہر مین ہی اور پانی شیرین اور قیام اوسکو زیادہ ہی اور رہن کو تا اور عمیق زیادہ ہوتا ہی اور بابین کنب فتحگڈہ و فرخ آباد کے ایک باغ معروف لکہولا بہت بڑا لگایا ہوا نواب قایم خان رئیس کا واقعہ رقبہ تین گانو سینیج پاندپور خانپور کے ہی اور اب بہی بتصرف نواب رئیس ہی چار دیوارے اوسکی پختہ اور قبہ اوسکا تخمیناً ساہیگہ پختہ اور وجہ تسمیہ لکہولا کی یہہ کہتی مین کہ لاکہہ درخت اس باغ مین لگائی گئی تہی مگر یہہ نام بباعث کثرت درختون کے مشہور ہوا ورنہ اسقدر زمین مین لاکہہ درخت نصب نہین ہو سکتا اور بموجب تحقیقات ۱۸۷۲ء کے خاص اس شہر کی آبادی و تعداد مردم حسب تفصیل ذیل معلوم ہوے

تعداد مکانہ پختہ	تعداد خانہ خام	ہندو ان باشندگان	مسلمانان	تعداد میزان الکل	مرد و طفلان	زن و دختران
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ۱۸۳۷ء مین پینتیس ۳۵ مکتب حسب تفصیل تحت تہی

انگریزی	عربی	فارسی	ہندی
یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور اب ۱۸۷۳ء مین سات مکتب شمار مین آئے

مدرسہ انگریزی	فارسی	سنسکرت	ہندی
یک	[illegible]	یک	[illegible]

اور ۱۸۷۲ء کی تحقیقات کی بموجب مکانات نامی ذیل مین ہے

قلعہ	کوٹہیات	مسجد پختہ	ٹہاکر دوارہ
یک	[illegible]	[illegible]	[illegible] تخمیناً

باب سیوم

اور بازار شہر قاعدہً اچھا ہی اب صاحبان انگریز نے سڑک شاہراہ پختہ کنکر کے اوسکی مابین مین بنا دی اور اس سڑک کی طیاری کی بنیاد مسٹر رابنسن صاحب کلکٹر سی تجویز ہوئی مگر مسٹر برنج صاحب کے وقت مین من ابتدای سنہ ۱۸۴۲ ع اسکا نام ترمیم ہو گیا اب تاعیش باغ طیار ہو چکی اور اس سڑک پر دو رویہ جابجا فانوس واسطے روشنی کے نصب کی گئین کہ اوس سے رونق دوبالا ہوئی مگر روشنی کا قاعدہ منجانب سرکار ابتک نہین ٹہیرا اور بازاریان ایسی کم حوصلہ ہین کہ کبہی اپنے آپ روشنی شمعدانون کے نہین کرتے اور اس شہر کے انتظام کو

کوتوال	محرر	جمعدار	دفعدار	برقنداز	سایر خرچ	مرمت مکان	کل خرچ ماہوار
یک [illegible]	[illegible]	یک [illegible]	[illegible]	چار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور چوکیدار ہر محلہ مین علیحدہ اور ایک بخشی چوکیداران مشاہرہ دار ... کا مقرر ہے اور تین روپیہ مشاہرہ چوکیداران موقوف میر محلون کی بطور ٹیکس کے آبادی سے وصول ہوتا ہے اوسمین سے ہر چوکیدار اور انکے خاکروب صفائی کرنے والے اجرت کو ہوتا اور دروازون شہر پناہ اور محلون کی تفصیل یہ ہے

فہرست دروازہ شہر پناہ فرخ آباد

لال دروازہ	قادری دروازہ	مدار دروازہ	جسمی دروازہ	کہنڈہاں کہڑکی	مئو دروازہ
قطب دروازہ	پائین دروازہ	گہر کی طرف پائین باغ	گنگا دروازہ	ایہٹی دروازہ	

محلہ فرخ آباد بہ ترتیب حروف تہجی بقید تعداد خانہ

حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ
الف	۱	احاطہ قاضی محمد یار خان	[illegible]	ب	۴	بہکم پورہ	[illegible]	ب	۷	کٹرہ کہیتی	[illegible]
	۲	اسمعیل گنج	[illegible]		۵	بہادر گنج	[illegible]		۸	بنگش پورہ کہنہ	[illegible]
	۳	احاطہ سنگل خان	[illegible]		۶	دربورہ جعفر خان	[illegible]		۹	بنگش پورہ نو	[illegible]

باب سیوم

حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ
	۱۰	بن بٹہ	[illegible]		۳۲	پچل پورہ	[illegible]		۵۴	سادہ وارہ	[illegible]
	۱۱	بکارہ خورد	[illegible]		۳۳	چامن	[illegible]		۵۵	سیات	[illegible]
	۱۲	مسی بادہو سرو گے سروسے	[illegible]	خ	۳۴	خنک لورہ کہنہ	[illegible]	ش	۵۶	شبیر خان	[illegible]
	۱۳	مسی دہو دروے	[illegible]		۳۵	خیراتی خان	[illegible]	ص	۵۷	صاحبگنج	[illegible]
	۱۴	پنجا تبہ	[illegible]		۳۶	خنک لورہ نو	[illegible]		۵۸	صاحبزادہ خان	[illegible]
	۱۵	بہرانی دوس	[illegible]	د	۳۷	دیگران	[illegible]		۵۹	صلابت خان	[illegible]
	۱۶	بہادر لولا	[illegible]		۳۸	دہرنہ	[illegible]		۶۰	صوفیخان	[illegible]
	۱۷	بازار کرایایہ نل محلہ	[illegible]		۳۹	دلی خیالی	[illegible]	ف	۶۱	فیض علیخان	[illegible]
ب	۱۸	پیر علیخان	[illegible]		۴۰	دہوسان	[illegible]		۶۲	فرید پور	[illegible]
	۱۹	پل نجیہ	[illegible]		۴۱	دیپ چند	[illegible]	ق	۶۳	قصابان	[illegible]
	۲۰	بلیر باو بلیر باتالاب	[illegible]		۴۲	دلاور جنگ	[illegible]	ک	۶۴	کچھیانہ قادری دروازہ	[illegible]
ت	۲۱	تلیا صاحبزادہ	[illegible]		۴۳	دررود گران محلہ	[illegible]		۶۵	کرامت خان	[illegible]
	۲۲	تلیا فضل امام	[illegible]		۴۴	دکران	[illegible]		۶۶	کٹرہ اشرف خان	[illegible]
	۲۳	ترائین	[illegible]		۴۵	دارالضرب سینچ گوشہ یارجہ نو	[illegible]		۶۷	کچیانہ لولی	[illegible]
	۲۴	تلیا	[illegible]	ر	۴۶	رکابگنج خورد	[illegible]		۶۸	کٹرہ نوشاہ بے	[illegible]
ج	۲۵	جوارہ نولیتہ	[illegible]		۴۷	رکابگنج گلان	[illegible]		۶۹	کالی ہٹی	[illegible]
	۲۶	جٹوارہ قدیم	[illegible]		۴۸	ریسوکان	[illegible]		۷۰	کورمانہ	[illegible]
	۲۷	جنگباز خان	[illegible]		۴۹	ریٹ گنج	[illegible]		۷۱	کہمرانہ	[illegible]
	۲۸	جٹوارہ	[illegible]	ز	۵۰	زاہد شاہ	[illegible]		۷۲	کہندانہ	[illegible]
چ	۲۹	چاولی نواب غازی الدین خان	[illegible]	س	۵۱	سالگرام	[illegible]		۷۳	گوشہ یارجہ کہنہ	[illegible]
	۳۰	چھیپے گران	[illegible]		۵۲	سراوگیان	[illegible]	گ	۷۴	گدہی احمد خان	[illegible]
	۳۱	چوندار	[illegible]		۵۳	سوت ہٹی	[illegible]		۷۵	گھوسنا تالاب	[illegible]

حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ	حروف تہجی	نمبر	نام محلہ	تعداد خانہ
	۷۶	کدہی کہنہ نواب امین الدولہ	[illegible]		۸۸	مسو دروازہ	[illegible]		۱۰۰	نصرت شاہ	[illegible]
	۷۷	کدہی نو نواب امین الدولہ	[illegible]		۸۹	معماران	[illegible]		۱۰۱	نواب بہادر بہت	[illegible]
	۷۸	کبیر سیاموخان	[illegible]		۹۰	محمد امین خان	[illegible]		۱۰۲	نواب نعمت خان	[illegible]
	۷۹	گرانٹ گنج	[illegible]		۹۱	مسادکو چہ گہیمہ	[illegible]		۱۰۳	نادر	[illegible]
	۸۰	کودری مجانورات جیے سا بازار	[illegible]		۹۲	منشی دیبی سرا	[illegible]		۱۰۴	نکامل	[illegible]
	۸۱	گنج بنجارہ ہیرالدین	[illegible]		۹۳	منشی سوہن لعل	[illegible]		۱۰۵	نوبستے	[illegible]
ل	۸۲	لال سرای	[illegible]		۹۴	مداربادی	[illegible]		۱۰۶	نت گنج	[illegible]
	۸۳	لوہامی	[illegible]		۹۵	مسوتولہ	[illegible]		۱۰۷	نونہای	[illegible]
م	۸۴	مجہر بتہ	[illegible]	ن	۹۶	نخاس	[illegible]	ہ	۱۰۸	ہربہگت	[illegible]
	۸۵	مسجد بیجے صاحب	[illegible]		۹۷	نواب عبدالکریم خان	[illegible]		۱۰۹	ہر سکہہ رای	[illegible]
	۸۶	محمد علی سرای	[illegible]		۹۸	نولکہا باغ	[illegible]		۱۱۰	ہمایون	[illegible]
	۸۷	سدو نوالگنج	[illegible]		۹۹	نادر خدای خان	[illegible]				

اس شہر مین سب قوم آبادہی المسواانہا مین کستہ یعنی دوکان ہنڈی والون کی ہین اونمین [illegible] دوگان حسب تفصیل ذیل ایسے ہین کہ وہ لوگ سوائے ہنڈی اور صرافہ کی اور تجارت نہین کرتے

بیاہو بہاری لعل گوبند لعل قوم اگروال ساکن فرخ آباد	رام لعل کنہیا پرشاد قوم اگروال ساکن فرخ آباد	لکہمی چند چتربہوج سنگہہ کندہروال ساکن متہرا	متہرا داس موہن لعل قوم اگروال دلی والہ	سیتا رام جنسی دہر قوم ... پراگ والہ	لوکمن گوپی ناتہ بنسکی قوم کہتری
تہاکر پرشاد ہر پرشاد قوم کشمیری پنڈت ساکن فرخ آباد	ہرچند رای چمن لعل قوم شاہ ستوکی ساکن فرخ آباد	مہراج لکہمی چند قوم مہیسری دواری ساکن بیکانیر	مانک چند قوم مہیسری ساکن بیکانیر	لچھمن نراین بسیشر کو دہن داس ... ساکن فرخ آباد	بابو چہوٹی لعل محمد جہری ... ساکن ... آباد
رام نراین سدہ گوپال نیا اگروال ساکن فرخ آباد	کاشی رام نبا ہی داس کہتری ساکن فرخ آباد	جگرناتہ ہر ناتہ قوم ستوگی ساکن فرخ آباد	رگہنا ... قوم مہاجن ساکن فرخ آباد	جانکی داس قوم مہاجن ساکن فرخ آباد	جواہر لعل گردہاری لعل قوم مہاجن ساکن فرخ آباد معروف کرنے والہ
دیارام ... سکہہ قوم مہاجن ساکن یعقوب گنج	چہوٹی لعل شاکر داس قوم مہاجن ساکن یعقوب گنج	سیام لعل سدہ گوپال قوم اگروال ساکن فرخ آباد		لالتا پرشاد قوم برہمن ساکن ساد ...	

اور ایک سو چہہ دوکان ہُنڈی والون کی ایسی ہین کہ اونمین تجارت کپڑی اور دہات اور کرانہ و بیمہ کی بہی ہوتی ہی چنانچہ نو دوکان بیمہ ساکنان شہر خورد کی حسب تفصیل ذیل

رادہاکشن	تاراچند	تاراچند	ڈونگرسی	جگرناتہہ	رام کشن	انت رام	بردیال	دومی رام
جنی لعل	گور سہاے	ہرسہاے	کلراج	منسکہ راے	رام داس	رام پرشاد	سورج مل	ہرگوبند

اور دو دوکان بہوانی والون کے

نند رام ڈونگر مل	دیوکرن جگل کشور

واسطی کلام بیمی کی مقرر ہی اور بیمہ ایک لفظ مشہور ہے کہ جو کوئی اپنا مال براہ خشکی خواہ براہ دریا کہین کو بہیجا چاہی اوسکی فہرست بقید قیمت لکہہ کر سب مال حوالہ ان ساہوان کی کرے اور نرخ بیمہ کا مختلف ہی مگر بہت زیادہ نہین ہی فیصدے ۲ سے ۳ تک ہی حسب اقرار بیہہ لوگ اپنی ملازمان کی معرفت مال وہان پہنچا دیتی ہین اگر رستہ مین چوری ہو جاے و یا لٹ جاے یا ڈوب جاے تو کل مال کی قیمت بیہہ بیمہ والے دین اور اس شہر مین کپڑی کی تجارت زیادہ ہی کہ ولایتی کپڑہ اور ولایتی سوت اور گلبدن و کمخواب وغیرہ بنارسی مال یہان کے آڑت سی پچہانہہ کی اضلاع کو جاتا ہی اور تیل و شورہ و روئی و کرانہ یعنی پنسار ہٹی کا کارخانہ اور تانبا و لوہا و ظروف برنجی کے تجارت بہی زیادہ ہی اور چینٹ اس شہر کی مشہور ہی آخر ماہ بہادو مین نکلتی ہی اور جابجا کی تجار ہزار آکر خرید لیجاتی ہین اور خرید فروخت پارچہ کی دلالون کی معرفت ہوتی ہی اور کپڑا پر آڑت کا حق فیصدے ایک روپیہ اور مال روئی و تخم نیل و شورہ و کرانہ و دہات پر فیصدے ۸ مقرر ہے خواہ اوس قسم کا مال باہر سی فروخت کو آوی خواہ کوئی یہان سے طلب کری

قوم سادہ اس شہر مین ایک گروہ قوم سادہ کا ہی اونکی اصل ... مشہور کرتی ہین بیہہ گروہ اپنی مذہب کی بنیاد عالمگیر بادشاہ اورنگ زیب کی وقت سے بتلاتی ہین اور روایت بیہہ کہتی ہین کہ بیجوار مین اوداس فقیر صاحب کمال تہا کسی جگہ مین اتفاقیہ بچہ مادہ گاو کا آتش مین گر گیا اور مر گیا اوس فقیر نی زندہ کیا اوس ہجوم مین جو قوم سب طرحکا موجود تہا اوس درویش کی معتقد ہوئے اور سادہ نام پایا اور وہ عبادت کرتی ہین ست نام کی اور کسی غیر مذہب والے سے سلام رام رام جوہار جیسا سب مذہبون مین رسم جاری ہی نہین کرتے اگر کسیکی پاس جاوین تو صرف مزاج خیر و عافیت پوچہتی ہین اور آپسمین ڈنڈوت کرتے ہین دوسرا جواب دیتا ہی کہ ست گورسی فقط اور مذہب کی رو سے پان کہانا و سرخ پوشاک پہننا اور استعمال تنباکو منع ہے مگر مستورات اونکی سب زیور اور پوشاک رنگین پہنتی ہین اور شادی بیاہ اونکی آپس مین ہوتا ہی مگر اور ہندون مین بیاہ پہیرا نور یعنی وقت شادی کی ہوتی ہین اونکی مذہب کی رو سی چار پہیرا ہوتی ہین اور وقت شادی کے جسقدر جماعت ان لوگون کے ہوا و مستورات بیہہ کلمہ کہتی ہین کہ سادہ سادہ ہنی بائی سب پنچون کی من بہاے اور اس قوم مین اتفاق بہت ہی اور اس شہر

باب سیوم

شہر مین یہہ قوم بہت سینہ زور ہی چنانچہ ابتداء عملداری مین بہت زور قوم ساد ہونیکا تہا اور یہانتک انکی سینہ زوری تہی کہ ستے جہا ساده نی مسٹر طامس صاحب مجسٹریٹ کے مسمی نور الدین حسین کوتوال کی گردن پر کٹار مارا اور مکاوٹنا ساده اوس وقت مین فساد ہونیکا شوره پشت کی تہی اور ۱۸۳۶ء تک محکم و سوہن ساده ایسی تہے کہ اونہون نے بہت خون کر ڈالی آخر ۱۸۳۶ء مین ہنوز اور ۱۸۳۸ء مین محکم دایم الحبس ہوا اور قوم ساده سب پیشہ بیوپار و بزازی و داد و ستد وغیره کرتی مین مگر اب زیاده چہینٹ بنانے مین اور ایک گوردواره اونکا معروف چوکی ساد ان کی ہے مذہبی کتابین اونکی علیحده ہین اور سب مذہب کا آدمی سوا مسلمانان و خاکروب کی اس مذہب مین شامل ہوتا ہی یہہ بہی ایک فریق مثل فریق سکہون کی ہین اور گداگری اس فریق مین مطلق نہین کرتے اگر کوئی ساده بیمعاش ہو سب جمع ہو کر اوسکو مدد خرج کرین اور ایک لوہی کی چیز بصورت بیل برچہی کے سیو دروازه اس شہر کی دو ٹکڑی علیحده علیحده گڑہی ہوئے ہی طول مین سات فٹ ایک انچہ کہ اوسکی تصویر مع پیمایش طول و دور کی یہہ ہی



یہہ گدگول مدور ہی اور اوپر سی نیچی کو پتلی ہوتی چلی گئی
اسکی پرکاری یعنی گولائی کی پیمایش یہہ ہے

الف	یک فٹ		
ب	۵ انچہ	یہہ لٹو ہی	یہہ ٹکڑا علیحده
ت	یک فٹ ۳ انچہ		
ج	یک فٹ ۳ انچہ		یہہ ٹکڑا علیحده
ح	۱۰ انچہ		

اور وه سہم کی گدا مشہور ہے اوسکی پوجا مت ہندو کرتے مین ہر خاص و عام کی زبان زد یہہ حکایت ہی کہ چوبیس ۲۴ برس ہوئے یعنی ۱۸۳۵ تک اسکا یہہ حال رہا کہ اگر پچاس ساٹہہ سو آدمی اوسکو بقوت ازمائی اپنی اوٹہاتی تہے جنبش اوسکو نہین کر سکتی تہی اور جب کوئی بعاجزی ڈنڈوت کر کے ایک آدمی اوٹہاتا تہا تو اپنے چہاتی تک بلی آتا تہا مگر سر اوسکا زمین سے علیحده نہین ہوتا تہا اور خود بخود رات کو وه گدا اوٹہہ کر کہین کہین چلی جاتی تہی یعنی کبہی حیات باغ مین اور کبہی جسمی دروازه اور کبہی منو دروازه اوسکو لوگون نے پڑا دیکہا اور پہر اپنی جگہ آ گئی چوبیس برس ہوئے کہ جس روز نواب شوکت جنگ فوت ہوا اوس روز منو دروازه مین خود بخود وه گدا اوچہلی اور املی کی درخت کی اوپر پہنچ کر گری اور دو ٹکڑی اوسکی ہو گئی تب سی یہہ حرکت اوسکی بند ہو گئی

اور وہ دو ٹکڑے اوسکی مستحکم زمین مین گاڑدئی ہین

اوسط نرخ دہ سالہ گذشتہ اس شہر کا ۱۲۷۰ فصلی لغایت ۱۲۷۹ فصلی حسب ذیل ثابت ہوا اور کمپ فتحگڈہ کا نرخ بہی اوسطا مطابقت اختلاف کے تحریر ہے																
نام	گندم	جو	نخود	ماش	مونگ	موٹھ	ارہر	باجرہ جوار	برنج گندا	برنج باریک	قند سیاہ	روغن سیاہ	روغن زرد	نمک سانبھر	شکر چینی
فرخ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کمپ فتحگڈہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور وزن اس شہر مین تین طرحکا جاری ہی ایک بابت پختہ کسیرہ یعنی کرانہ وظروف کا فی سیر بمقدار ۱۰۰ کلدار اور غلہ کا وزن ڈیہرہ کا فی سیر ۹۶ اور غلہ سرکار کا کہ جسکی بموجب دوکانداران فروخت متفرق کرتے ہین فی سیر ۱۰۵ کلدار کا ہوتا ہی اور حسب تحقیقات ۱۸۷۱ء اوسط پنجسالہ گذشتہ بابت ایکسال کے فروخت غلہ خرچ کی پانچ لاکہہ تینتیس ہزار چارسو ستاون ثابت ہوا

کمپ فتحگڈہ

فتحگڈہ ایک قلعہ بعمارت خام مستحکم اوپر کنارہ دریای گنگ کی ہی اور دریائے گنگ کیطرف بنیاد دیوار مین کنکر بہت لگا ہی کنکر کی سبب سے پانی دریا کا کچہہ ضرر نہین کرتا اور اس قلعہ کی بنیاد نواب محمد خان رئیس سے ہوئی جب نواب آصف الدولہ وزیر لکہنونی دو کمپنو انگریزی اپنی متعین رکہہ کر ایک کمپ کا قیام نواح فرخ آباد مین کرایا تنخواہ اوس کمپ کی چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ ذمہ نواب رئیس فرخ آباد کے مقرر کردی تب ہی افواج سرکار انگریزیکا قیام اس نواح مین ہوا اور یہہ قلعہ بہ تصرف سرکار آیا اور قریہ موضع حسین پور دہبکرا مسو دہوبیلے کی مین چہاونی فوجکی ہوئی بر قت انتظام عملداری انگریزی محکمہ جات سرکاری اسی کمپ مین قرار پائے چنانچہ پہلی محکمہ اعلی یعنی بورڈ کمشنران کا یہان مقرر تہا اوس سبب سے روزگار پیشیون نے اپنی بود باش یہان اختیار کی اور ہر ایک نی عمارات و حویلیات بنائی اور فوج سرکار بہ لقب کمپ فتحگڈہ معروف تہی تو یہہ آبادی اوسی باعث سے موسوم کمپ فتحگڈہ ہوگئی یہہ آبادی اچہی بطور قصبہ کی بعمارت پختہ و خام با رونق اور صدر بازار اچہا ہی حسین پور مین ایک مسجد ہندوستانی بی بی کلاک صاحب کی بنائی ہوئی بانمود ہی اوسکی طاق دروازہ پر یہہ مضمون لکہا ہے بنا چون کرد بی بی جان کلاک مبارک مسجد بالعبہ ہم جفت مورخ چونکہ تاریخش زدل جست زہی با رفعت و شان مسجدی گفت اور اسی مسجد کی پاس کوٹہی رہتی بی بی اس کلاک کی ہی اوسکی طرف سے ایک موزن دو روپیہ ماہوارہ کا اس مسجد مین رہتا ہی اور کوٹہیات کمپ مین اچہی بنی ہین خصوصا کوٹہی حکیم مہدی علیخان وزیر لکہنو کی اچہی ہی اوسکا دروازہ بطور عمارت ہندوستانیکی ہی اور یہہ حکیم مہدی علیخان ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۰ء سی لغایت ۱۳ ستمبر ۱۸۳۲ء اس کمپ مین مقیم رہا اور یہہ دہ بنائی ستمبر ۱۸۳۲ء مطابق ماہ جمادی الثانی ۱۲۴۸ہجری کو چلاگیا ہم ستمبر ۱۸۳۲ء وزارت لکہنو پر مامور ہوا اور دو برس چہاونی لشکر چہاونی اعلیہ دولت راو سیندہیہ گوالیار کی بدہ پور کی رقبہ مین رہی اور بسبب وقوع ہنگامہ صاحب مجسٹریٹ بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۸۳۸ء


نقشهٔ شهر فرخ آباد

روز یکشنبہ بذریعہ افواج سرکاری کی لشکر بیجا بائی صاحبہ کا اوٹھادیا گیا ان دونو رئیس اعظم کے قیام سی خلایق کو فوایدِ عظیم
ہوا اور ہرایک پیشہ ور کاریگر کا روزگار خوب چلا اب دو پلٹن سرکاری رہتی ہین اور حکام عدالت و نظامت کا قیام اس کسبہ مین ہی اور ۱۸۳۲ء مین
جو شمار مردم و خانہ ہوا فاصل کسبہ پھتگڈہ کی آبادی اس تفصیل سی دریافت ہوئی

خانۂ پختہ	خانۂ خام	ہندو مردم	مسلمان مردم	کل	مردو طفلان	زنان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور چار کتب اوسوقت تھے

وبے	فارسے	ہندی
یک	دو	یک

اور مکانات مشہور ذیل مین ہے

قلعہ	کوٹھی	بنگلہ	مسجد پختہ	ٹھاکردوارہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ہرایک قوم اور ہر وصف کی آدمی اس کسبہ مین آباد ہین اور آب ہوا یہانکی شہر فرخ آباد سی اچھی ہی سڑک شاہراہ خوب پختہ
بنی ہوئی ہی اور دورویہ سڑک کی درختان سایہ دار ہین بہت فضا کا مقام ہی اور پریڈ کا میدان وسیع و دلکشا ہی کہ قواعد فوج کی اوس مین
ہوتی ہی اور اوس پریڈ پر ایک تالاب کلان پختہ مسٹر فین صاحب جج و مجسٹریٹ نی ۱۸۳۸ء مین بنایا اور واسطی تعمیر اس تالاب کی پندرہ سو روپیہ
گورنمنٹ سی بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۸۳۸ء کو منظور ہوا اور اوسکی تعمیر ماہ مئی ۱۸۳۸ء سی شروع ہوئی اور اس پندرہ سو روپیہ سے جب تعمیر ختم نہ
ہوسکی تو ایک ہزار روپیہ کی سڑک و سرائے سی لیکر اسمین لگایا اور پانچ چھ سو روپیہ فین صاحب نے اپنی پاس سے صرف کیا کہ تین ہزار روپیہ
کچھ زیادہ اسمین خرچ پڑا ہر منگل جمعہ کی روز فوج سرکاری سی اسی تالاب پر باجا انگریزی شام کی وقت بجتا ہی اور صاحبان انگریز بہی جمع
ہوتی ہین اور اس فن والی اپنی ہنر کا امتحان اور استعمال کرتے ہین بہت کیفیت ہوتی ہے اور اس کسبہ مین کوتوالی واسطی
انتظام کے مقرر ہے اوسکا خرچ حسب ذیل ہے

کوتوال	محرر	جمعدار	چپراسی	سایر خرچ	مرمت مکان	کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

روز شنبہ بذریعہ افواج سرکاری کی لشکر بیجا بائی صاحبہ کا اوٹھا دیا گیا ان دونوں فیض اعظم کے قیام سی خلایق کو فوائد عظیم ہوا اور ہرایک پیشہ ور کا روزگار خوب چلا اور دو پلٹن سرکاری رہتی ہین اور حکام عدالت و نظامت کا قیام اس کنپ مین ہی اور سنہ ع مین جو شمار مردم و خانہ ہوا خاص کنپ فتحگڈھ کی آبادی اس تفصیل سی دریافت ہوئی

زنان	مرد و طفلان	کل	مسلمان مردم	ہندو مردم	خانہ خام	خانہ پختہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور چار مکتب اوسوقت تھے

ہندی	فارسی	عربی
یک	دو	یک

اور مکانات مشہور ذیل مین ہے

ٹھاکر دوارہ	مسجد پختہ	بنگلہ	کوٹھی	قلعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک

اور ہرایک قوم اور ہر وصف کی آدمی اس کنپ مین آباد ہین اور آبادی ہوا یہانکی شہر فرخ آباد سی اچھی ہی سڑک شاہراہ خوب پختہ بنی ہوئی ہی اور دورویہ سڑک کی درختان سایہ دار ہین بہت فضا کا مقام ہی اور پریڈ کا میدان وسیع و دلکشا ہی کہ قواعد فوج کی اوس پر ہوتی ہی اور اوس پریڈ پر ایک تالاب کلان پختہ مسٹر فلین صاحب جج و مجسٹریٹ نی بنوایا اور واسطی تعمیر اس تالاب کی پندرہ سو روپیہ گورنمنٹ سی بتاریخ ۲۴ مارچ کو منظور ہوا اور اوسکی تعمیر ماہ مئی سی شروع ہوا اور اس پندرہ سو روپیہ سے جب تعمیر ختم نہ ہوسکی تو ایک ہزار روپیہ کی سڑک و نہر اسی لیکر اسمین لگایا اور پانچ چھہ سو روپیہ فلین صاحب نے اپنی پاس سے صرف کیا کہ تین ہزار روپیہ کچھ زیادہ اسمین خرچ پڑا ہر منگل و جمعہ کی روز فوج سرکاری سی اسی تالاب پر باجا انگریزی شام کی وقت بجتا ہی اور صاحبان انگریز بہی جمع ہوتی ہین اور اس فن والی اپنی ہنر کا امتحان اور استعمال کرتے ہین بہت کیفیت ہوتی ہے اور اس کنپ مین کوتوالی واسطی انتظام کے مقرر ہے اوسکا خرچ حسب ذیل ہے

کل	درستی مکان	سایر خرچ	چپراسی	جمعدار	محرر	کوتوال
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

برفخانہ اس کنپ مین جانب جنوب واقع ہی جرنیل صاحب و میجر صاحب و صاحب جج بیجر کمیٹی اس برفخانہ کی مین دستور ہی کہ ماہ اکتوبر مین
صاحبان کمیٹی برف کا نرخ سالتمام کی واسطی تجویز کرکی سب صاحبان انگریز ورئیسان ہندوستانیکو مطلع کرتی ہین جسقدر صاحبان اوسکی
خریداری قبول کرین زر پیشگی مشتریان سے ماہ اکتوبر مین داخل ہو جاتا ہی اونکی پاس ہر روز برف بہیجا جاتا ہی اور برف کا نرخ
اکثر فی سیر سالانہ اور ماہ فروری سی فی سیر دو روپیہ بعد پندرہ پندرہ روز کے اوسیر واسطی خریدار جدید کی خرید ہوتا ہی اور اس فخانہ
کا برف کبہی چہ مہینی کبہی آٹہ مہینی کبہی دس مہینی رہتا ہی یہہ بات منحصر ہی اوپر پڑنے برف کی فقط اور جو کوئی خریدار کیمپ کو چلا جاوے
اپنا حصہ اور کسی کو بیچ جاوے تو وہ پاتا ہی اور جو مشتری بلا ذمہ وار کرنی کسیکے کیمپ کو چلا جاوے تو پہر اوسکا دعوی واپسی روپیہ کا
نہین پہنچتا اور ہر روز چار بجی شب کی کہاٹ کہل کر برف تقسیم ہو جاتا ہی اگر مشتریان کا آدمی لینی والا نہو تو پہر اوس روز نہین ملتا
اور ایک مکان عالیشان گرجا گہر صاحبان انگریز بہادر کا ہی گنبد اوسکا بہت بلند ہی ہر ہفتہ روز اتوار کو صاحبان انگریز اوسمین
جمع ہوکر عبادت و گرجا کرتے ہین اور یہہ مکان رفع ۱۸۱۹ء و ۱۸۲۰ء مین بصرف بیس ہزار سات سو روپیہ کی با اہتمام کپتان
تارنصاحب و کپتان کیم صاحب و کپتان برانشر صاحب کی تعمیر ہوا اور یہہ روپیہ کچہہ بطور چندہ کی دیا گیا فقط اور اس نواح کنپ فتحگدہ
مین دو جگہ آبادی پادری صاحب امریکہ کی ہی ایک موضع بدہ پور مین کہ مابین کنپ فتحگدہ و فرخ آباد کی ہی ہر گز ایک بڑا احاطہ
اونکا واقع ہی اور بنگلہ و مکانات متعدد تیار ہین کہ جسمین ہکا فی نساب رہتی ہین اور یہہ پادری صاحب از بس خلیق اور
اونسی ایک مدرسہ فرخ آباد مین قایم ہی کہ اوسکا حال بشرح اسکولون و مکتب ضلع کی بیان مین لکہا گیا دوسرا مقام رکہا مین
کہ کنپ سی ایک میل تخمینا کی فاصلہ پر جانب جنوب و غرب واقع ہی اور وہان بہت بڑا کارخانہ تحصیل علم و تیاری خیمہ و قالین وغیرہ
کا جاری ہی اور یہہ مقام رکہا کوئی موضع نہین ہی مگر اب ایک محال علیحدہ بندوبستی ہوگیا پہلی اس زمین مین چہاونی کے لین سوارون کے
تہی اور گہوڑ دوڑ اوسمین ہوتی تہی اور وہ زمین لی گئی تہی رقبہ موضع دہنوا و پوہ بہا موجود ہکرہا و مہر پور و سہجو پور تی لیعنی ہطور بخوبی کے
ہی اور اب بہی نقشہجات انگریزی سررشتہ مین یہہ زمین اپنے اصلی دیہات مذکورہ بالا مین ہمیشہ دہوتی اس زمین مین اب چہاونی
ولسن صاحب و اسکاٹ صاحب وغیرہ پادریان امریکہ کی ہی اور بنیاد قایم ہونی مدرسہ و اجرا کا رخانہ مذکورہ بالا کی یہہ ہوئی کہ
پادری صاحبان مذکورہ بالا و پادری یوگوپی ناتہہ فی کال کی سال ۱۸۳۸ء مین کہ خلایق پر تباہی تہی اور عوام اپنی لڑکون بچون کو
فروخت کرتی تہی اور مفت واسطی پرورش کے دیتی تہی آپسمین صلاح کرکی تجویز کیا کہ کچہہ لڑکا اور لڑکیان لیکر پرورش کیجا وین چنانچہ
یوگوپی ناتہہ کہ وہ آدمی باعلم اور لیق اور عیسائی مذہب کا بڑا اوپدیش کنندہ تہی انجام اس کام پر مستعد ہوا اور اوسنے طرف کالپی و بوندیل کہنڈ
و اضلاع کانہہ پور و فتح پور کی جاکر بہت لڑکا اور لڑکے مفلسون کے کچہہ خرید اور کچہہ مفت لیکر اس مقام رکہا مین آیا اور اونکو پرورش
کیا اگرچہ اونمین سی اکثر مرگئی مگر سولہ لڑکا اور چہپن لڑکی زندہ ہین اونکی پرورش پادری صاحبان کرکی مذہب عیسائی دیا اور علم
انگریزی اور ہندی اونکو پڑہاتی ہین اور کاریگران سے لڑکون کو علم قالین بافی اور شطرنج کا بنانا اور خیمہ دوزیکا اور لڑکیون کو



کو کشیدہ بطرز ولایت انواع انواع کا بصرف زر کثیر سکہلاتی ہین اور اونکی پرورش کی واسطی تجارت قالین وخیمہ کی جاری ہی اور یہہ زمین مذکورہ بالا بمقدار [illegible] بیگہ پختہ منجانب سرکار بموجب چٹہی صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۲۶ مارچ [illegible]ء و بموجب نقل چٹہی محکمہ گورمنٹ مورخہ ساتوین مارچ [illegible]ء پچاس برس کی میعاد پر پادری صاحبان موصوف کو واسطی اسکول وغیرہ کی ساٹہہ روپیہ جمع پر دئی گئے اور شرط ہے کہ آیندہ اگر اسکول وغیرہ قایم رہی تو پچاس برس کی میعاد اور منظور ہی چنانچہ ابتک مالگذاری اس زمین کی بقبضہ پادری صاحبان ہی اور یہہ زمین نکاسی تین سو روپیہ تخمیناً بلکہ زیادہ کی ہی اوسکا نفع ہی ان لڑکون کی خرچ مین آتا ہی اور جو لڑکا اور لڑکے اونمین سی بلوغت کو پہونچتا ہی اوسکی شادی باہم کر دیتی ہین اور اوسکو چار روپیہ مشاہرہ واسطی کہانے کے اور گہر واسطی رہنی کی علیحدہ دیا جاتا ہی چنانچہ ابتک دس گہر آباد ہوگئی اور چہہ سات اشخاص شادی ہونیکو ہین اب اونکی اولاد ہونی لگی ایسا سلسلہ معلوم ہوتا ہی کہ رفتہ رفتہ ایک آبادی اس گروہ کی علیحدہ بہت عظیم ہو جاوے اور ایک بڑا احاطہ کہ جسمین بنگلہ ہای رہنے پادری صاحب اور بابو گوپی ناتہہ اور نیلام ان لوگون کا اور اسکول یعنی مدرسہ اور گرجا گہر ہے اور اونکی قبرستان کا احاطہ علیحدہ اس احاطہ سی جانب گوشہ غرب وجنوب اسی زمین مستاجری مین ہی کہ اوسکا نقشہ یہہ ہے

شاہزادہ کا حال

مظفر بخت شاہزادہ پسر مرزا جوان بخت خلف ولیعہد شاہ عالم بادشاہ کا یہان آیا اور سرکار کی اوسکو اول قید کیا بہر چہوڑ دیا اور سرکار نی چاہا کہ وہ پٹنہ مین جا کر رہین صاحب مجسٹریٹ پٹنہ نی لکہا کہ اونکی لایق یہان مکان نہین ہی اس سبب سے اونکی رہنی کو ایک مکان یہان تیار کیا گیا اور اوسکا مرمت سرکار کی جانب سی ہوا کرتا تہا ۱۸۰۸ء یا ۱۸۱۰ء مین ایک کوٹہی طیار کرائی اوسمین رہنے سی عذر کیا اور فہمایش صاحب مجسٹریٹ کی نہ مانی جب وہ کوٹہی کچہہ دنون جیلخانہ کی طور پر رہی بہر حکم گورمنٹ واسطی فروخت کی آیا مگر کوئی خریدار نہ ہوا مسٹر [illegible] صاحب نے اوسکو پاگل خانہ تجویز کیا اب وہ مکان ویران ہی فقط اور بموجب حکم گورمنٹ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۱۰ء مظفر بخت کا مشاہرہ ۱۰۰۰ مقرر تہا مظفر بخت سولہ سترہ برس ہوئے فوت ہوا اوسکو تین پسر مرزا یاور بخت مرزا محمد حشمت بخت مرزا محمد مخدوم بخت تینونکا مشاہرہ دو دو سو روپیہ مقرر ہے مرزا یاور بخت فوت ہوئی مرزا بدیع الدین بخت و مرزا ضیاء الدین بخت دو بیٹے اوسکے ہین اور مرزا یاور بخت لکہنؤ مین مقیم اپنا مشاہرہ یہان سے پاتی ہین اور مرزا مخدوم بخت کمپ مین موجود ہین تین احاطہ بنگلہ اون لوگون کے کمپ فتحگڈہ مین گنگا کے کنارہ پر واقع ہین وہان رہتے ہین اور مشاہرہ معینہ سے اوقات اپنی بسر کرتی ہین اور ان شاہزادہ کو صحبت بد سے بہت شوق ہے

پرگنہ بھوج پور

قدیم اس پرگنہ کی سایر ۔ موضع ۱۲۳ الغایت ۱۴۶ فصلی کی کاغذ مین مندرج مین ۵ موضع معافی سایر م خالصہ اور اوس ایام مین ساٹھ ٹپہ پر اوسکی تقسیم تھی

چھوٹی بھوجپور	ٹپہ باندل	حرا گور	گنگا گنج	سونکی	منی پور	بہار ڑہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اب سونکی و منی پور کا نشان نہین ملتا چنانچہ منی پور شامل رقبہ موضع رولی جو پیانی کی ہوگیا وہ پور رہ اب بھی موجود ہی اور سونکی کا کہیڑہ شامل رام پور پانچہ کا نوکی ہی اور یہہ پرگنہ کچھہ بڑا ہی فرخ آباد سی جانب جنوب ہی زمانہ سابق مین اس سبب پرگنہ مین قوم بہار قابض تھی جب ٹھاکران راٹہور وغیرہ کا غلبہ اوسکے پر ہوا اور قوم بہار راجہ راٹہور کی باعث عتاب مین آئی اور بحکم راجہ قتل و معدوم کی گئی اور یہہ حکم راجہ کا ٹھاکران اپنی قوم کو ہوگیا کہ جو کوئی بہار دنکو قتل کری وہی اوس گانو پر متصرف ہو چنانچہ مسمیان من مہیس دو ٹہاکر گہلوار مقام بچی گدہ مار کاسی کی راج سی اس ضلع مین آئی اور قوم بہار کو قتل کرکی ۲۵ موضع نواح سکہن رام پور کی اور مسمی بیس راہ ت پور کی پرگنہ مین مسمی من قابض ہوا اور ان دونوکی اولاد ان ہر دو پرگنہ مین قابض اور دونو علاقہ مفوضہ اونکی اولاد کی کہلواری کہلاتی ہین اور مسمی مہیس مذکورہ بالا کی دو پسر ہوئے سوراج دیو کی اولاد ورد اشہنہ ہومی وغیرہ مین اور نرسنگ دیو کی اولاد سیو کی و خدا گنج وغیرہ مین آباد ہی مگر بسبب ملنی کوئی دست آویز معتبر تاریخ ابتدای آمد اس قوم کی معلوم نہین ہوا اور غرب کی طرف اس پرگنہ کی ٹھاکران راٹہور متصرف ہوئی باقی اور قوم متفرق ہی کوئی بڑا گروہ نہین ہوا اور اسی پرگنہ سی یہہ پہاڑہ علیحدہ ہوا اور اب یہہ پرگنہ مشتمل ہی الکیسو اٹھاون موضع پر کہ جسکا حال مفصل رقبہ وجمع کا تیریج دفعہ نمبر ۴ سی واضح ہی اور اس پرگنہ کی حد جنوبی پر ندی کالی نی اور شرقی حد پر دریائے گنگ جاری ہی اور حدود پرگنہ اور یہی نقشہ سے کہ جو شامل کیا جاتا ہی بخوبی دریافت ہوگا اور سات آبادی لایق تذکرہ خاص مین اوسمین سی سکہن رام پور شیخ پورہ کا حال مفصل سیلہ ہی کی تذکرہ مین تحریر ہوگیا پانچ آبادی باقیماندہ کا حال آیندہ تحریر ہوتا ہی بہوج پور وجہہ تسمیہ اسکی راجہ بہوج سے ہی کہ اوسکو گیارہ سو برس تخمیناً ہوا کہ اوسنے آباد کیا تہا اور یہہ قصبہ گنگا کی کنارہ پر واقع ہی اب کچھہ بہت بارونق نہین مگر فی الجملہ وہی آبادی سی کچھہ اچھا ہی اور اوسکی آبادی کی داستان یہہ زبان زد مخلوق ہی کہ یہہ راجہ ادجین کا تہا اور جانوران کی گفتگو سمجھتا تہا مگر یہہ شرط تھی کہ جب کسی اور سی اسکو کہی تو فوراً مر جاوے اتفاقیہ ایک روز راجہ اور اوسکی رانی ایک جگہ بیٹھی تہی کسی جانور کی گفتگو پر راجہ کو ہنسی آئی اور رانی نے اوسکی خندیدگی کی استفسار پر اصرار کیا اور راجہ رانی کو عزیز رکہتا تہا وعدہ اوس رازکا انکشاف کا دریائے گنگ کی کنارہ پر کیا اور معہ اپنی رانی کے اوجین سی اس نواح مین آیا جہان اب موضع حیرا گور آبادہی وہان راجہ کا ڈیرہ ہوا اور اوس جگہ پر ایک بکرا و بکری بندہی ہوئے تہے بکری کچھہ بکرا سے سوال مشکل کرتی تھی بکرا نی کہا کہ مین ایسا بیوقوف نہین


نقشه پرگنه بهوجپور ضلع فرخ آباد

باب سیوم

نہین ہون جیسا راجہ بہوج کہ ایک رانی کی ضد پر اپنی جان دینی چلا ہی وہ بات راجہ نی سنکر اپنی رانی کو چشم نمائی کرکی اس استغفا
سی باز رکہا اور اوس جگہ کا نام جی راکہو موسوم کیا کہ بتدریج اب جراگو نام ہوگیا اور یہہ جراگو بہوجپور سی دو کوس کے
فاصلہ پر ہی پہر راجہ نے کنارہ گنگ پر یہہ قصبہ بہوجپور بسایا اور قلعہ ڈالا اور مسلمانان کی وقت مین اس بہوجپور کا نام قایم گڈہ
مشہور ہوا کہ دفتر قانونگویان مین یہہ نام درج ہی اور اس قصبہ مین ایک بہت اونچا کہیڑہ ہی کہ جس سے یہہ ظاہر ہی کہ کسی زمانہ مین عمارت
پختہ بہت تہی مگر باوجود ہونے دریای گنگ زیر آبادی کی پانی چاہ کا کہاری ہی اور اوس پانیکی شوریت سی تماکو اس قصبہ مین
خوب پیدا ہوتا تہا اور گران قیمت فروخت ہوتا اب چودہ برس سے کئی چاہ شور کا پانی شیرین ہوگیا وہ خوبی تماکو کی اب نہین رہی مگر
پہر بہی اچہا ہوتا ہی **نوکہندہ** اس گانو مین بہت اونچا ایک کہیڑہ اوپر کنارہ دریای گنگ ہی اب آبادی بہت قلیل زمانہ سابق
کی داستان بطور افسانہ مشہور ہی کہ جس راجہ نی تمام زمین کو نوکہندہ کر کی تقسیم کیا تہا وہ اسی مقام سی کیا تہا اس سبب سے نام نوکہندہ
ہوا **کمال گنج** کمال خان چیلہ نواب محمد خان نے قریہ موضع مہرو پور رادی مین اور کچہہ زمین ملکیہ اودمین بسایا کہ اوسکی آبادی
و بازار فی الجملہ وسیع ہی اوسمین مسافران کو آرام بہت ملتا ہی اور اس بازار مین پیٹہ ہر دو شنبہ و جمعہ واسطی فروخت پان یعنی برگ
تنبول کی ہوتی ہی اگرچہ اس موضع مین پان پیدا نہین ہوتا مگر پورب سے بہت پان آتا ہی اور یہہ مقام منڈی فروخت پان کی مقرر ہی ہر طرف
کی تنبولی اکر پان خرید لیجاتی ہین اور زیادہ تر فروخت پان کی چار مہینی ماہ اگہن و پوس و ماگہہ و پہاگن ہوتا ہی **یاقوت گنج**
پہلی یہہ قریہ بنام زد موضع جلہا و جیا منی زمیندار قوم پٹہان و مقرب پور مصطفی آباد عرف گنوا نگانو زمیندار قوم کورمی کا تہا ان چارون
گانو کی رقبہ اور کچہہ زمین نکالکہیم زگانوکو یاقوت خان بہادر خواجہ سرای ایک سردار نواب محمد خان بنگش نے ملاکر ایک موضع بنایا اور
اپنے نام سی بسایا اور بازار ڈالا اور یہہ یاقوت خان سنہ [illegible] ہجری مین تہا کہ اسی نواح مین اوسنے خداگنج ہی آباد کیا **جہانگنج**
پہلی اس موضع کا نام مقرب پور قلمی پور تہا جہان خان چیلہ نواب محمد خان کی معافی مین ہوا اوسنے اپنی نام سی گنج یعنی بازار ڈالا جہانگنج
مشہور کیا مختصر بازار ہی **خداگنج** اس پرگنہ کی حد جنوبی پر ندی کالی کی کنارہ پر یہہ گانو ہی پہلی اس گانو کا نام موضع سنونی تہا
یاقوت خان عرف خان بہادر خواجہ سرای نواب محمد خان بنگش نی سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین ایک سرای تعمیر پختہ دروازہ بلند مع مسجد بنائی اور اس موضع
کا نام خداگنج تبدیل کردیا اور اس مسجد کی تاریخ یہہ ہی یک ہزار و یکصد و پنجاہ و دو شد ظہور مسجد یاقوت خان مگر ٹہاکران کہلوا ستور
آباد رہی اولسی زمیندار اس گانو کی ٹہاکران زوجہ اودیچند رئیس کشن گڈہ کو انتقال مین ملی اب ٹہاکرائن متصرف ہی اور اسی آبادی کے
قریب اوپر ندی کالی کی حکیم مہدی علیخان وزیر لکہنو نی ایک پل آہنی سنہ [illegible] ہجری مین بنایا اور بہت روپیہ صرف کیا کہ اوس سی
بہت آرام مسافرین کو ہی اور یہہ موضع پہلی ٹپہ پیارہ مین تہا اب تا الکرام کی پرگنہ مین شامل ہونا تجویز ہوا اور اسی بہوجپور کی قریب
ایک موضع لین گادخانہ ہی کہ وہ قدیمی موضع نہین ہے شروع عملداری سرکار مین بیچ رقبہ موضع لطیف پور کی چہاونی ترگاوان
سکرری کی ہوتی بعد اوٹہہ جانی چہاونی کی وہ نمبر علیحدہ ہوا اور نام لین گادخانہ رکہا گیا

باب سیوم

پرگنہ چھبرامئو

بنیاد آبادی چھبرامئو کی اسطرح مشہور ہی کہ عملداری ٹھاکران راٹھور قنوج کی مین سمی سمرشاہ قوم ٹھاکران راجہ پرتاب سنگہ کا متصل
اٹاوہ کی ہی اتفاق اوسکی آنیکا بہ ارادہ اشنان گنگاجی کی اس مقام مین ہوا جہان اب مقام تحصیل چھبرامئو واقع ہی اور اون دنون
وہان جنگل تہا ایک مختصر آبادی بنام نہاد موضع بہین پورہ کی واقع تہی اتفاقیہ ایک بہیڑیا نی بکری پر حملہ کیا اور بکری جسکو ہندی
زبان مین چھیریا بولتی ہین اوسپر غالب آئی مہاراجا اس سرزمین کی پیدایش کو قوی سمجہہ کر طرح آبادی کی ڈالی اور قلعہ بنایا چھریامئو نام کہا
بتدریج غلطی العام سی چھبرامئو مشہور ہوا اور بعضی اسکی وجہ تسمیہ یہہ بہی کہتی ہین کہ وہان اشمار چھبر کثرت تہی اسی سبب سی چھبرامئو
نام ہوا اور پہلی قوم بہار اس نواح مین تہی اوس راجہ نی قتل کرکر اپنا تصرف کیا اور اپنی قوم اور نیز دیگر ٹھاکران کو بسایا اور بہت سی
دیہات برہمنون کو سنکلپ کردئی اس سببسی برہمنون کی زمینداری اس پرگنہ مین زیادہ ہوئی اور سنہ [illegible] فصلی مین اس پرگنہ
کی کل موضع [illegible] جمعی [illegible] کی مندرج ہی اور سکندرپور آرڈ تعداد [illegible] جمعی [illegible] سنہ [illegible] فصلی مین جدا لکہا گیا
اور سکندرپور آرڈ کی بنیاد اسطرح ہوئی کہ بزمان سلطنت سلطان سکندر لودی کی آردشاہ قوم اگروال رہنی والے نارنول کی نی کہ بادشاہ
کارخانہ مین بوسیلہ ہیمون بقال کے عزت رکہتا تہا اوسکو آباد کیا اس سبب سی نام اوسکا سکندرپور آرڈ رکہا کہ یادگار نام سکندر بادشاہ
لودی اور اپنی قایم رہی اور ٹہاکر جمر گور نارنول سی ہمراہ آردشاہ کی آئی تہی پرگنہ سکندرپور مین آباد ہوئی اور یہہ پرگنہ ابتدای عملداری
سرکار مین علیحدہ لکہا جاتا تہا پہر شامل چھبرامئو کی ہوا اور پہلی مقام چھبرامئو مین کچہری تحصیلی مقرر تہی اور تالگرام وغیرہ محال بہی اس تحصیل سے
متعلق تہی بموجب حکم بورڈ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۶۲ عیسوی کچہری تحصیلی اس مقام سی موقوف ہوئی تالگرام وسورکہہ علیحدہ ہو گیا
اور چھبرامئو حضور تحصیل فرخ آباد کی تعلق ہوا مگر اسمین پیشکار جدا رہتا تہا اب ۲۶ مئی ۱۸۶۳ع سی پہر تحصیلدار اسی مقام مین مقرر ہوئے اور تالگرام
پرگنہ بہی شامل ہوا اور ندی کالی اوسپر حد شمالی اور ندی ایسن اوسپر حد جنوبی اس پرگنہ مین جاری ہی اور نقشہ اس پرگنہ کا بقید رنگ نگہر
قوم زمینداران کی آیندہ شامل ہی اور اس پرگنہ مین جو آبادی کلان یا تالاب لایق خاص تذکرہ ہی تفصیل اوسکی ذیل مین لکہی جاتی ہے

قصبہ چھبرامئو متوسط آباد ہی تحصیل دیوانی و پولیس منصفی اسی مقام مین ہی اور یہانکے باشندے قوم کایتہہ گوت بہٹناگر اکثر
روزگار پیشہ مین اور قوم کایتہہ گوت دلیلا اسی مقام سی جاکر کمپل مین آباد اور قابض ہوئی اور شیر نہی پیڑہ اس قصبہ مین بہت اچہی
ہی اور اسی آبادی کی پاس محمود گنج بازار اچہا بارونق ہی اور اوسی بازار مین سڑک آمد رفت پورب پچہانہہ کی جاری ہی اور یہہ محمود گنج
نواب محمود خان پسر نواب احمد خان غالب جنگ رئیس فرخ آباد نی بسایا تہا **موضع بہیل پور** قصبہ چھبرامئو سے بفاصلہ ایک میل
واقع ہی قوم کایتہہ زمیندار مین اور اکثر آدمی لایق و باعلم ہین اور یہہ آبادی چہوٹی قصبہ کی برابر بعمارت خام تعمیر ہی پہلی بہت سی گروہ
قوم کایتہہ مالک اس موضع کی تہی بطور بہیاچارہ عملداری سرکار مین بسبب [illegible] فی باقی کے نیلام ہوا اور سمیا پرم سکہہ اور گوکل کنوار منجملہ
نکار کے کہ آسودہ حال تہے خرید کیا اور اس موضع کے باشندے قوم کایتہہ اکثر اضلاع مین نوکر ہین اور معیشت اونکی نوکری سی ہی



نام قوم
رنگ
راجپوتان
برهمنان
مسلمان
اهیر

موضع اکبرپور اس گانو مین ایک تالاب پختہ متصل کھیڑہ کی واقع ہی کہ مسمی میدنی لعل قوم کایتھہ ملازم بادشاہی نے بنایا تہا اب اکثر جا سی منہدم ہوگیا برسات مین پانی رہتا ہی پہر خشک ہو جاتا ہی **بشن گڈھ** پہلی یہہ موضع پرگنہ سورکہہ مین شامل تہا اب بسبب ملحق ہونی کی شامل اس پرگنہ کی ہوا یہہ موضع ریاست کا مکان جو دہیرے اودیچند کا ہی اور دریافت ہوا کہ پہلی یہہ گانو زمیندار برہمنان اجاجی کی تہا اونہون نی چہاند برادر جو دہیرے اودیچند کی شادی مین حقیت زمینداری جہیز مین دی دی اور چہاند نی بہار سی ہوی اوٹھہ کر اپنا وطن بشن گڈھ مین اختیار کیا اور حال ترقی چہاند اور اودیچند کا سکت پور کی پرگنہ مین مفصل لکہا گیا اور بشن گڈہ کو جو ہمنی دیکھا بعمارت خام تعمیر ہی صرف ایک حویلی حلوائی اور ایک حویلی حجام خدمتگار اودی چند کی بعمارت پختہ ہی اور گڈھی مین اودیچند نی مکانات عمدہ بنائے ایک مکان بارہ دری کے نام سی مشہور ہی بہت وسیع اور دیوانخانہ دالان در دالان بعرض سات سات گز ہمہ نشستنی اور دو جا سہ درہ اور پنجدرہ اس مکان کی پہلو مین اور صحن اوسکا بہت وسیع اور برابر برابر پنجدرہ دو منزلہ اور دروازہ عالیشان او محلسرای بہت اچہی ہی اور پیش دروازہ محلسرای کی ایک حوض واقع ہی اور اوسکی متصل ٹہاکر دوارہ اور اوسکی نیچی تہہ خانہ بہت خوب بنا ہی اوس تہ خانہ مین دوسہ درہ پس و پیش اور آگی صحن مین چاہ پختہ واقع ہی **موضع ہاتہن** رقبہ اس گانو کا زیادہ ہی لوازمہ گانو معافی مین ہی وجہ تسمیہ اسکی یہہ مشہور ہی کہ اس موضع مین ہاتہی راجہ جیچند قنوج والہ کی رہتی تہی اور کوئی آبادی اس پرگنہ مین لایق خاص تذکرہ کی نہین ہی فقط

ناگرام

پہلی یہہ پرگنہ بہت بڑا تہا سنہ ۱۱۹۶ فصلی مین جاگیر نواب منصور علیخان و نواب غیاث الدینخان وزیر الملک کی لکہا ہی سنہ ۱۱۷۶ فصلی مین پچیس ہزار کہانی وغیرہ تعلقہ سمیر سنگہ مندرج موازنہ مین اور سنہ ۱۲۰۶ فصلی مین منصب م نروا وغیرہ تعلقہ راجہ انرودہ سنگہ اور موضع م ٹہٹہا وغیرہ تعلقہ راجہ چتر سال مندرج ہی کہ ابتدای عملداری سرکار مین یہہ دو نو تعلقہ اس پرگنہ سی خارج ہوکر علیحدہ پرگنہ ہوئے کہ حال علیحدگی اونکا مفصل پرگنہ ٹہٹہا ترا مین لکہا گیا اور موضع م نادی منو و کلسان ذمہ چہاند جو دہیرے لکہی مین اور یہہ دیہات اب پرگنہ سورکہہ مین واقع اور یہہ پرگنہ اور پرگنہ سورکہہ اتبک ایسا مخلوط چلا آیا کہ جتنی کہیت بٹ تقسیم ہوئی اکثر دیہات پرگنہ سورکہہ کی مابین اس پرگنہ ناگرام کی اور بعض دیہات اس پرگنہ کی مابین پرگنہ سورکہہ تہی مگر یہہ انتشار پرگنہ بندی قید مین ابتدای سنہ ۱۲۴۲ رفع ہوکر ندی لیسن حد مابین ہر دو پرگنہ کی مقرر ہوگئی اور مالگزاری م جمعی ایک لاکہہ ... بنام زد حویلی ناگرام مندرج ہی مشہور ہی کہ قدیم زمیندار اس پرگنہ مین قوم بہار تہی اور قطع نسل راجہ کہور کی عہد مین ہوئی راج پونا سورکہی غالب ہوئے پنجہ موضع اندویا گنگ و ابراہیم آباد وغیرہ گانو مین اون ٹہاکران سورکہی کی اولاد اب آباد ہی بعد اوسکی عہد اسلام مین قوم ٹہیان کہوکر کچہ دیہات پر متصرف ہوئے کہ ملک پور و دوندہ اب بہی اونکی تصرف مین ہی اور اوسی وقت مین قوم کایتھہ گوت لسبریا ساکنان جلال آباد چودہریان پرگنہ و قوم کایتہہ گوت بہکولی وال ساکنان اونجہ گانو گہ بان اور ٹہاکران بیس ساکنان مادہو گر بہت دیہات کی زمیندار

تھی مگر اودیچند رنسنگہ نابکے وقت مین یہہ لوگ مغلوب ہوگئی قانونگویان کو کچھ زمینداری نہین رہی مگر جو دہریان جلال آباد اور
ٹھاکران جیس ساکنان ماہو مگر اپنی باشندگی دیہات پر قابض ہین اور وجہ تسمیہ قصبہ تالگرام اور دیگر موضعات جو لائق خاص
تذکرہ کی ہین وہ یہہ ہین **قصبہ تالگرام** یہہ قصبہ متوسط آبادی ہی بہت بارونق نہین ہی اور تحصیل کا مکان علیحدہ گڈہی
مین جانب جنوب ہی اور وجہ تسمیہ اسکی دو طرح پر مشہور ہی ایک یہہ کہ اس قصبہ کی آبادی کی گرد تالاب بہت ہین اور گرام ہندی مین
گانونکو کہتے ہین اس سبب سی تالگرام مشہور ہی مگر خاص وجہ تسمیہ اوسکی دوسرے طرح بیان کرتی ہین کہ پہلی اسکا نام
چندن نگر تہا کہ اوسکا کہیڑہ پورانا قصبہ تالگرام کی آبادی سی جانب گوشہ غرب اور جنوب مین واقع اور چندپورہ کی نام سی مشہور
اتفاقیہ کسی امیر یا حاکم ذی رتبہ کا گذر باغ واقع چندن نگر متصل تالاب کلان کے ہوا دیکہا کہ دو آدمی کانی بجانی مین اسقدر
مصروف ہین کہ وہ مطلق اس حاکم کے پہونچنی اور کہڑی رہنے پر متوجہ نہوئے اور وہ حاکم اونکی راگ سی محظوظ اور خوشنود ہوا اور
اونکو انعام کثیر دینا چاہا اون لوگون نے کہا کہ ایک آبادی بطور قصبہ کے آباد کیجاوے کہ جس سے یادگاری ہمارے نام کی رہی اور منجملہ
ان دونو گویہ کے ایک کو تال کا اور دوسرے کو گرام کا علم کامل تہا کہ یہہ دونو لفظ راگ سے تعلق ہین اوس حاکم نے موافق اونکے
خواہش کے قصبہ آباد کیا اور تالگرام نام رکہا چنانچہ بیانکی گویہ مشہور ہین اور اب کوئی رئیس نامور اس قصبہ مین نہین ہی مگر قوم
کاتہہ کہترہ ساکنان اس قصبہ کے سرکار نواب امیر خان ٹونک والہ کے مختار تہی دو تین حویلی پختہ اس قصبہ مین بنائی ہوئی اونکی
اچہی ہین اور ایک شوالہ اور چاہ پختہ بر سڑک عام واقع رقبہ موضع بیراجاکٹ واسطی فیض عام کے اونہون نی بنایا
گورسہائے گنج مختصر آباد اور آرام گاہ مسافرین بر سڑک عام واقع ہی پہلی اس موضع کا نام بدا تہا سید ابراہیم
بادشاہی عامل نے اوسکو ابراہیم آباد موسوم کیا پہر میان الماس علیخان ناظم علاقہ اٹاوہ وغیرہ کی طرف سی گورسہائے نامی کاتہہ
ساکن قصبہ قنوج عامل اوس پرگنہ کا ہوا اسی برس ہوئے کہ اوسنے ایک گنج آباد کیا اور گورسہائے گنج نام رکہا جب سے دفتر
مین ابراہیم آباد گورسہائے گنج لکہا جاتا ہی اور عوام مین گورسہائے گنج مشہور ہے **قصبہ جلال آباد** بہت آباد اور عمارت
پختہ زیادہ ہی اور پورانا قصبہ ہے قوم کاتہہ سکسینہ زمیندار ہین اور جمعدار اور چار برقنداز کے چوکی منجانب سرکار اس قصبہ مین
متعین ہے اور خیالی رام زمیندار نی ایک گنج تہوڑی عرصہ سے متصل سڑک بسایا اور خیالی گنج نام رکہا مسافران کو اوس سے
آرام ہی فقط اور اب پرگنہ بندی جدید مین یہہ قصبہ پرگنہ قنوج مین شامل ہوگیا **اونچہ** اچہا آبادی قوم کاتہہ سکسینہ
آسودہ حال رہتے ہین اور دو تین شوالہ بنائے ہوئی اونکی موجود اور اوسکا کہیڑہ آبادی کا بلند ہی غالب ہی کہ یہی وجہ تسمیہ
اوسکی ہو **رسول آباد** قصبہ تالگرام کے متصل قاضی عبدالرسول نے اپنی نام سے بسایا کہ اوسکی اولاد قاضی اس
پرگنہ کی ہے اور رسول آباد مین آباد **تیراجاکٹ** یہہ موضع مختصر آبادی اسکی آبادی مین ایک ٹیلا معروف
سولکہری ہی اوسکا پانی کسی کام کی واسطی باشندہ نہین لیتے اور نہ مچہلی اوسمین سے پکڑتے ہین اور اونکا اعتقاد یہہ ہے



نقشہ پرگنہ تالگرام ضلع فرخ آباد
نام قوم
رنگ
راجپوتان
برہمنان
کایتھ
مسلمان
کورمی
اگروالہ
پرگنہ بھوج پور



یہہ ہی کہ جو کوئی پانی اس تلیا کا کسی کام کی واسطی لیوے وہ اوسی سال مین مرجاوے چنانچہ مسمی بجو پدر گلاب وہان کی مقدم کا مرجانا اوسی سبب سے مشہور کرتے ہین کہ اوسنے اس تلیا سی پانی لیکر اپنی کہیت کی آبپاشی کی تہی اوسی سال وہ مرگیا اور اس گانو مین ایک مکان جاکٹ دیوتا کا ہی اور اس موضع کا وجہ تسمیہ اوسی کے نام سی ہی اور اس گانوکے باشندہ قوم برہمن او زمیندار ان موضع سرن بہٹہ کہ اب وہ مسلمان ہین ہر دو ز ہولی اس مکان پر آکر کچہہ رسم ادا کیا کرتے ہین

پرگنہ سورکہہ

قصبہ سورکہہ مختصر بطور گانون کی آباد قوم کاتہہ کی زمینداری ہی اور بازار مختصر طول مین جنوباً شمالاً واقع اور وجہ تسمیہ اس قصبہ کے یہہ مشہور ہی کہ سورکہہ یعنی کیسہ فقیر تراش نے زمان سابق مین یہان طپش یعنی ریاضت کی اس سبب سے اسکا نام سورکہہ مشہور ہوا اور بازار سورکہہ سی پچہم طرف ایک چاہ پختہ موسوم سوم نا تہہ واقع ہی پانی اوسکا بہت شیرین اور سرد ہے اور یہہ کرشمہ اوس چاہ کا مشہور خاص و عام ہی کہ جب نئی عملدار آنی کو ہوتی ہی تب اوس چاہ سی کوئی ہتیار یا اباس سپاہیان حاکم جدید کا نمودار ہوتا ہی چنانچہ مردمان مسن کہتی ہین کہ جب عملداری مرہٹہ کی آئی تہی تب برچہی نمودار ہوئی تہی اور جب عملداری سرکار انگریزی کی آئی ٹوپی اور سنگین اوپر پانی چاہ کی نمودار ہوئی اور اس پرگنہ مین زیادہ تر غلبہ ٹہاکران بیس کا تہا اور اوسی طرح پر ٹہاکر بیس غالب آئی کہ جنکا حال متصل سکت پور کے پرگنہ مین لکہا گیا اگرچہ دو تین گانون شامل موضع کلسان و نادی مو کثیر الرقبہ ہین مگر آبادی اونکی شامل دیہات ہی اور اسی پرگنہ کی سرحد شرقی پر رقبہ موضع اودم پور مین چودہرے اودیچند نی ایک گڈہی بنائی اور اوسکا نام اندرگڈہ رکہا اور متصل گڈہی کے موضع پورا رائی کی رقبہ مین ایک بازار ڈالا کہ وہ کٹہرہ اندرگڈہ مشہور ہے اور جب ٹہاکران بیس پر چودہرے اودیچند غالب آیا بعض دیہات اونکی تصرف سی خارج ہوکر تصرف اودیچند آگئی اور کوئی بات لایق خاص تذکرہ کے نہین

باب سیوم

پرگنہ سکراوہ جاگیر کا بیان

بیہ پرگنہ اس ضلع کی گوشہ غرب وجنوب ایک حلقہ مین واقع ہی صرف ایک موضع دوبا مابین پرگنہ سکت پور یا ہرداس پرگنہ سے ہی زمانہ سابق کی حکایت اس پرگنہ کی نسبت یہہ مشہور ہی کہ پورن سنگہ ٹہاکر چوہان راجہ سکراوہ کا تہا اور اس قصبہ کی جانب جنوب ایک تالاب بطور جہیل ہی اوسکا نام سکرا اور مشہور ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ سکرا نام تالاب کا تہا اوس راجہ پورن سنگہ سے کسی سایل نے سوال پارس کی پتہری کا کہ جس سے لوہا سونا ہو جاتا ہی کیا اور راجہ کو ایسی پتہری اس تالاب سے ملی اور وہ اوسنے فقیر سایل کو دی کہ جس سے اوسکا بہت بڑا نام ہوا تب سے یہہ تالاب سکرا پورن مشہور ہے اور اسی راجہ کا قلعہ سکراوہ مین ہی اور موضع بیرپور مین ٹہاکر چوہان رہتی ہین مفلس محض ہین مگر اپنی آپ کو اوس راجہ کی اولاد بیان کرتے ہین مگر یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ راجہ کسوقت مین تہا اور کب کسطرح اوسکا خاندان نیست و نابود ہوگیا اور اس پرگنہ مین چار موضع بچہیری ذیدونہ دوبا سکراوہ مین گڈہی اور قلعہ موجود ہی اور ڈیڈونی دبوتہم دبیگوان مین موضع مین صرف نشان کہیڑہ بلند گڈہی منہدمہ کا ایک قایم ہے اور سنہ ۱۲۹۰ فصلی تک بہت کاغذ پارینہ دفتر قانونگویان ہمارے دیکہنی مین آیا جس سے دریافت ہوا کہ قبل از تصرف نواب بنگش کے چہہ خاندان اس پرگنہ مین تہی ایک ٹہاکران گوڑ زمیندار دندولی اور اونکی دیہات دندولی و شریف آباد و محلہ کہیم کرن و رکناتہ پور و دلاور پور تہی دوسرا ٹہاکران بیرسا کنان بوہتم کہ اوسکا نکاس موضع ... در پرگنہ سکت پور سے ہی اور اونکی برادری کا گانو دبوتہم و بہوسی پور و بکو پور تہی اور بچہیرے کہ اونکا مخرج موضع کہنڈلی پرگنہ سکت پور ہی اور اونکی دیہات بچہیری و نیلم پور و قطب پور و شریف پور و بیگوان و رسولپور و اودیلا پور اور چوتہا خاندان قوم برہمن چودہریان سکراوہ کا کہ سکراوہ مین مزرعہ و اودیسیم پور و دہم پور اور پانچوان ٹہاکران کمروار کہ دولت آباد و مجہو پور و بہکونی پور و دنیا پور زمینداری اونکی تہی اور چہٹا قوم اہیر ساکنان بیرپور از روے ارثیت قدیم اور موضع دوبا و دوندیا و مٹی و صدرپور و واحدپور و مرزاپور و بیبی پور تہا یہہ جاگیردار اونکی تصرف مین آگیا تہا اور دو گانو موضع مرزاپور و الوپور قوم برہمنان کے ہین کہ یہہ برہمن پروہت ٹہاکران بیرس کے کہلاتے ہین اور اون خاندانو کا تصرف ابتک قایم ہی مگر خاص باشندگی کی گانو نہین اونکو مرحلت ہی اور جنہین دہی آباد نہین ہین اور فریق مقدمان قابض ہوگئی جب یہہ ملک فرخ آباد نواب محمد خان غضنفر جنگ بنگش کے تصرف مین آیا کہ نواب محمد خان غضنفر جنگ نی یہہ پرگنہ اپنی بیٹون منصور علیخان و منور خان و خدا بندہ خان کی جاگیر مین تقسیم کر دیا تب سی برابر جاگیر مین چلا آیا سنہ ۱۱۶۰ امین نواب احمد خان غالب جنگ نے دولت آباد کی ٹہاکران کمروار کو قتل کیا اور چتر سنگہ و کہنر سنگہ پسران کندن شاہ ٹہاکر کو حیلہ و مسلمان کرکے کہنر سنگہ کا نام صوفی خان و چتر سنگہ کا نام ستیل خان رکہا اور مجہو پور صوفیخان کی جاگیر مین رہا بعد مرنے خدا بندہ خان کی کہ بتاریخ نہم ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۳ ہجری مین فوت ہوا اوسکا بیٹا نواب امین الدولہ خردمند خان اپنی باپ کی دیہات جاگیر پر متصرف ہوا اور منصور علیخان کہ اس پرگنہ مین جاگیردار تعلقہ نیگوان کا تہا کہ جسکی نیگوان خاص مین گڈہی بنائی ہوئی تہی اور اوسکا نشان اب بہی موجود ہی

ہی لاولد فوت ہوا اوسکی قبیلہ سے خردمند خان نے اون دیہات کا ٹھیکہ لی لیا اور کل پرگنہ پر اوسکو قبض آیا اور یہہ
نواب خردمند خان نواب مظفر جنگ کی زوجہ امراو بیگم کا بہائی حقیقی اور نایب ریاست کا تہا زمینداران تعلقہ نیکوان کے
کہ ٹہاکر بیس تہے نواب خردمند خان سے بنہین رہتی تہے اور مالگذاری کی دینی مین ہرج کرتے تہے چودہری جہانند وچودہری
اودیچند قوم برہمن تواری ساکنان نشن گڈہ میان الماس علیخان ناظم وزیر لکہنو نے کی سرکار مین رسوخ اور اوسکی فوج پر
اختیار رکہتی تہی نواب خردمند خان نی یہہ تعلقہ ان چودہریان کو سپرد کیا سنہ ۱۱۹۲ ہجری مین ماندہاتا نامی زمیندار بہجہڑی سی لڑائی
ہوئی گیارہ روز وہ اپنی گڈہی مین فوج الماس علیخان سے لڑا آخرکار گرفتار ہوکر خارج ہوا جہانند واودیچند کو خردمند خان کے
سفارش سے پروانہ عطای زمینداری اس موضع نیکوان کا پیشگاہ نواب مظفر جنگ رئیس فرخ آباد سی مرحمت ہوا کہ اوسکی
نقل یہہ ہے

نقل پروانہ نواب جنت آرامگاہ مظفر جنگ بہادر

جہانند چودہری محفوظ باشند عرضی مرسلہ ایشان معہ مبلغ یکصد روپیہ ویازدہ اشرفی نذر مبارکباد مفتوح شدن
قلعہ بہجہڑی وگرفتار آمدن ماندہاتا مقہور وکشتہ شدن مردمان ایشان سرکار وہمراہیان ایشان درین کارزار نمایان واخراجات
کثیر افواج وندرانہ محمد الماس علیخان بہادر معرفت برادر بجان برابر خردمند خان بہادر موصول مطالعہ شد معروضہ دریافت
شد چون بدر یافت بدعت وحرکات ناشایستہ وڈاکہ زنی وبدکردارے مقہور مزاج حضور ناراض بود وبہرحال استیصالش منظور
خاطر مابدولت بود از استیصال مقہور مذکور مزاج مابدولت از جانفشانی ہای ایشان بسیار راضی گردیدہ کہ علاقہ مذکور از خس
وخاشاک تمرد پاک شد در جلدوے این ہمہ جہد وجانفشانیہا زمینداری بہجہڑی وغیرہ چہار موضع کہ زمینداران انجا ہموارہ مصدر
فتنہ وفساد بودہ سر بشور انگیزی برداشتہ بودند بایشان مرحمت نمودہ شد باید کہ بخاطر جمع خود را زمیندار آنجا مستقل
دانستہ احدے ستمزدہ را دران مکان جا ندہند وبحفاظت قصبہ سکراوہ مستعد باشند ومابدولت را متوجہ حال خود دانند زیادہ چہ نگارش رود
تحریر تاریخ بست دویم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۲ ہجری چنانچہ اس چودہری اودیچند اور اوسکی زوجہ کا تصرف
تا سنہ ۱۲۱۳ فصلی اس تعلقہ نیکوان کی دیہات پر رہا مگر جو زمینداران سابق تہے وہ بدستور آباد رہے اکثر ظلم وبدعت اس چودہری جہانند
اودیچند کیطرف سے زمینداران اس تعلقہ اور نیز اور دیہات اس پرگنہ پر ہوتا رہا چنانچہ علاوہ اخراج زمینداران بہجہڑی کی اس
جہانند نے ٹہاکران گورکہ خاندان دندولی سی تہی دلادرپور سے خارج کیا اور اونکی ایک بیٹی کو زبردستی پکڑکر اپنی گہر مین ڈالی
کہ اوس ظلم کی داستان ابتک زبان زد خاص وعام اس پرگنہ کے ہی اور نواب خداوند خان وخردمند خان نی اپنی طرف سے
قوم اہیران بیرپور کو بہت اختیار دیا تہا وہ دوبہ دوبہ مین اون لوگون نے گڈہی بنائی اور یہہ اہیران بہت زبردست ہوگئی تہے
اور سب زمیندار اس پرگنہ کے اون سے دبتی تہی جب اس ملک مین عملداری انگریزی منتظم ہوئے اور نواب فرخ آباد نی یہہ ضلع
سپرد سرکار انگریزی کیا سرکار انگریزی سے یہہ پرگنہ مسلم مجددًا بموجب حکم مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۱۱ عیسوے وسند نواب گورنر جنرل اجلاس

کونسل مرقومہ چوبیسوین دسمبر ۱۸۱۱ عیسوی نواب امین الدولہ خردمند خان موصوف کو نسلاً بعد نسلٍ عطا ہوا چنانچہ نقل سند کے یہہ ہی ۔

محمد اکبر شاه بادشاه غازی
مهر سرکار فیض آثار کمپنی سنه ۱۲۲۴
انگریز بهادر مدار المهام ممالک محروسه
متعلقه کشور هند فدوی

صاحبان جج وکلکٹر حال واستقبال ومتصدیان مهمات سرکار وجاگیرداران وکروریان وچودهریان وقانونگویان پرگنه سکراوه وغیره متعلقه ضلع فرخ آباد بدانند که درینولا مواضع سکراوه وغیره مفصله الذیل علاقه پرگنات مذکور از حضور نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامراء لارڈ منٹو گورنر جنرل بهادر دام اقباله بموجب حکم مصدره سی ام ماه می ۱۸۱۱ عیسوی بطریق التمغا نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن بنام امین الدوله معظم الملک نواب خردمند خان بهادر بهبر جنگ مرحمت ومقرر شد باید که دیهات مرقومة الذیل را در وجه التمغا نواب موصوف معاف ومرفوع القلم دانسته بقبض وتصرف شان واگذارند که نسلاً بعد نسل حاصل آنرا به تصرف خود آورده باشند

سکراوه وغیره متعلقه فرخ آباد

سکراوہ وہ بیلا کھیڑہ دو موضع	بیبر پور مواضعات مواضعات دو	دندوہ مواضعات	بی بی پور م	مرزا پور م	موہرا م
موسی پور م	صدر پور م	بھیمی م	اودھیدا پور م	دولت آباد مواضعات	نبکوان م
شریف پور م	بجہدی م	بدھی م	شریف آباد م	الوپور م	مظفر پور م
علم پور	سکندر پور م	رسول پور	دلاور پور	بوبہم	لکھو پور
نعمت پور عرف آدی پور	دندولی	گوبند پور ماہ	دوبہ م	بجھو پور	رگھنا ہتہ پور
نگلہ بیم کرن	واحد پور	تحریر بتاریخ بست و چہارم دسمبر ۱۸۱۱ عیسوی			

اور نواب خردمند خان کو خاص حکومت و شغل اپنی پرگنہ سے رہا نواب خردمند خان نے اس پرگنہ کی زمینداران کے اختیار کم کرنے شروع کئی چنانچہ خاص قصبہ سکراوہ کے قلعہ مین اپنی عمارت بنائی اور ایک باغ طرف پچھانہ مین لگوایا اور اپنا رہنا شروع کیا چودہریان قصبہ کو بجز اونکی سیر کاست ومزرعہ ہای کے قصبہ خاص زمینداری سے بے اختیار کردیا اور اہیران بیبر پور کی تباہی مین مصروف ہوا چنانچہ ریٹ صاحب مجسٹریٹ کے وقت مین بعلت باقیات کے دوبکے اہیران کی اور دندولی کی ٹھاکران کی باغات و حویلیات نام زد

نام مزد باقیات کے نیلام کرا کر خرید کیا اور دوسرے امیرانکو خارج کیا اور وندولی والونکی باغات دیگر گہیدواڑے اور بیرپور خاص کے
گڈہی امیران کی گہیدواڑے اور اونکو ٹہیکہ مالگذاری سے محروم و مجبور کیا اور موضع صدرپور و بی بی پور و ڈنڈونہ دیہات سی خارج کیا مگر کچہہ
انکار کی طرح سب زمینداروں کو دیتا رہا کہ واصلباقی ہی قانونگویان مین ماسنہ وسنہ فصلی تفصیل انکار کی زمینداران کی لکہی
ہوئی ہی اور اکثر دستاویزات زمینداران کی پاس پہری نواب خردمند خان جاگیردار مین ٢٥ جولائی سنہ عیسوی مطابق سنہ ہجری
کو یہہ نواب فوت ہوا کہ اوسکی تاریخ کسی شاعر ساکن فرخ آباد نی یہہ کہی ہی چرخ اگر قرن ہا چرخ زند بعد ازین . کی شگفتہ ہمچو گل بہ
گلستان ہند از پی تاریخ او بر سر لوح مزار کاتب قدرت نگاشت فخر امیران ہند دلسبب نزاع یکدیگر وارثان اوسکی کل
پرگنہ جاگیر سرکار انگریزی مین قرق ہوا سنہ تا سنہ فصلی مین باختیار سرکار تحصیل ہوا اور بندوبست بازمینداران ہوگیا چنانچہ ڈوبا
کابندوبست ساتہہ دولت سنگہ وغیرہ امیران ڈوبا کا بندوبست ساتہہ خلق سنگہ امیرپور کے ہوا اور اونہون نے گڈہی مین دخل
کرلیا بعد اوسکی سب دیہات فیمابین پسران نواب خردمند خانکی پانچ حصہ پر تقسیم ہوگی اور سرکار نی علاقہ کو اونکی تحت مین چہوڑ دیا موضع
ڈوبہ وو مدت مین جو امیران نی دخل کرلیا تہا پسران نواب خردمند خان نی گڈہی اونکی تصرف سی خالی کرانا چاہا اونہون نے خالی
نہ کی نوبت استغاثہ کی سرکار مین پونہچی اور تہانہ دار نی شکایت عدول حکمی خلق سنگہ وغیرہ کی لکہی ٢٨ جون سنہ ١٨٣١ عیسوی مسٹر ٹیلر صاحب
مجسٹریٹ نے افسر کتان سی درخواست واسطی بہیجنی فوجکے بذریعہ چٹہی انگریزی کی آخرش دو کمپنی بہ تحت کپتان ولسن صاحب کے موضع
ڈوبہ کو بہیجی گئے ٣ جولائی سنہ ١٨٣١ عیسوی اوس گانو مین پہنچی خلق سنگہ حاضر ہوگیا اور گڈہی کو خالی کردی اور سب امیر فرار ہوگئی کچہہ نوبت
لڑائی کی نہ پونہچی اور ڈوبا بہی اوس ایام مین باعانت سرکار امیران سے خالی ہوگیا بعد اوسکی فیمابین دختران و پسران نواب مسطور
تنازعہ ہوا پہر یہہ پرگنہ قرق ہو کر سنہ لغایت سنہ فصلی سرکار مین بندوبست و تحصیل ہوا اوسکی بعد ایک ایک حصہ دختران کو
اور دو حصہ پسران کو حق پہنچا اور علاقہ واگذاشت ہوا ایک اونکی وارث متصرف ہین مگر نواب سعادتمند خان و مسماۃ مبارک النسا
وشمس النسا وبہو بیگم کا حصہ پاس جعفری بیگم کے بعوض قرض کے بطور رہن کے ٹہیکہ ہی اور نواب حسن علیخان کا حصہ قرضہ داران
ساہ بہاریعل مین قرق ہے نواب حسین علیخان و دانشمند خان دو پسران نواب مسطور اپنی حصہ جاگیر پر قابض ہین ان نواب صاحبان
کیطرف سے اکثر دیہات تشخیص اور اکثر خام اور نکاسی کل پرگنہ کی اڑتیس ہزار روپیہ تخمیناً ہی اور رقبہ کل پرگنہ کا حسب پیمایش چہتیس ہزار
پانچ سو آٹہہ ایکر ہے اس عرصہ مین مسمی سنگہ ایک زمیندار موضع کا اپنی حق تلفی کا نالشی گورنمنٹ تک ہوا کہ اوسکی گڈہی
رہنی کی اور باغ جاگیردار نے باقیات مین نیلام کرا کی اوسکو گانو نسے نکال دیا اور پختہ زمین جو اوسکی معافی تہی وہ ضبط
کرلی بعد تحقیقات اور دریافت حال اس پرگنہ کے لفٹنٹ گورنر بہادر سی حکم مورخہ ١٩ جولائی سنہ ١٨٤٠ واسطی کرنے پیمایش دیہہ وار
اور تحقیقات حقوق مالکان صادر ہوا اور ایک ہدایت نامہ مورخہ ٢٠ فروری سنہ ١٨٤٦ عیسوی جناب لفٹنٹ گورنر بہادر سے صادر ہوا
کہ اوسمین قاعدہ تجویز مقدمات دعوی دعویداران اس پرگنہ کے تین قسم پر تجویز ہوا قسم اول وہ دیہات کہ جنکی زمینداران کی سب

براوری شریک نفع نقصان رہی ہو اوسکا بند ولبست مانند دیہات خالصہ تنہا ہی فیصدے مت جمعبندی کیا جاوے اور سب اختیار زمینداران کی مانند دیہات خالصہ کی ہونگی جاگیردار جمع مقرری پاویگی دوسری قسم منجملہ زمینداران کی اگر لمبردار نفع نقصان کا مالک رہا اور براوری شریک نہین ہوئی او سمین لمبردار کی زمین مالکار بقدر رکتہ دسوین حصہ جمعبندی ہی ہیراکر زمین چک لبست کرادے جاوے اور جو بند ولبست جاگیرداران کا ہی وہ بدستور رہیگا اگر جب جاگیردار اونکو نہ دین تو زمیندار اپنی زمین مالکار پر بطور معافی قابض رہینگی اور تیسری قسم جسمین کوئی مالک نہین ہے وہ دیہات رعیتی رہین اونکی جمعبندی اسامیوار مرتب ہو جاگیرداران اوس مطابق محصول لینگے اور دوسرے اور تیسرے قسم کی دیہات مین اختیار عزل و نصب پٹواری باختیار جاگیردار اور اول قسم مین باختیار زمینداران ہوا اور قانونگویان پرگنہ کی جو ابتک باقی رہے اونکی زمین علیحدہ کردیا جاوے یا نقدی بمقرر رہے مگر سب جاگیرداران پر حسب رسد تفریق کردیے جاوے فقط چنانچہ تفصیل قبضہ ہر ایک جاگیردار اور قسم حقوق زمینداران کہ جسطرح فیصل ہوا ذیل مین ہے

نواب حسین علیخان		حسن علیخان		دانشمند خان		سعادتمند خان		بشمند خان		مبارک النسا		بہو بیگم		شمس النسا	
نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت	نام موضع	قسم حقیت
بی بی پور	دویم	مجھولپور	دویم	مزرعہ سکراوہ	سیوم	بوتہم	سیوم	الت آباد	اول	نبہ مکرنا	سیوم	فرواپور	سیوم	دنیاپور	دویم
صدرپور	سیوم	ننگوان	اول	دیبی پور	دویم	اوریپاپور مزرعہ	سیوم	بہکوتی	سیوم	کرانہ	سیوم	ریکولپور	دویم	ہوسی پور	سیوم
بیٹی	ایضاً	سرلپور	دویم	عثمان پور	دویم	دلاورپور دالوہ	سیوم	واحدپور	سیوم	عمرپور مزرعہ سکراوہ	دوم	نیف آباد	اول	برہی	دویم
الوپور	دویم	اسیم پور	دویم	گہرپورہ	سیوم	دوبا	سیوم	لکوپور	دویم	قطب پور	اول	عمرپور عرف نعمت پور	دوم	ــ	
بیلم پور	اول	سکندرپور	دویم	نرہا	سیوم	[illegible]		دوبندہ	سیوم	نگلہ کریم	اول	[illegible]			
بجھیری	سیوم	نیف آباد	اول	قصبہ سکراوہ خاص	سیوم			[illegible]		نگلہ بنا	سیوم				
رکن بیلیہ جابنے	سیوم	سورسا مصراؤ مزرعہ دہدولی	سیوم	رسولپور مزرعہ						دنگلہ بہاد مزرعہ دہدولی					
وندرو	سیوم	[illegible]		دسولپور	دوم					[illegible]					
[illegible]				دلاورپور مالع	سیوم										
				[illegible]											

نقشهٔ پرگنهٔ سکراوه ضلع فرخ آباد

۱ کوار ۲ جبس ۳ گور

نام قوم	رنگ
راجپوتان	
برهنمان	
اهیر	
کاچهی	
لوده	





شرقی
غربی
ایروا
نام قوم
رنك

باب سوم

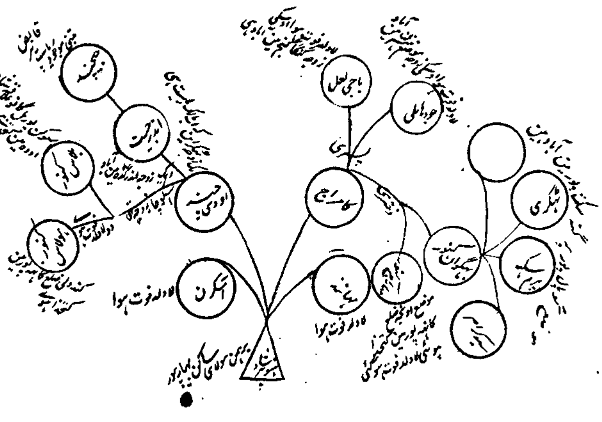
پرگنہ سکت پور

اس پرگنہ مین کوئی قصبہ کلان نہین ہی چار پانچ آبادی مثل اسروا وبہاری پور وسکت پور وامرن وکوڑریل وماکہہ دیہات کلان
ہین اوراسی پرگنہ کی ہرایک دیہات مین گڑہی کہنہ اکبرآباد اوربعض مہندمہ ہین مگراب بہاری پور خاص مین تحصیلدار وتہانہ دار رہتا ہے
اورایروہ کی پاس ایک گنج بسایا ہوا راجہ مین پوری والہ کا ہی اوریہہ پرگنہ بہت اچہا سیرحاصل ہی بیشتر باشندے قوم ٹہاکر ہین اور پہلے
اس پرگنہ پر تصرف راجہ مین پوری کا تہا اورادن ٹہاکران قوم بیس کی آمد اسطرح ہوئی کہ مسمی ہنسراج سورث اعلی ٹہاکران بیس ڈونڈیا
کہیڑہ کہ جکلہ متعلقات صوبہ ملک شاہ اودہ مین واقع ہی بسبب رشتہ داری راجہ مین پوری قوم چوہان کے آکر اول موضع بیس پور متصل سکت پور
کے بسا اوراوسکی قومیت کی سببسے اوس گانون کانام بیس پورہ مشہور ہوا اور سال وتاریخ آمد کی ثبوت نہین مگرحال کے
موجودہ آدمی اوسکی پندرہوین سولہوین شاخ مین ہین اوراسی پایا جاتا ہی کہ جب راجہ راٹہور اولاد جیچند سی مقام کہور عرف
شمس آباد مین راجہ تہا اور اوسکی عہد مین قوم بہار اس ضلع سے خارج کی گئی اور ٹہاکران سب ضلع مین پہیل گئی اوسی عہد مین
آبادی قوم بیس کے اس علاقہ مین ہوئی اور مسمی ہنسراج سورث اعلی ٹہاکر بیس کے دو پسر ہوئے ایک بوائچ دیو کہ اوسکی اولاد کنہ
ڈرور وغیرہ دیہات غربی اس پرگنہ و پرگنہ سکراوہ مین آباد ہوئے اور اوسکی اولاد سے پرگنہ پرم نگر مین آکر متصرف ہوئے اور
دوسرا سیکہہ دیو کہ اولاد اوسکی راجپور و نظام پور وکلگئی دہموداہی دبرولی وکہرک پور بلندپور دہنگوان ودرونسانہ ترقی
دیہات دلاکہہ دکرسا ددارا پور دنادی مئو وکلسان وڈہ پورہ پرگنہ سورکہہ وماد ہونگر پرگنہ تالگرام مین آباد ہوئے کہ اتنک
آباد ہین اوریہہ علاقہ اسی سببسے بیسوارہ مشہور کیا مگراب کوئی رئیس بانمود باشندگان اس پرگنہ سی نہین ہی جہانند
واودیچند پسران ہنو پرشاد قوم برہمن تواری کہ خاص بہاری پور حصہ دار تہا پہلی عملداری مین اوسکی طالع نی ترقی کی خواجہ
الماس علیخان جو نواب وزیر لکہنو والہ کی طرف سے اٹھائیس برس تک اٹاوہ وغیرہ ضلع کا حاکم مستقل رہا اوسکی سامنی جہانند
برادر کلان اودیچند کی پیش آمد ہوئی اور خواجہ الماس علیخان اودیچند کو بیٹا کہتا تہا اوسنے یہہ سب پرگنہ اودیچند کی تحت مین
کردیا ۱۲۰۹ فصلی سے انکی ترقی زیادہ ہوئی اوسنے ان ٹہاکران بیس کو مغلوب کیا اور اونکی دیہات زمینداری اپنی تعلقہ مین
شامل کی ابتداے عملدار سرکار مین اودیچند کا نام زمینداری مین داخل ہوگیا ۱۲۱۳ فصلی مین صاحب کلکٹر نے اوسکی نام بندوبست
نکیا دیہہ دار مقدمان کی ساتہہ اوسکا بندوبست کردیا اور اودیچند تاریخ ۱۰ اپریل ۱۸۰۶ء روز چہارشنبہ وقت شب فوت
ہوا اندرجیت اوسکا بیٹا مالک ہوا ۱۲۲۱ فصلی تک بہت دیہات اونکی قبضہ سی خارج وممالگذاری مقدمان مین رہی اوربعد اوسکی
بندوبست بنام اندرجیت ہوا اور اندرجیت اٹھائیسوین اگست ۱۸۳۲ء کو فوت ہوا نام اوسکی والدہ ٹہکراین کا داخل ہوا قانون ہنم
۱۸۳۳ء کی بندوبست مین تحقیقات ہوکر رسم مالک مقدمی قرار پائے کہ باشندگان کی ساتہہ بندوبست ہوا اور ع نیصدی

جمع ہر دو تعلقداری وارث ہوا اودیچند کا ٹہیرا اور باقی دیہات کا بندوبست بنام ٹہکراین زوجہ اودیچند کی ہوگر کورٹ اف وارڈس علاقہ رہا اور سرکار کیطرف سی بطور سربراہ کاری کورٹ اف وارڈس کے باشندونکی ساتھہ مستاجری بندوبست ہوگیا اور بفیصلے عدالت دیوانی ٹہکراین کا ٹہیرا بائیگی سنہ ۱۸۰ ضلع سی بصدور حکم صدر یہہ علاقہ ٹہکراین کی اختیار مین چہوڑدیا گیا اور ٹہکراین نی جیچند پسر ملدیو بخش ساکن بہاری پور کیجدی اودیچند کو متبنیٰ راجہ اندرجیت کا قرار دیکر مالک اپنی ذریت کا کیا اور ماہ نوابر سنہ ۱۸۰ء مین نام جیچند کا بشمول نام ٹہکراین مندرج ہوا اوسکی مالگذاری دو لاکہہ روپئے سے زیادہ ہی اور تعداد کل دیہات مالگذاری بہ تفصیل پرگنہ بموجب ذیل ہی

ذیل ہی	سکت پور	چہبرامو	قنوج	تالگرام	سورکہہ	اعظم نگر	بہوج پور بہار	میزان کل	اور علاوہ
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسکے امین پور مین ہی اوسکو علاقہ زمینداری ہی اودیچند کا بہتیجا حقیقی ایک مسمی جودہا ملی تہا اوسکی زوجہ گڈہی موضع نسرن مین رہتی ہی اور دوسرا بہتیجا اودیچند کا مسمی باجی لعل تہا اوسکی زوجہ گنگا گنج مین رہتی ہی اور ایک گڈہی معروف اندرگڈہ رقبہ موضع اودم پرگنہ سورکہہ مین بنائی ہوئی اودیچند کی ہی دوسری زوجہ اودیچند کی اوسمین رہتی ہی اور ایک بازار معروف کہیڑہ موضع پورہ مین آباد کردہ اودیچند کا ہی اب ٹہکراین اور جیچند مالک کل ریاست کی ہین اور وارثان باجی و جودہا ملی اور زوجہ ثانی اودیچند کو کچہہ خرچ واسطی کفاف کی منجانب ٹہکراین اور جیچند مقرر ہی اور اب ٹہکراین اور جیچند قابضان اس علاقہ کے موضع لشن گڈہ معروف جنہہا مین آباد ہین کہ وہ اب پرگنہ چہبرامو مین شامل ہوا اور کرسی نامہ خاندان اودیچند کا ذیل مین ہے





نام قوم
رنگ
راجپوتان
برہمنان
مسلمان

باب سیوم

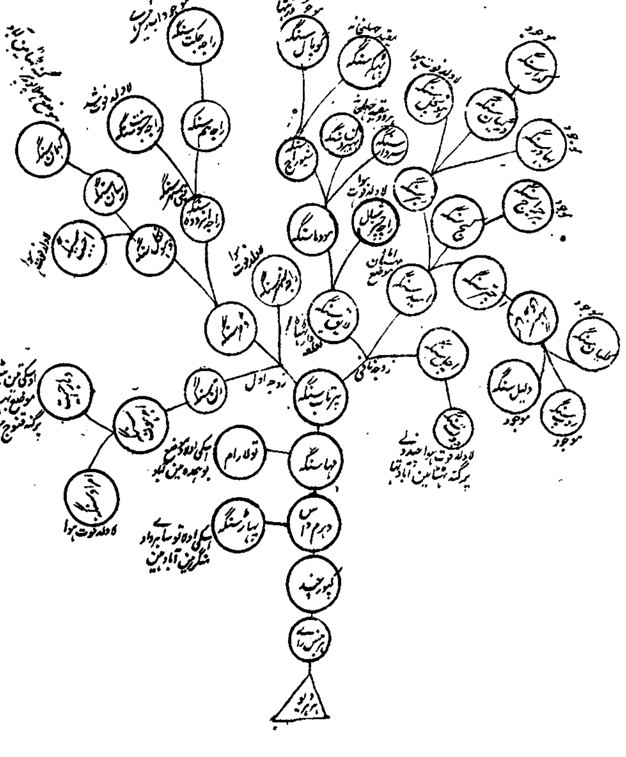
ہٹہا و تروا

یہہ پرگنہ قدیمی نہین ہے سابق عملدارمین واقع پرگنہ تالگرام دو تعلقہ ہٹہا وتروا مالگذاری ٹہاکران گہبلہ راجہ تروا اور راجہ ہٹہا کے تہی اونکی جمع جدی محسوب ہونی لگی عملداری انگریزین سنہ ١٢١٢ فصلی سے وہ پرگنہ علیحدہ ہوگئی تا سنہ ١٢٣٦ فصلی پرگنہ تروا شامل ضلع اٹاوہ اور ہٹہا ضلع کانپور سے متعلق رہا سنہ ١٨٣٢ء یہہ پرگنہ اس ضلع مین شامل ہوے اوراس پرگنہ مین زیادہ زمیندار ٹہاکر گہبلہ کی ہی اور فی زمانہ راجہ جگت سنگہ رئیس تروا بامود و تعلقہ دار ہتی اور ہٹہا کی تعلقہ دار تباہ اور برباد ہوے اور بنیاد ان دو تعلقہ کی اور آمد و غلبہ اس قوم گہبلہ کا اسطرح ثابت ہوا کہ سمت ١١ بکرماجیت مین بعہد راجہ جی چند والی قنوج کے ایک آدمی مورث اس قوم کا کہ نام اوسکا معلوم نہین ہے ملک کہیل کنڈہ مقام باندوگڈہ متعلقہ راج ریمان سی آکر اول موضع کولاپور پرگنہ قنوج مین آباد ہوا اور بعد چندی موضع الوگی پرگنہ ہٹہا مین اوسکی باشندگی ہوئی اور وہان سی اوسکی اولاد دو فریق ہوے ایک یہہ ناما کہ وہ الوگی مین بدستور آباد رہی اور چہار موضع الوگی و فرحت پور و جال پور و رام پور اونکی تصرف مین رہی کہ اونکی اولاد اب بہی الوگی مین آباد ہی اور یہہ ہر چہار موضع اب تک محال اور ایک رقبہ ہی اور دوسرے فریق روماناملقب ہوے کہ اس روما ناکی خاندان سے یہہ ہر دو راجہ تعلقہ دار ہین موضع الوگی سے روماناا اوٹہکر موضع کانگی سو پرگنہ ہٹہا مین اور وہان سے موضع سہی پور مین آباد ہوے اور سہی پور سے مسمی بہرم دیو تاہر سنہ رای اوسکا بیٹا موضع توسابری تعلقہ تروا مین اور دہرم دہس اوسکا پوتا موضع نیرا کیانی مین کہ جسکا نام اب تروا ہی آباد ہوا اور اوسکا رسوخ عاملان پرگنہ سی ہونی لگا صاحب تعلقہ تروا کی وسکی تصرف مین آگئی اور مسمی بہار سنگہ ایک بیٹا اوسکا دیہات توسابری و موگرا پر متصرف ہوے کہ اب بہی اوسکی اولاد ان دیہات مین آباد ہی جہا سنگہ دوسرا بیٹا دہرم دہس کا باقیمانہ دیہات تعلقہ تروا پر قابض ہوا اور اس جہا سنگہ نی کچہہ اور دیہات نواح کے خریدکی تولارام ایک بیٹا اوسکا موضع بوہدہ مین آباد و متصرف ہوا کہ اوسکی اولاد اب بوہدہ مین ہی اور پرتاب سنگہ بڑا بیٹا اوسکا مالک تعلقہ کا ہوا اور اوسکی طالع نی ترقی کی اوسنے بہت دیہات اس نواح کے اپنی تعلقہ مین شامل کئی اور اوسکو خطاب راو کا پیشگاہ حکام وقت سی ہوا پرتاب سنگہ کے دو زوجہ تہی اول رانی سے سمیر سنگہ و دم سنگہ و رتن سنگہ تین بیٹا ہوے بعد مرنے اول رانی کے راجہ پرتاب سنگہ نی دوسرے شادی کی اور علاقہ تروا کا اول زوجہ کی اولاد کو چہوڑکر اپنی بود و باش ہٹہا مین اختیار کی اور اوس نواح کے دیہات کو اپنی قبضہ مین لاکر تعلقہ ہٹہا قرار دیا چنانچہ سمیر سنگہ اولاد زوجہ اولی سے تعلقہ دار تروا اور رانی سنگہ زوجہ ثانی سے تعلقہ دار ہٹہا ہوا اب ہم ظاہر کرتے ہین حال دونو تعلقہ کا جداگانہ **تعلقہ تروا** سنہ ١٢٠٦ فصلی مین مسمی سمیر سنگہ تعلقہ دار زندہ موجود تہا اوسوقت مین ٢٢ موضع تعلقہ قدیم سے اور ١٩ موضع تعلقہ جدید الوگی و بوہدہ وغیرہ بنام سمیر سنگہ مذکور مندرج موازنہ قدیم تہے اس سمیر سنگہ نی نو موضع سانذہ وغیرہ اپنی بہائی جہلی ذم سنگہ کو اور تین موضع سورا وغیرہ رتن سنگہ چہوٹی بہائی کو دیکر باقی دیہات پر اپنا تصرف رکہا اور اس سمیر سنگہ نے زیادہ تر اوسی کو رسوخ بائی کہ جب نواب

شجاع الدولہ وزیر لکہنو بمقام بکسر انگریزی فوج سے شکست پاکر روہیل کہنڈ کو گیا اور معاودت آیا بہیا راجہ سمیر سنگہ اوسکی رفاقت
مین تہا اور بذریعہ وزیر الممالک موصوف کی بادشاہ دہلی سے مشرف ملازمت ہوکر راجہ کا خطاب پایا اور اپنی ریاست کو بہی
بڑہایا اور اس سمیر سنگہ کا بنایا ایک چاہ پختہ موضع علان پور پرگنہ تروا مین شاہراہ پر واقع ہی اوسکی پیش طاق یہہ عبارت
پتہر پر کندہ ہی ۔ راجہ سمیر سنگہ بنا کردہ چاہ ۔ چشمہ شیرین بود از سلسبیل ۔ ہاتف گفتا کہ پی تشنگان آب حیات است براہ سبیل
سمیر سنگہ کو کچہہ اولاد نہین تہی اوسنے انرودہ سنگہ برادرزادہ مرسنگہ کو متبنی اور مالک ریاست کیا چنانچہ ۱۱۹۳ فصلی کے
واصلباقی مین تعلقہ تروا بنام انرودہ سنگہ کی لکہا ہی اوسکی وقت مین کچہہ علاقہ نہین بڑہا یہہ انرودہ سنگہ ۱۲۰۸ ہجری میں بمقام راجہ جیت
مین فوت ہوا جسونت سنگہ و بہیم سنگہ دو بیٹے اوسکے ہوے جسونت سنگہ بڑا بیٹا ریاست پر قابض ہوا اور بہیم سنگہ دوسرے
بیٹے کو موضع بہوبان و بیرم پور جمعی صہ ہزار کا واسطے معاش کے ملا اور یہہ راجہ جسونت سنگہ لایق عاقل تہا اور علم شاستر
مین خوب دخل رکہتا تہا چنانچہ اوسنے ہزار دوہرہ دقیق سے ایک کتاب ویسی ہی ترتیب دی ہی کہ جیسا ستسیا سات سو دوہرہ
دقیق سے بہاریلعل سے ترتیب اور یہہ جسونت سنگہ بہت من وشنہ زور تہا کہ اوسکی سبہہ ہمنی دیکہی ہی قبل از عملداری سرکار جسونت سنگہ
اپنی تعلقہ پر بانتظام تمام متصرف تہا ۱۲۰۹ ہجری مین جب نواب اصف الدولہ وزیر لکہنو کی واسطے اخراج نواب غلام محمد خان کی لشکر
کشی کی راجہ بہیم سنگہ برادر جسونت سنگہ بذریعہ الماس علیخان مشرف ملازمت اور ہمراہ لشکر نواب موصوف ہوا بعد اس فتح کے انعام
نے موضع اوسیر دسنگرہی وگونڈہا ورحمت پور چار موضع جسونت سنگہ کی تصرف سی بہیم سنگہ کو اوردلانے اور بہیم سنگہ نی چار
موضع سور سہی وسمبہا وسنگہ پور واحورہ خریدکہے شامل موضع بہو ۔ کی کیا اور ایک تعلقہ قرار دیا تا حیات جسونت سنگہ
کے بہیم سنگہ اوسی تعلقہ بہوبان پر متصرف رہا اور اوسنے موضع بہوبان مین ایک گڈہی بمکانات متعدد تعمیر پختہ اور ایک گڈہی
موضع اوسیر مین بعمارت خام بنائی اور اس عرصہ مین سانڈہ وغیرہ نو موضع جو دمر سنگہ بہائی سمیر سنگہ کو ملی تہی بسبب
پڑنی باقی اور نالیاقتی ریپال سنگہ نبیرہ دمر سنگہ مذکور سے بروی خرید جسونت سنگہ تصرف مین آگئی اب اودمر سنگہ اولاد
موضع سہلا پور مین بطور خوشباش آباد ہی اور رتن سنگہ تیسرے بہائی سمیر سنگہ جد جسونت سنگہ کو جو تین گانو ملی تہے اوسکی پوتے
پسر رتن سنگہ کی نالیاقتی سے بقبض جسونت سنگہ مذکور آگئی ۱۲۱۱ لغایت ۱۲۱۳ فصلی بموجب بمیعادی پر یہہ تعلقہ مشتمل تہا بجمع
مالیہ بابت ۱۲۱۴ لغایت ۱۲۱۶ فصلی بجمع ہزار روپیہ سالیانہ میعادی بنام راجہ جسونت سنگہ بندوبست ہوا
۱۲۱۷ فصلی مین صاحب کلکٹر نے ان دہاتوں اور بسبب انکار راجہ مذکور بطور خام تحصیل وحفاظت جایداد کے زیر باری اس علاقہ کے
ہوئی ۱۲۱۸ فصلی سے بندوبست باباشندگان ومستاجران فرداً فرداً دیہہ وار ہوکر راجہ کا مالکانہ بعلاقہ بشرا تاریخ
سیوم اکتوبر ۱۸۳۱ عیسوی راجہ جسونت سنگہ فوت ہوا بسبب نہونی کچہہ اولاد کے بہیم سنگہ اوسکا بہائی مالک ریاست ہوا
۱۲۱۸ فصلی سے بندوبست علاقہ بحکم صاحبان صدر بنام راجہ بہیم سنگہ ہوگیا مگر سب دیہات پر دخل راجہ کو دلادیا گیا مگر کچہہ علاقہ

علاقہ بالتحقیقات کامل باشندوں کی ساتہہ بندوبست رہا اور اوسکا مالکانہ راجہ کو ملتا رہا اور جولائی ۱۸۴۸ عیسوی مین مسمی دہار جیت
اوسکی بکہدیہ نے دعوی حصہ ریاست کا کیا مگر دخل نہ ملا اہنوا ابر ۱۸۴۸ کو راجہ بہیم سنگہ فوت ہوا اور نام جگت سنگہ کا ہو وروے
۱۸۵۰ عیسوی کو داخل ہوا اثنا ہم ۱۸۵۰ عیسوی کے بندوبست مین دیہات تعلقہ راجہ مین باشندگان کو زمیندار ٹہیرایا گیا تہا مگر راجہ
جگت سنگہ نے عدالت مین نالش کرکے ڈگری پائی اب جگت سنگہ قابض متصرف ہی اور اوسکو تعلقہ تروا معہ دیہات اور پرگنجات
اس ضلع و ضلع مین پور کے قریب ایک لاکہہ روپیہ کی جمع مالگذاری ہی مگر اوسکی کچہہ اولاد نہین ہے اور اس پرگنہ مین دو آبادے
لایق خاص تذکرہ ہین **تروا خاص** پہلی اسکا نام تیراکہا جی تہا بتدریج تیرا کا اختصار تروا زبان زد ہوا متوسط
آبادی ہی عمارت خام صرف ایک حویلی پورہت راجہ کی لعمارت پختہ ہے اور راجہ کی خاص رہنے کی گڑہی جانب غرب آبادی سے
ہی اوسین ایک مکان شیش محل بہت اچہا بنا ہی اور ایک باغ آبادی سے جانب شرق چہار دیواری پختہ و دروازہ بلند
و دیوانخانہ مکانات متعدد بہت اچہا ہے اور اسی باغ سے قریب ایک مندر دمیان پورن کا بہ عمارت سنگ سرخ گنبد رفیع
خوب بنا ہی کہ اوسکی طیاری مین لاکہہ روپیہ از روی سنگ صرف ہوا اور مندر کی پاس ایک تالاب بمکانات کثیر لمبا اچہا بنا ہی کہ کوئی
تالاب اوسکی مقابل اس ضلع مین نہین مگر اوسکا پانی دیکہنی مین سبز ہی اور رنگت اوسی سبزی کی بدنما ہے بقیر ایسے مشہور ہے اور
وہ پانی اونہانے سے اچہا صاف اور شیرین ہی اور یہہ مکانات راجہ جسونت سنگہ کی بناے ہوئی ہین مگر مندر کی تعمیر پریم سنگہ نی ختم
ہونی دوسرے آبادی موضع منظہ و اقریب تروا کی جانب جنوب ہی راجہ پریم سنگہ نی اوسکو آباد کیا اور ایک بازار لمبا بایا اگرچہ عمارت
خام ہی مگر اوسکی آبادی بہت گنجان ہی اور یہی موضع مین اب تحصیل کا مقام بنانا تجویز ہوا اور اس بازار مین سب جنس فروخت ہوتی
ہی اور ایک مندر پرستش سارو گیونکا اوسین واقع ہے **تعلقہ ٹہٹا** ۱۲۰۰ فصلی مین لایق سنگہ کی نام پریم
بنام تعلقہ ٹہٹا وغیرہ مندرج ہی اور اوس ایام مین پریم کے تین تعلقہ محلا و اگوس و اومرن علاقہ تہی کہ اوسکا تعلقہ دار
راجہ کسل سنگہ ٹہاکر نیکر رئیس رور و پرگنہ بیہوند کا تہا عمل سابق مین راجہ کسل سنگہ مذکور کا تصرف اوٹہہ گیا اس راجہ ٹہٹا
کے تصرف مین یہہ دیہات آگئی چنانچہ ۱۲۴۰ فصلی مین تحت پرگنہ تالگرام پریم ٹہٹا وغیرہ تعلقہ راجہ چہتر سال پسر راجہ لایق سنگہ
مذکورہ بالا لکہا ہی لایق سنگہ کے دو بہائی حقیقی تہے اچل سنگہ کی اولاد موضع جنیدلی پرگنہ ٹہٹا مین آباد تہی اب اونمین سے کوی
نہین رہا اور امید سنگہ دوسرے بہائی کی اولاد موضع جہیان پرگنہ ٹہٹا مین قابض اور موجود اور راجہ چہتر سال پسر لایق سنگہ رئیس
تعلقہ ٹہٹا کا ابتدای غدر مین اوسنے مکنپور کی کوٹہی انگریزی لوٹ لی اور میان گہرگہاٹ دریاے گنگ پر روکر کشتیونکا
مال لوٹ لینا شروع کیا داسطی رفع بدعت کی کے فوج سرکار تعینات ہوئی اور لڑائی مین کئی آدمی مارا ہی اور ایکصوبہ دار انگریزی
فوج گڑہی ٹہٹا کی مارا گیا اور چہتر سال شکست کہا کر جنگل باہر بہاگ گیا اور تاز ندگی چہتر سال کی اوسکی اولاد سی کوئی اس پرگنہ
مین آباد نہونے پایا اور سب علاقہ اوسکا باشندگان کی ساتہہ بندوبست ہوگیا باشندے مالک زمیندار ہوے بعد مرنے چہتر سال کے اوسکی اڑ

سرکار انگریزی مین رجوع لائے بعد عفو خطا انہا کی گڈہی واسطے آبادی کی اونکو ملی اور چہہ سال کو کچہہ اولاد نہین تہی سوداسنگہ اوسکی بہائی کی اولاد گڈہی ٹہٹہا مین آباد ہوئے اور خاص ٹہٹہا اور چار پانچ گانو اور اولاد سوداسنگہ کی قبضہ مین ہوگئی اب گوپال سنگہ نبیرہ سوداسنگہ قابض ہے اور اوسکی اوقات مانند دیگر زمینداران کے ہی اور سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین ایک حرکت ناشایستہ لوگون سے سرزد ہوئی کہ بہکر سنگہ بہائی حقیقی گوپال سنگہ اور سردار سنگہ اور بہیرون سنگہ پسران سوداسنگہ مذکورہ بالانی باداسی لعل چیلہ اپنی خاندان کی گہر کو زیر تیغ تاریخ ۹ جولائی سنہ ۱۸۴۳ عیسوی بطور ڈاکہ کی لوٹ لیا اور یہہ جرم اونپر ثابت ہوا کہ ابتک وہ لوگ مقید جیلخانہ مین دیگر دیہات مین اس جہ کا کچہہ تصرف و اختیار نہین رہا اور نسل خاندان ان ہردو تعلقہ داروں کا جہانتک دریافت ہوسکا آیندہ لکہا جاتا ہی -



اور اس پرگنہ ٹہٹا مین جو آبادی لایق خاص تذکرہ ہین ذیل مین ہین **ٹہٹا خاص** متوسط آبادی ہی اور جانب شرقی
آبادی سے واقع باغ مہنت والہ منضبط سرکار ایک تالاب سنگین عمارت کا بہت عمیق اور اوسکی اوپر ایک شوالہ بنایا ہوا جو چہتر سال
کا عرصہ صد برس سے موجود ہی اور آبادی گنج ٹہٹا مین ایک مندر پرستش قوم سراوگی کا اور گنج سے جانب غرب ایک باغ و عیدگاہ
پختہ کہنہ بنایا ہوا للا وغیرہ قوم انگریز کا موضع ٹہٹانہ مین موجود ہی **موضع جنکہت** بہت پورانے آبادی ہی اور اوسکا
کہیڑہ بہت بلند اور اوسکی اوپر ایک گڑہی بعمارت پختہ واقع ہی اور سب لوگ اسکو راجہ جنک کا مقام کہتی مین کہ جسکا تذکرہ ہندوون
کی شاسترین تحریر ہے اور راجہ جنک وہ ہی کہ جسکی دختر راجا رام چندر کی رانی تہی اور ایک درخت برگد کا بہت پورانا ہی ہمنی بچشم
خود دیکہا کہ اوس درخت کی اندر ایک پتہر کی مورت آدم قد موجود ہی اور ریشہ جڑ اوس درخت کی اوس مورت کی جسم مین پیوستہ ہوکر نکلی ہی
کہ وہ مورت گویا جڑ درخت کی ہوگئی مگر چہرہ اور جسم کی سب علامت ظاہر ہی اور اوس مورت کو راجہ جنک کی تصویر مشہور کرتی مین
اور اوس درخت کی متصل ایک چاہ پختہ واقع ہی وہ چاہ جانکی جی یعنی رام چندر کا مشہور کرتی ہین اور نواح کی لوگون کو یہہ اعتقاد
ہی کہ اس نواح مین بالکل کہ زمینداران جس پر کچہ سخت قسم دینی ہو اسی چاہ پر قسم دیتی مین **خیر نگر** اچہا آبادی ہی ایک
بازار اسمین واقع اور یہہ گانو ایک بڑا تعلقہ مقبوضہ ٹہاکران کچہواہہ کا ہی اور اس گانو کی زمیندار ٹہاکر کچہواہہ پہلی بہت متمول اور
فیل نشین تہی اور اونکی آمد اسطرح ہوئی کہ رتن سنگہ ٹہاکر کچہواہہ جمن پار علاقہ اٹاوہ سی اکر موضع للوا وغیرہ نو موضعات پر قابض
ہوا اور موضع للوا مین اپنی آبادی اختیار کی اوسنی ٹہاکران گہلوت زمینداران سابق سے خیر نگر خرید کیا اور انند جیت اوسکی پسر
نے اسی موضع کی متصل رام پور ہنورا خرید کر کے تصرف پایا اور خیر نگر مین رتن سنگہ نے اوپر کہیڑہ بلند کی گڑہی بنائی ہی اور موضع
پرکہا و ٹہٹانہ دہری نگر وغیرہ خانہ ویران ہوکر دوسری کی زمینداری حاصل کرکے اپنا تصرف کیا اور یہہ ٹہاکر بطور ایک تعلقہ دار کی رہی اور اون کو
دربار گوالیار سی رسوخ تہا کہ اوس ملک مین ایک تعلقہ لایم جمع پر ایک انکی قبضہ مین ہی اس ضلع مین انکی اولاد کی نام بندوبست
علاقہ خیر نگر وغیرہ معہ جمعی بندوبست کا ہوا مگر اونکی اطوار ناقص ہوئی اور اپنی رعایا پر ظلم اور معاملہ سرکاری مین نادہندی اختیار کی
آخر کار سنہ ۱۸۴۱ و سنہ ۱۸۴۲ء مین سب علاقہ اونکا بسبب موضع سرکے نیلام اور گہر کے اسباب کا تعلقہ ہوگیا خیر نگر دفعۃً ہوکر خرید کار
اور ٹہٹانہ و ترکہا دہری نگر موتی لعل پنڈت کشمیری ساکن لکہنو کی خرید مین آیا ٹہاکران کچہواہہ کی ریاست برباد ہوگئی اب وقت ترمیم بندوبست
کے سنہ ۱۸۵۴ عیسوی مین سرکار نے براہ رحم خیر نگر مستاجری مین دیا اور کوئی آبادی اس پرگنہ مین لایق خاص تذکرہ کی نہین ہے
اور دیہات شل اومرین دہری نگر وغیرہ مین گڑہی پختہ خام واقع ہین کہ وہ نمونہ سرکشی زمینداران سابق کا ہی مگر اب اکثر گڑہی
ویران اور منہدم ہوگئی اور اس پرگنہ مین مصرف اور کہین مصرف پر پانی چاہ کا تلخ ہی در موضع اومرین ہنورا رام پور مین
پانی کہاری اور سب دیہات مین پانی شیرین ہین اور یہہ دو نو پرگنہ ٹہٹا و ترواہ بالا جمال دفتر سرکار مین لکہی جاتی ہین اور جب سنہ ۱۸۴۳ء سے
جیسا عدد پرگنہ قایم ہوئی اوسکا نقشہ بقید حدود ہر دیہہ لگ ہر قوم زمینداران آیندہ شامل ہی اور تفصیل زمینداران اقوام کی ذیل مین ہے

راجپوت گہلہ	راجپوت گہلوت	راجپوت دخیمہ	راجپوت کہروار	راجپوت کچھواہہ	راجپوت سینگر
لکم	ے م	لکم	ھم	ہ م	ہ م
برہمن گور	برہمن قنوجی	برہمن پنڈت کشمیری	کورمی	بانیہ اگروال	مسلمان مغل و شیخ و سید و پٹہان و مومن
لک	ــ	ے	ہ	ہ م	ھم
اقوام مختلف جو اونکی گانو مین چند قوم اگلہ اہین	انگریز سرکاری دیگر انگریز	قوم کایتھہ			
ھم	لک	یک			

اوراس پرگنہ مین فرارعان قوم لودہ صرف کسان بہت دیہات مین آباد ہین اور دوگوت ان لوگون کی ہین ایک حرما دوسرے تیپریا اور یہہ لودہ گوت حرما اکثر پیشہ ٹہگی کا کرتے تہے کہ عملداری سرکار مین انسداد ٹہگی ہوئی اور اوس علاقہ کی باشندے قوم لودہ ٹہگ اکثر پہانسی پا گئے اور اکال کے سال مین یہہ سب تباہ ہو گئی اشتمار کی رو سے اس ہر دو پرگنہ مین قوم لودہ اسامی تعداد ذیل معلوم ہوے

حرما		تیپرا	
الف اسامی		ــ اسامی	

پرگنہ قنوج

قنوج بہت پورانا آبادی ہے کہ اوسکی تذکرہ کتب قدیمی سی خصوص قنوج مہانم سے منکشف من اور ہرایک جگ مین یہہ قصبہ اباد رہا چنانچہ ست جگ مین اسکا نام مہودہ تہا کہ راجہ مہودلی ابادکیا تہا اور جگ ترتیا مین کسش تہلی نام ہوا کہ کس خلف راجہ رامچندر نے بسایا اور جگ دواپر مین گادہ پور نام ہوا کہ راجہ گادہ نی کچہ آبادی کی کلجگ کی شروع مین قنوج نام ہوا اور وجہہ تسمیہ قنوج کے یہہ ہی کہ شروع کلجگ مین اوس وقت کے راجہ کی بیٹی کورہ لبست یعنی گوہری تہی زبان شاستر مین لڑکی ناکتخدا کو کنیا اور کوبے کو کبج بولتی ہین اوسکا نام کنیا کبج تہا کوی راجہ اوسکی شادی قبول نہین کرتا تہا راجہ اوسکی باپ نے کسی برہمن سے اوسکی شادی کی اور یہہ شہر اوسکے نام پر کنیا کبج موسوم کیا کہ تدریج قنوج مشہور ہوا اور قنوجی برہمنو نکی بنا اسی قصبہ سے ہے اور جو کہ ہندوان کی شاستر کے رو سی یہہ چار دون جگ ہمیشہ ہوتی رہی ہین یہہ نہین معلوم کہ یہہ حکایت کس چوکری جگ کی ہی اور شاستر مین کسان بن و چندن بن اطراف مین لکہا شہر کے ہوتے ہین کہ کسان بن وہان تہا کہ جسجگہ پر موضع کسم کہور آباد ہی اور چندن بن وہ تہا کہ جسجگہ پر چندن سے قبری تا لاب چندن شہید موسوم ہو تا اوسی بن کا باعث بیلاتی ہین آخری راجہ اس قنوج کا راجہ جیچند تہا کہ راہٹور سورج بنسی تہا کہ اوسکا حال بیان عملدار ہندوون مین مفصل لکہا گیا بعد نیست و نابود ہونی سلطنت راہٹور کی یہہ علاقہ اہل اسلام کے تحت مین آیا اور بادشاہون مسلمان کی وقت مین سرکار قنوج مقرر ہی کہ ایک حاکم چکلہ دار یہان رہتا تہا آئین اکبری مین یہہ پرگنہ بلفظ حویلی قنوج تحریر ہے اور معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ مین مقام صدر بلفظ حویلی تحریر ہوتا تہا اور اوس عملدار انگریزی مین تا سنہ ۱۸۳۶ء یہہ پرگنہ شامل ضلع



ضلع کانہہ پور کی رہا مارچ ۱۸۶۳؁ سی اس ضلع فرخ آباد مین شامل ہوا وقت بندوبست قانون نہم کی چند دیہات ندی ایسن سے
پار جانب جنوب پرگنہ ٹہٹا سی اس پرگنہ مین شامل ہوئی کہ اب تک وہ حدود قایم ہی کہ اوسکی روسی یہہ پرگنہ مشتمل ہی ... سے
کہ اوسمین ایک معافی اور ... خالصہ مین کہ اوسکا رقبہ وغیرہ مفصل جدول نمبر ... مندرج ہوا اور اقوام مفصلہ ذیل کے اتہہ ۔
مین زمینداری دیہات ذیل کی اب ہی کہ اوسکا رنگ نقشہ پرگنہ پر بنایا گیا

ٹھاکر گہلوت یکم	ٹھاکر رہکوار ـلے م	ٹھاکر بگہیلہ لوعہ م	ٹھاکر کہلوار دو م	ٹھاکر چوہان ہ م	ٹھاکر اوجیا سے م	ٹھاکر کہ جنبی سے م	ٹھاکر بیس سے م
ٹھاکر ہوار سے م	مسلمان شیخ کعہ م	مسلمان سید مو م	نومسلم عہ م	پٹھان یکم	برہمنان سوکل لکم	برہمن باجی لکم	برہمن معر للعہ م
برہمن دوبے ـلے م	برہمن چوبے حہ م	برہمن راوت دو م	برہمن تواری ـہ م	برہمن گنگاپوتر لکم	برہمن ناگر للعہ م	برہمن توار سیاہ لعہ م	کایتہ ـعہ م
بقال معہ م	کورمی رعہ م	کسان لودہ سے م	کاچہی لکم	لونیرا لکم	اکربر ـلے م	سرکار کمپنی معہ م	

اور اس پرگنہ مین ندی کالی فی قصبہ قنوج کی جانب شمال اور ندی ایسن جنوبی حد پرگنہ پر روان ہو کر گنگا مین جا ملی اور دریائے
گنگ حد شمالی و شرقی اس پرگنہ کی جاری ہی اور یہہ پرگنہ بروقت بندوبست آئین نہم کے تین قسمت مین یعنی اقسام زمین مین تفریق
ہوا ایک کچہوہا کہ جو ندی کالی اور دریائے گنگا کے مابین مین نشیب زمین تہی اوسمین چاہ خام اچہا نہین ہوتا ڈہیکلی کا چاہ ہوتا ہے
اوسکو چوہا بولتے ہین اوسمین مرطوب ترائی کے تہی پیدا وار اچہی ہوتی ہی دوسرا ڈنڈواری کہ ندی کالی و گنگا کے درمیان مین
اونچی زمین پہاڑہ کے دیہات مین اور بیشتر دیہات کے باشندے شریر اور متمرد ہین اور ایسی متمرد آدمیونکو اکثر ڈیڈی ہی سبب بولتے
مین اسی سبب سے یہہ حصہ ملقب ڈنڈوار ہوا تیسرا حصہ بانگر کہ مابین ندی کالی و ندی ایسن واقع ہے اور اون تینون حصے کے
بیگہوی شرح پرگنہ علیحدہ علیحدہ تجویز ہوئے اور اس پرگنہ مین جو آبادی و مکانات لایق تذکرہ ہین وہ یہہ مین **قصبہ قنوج**
پانچ قانون رقبہ مین یعنے قصبہ قنوج خاص و مندر روئے و تاجپور نوکاست و علاء الدین پور و عم پور کثرت مین آبادی عمارات بہت
شکستہ اور اکثر ویران ایک مندر راجہ جی پال کا بہت پورانا واقعہ ہی اوسمین راجہ جیپال کے مورت سنگین موجود ہی یہہ راجہ
جیپال ٹہاکر راٹہور سورج بنسے چکروت راجہ سنجک مین تہا اوسکے درشن ہنود کرتے ہین اور موسم برسات مین کچہہ پوجا شیرین دہان
وان چڑہاتی اور ایک بہت اونچا کہیڑہ قلعہ راجہ ہاوالی اس قنوج کا کالی کے کناری پر ہے کہ سابق مین اوسکی عمدگی تعمیر
بہت تذکرہ مین تاشدہ فصلی عملدار سرکار انگریزی مین اسکی کچہہ عمارت درست تہی اور کچہری تحصیل اوس قلعہ مین ہوتی ہی سرکار رکہے

طرف سے اوس قلعہ کا نیلام ہوا بالعوض چہسو روپیے سمی کانسی سو بہادر مانک وغیرہ نے خرید کیا یہہ مقام عبرت و انقلاب زمانہ ہے کہ راجہ جیچند کا قلعہ فروخت ہوا اور ایک دانگ خرید کری بعد نیلام کے مشتری نے اوسکی خشت و چوب اوکہاڑکر بیچ ڈالی اب ویران مطلق پڑا ہی نام و نشان دیوار کا بہی نہین ہی اور برسات کی موسم مین اکثر آدمی وہان مال ڈہونڈتی مین کسی کسی کو کچہ دفینہ مل جاتا ہے چنانچہ تخمیناً بیس برس ہوئے کہ ایک ڈبہ جواہرات کا مسمی پہنس قوم کوری ساکن قنوج نے پایا تہا کہ اوسمین ہیرا و چنی و موتی قیمتی تہے اوسکی خریدکنندہ و بینندہ آدمی موجود ہین اور سولہ برس ہوئے کہ بائیس ۲۲ اینٹ سونیکی فی اینٹ ڈہائی پاؤ سی کم نہی سٹی سے نکلے باشندۂ اس قصبہ نے پائی تہے اوسمین سے سات یا پانچ سرکار انگریزی مین لی گئے سُنا ہی کہ خشت اوپر نام گاؤ کا حروف شاستری سے کندہ تہا اور ہر ایک اینٹ کا ایک ایک گوشہ کٹا ہوا تہا اور دہگڑی بہی اوسکی ساتہہ ملے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خشت راجہ کالا کی وقت کی تہی کہ جو دو دایرہ مین تہا اور وہ آبادی قصبہ سے باہر جانب غرب دو مکان بارہ در سنگین و خشتی عمارت کی ہین مشہور ہے کہ یہہ بیٹہک یعنی نشست گاہ آلہا و اودل کی ہین کہ راجہ جیچند کے سپہ سالار نوکر تہے اونکی شجاعت زبان زد خاص و عام اور اونکی افسانۂ شجاعت کی بہت خلایق اضلاع شرقی کے بطور راگ کی گاتی ہین اور اُس راگ کا نام آلہا مشہور ہے مکان رسوئی سیتا بہت خوب عالیشان ہی اور مشہور ہی کہ کسی زمانہ مین سیتا رانی راجچند کی رسوئی یہان ہوئی تہی اہل اسلام کے وقت مین وہ مسجد قرار پائی عمارت اوسکی رفیع و سنگین ہی اوسپر یہہ عبارت کندہ ہی شکر اللہ کہ بتوفیق خداوند کریم بوالمظفر شاہان جہان ابراہیم ہمدم عیسیٰ و ہمنام خلیل الرحمان زانکہ بنمودہ جہان را ید بیضا چو کلیم مسجدے ساخت مرتب کہ بدین رفعت اوج چہ اساس ازلی چہ بنا است عظیم سلخ ذیقعدہ سنہ ہفتصد و نود سر فراز ہمہ زیر قدمش گشت مقیم اور پہلی عمارت اوسکی شکست ہوئی تہی سید نیاز علی بلگرامی تحصیلدار قنوج نے اسی عہد مین اوسکی حرمت کی تدبیر کے اور بہت روپیا اپنی پاس سے دیا اور دیگر اہل اسلام بہی شریک صرف کے ہوئے کہ قریب پندرہ سو روپیہ کی صرف ہوکر از سر نو مرمت ہوئے اور تاریخ ترمیم اُسکی یہہ ہے بنائے مسجد سلطان شرق ابراہیم بلا مبالغہ چون مسجد بنا بنی کہ ہفتصد و نود سال بود تعمیرش سنین ہجر نبی زان تو بر بابینی شکست ریخت لیس از مدتی زمانہ دراز قریب بود کہ افتادہ تا بہ پا بینی بپاس حرمت اسلام سید سندے کہ نور دیدۂ زہرا و مرتضیٰ بینی کہ نام یعنی سعید جہان نیاز علی کہ ذات او لوئی خلد برین خدا بینے میان عزم بہ بست از برای ترمیمش بیا کہ حرمت آن آل مصطفیٰ بینی بسر و تن غیبی برین چہ گفت تاریخش بترک روئے ہوس خانہ خدا بینے

روضہ مخدوم جلال ثالث اوپر کنارہ دریا کالینے کے درگاہ مخدوم جہانیان جہانگشت کی عمارت سنگین خوب ہی اور روضہ حضرت سید جلال ثالث بخاری بن سید رکن الدین بن سید ناصر الدین ابن قطب الاقطاب مخدوم جلال ثانی معروف جہانیان جہانگشت کا ہی اوسکی عمارت پر اشعار ذیل کندہ ہین اور یہہ عمارت ۸۸۹ ہجری مین تعمیر ہوئے این سنگ بر بدیع کہ از چرخ برتر است این طاق بی نظیر کہ با زیب و زیوت است گشتہ بنائے عہد ہمایون حسین شاہ کاندر زمانہ ذات جلالش مظفر است تیرہ

ترتیب کرد شاہ ہریان فتح خان گر فضل حق جہان ہمہ اورا مسخر ہست باد اہزار سال جہانش بکام ملک کین ملک ہر ادام بدا بشر
مقرر ہست ہشتاد و یک و ہشتصد از ہجرت منبی تاریخ ثبت گشت بماہ پیغمبر ہست بانی طاق سعد راجوی بن خلیل کافاق از جمال
و کمالش منور ہست کاتب حروف عالم مسکین کہ قابل ہست امید وار مغفرت از حضرت اکبر ہست **تاریخ دیگر روضہ**
مرقومۃ الصدر این روضہ اطہر و منور تا لقب جلال حیدر تعمیر شہ ہری جو نمود ہشتاد و یک و ہشتصد بود اور
روضہ حبیب اللہ فقیر کہ مرتاض تہا بیہ اشعار کندہ ہین عنوان فیض بود سنین تولدش آندم کہ شد حبیب ہم اسم محمد سے
کرد ختیار یوم احد با سبع صفر تاریخ ختم یافت بختم محمدی روضہ شیخ کبیر عرف بالا پیر بیہ روضہ ایک ٹیلہ لمبنمبرہی کہ تمام
شہر کی عمارت اوسکی آستانہ کو نہین پونہچتی اور احاطہ اوسکا بہت وسیع ہی روضہ وسا جد و دروازہ احاطہ پر اشعار
کندہ ہین کہ جسی خبر وفات بالا پیر اور تعمیر مکانات کی ملتی ہی واسطی دریافت کی اونکی نقل ذیل مین تحریر ہے **تاریخ**
وفات بالا پیر کہ روضہ پر کندہ ہی شد ز ہجرت نبی یک ہزار و پنج و چہار دوشنبہ دہ و دو بود از
مہ رمضان کہ پیر کامل قطب زمانہ شیخ کبیر سپہر علم و عمل بحر دانش و عرفان بگفت داعی حق را اجابت لبیک رواں
کرد روان را بروضہ رضوان **تاریخ بنای روضہ شیخ کبیر بالا پیر** روضہ فیض بخش شیخ کبیر
در حقیقت بود بہشت برین یافت توفیق این عمارت خوش شیخ مہدی سپہر صدق و یقین ہست بلفظ لغز تاریخش
بیگمان الف و سبعہ و خمسین اور شیخ قادر اس شیخ کبیر عرف بالا پیر کا بیٹا تہا اوسکا روضہ بہی اوسی روضہ
بالا پیر کے متصل ہے اوسپر بیہ اشعار و عبارت کندہ ہی شیخ قادر چو رفت از عالم گریہ کردند جملہ اہل اللہ سن و تاریخ
از خرد جستم گفت سپہر زباب قادر شاہ این گنبد عالے در سنہ ہزار و پنجاہ و ہشت ہجری لعہد سلطنت ابو المظفر شہاب
الدین محمد صاحب قران ثانی بادشاہ غازی تعمیر یافت اور دوسرا بیٹا اس بالا پیر کا حضرت مہدی نام تہا اوسکا روضہ
نواب بہادر خان ابن دریا خان افغان گوری خیل وادنی بنا کیا اوسپر تاریخ وفات و تعمیر روضہ کی بعبارت
ذیل کندہ ہی ہزار بودہ و ہشتاد و ہفت از ہجرت گذشتہ شانزدہم ز دور از محرم ماہ شب سہ شنبہ وہنگام سجدہ بودہ
کہ آن محمد مہدی سپرد جان باللہ اور اسی احاطہ مین مسجد کلان درگاہ بالا پیر کی ہی روضہ سی جانب غرب
اوسپر بیہ اشعار کندہ ہین شیخ مہدی کہ بود پیر جواد ساخت مسجد خجستہ بنیاد گر تو خواہی عدد ز بنیادش
در حروف خجستہ بکن یاد اور ایک مسجد خورد اس احاطہ مین ہی سنہ این بعہد اورنگ زیب عالمگیر خلیفہ
شعبہ سنہ یک ہزار ہشت و ہفتاد و چار بنا شد چنین مسجد در دیار **تاریخ دروازہ خورد و دیوار**
روضہ بالا پیر صادق ترین محمود خان ابن سلیم خان دین کردہ دری از روضہ شیخ کبیر مقتدے
وادہ نشان مہدی زمان در عہد اورنگ زیب شہ ہفتاد و شش با الف شد از ہجرت خیر الوری این دروازہ

شرقرو بہ احاطہ درگاہ بالا پیسہ برہیہ اشعار کندہ ہین از محمد مہدی پیرزمان شدہ بترتیب مثل باب الجنان سال تذکیش از خرد جستم واد خلوصاً حصاً بالامان اور اس قصبہ مین سب قوم آباد ہی کوئی رئیس با نمود نہین سو برس ہوے کہ ایک آدمی قوم سید موسوم میر بنگالی بہت بڑا رئیس نواب بنگالہ کا صوبہ دار بادشاہی کی طرف سے تہا اوسکی حویلی مثل قلعہ کے بہت خوب و مضبوط وسیع ہی مگر اوسکا بیٹا محمد علی اب مفلس ہے اور فی زمانہ حال بخشی ہر چند قوم کا بنیہ کہرہ کہ لکہنوکی دربار مین با اختیار تہا بہت دولت و حشمت کی ساتہ اس قصبہ مین اکرآباد ہوا تحصیلدار و تہانہ دار اور منصف سکے کچہرے خاص قنوج مین مقرر ہی اور عطر پہولیل یہان کا بہت خوب ہوتا ہی اور حال کے عمارت مین بمحلہ جہٹی ود مین مندر سرستر سراؤگیون کی ہین اونکی گنبد اچہی بلند اور کلس طلائی ہین اور وہان پنڈت اچہی علم شاستر کے ہین کہ اونسی ایک آدمے شرنگم لال ہی کہ اوسنے اس مذہب کے پوتہیان مرتب کی ہین اور پلنگ پوش ولحاف چہیٹ کا اچہا چہپتا ہی کہ وہ ایک تحایف سی یہان کی ہی اور گنا شیرینی یہان کا مشہور ہی دوسری جگہ نہین بنتا مگر کچہ لطیف اور لذیذ نہین ہی اور چوڑے لاکہہ کی اچہی خوشرنگ بنتی ہی کہ جو عورتین اکثر ہاتہو مین پہنتی ہین اور دو روپیا سی زیادہ اور چہار آنہ سی کم یہہ جوڑہ چوڑیکا نہین بکتا ہی اور کاغذ سفید بہی اس قصبہ مین بنتا ہی مگر بہت ناقص کہ شکن دیتی ہی ٹوٹ جاتا ہی اور موضع جلال پور کٹری کی رقبہ مین اوپر گہاٹ ندی کالینی کی اس قصبہ سی ملا ہوا ایک باغ کیورہ کا لگا یا ہوا ایک برہمن کا ہی ویسا باغ اس ضلع مین نہین اور اوسی باغ سے یہانکا کیوڑہ جابجا فروخت کو جاتا ہی اور اسی جلالپور کٹری کی رقبہ مین ایک گہاٹ نہایت پختہ اوپر ندی کالی نی کی بنا ہی اوسکا نام رام گہاٹ ہی اور ہر روزہ بہت آدمی واسطے اشنان کے جاتی ہین اور ماہ بیساکہ مین اوس گہاٹ پر ایک مہاتم اور اجتماع مردمان کثیر کا ہوتا ہی اور مدت کا یہہ گہاٹ ہی مگر اوسکی مرمت ہوتی چلی آئی

میانگنج ایک آبادی اس قصبہ قنوج سے طرف پورب بفاصلہ تین کوس ہے کہ اوسکو میان الماس علی نائب ناظم وزیر لکہنوٴ نی آباد کیا تہا کہ اوس سبب سے میان گنج مشہور ہوا وہ بازار کلان ہی اس آبادی کی نزدیک موضع مہدی گہاٹ مین بخشی ہرچند نی مکانات و حویلی و باغ خوب بنایا اور اوسی مہدی گہاٹ مین مستر جمس کمسو صاحب سوداگر نیل کی کوٹہی دو منزلہ گنگا کی کنارہ پر بہت اچہی تہی اور بہت دلچسپ ہے اس صاحب نی کئی گانو زمینداری بہی اس پرگنہ مین خریدکئی کہ اونکا مالگذاری کرتی ہین اور اس قصبہ سی ایک کوس کی فاصلہ پر جانب گوشہ شرق و جنوب موضع محمد آباد عرف میران سرا واقعہ اوسمین ایک سراے بعمارت پختہ اور ایک مقبرہ پسر سید محمد کا ہی کہ اوس سید محمد کو اورنگ زیب عالمگیر کا استاد مشہور کرتی ہین اور اوسی سراے کے سبب سے اس موضع کا نام میران سراے مشہور ہوا ۱۰۹۲ ہجری مین یہہ سراے تعمیر ہوئی اور اوسکی دروازہ کی پیشانی پر یہہ اشعار کندہ ہین در دولت اورنگ شہ عالمگیر تعمیر شدہ بنقعہ فردوس نظیر ایں بنا از سعی چہار پہر شد بی ہمتا محمد آباد کبیر قصبہ قنوج کی قریب جانب شرق ایک موضع راجگری کہ اب وہ دو محال بندوبست انگریزی مین ایک


نقشہ پرگنہ امرت پور ضلع فرخ آباد
نام قوم
رنگ
راجپوتان
برہمنان
کایستہ
مسلمان

ایک راجگیر دوسری تبدیلی راجگیر اور مشہور ہی کہ راجون قنوج کی محل رانیون کی اس ابادی راجگیر مین بیشتر تہی اور اسی آبادی مین اخی جمشید کی درگاہ ہی اوس روضہ کی تاریخ یہہ ہی لفظ شہر شوال مشہور سنہ ہجری اور اس درگاہ کی خرچ کے واسطی یہہ گانو راجگیر اور دو موضع اور معاف تہا کہ اس عملداری مین وقت تحقیقات قانون دویم سنہ ء ضبط ہوگیا مگر ایک بیگہ نجتہ زمین معروف چک رانی موضع مرگانوہ مین اب بہی معاف ہی اور رقبہ موضع ریوکالہ مین قریب آبادی موضع جہولی کی ایک تالاب نجتہ متصل سڑک شاہ راہ آمدرفت پورب سی پچہانہ کی ہی مشہور ہی دوسو برس تخمیناً ہوا کہ پیران شاہ نامی قوم اگروال ساکن قنوج نے اوسکو معہ چاہ نجتہ اور باغ بنوایا اور دس ہزار روپیہ تخمیناً اوسکی تیاری مین صرف ہوا اور اب یہہ تالاب شکستہ ہی اور صرف موسم برسات نہایت ماہ کاتک اوس مین پانی رہتا ہی اور اسی موضع ریوکالہ مین ایک چاہ نجتہ بہت پورانا راجہ نل کے نام سی مشہور ہے کہ اس جگہ راجہ نل نے جگ کی تہی مگر یہہ کنوان ایسا نہین ہوا اندک مرمت طلب ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ گو یہہ کنوان عہد راجہ نل کا ہو مگر تعمیر اور مرمت اوسکی بتدریج ہوتی چلی آئی ورنہ کوئی تعمیر اسقدر مدت کی قایم نہین رہ سکتی اور ایک آبادی قصبہ قنوج کی ملحق معروف مکرندنگر ہی کہ جسکی بیچ مین سڑک عام جاری ہے اوسکی بنیاد مکرند رای قوم کاینہ عامل بادشاہی سی ہوئی کہ جسنے ناکبا سنکی رام پور پرگنہ قنوج مین سے کہدواکر دریاے گنگا کی پانی ندی کالی مین زیر قنوج لایا کہ اوسکو بارہ برس تخمیناً ہوئے اور یہہ آبادی موضع نخم پور لہرا اوگد پور بردہ دیو سفد پور بہگوان وقطلو پور کی زمین مین ہوئی کہ ایک سرحد کا نشان رہا ہر موضع کا اس آبادی مین علیحدہ نمایان ہی یہہ بازار اچہا بارونق اور موجب آرام مسافرین ہی مگر اس بازار کے دوکاندار مسافرین سے عجب فریب بطور ٹہگی کرتی مین کچہہ کپڑا لیکر بر سر راہ بیٹہتی ہین نمونہ اچہا دکہا کر ارزان قیمت منقطع کرکی روپیہ لیتی ہین اور پہر اوسکو تکرار مین ڈالکر مال ناقص تبدیل کرکے دیتی ہین اور مسافر کو کچہہ چارہ بن نہین پڑتا گنگدیرا پور قنوج سے جانب جنوب ڈہ کوس ہی پہلی ٹہاکران کنگوت وہان کی زمیندار تہی اور اوسکی گرد مین علاقہ راجہ ٹہٹیا و راجہ تروا کا تہا راجہ ٹہٹیا کا ارادہ ہوا قتل کرنے زمینداران کنکدیرا پور اور دبا لینا اوس گانو کو اپنی علاقہ مین اوس ایام مین چودہری اودیچند بکار میان الماس علیخان ناظم کے اختیار رکہتا تہا زمینداران اوس سے رجوع لاے چودہری اودیچند نے اپنی مالگذاری مین یہہ گانو لیکر وہان ایک گڈہی معہ مکانات پختہ بنائی اور ایک بازار ڈالا اور گرد کے تیرہ موضع اوسکی تعلقہ مین شامل کرکے تصرف کرلیا اور یہہ گڈہی مضبوط تہی مگر ابتدای عملداری مین بحکم سرکار انگریزی گرد کا احاطہ اس گڈہی کا منہدم کرادیا گیا

پرگنہ امرت پور یہہ پرگنہ گنگا سے پار جانب شرق ملحق ملک اودہ ہی اور زمانہ سابق مین یہہ پرگنہ مہرآباد سی اور مہرآباد شمس آباد سی علیحدہ ہوا اور اس پرگنہ کا نام امرت پور اسلام گنج لکہا جاتا ہی اس پرگنہ مین زیادہ تر قوم ٹہاکر بنوار اور گہل وار زمیندار ہین اور حال ابادانی کا پرگنہ بہوج پور مین مفصل لکہا گیا کہ عہد سلطنت ٹہاکران راٹہور قنوج والہ کہ مسمی من موہن مقام تخگدہ مارا گیا سی

کی راج سی اس ضلع مین آئی اور مہہ نے سنگین رام پور پرگنہ بہوجپور کے دیہات پر تصرف کیا اور ضمن اوسکے دیہات اس پرگنہ امرت پور کے قابض ہوا اور راجہ کی اولاد پہیل گئی کہ اسی سبب سے یہہ دونو علاقہ کبلواری مشہور ہین اور قوم نیوار کی افزایش کا حال یہہ ہی کہ اونکا مورث وہار انگری اوجین دکہن سے آکر اول موضع کہوساری مین کہ شامل قصبہ کرنپور گہاٹ واقع ہے آباد ہوا اور راجہ ٹہوروالی کہو کہ اب اوسکا نام شمسا باد ہی سردار قوم نیوار کو اوسنے قتل کیا کہ اوسکی اولاد اپٹونجی دہہونہ ملک شاہ اودہ مین جاکر آباد ہوئی کہ اب ہی بہت علاقہ اوسکا جنکی اولاد کو وہان ہی اور ایک بیٹا اوس افسر قوم نیوار کا موضع گوریا پرگنہ کانیتہ ضلع شاہجہانپور مین آباد ہوا کہ اوس نواح ہی بہت دیہات قوم نیوار کی ہین اوسی قافلہ سی ایک آدمی مسمی راوت اوڈہو قوم نیوار تہا اوسنے وزیرپور مین اوپر قوم سٹرہ زمینداران سابق کے غالب آکر اپنا وطن اختیار کیا اوسکی اولاد بہت دیہات اس پرگنہ مین پہیل گئی اگرچہ سال وتاریخ آمد ان لوگون کے ثابت نہین مگر اونکی اولاد پندرہوین پشت مین اب موجود ہی اور اب تک بادفروش اس قوم نیوار کے دہار انگری اوجین سے آکر اپنی کتابون مین حال ولادت وممات انکا لکہہ لیتے ہین اور یہہ ٹہاکران اون بادفروشان کو اپنی خاندان کا قدیمی بادفروش سمجہ کر کچہہ دیتے ہین اور اس پرگنہ کے حد غربیہ پر دریاے گنگ اور مابین مین دریاے رام گنگا حد شرقی پر نالہ سند جاری اور اکثر نالہ چہوٹی چہوٹی اور واقع ہین اس سبب سے زمین پرگنہ کی مرطوب قسم ترائی ہی پیداوار ربیع کے زیادہ اور خریف کی کم اور بسبب ملحق ہونی ملک شاہ اودہ کے مالگذاران دیہات واقع کنارہ شرقی کے اداے مالگذاری مین نادہندی کرتے ہین اور اونپر الزام سررشتہ فوجداری کی اکثر عاید ہوتی ہین اور بروقت ثبوت وقوع جرم وہ لوگ ملک شاہ اودہ مین روپوش ہوجاتی ہین اور ایسا ہی ملک شاہ اودہ کی مجرمان کو اپنی دیہات مین پناہ دیتی ہین ابتداے عملدار اور حال کے زمانہ کو بہت فرق ہوگیا اور تمرد باشندہ روز بروز کم ہے اوس پرگنہ مین کوئی قصبہ کلان یا شہر واقع نہین دو تین آبادی ایسے ہین کہ جہین مسافر کو آرام مل سکی ایک امرتپور خاص کہ اوس مین ایک سراے العمارت خام مع بازار واقع اور کچہری تحصیلی اور تہانہ کا مقام اسی قصبہ مین ہی اور سنہ ۱۲۴۱ اور سنہ ۱۲۵۱ مین بسبب پڑنے ڈاکہ کے مقام پولیس اس قصبہ مین ہٹیا اور سراے منجانب سرکار آباد کی گئی اور دوسرا موضع اللہ گنج اوسمین چند دوکانات خسبر فروشی وغیرہ ہین اس اللہ گنج کی آبادی کو اسلام خان چیلہ نواب بنگش نے زیادہ بڑہایا اور اوسکا نام پہلی موضع بہرا تہا اور اسی اسلام خان نے موضع بہرا کو آباد کرکے اپنی نام سے اسلام گنج قرار دیا اور اوسکی وقت مین یہہ پرگنہ اسلام گنج امرتپور نام زد ہوا اب یہہ اسلام گنج بہت مختصر اللہ گنج کا پورہ ہی اس اللہ گنج کا زمیندار لکہا سنگہ قوم ٹہاکر نیوار فی الجملہ نسبت اور زمینداران اس پرگنہ کے عزت دار اور آسودہ حال ہے اوسنے آبادی سے جانب شرق مابین جنگل ڈہاکہ کے ایک بنگلہ اور باغ بنایا اور اوسکو گوردوارہ نانک کا قرار دیا ہے اور کوئی آبادی اس پرگنہ مین لایق خاص تذکرہ کے نہین ہے اور فتح گڈہ سی قصبہ امرتپور چودہ میل اور اللہ گنج پندرہ جانب گوشہ شمال وشرق ہے **پرگنہ کہاکہٹ مئو** یہہ ایک مختصر پرگنہ کنارہ ترائی

نقشہ پرگنہ کباکت مؤ ضلع فرخ آباد

نام قوم	رنگ	
راجپوتان کاتھیہ	(سبز)	سوم بنسی

جن دیہات کی حلقہ مین بیاض نشانگی کی نام گانو
لکھا نہین گیا انہین نمبر ہندسہ سے نشان کیا ہے اونکا نام گانو
ذیل مین ہے

نمبر ہندسہ	نام موضع	نمبر قوم
۱	چندن پور	
۲	گنگ پور	



شرقی دریای گنگ کے واقع ہی کہ اوسکا قصبہ اب بہادرپور ہی بادشاہون کی وقت مین سرکار خیرآباد پالی دستور سے
متعلق تہا اور پہر نواب بنگش کے تصرف مین اگر فرخ آباد سے متعلق ہوا اور اس پرگنہ مین زمیندار قوم ٹہاکر سوم بنسی اولاد راجہ
سانتن کی ہین کہ وہ راجہ ساس پور ملہہ سانڈی واقع ملک شاہ اودہ کا تہا اب اوسی علاقہ مین دریای سنگہ اوسکی اولاد مین
سنہارپور مین رہتا ہی اور راج ملک اوسکو ہی اور اوسکا علاقہ راج کا اس پرگنہ کی حد شرقی پر ملا ہوا ہی اگرچہ بسبب
مدت کثیر کے تاریخ وسال علیحدہ گی اس پرگنہ کی کہ کسطرح ہوا اور ٹہاکران سوم بنسی نے کس قوم کو خارج کر کے غلبہ پایا مفصل نہین
معلوم ہوا مگر جو آدمی معتبر واقف کار اس پرگنہ مین ہین اونسی دریافت ہوا کہ عرصہ تخمیناً چارسو برس ہوا کہ کنور رندہیر سنگہ اپنی
باپ راجہ سانتن سی ناراض ہوکر ان دیہات پر کہ جو اب یہہ پرگنہ ہی قابض ہوگیا اور علیحدہ اپنا علاقہ کرلیا اور اوسوقت مین
موضع جہناپور وسیناپور وکہوجی پور ونگلادر گو پرگنہ پرم نگر و تعلقہ سیماری پرگنہ امرتپور اسی علاقہ کی متعلق تہا اور رندہیر سنگہ
مذکور اول سلیم پور مین کہ اس پرگنہ کے گوشہ شرقی وجنوبی پر واقع ہی آباد ہوا اور وہان سی اوٹہ کر موضع دہلیا مین اور
پہر سیماری مین اپنی بود وباش اختیار کی اوسکو دو بیٹا سکہہ رای اور بدن سنگہ ہوئے اونکو آپسمین یہہ علاقہ دو حصہ تقسیم ہوا
جنوبی حصہ معہ چار موضع متعلقہ پرم نگر سکہہ رای کی حصہ مین اور شمالی حصہ بدن سنگہ کو معہ سیماری پرگنہ امرتپور ملا بدن سنگہ
کو دو پسر نرپت سنگہ وبالی ہوئی اون دونو مین اس شمالی حصہ کی دو قسمت ہوئی شرقی حصہ بالی کو اور غربی حصہ معہ تعلقہ
سیماری نرپت سنگہ کو آیا کہ اس قسمت کا نشان پرگنہ کی نقشہ مین دریافت ہوگا اور مسمی بالی کو آٹہہ بیٹا تہی تو حصہ پر اوسکی
دیہات کی تقسیم ہوئی و دو حصہ مسمی بہادر سنگہ پسر کلان کو کہ اوسنی بہادرپور بسایا اور آباد ہوا اور ایک ایک پٹی اور بیٹون کو ملی
اور اونکی آپسمین زمین بعض دیہات کی تقسیم بطور کہیت بٹ کی ہوئی چنانچہ موضع دہلیا کلان کا رقبہ نو پٹی پر تقسیم ہے اور ہر ایک
پٹی کی زمین شامل بندوبست دیہات مسلم ہر یک فریق کی ہوئی ہی اور یہہ سب فریق دعم سوم بنسی ایک گروہ واحد ہی اور ابتداے
عملداری سرکار مین بسبب ملحق ہونی ملک شاہ اودہ کی اس پرگنہ کی انتظام مین بہت دقت رہی زمینداریہا انکی بہت سرکش تہی سنہ ۴۱
مین صاحب ایجنٹ نی یہان فوج اس مرادسی مقرر رکہی کہ بدعت ہونی پاوی اور تحصیلدار جمع سرکار کی بخوبی تحصیل کرے اور
سنہ [illegible] فصلی مین منجملہ جمع [illegible] کے [illegible] معاف کرنا پڑا کہ تحصیل نہ ہوسکا پہر سنہ [illegible] مین صاحب ایجنٹ
وصاحب مجسٹریٹ دونو وہان داسطی وصول کرنی بقایا کی پوہنچی اور ایک شخص درگا سنگہ نامی زمیندار موضع چہوٹی کا بہت فساد
وبدعت کرتا تہا اور اس شخص کے روپیا بہت تہا اور آدمی اپنی پاس بہت رکہتا تہا اور ایک گڑہی اوسکی پاس تہی اور اکثر وہ [illegible]
دیہات کو لوٹ لیتا تہا لہذا اور زمینداران سے اوسکو بہت عداوت رہتی تہی اور اکثر آدمی ماری جاتی تہی اور اس سبب سے
اور بسبب پوشش ہوجانی زمینداران کی ملک شاہ اودہ مین کہ وہ سب دیہات اونکی برادر یکجدی کے ملحق ہین نوبت تحصیل
جمع سرکار کی نہین پوہنچتی تہی اور بندوبست دوئم مین زمینداران پرگنہ ہی متفق ہوکر ٹہیکہ نہ لیا اور مستاجر بہم نہین پوہنچ سکتا تہا

ببب شرارت زمینداران کی نام چودہرے اور چند زمین شکستہ بالکل پرگنہ کی استاجری بقید عدم ادخال جمع کی ہوئی اور صاحبان بورڈ نی اس تدبیر کو بموجب چٹہی مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۳۱ عیسوی منظور کیا مگر چودہری مذکور سی اسکا انتظام نہو سکا اور کئی عرضی اپنی تعیناتی فوج کی کری یعنی یہہ لکہا کہ زمیندار لوگ ہمکو مطلق خاطر مین نہین لاتی اور ہمارا زور اونپر نہین چل سکتا بعد انقضای میعاد بندوبست چودہری کی اور ہونے یہہ پرگنہ گنگا پار فرخ آباد سی بموجب چٹہی ۹ نومبر ۱۸۳۸ء صاحبان بورڈ کے یہہ پرگنہ شامل ضلع شاہجہان پور کے متعلق تحصیل پرم نگر کے ہوا اور جب یہہ پرگنہ شاہجہان پور مین تہا زمینداران اسمین بہت بدعت رکہتی تہے صاحبان بورڈ نی اپنی سکرتری لوسم صاحب کو انتظام اس پرگنہ کا ۱۸۴۹ و ۱۸۵۰ء مین سپرد کیا اور ۱۸۵۱ عیسوی مین بشمول پرگنہ امرت پور و پرم نگر کی یہہ پرگنہ پہر اس ضلع مین شامل آیا اگرچہ اب انتظام و آئین سرکار یہہ عادت سابقہ ان لوگون کے چہوٹ گئی مگر بسبب الحاق ملک شاہ اودہ کے بہ نسبت اور پرگنجات اس ضلع کے اور ہونی سبب زمیندار ایک گروہ کیمبدی اب تک بہی یہہ پرگنہ زور طلب ہی یعنی مجرمان ملک شاہ اودہ کو اپنی گانو مین پناہ دیتی ہین اور وقت زیادہ دباو اس ضلع کے آپ ملک شاہ اودہ مین روپوش ہو جاتے ہین اور اب ان ٹہاکران سی کوئی متمول بطور رئیس نامو نہین ہی کہیتی کا کام اور مالگذاری اپنی اوقات بسر کرتی ہین ایک موضع رائی غیر قوم کاتہہ کو انتقال ہوا اور بسبب پڑنی باقی کے جو دیہات نیلام ہوکر خرید سرکار انگریزی ہوے تفصیل یہہ ہی بہرین پور ، صدہی چکر نوید نصف ، کمال الدین پور ، کاندہی

اور اس پرگنہ مین کوئی آبادی عظیم مثل قصبہ و شہر کے لایق تذکرہ خاص نہین ہی ایک قلعہ خام عمارت کسی عامل سرکاری کا بنایا ہوا موضع بہادر مین ہی اوسمین پیشکار و تہانہ دار سرکار رہتا ہی اور اوسکی تحصیل متعلق امرتپور ہی مگر اب وقت بندوبست آئین ہشتم ۱۸۶۳ء یہہ پرگنہ اور پرم نگر ایک ہوگیا اور دونو پرگنہ جمع بالاجمال نمبران بین آئی اور نقشہ اس پرگنہ کا آیندہ لگایا جاتا ہی کہ جس سے حال قوم زمینداران وانکا رنگ متبہ نقشہ سی واضح ہو سکتا ہی

پرگنہ پرم نگر یہہ پرگنہ مختصر گنگا پار متعلقہ تحصیلداری امرت پور سی ایک حصہ مہرآباد پرگنہ سی جدا ہوا اس پرگنہ کی غربی دیہات مین قوم ٹہاکر بیس کراو نکا نکاس موضع رور وکہیدلے پرگنہ سکت پور سے ہوا اور شرقی دیہات مین ٹہاکر کٹیار بکثرت ہین اور ان ٹہاکران کٹیار کے برادرے دیہات ملک شاہ اودہ ملحقہ اس پرگنہ مین زیادہ تر آباد ہین اور اس پرگنہ کا قصبہ محمد گنج ہے پہلی اوسکا نام دمسیا پور اور پہر پرم نگر ہوا محمد خان بنگش کے وقت سے اوسکی نام پر محمد گنج موسوم ہوا اور یہہ محمد گنج اب قوم کاتہونکی زمینداری ہی اس پرگنہ مین کوئی آبادی کلان نہین اور نکوئی رئیس نامی ہی اور یہہ پرگنہ کمپ فتحگڈہ کی مقابل جانب شرق واقع اور اس پرگنہ کے باشندے نادہند و شورہ پشت ہین ماہ اگست ۱۸۵۴ء مین موضع سیڈہی چکر پور مین خانہ جنگی و بلوہ ہوا اور جب پولس سے دہ نہ دب سکا تو دو کمپنی تحت کپتان ولیم صاحب کے بہیجی گئی اوسوقت بلوائی گرفتار ہوسکی و ابتدای عملداری مین اس پرگنہ کی زمینداران تحصیلداروں سی منحرف رہتی تہی اور تحصیل کے واسطے نوبت جانے صاحب کلکٹر کے ہوتی تہی اور اس پرگنہ کی زمین بیشتر ترائی ہے

رنگ	نام قوم
	راجپوتان
	کائتھ

نہالران کنارہ جو کہ کسی جانب شرق

نہالران جس غرب لب دریا پر کار لکر سے

نقشہ پرگنہ پرہم نگر متعلقہ تحصیل امرت پور ضلع فرخ آباد



باب چہارم بیان انتظام محکمات و ملازمان و سرکاری و دیہی و دستور کاشت و حقوق مزارعان اور جرائم عجیب ضلع مین ہوا

دفعہ ۲۶ شرح مقدار گز و جریب و بیگہہ پرگنہ و دیہی و حساب ایکر انگریزی

اس ضلع مین بیگہہ پختہ یکسان ہی بمقدار ستائیس سو سوا چھپن بمکسر ذرعہ انگریزے کا اور اوسکی بنیاد حسب رواج سابق ہندوستان یہہ ہی کہ پہلی عملداری مین ساٹہہ گز الہی کی جریب جاری تہی اور وہ گز بیالیس انگشت متوسط کا مقرر تہا اگرچہ وجہہ تسمیہ اس گز کے نام الہی قانونگویان ضلع یہہ سمجھتی ہین کہ اعداد لفظ الہی کے بحساب ابجد چہیالیس ہوتی ہین تو اول چہیالیس انگشت کا گز تہا بعد اوسکی دہم حصہ کم ہوکر بیالیس انگشت کا گز قرار پایا اور یہہ بات اوس رواج سے مطابقت معلوم ہوتی ہی کہ جب بہت اضلاع مین جریب مسلم مقداری ساٹہہ گز کے بیس گٹہہ سی دو گٹہہ جریب کشان کی ہاتہہ مین بنام نہادہ ہودسہ و اکثر اٹہارہ گٹہہ لوے گز سی پیمایش کا رواج ہی اور صاحب کلکٹر سابق کے وقت مین تحقیقات اور امتحان مقدار درعہ بیالیس انگشت مروجہ اس ضلع کا تجویز ہوکر بطول ساڑہی اکتیس انچہہ انگریزی وہ گز الہی اور ساٹہہ گز الہی کی جریب بمقدار ساڑہی باون گز انگریزے کے شمار مین آئے اور ساڑہی باون گز ایکطرف اور اسیقدر دوسرے طرف ہو تو ضرب کرنیسے اوسکا حاصل ستائیس سو سوا چھپن ہوتا ہی اور مشہور ہی کہ ایکر انگریزی بمقدار چار ہزار آٹہہ سو چالیس گز انگریزے کمسر کا مقرر ہی تو بیگہہ پختہ زمین کا ایک ایکر یعنے سو بیگہہ پختہ مین ستاون ایکر محسوب ہوتی ہین اور سب پرگنجات اس ضلع مین ایک بیگہہ پختہ مذکورہ بالا کو تین بیگہہ خام اور پرگنہ امرتپور مین تین بیگہہ بارہ بسوہ خام شمار کرتے ہین اور بیگہہ دیہی سب دیہات مین بشرح مختلفہ مقرر ہے یعنے ہریک کہیت کی مقدار قدیم سی جو مقرر چلی آتی ہے وہ کہیت اوسی مقدار بیگہہ پر جمعبندے وغیرہ مین محسوب کرتے ہین اور اس بیگہہ کی مقدار مقررہ سی مزارعان پٹواریان و مالگذاران ایسی واقف ہین کہ جیسے نام کہیت کا ہریک کی زبان زد ہوتا ہی اور گز انگریزی تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچہہ کا ہوتا ہے اور انچہہ مین تین جو کا طول اور آٹہہ جو کا عرض شمار ہوتا ہی اور سر دیر [?] کے حساب انگریزی مین ایک ایکر کے چار روڈ اور ایک روڈ کے چالیس پول محسوب کیئے جاتی ہین اور تعداد درعہ تینون درجون کے ذیل مین ہی

ایکر مکسر	روڈ مکسر	پول مکسر
[illegible] درعہ	[illegible] درعہ	[illegible] درعہ

دفعہ ۲۷ بندوبست ہای ماضیہ پرگنجات خالصہ کا حال کہ کس صاحب سی کس معاد پر ہوا اور کیا چلا

اول بندوبست [illegible] لغایت [illegible] فصلی باجلاس کرہم مسر صاحب گلاڈسل صاحب ایجنٹ گورنر سی ہوا اور ۲۶ اگست [illegible] کو رپوٹ بورڈ کو ہوئی اور دوسرا بندوبست [illegible] لغایت [illegible] باجلاس پاٹ صاحب ایجنٹ کی ہوکر بہہ

۲۴ اپریل ۱۸۰۳ء منظور گورنمنٹ ہوا تیسرا ۱۲۱۶ فصلی لغایت ۱۲۱۹ فصلی باجلاس جو جاج گرسین صاحب ایجنٹ گورنری ۱۸۰۸ء مین ہوا ان تینون بندوبست کی کل جمع و وصول باقی حسب مندرجہ رپوٹ چہارم بندوبست دونی تہارن صاحب کے ذیل مین ہے

نام بندوبست	جمع کل میعاد بندوبست	معافی وخرچ تحصیل	سیاہہ	اوسط فی سال
اول سالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دویم سالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سیوم چہار سالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور چہارم بندوبست ۱۲۲۰ لغایت ۱۲۲۴ فصلی باجلاس جمس دونی تہارن صاحب کلکٹر ہوا اور پنجم ۱۲۲۵ لغایت ۱۲۲۹ فصلی اور ششم ۱۲۳۰ لغایت ۱۲۳۴ فصلی اور ہفتم ۱۲۳۵ لغایت ۱۲۳۹ فصلی وتا تکمیل بندوبست دیگر بحال رہا مگر دیہات مستاجرے و دیہات مستغنی کا بندوبست ترمیم ہوتا رہا بعد اوسکی بندوبست قانون ہفتم ۱۸۲۲ء کا شروع ہوا اور ۱۲۴۰ فصلی سے بندوبست حسب آئین نہم ۱۸۳۳ء سے شروع ہوکر ۱۲۴۸ فصلی مین ختم ہوا چنانچہ پرگنہ کمپل و قایم گنج و بیشتر دیہات پرگنہ شمس آباد کے مستر مدکاک صاحب کلکٹر سے اور مابقی دیہات شمس آباد و تمامی پرگنہ جات اس ضلع کا بندوبست مستر فرانسس ہرسلی رابنسن صاحب کلکٹر سے انجام و اختتام پایا اور میعاد بندوبست کی مختلف ہے یعنی جس سال مین جس پرگنہ کا بندوبست ہوا اوسی سال سے بیس برس کی میعاد ٹہیرے کر اوسکے تفصیل میعاد بندوبست او تاریخ منظورے گورنمنٹ کے اس تصریح سے ہے

نام پرگنجات	میعاد بندوبست ابتدا	میعاد بندوبست انتہا	منظوری گورنمنٹ	ازدیاد میعاد
کمپل و قایم گنج	سنہ ۱۲۴۱	سنہ ۱۲۶۰	۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۳۵ء	دس برس کی میعاد زیادہ ہوئی بموجب چٹھی صاحب کمشنر بورڈ ۱۲ جون سنہ ۱۸۴۰ء
شمس آباد تحصیلداری	سنہ ۱۲۴۲	سنہ ۱۲۶۱	ایضاً	ایضاً
چھبرامئو ناکرام سورکھہ	سنہ ۱۲۴۳	سنہ ۱۲۶۱	۷ مارچ سنہ ۱۸۴۰ء	ایضاً
شمس آباد حضور تحصیل و بھوجپور د پہاڑہ وغیرہ آباد بیبر کانو وامرتپور د کہانگٹ منو دیرم نگر	سنہ ۱۲۴۴	سنہ ۱۲۶۳	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء	کچھ میعاد زیادہ نہین بڑہی
ٹپالی و قنوج	سنہ ۱۲۴۷	سنہ ۱۲۶۶	۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء	دس برس میعاد زیادہ ہوا بموجب چٹھی صاحب کمشنر موجودہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۴۲ء
ٹہٹا نروا	سنہ ۱۲۴۸	سنہ ۱۲۶۷	ایضاً	کچھ میعاد نہین بڑہا
سکت پور	سنہ ۱۲۴۸	سنہ ۱۲۶۷	۲۲ نومبر سنہ ۱۸۴۲ء	

یہہ بندوبست اچہا نہ چلا اور اوسکا سبب ایک یہہ ہوا کہ پہلی اس ضلع مین سوداگری و بدفی نیل کی بہت ہوتی تہی مرسر صاحب و برنٹ صاحب و مارٹین صاحب و اسٹور صاحب و بارس صاحب و دیگر ہندوستانیان کی کوٹھی نیل کی تہی اور بہت کارخانہ بدنے تہا اور مالگذاران اور زمینداران کو ہزارہا روپیہ کی کارروائی ہوتی تہے تو مالگذاری اچہی چلتی تہی یہہ سب کوٹھیات بگڑگئی اور نیل کی سوداگری کم ہوگئی دوسرے سنہ ۱۲۴۵ فصلی مین ایسا قحط عظیم اس ضلع مین ہوا کہ مطلق پیدا وار غلہ و کاہ نہ ہوا بہت خلقت پریشان ہوگئی اور ہزارون آدمی و مویشی تلف ہوگیا اب تک نشان اوس کال کی ویرانی کا ہر ایک گانو مین نمایان ہی خصوصاً سب پرگنجات ندی کالی ندی سے جانب جنوب مین ویرانی زیادہ تر ہوئی اور ہزارہا بیگہ زمین بنجر ہوگئی وقت بندوبست کے خیال تہا کہ بعد دو چار سال کے قحط سے پہر ضلع سرسبز ہو جاگا اسواسطی افتادہ زمین پر بہی جمع محسوب ہوئی مگر سوا سنہ ۱۲۴۶ فصلی کے پہر کوئی سال اچہا اور بارش موافق نہوا خشکی ہر ایک سال مین ہوتی رہی اور سنہ ۱۸۴۱ء ٹیڈی یعنی ملخ اس کثرت سی اس ضلع مین آئی کہ برگ درخت باغات اور زراعت کو نچہوڑا اس عرصہ مین بہت گانو دایر نیلام ہوئی اور قیمت زمینداری کی ایسی کم ہوگئی کہ چہہ چہہ سات سات ہزار روپیہ جمع کے گانو کا ایک ایک روپیہ پر خریدار نہ ملا اور انتقال مالگذاری پر کوئی مستاجر نہین ہوتا تہا بہت دیہات خرید سرکار اور خام تحصیل ہوئے

تفصیل دیہات ملکیت سرکار

جسقدر دیہات اس ضلع مین از روے خرید نیلام یا بسبب نہونی کوئی مالک ابتدا سے ملکیت سرکار مین وہ حسب ذیل ہین

نام پرگنہ	تفصیل دیہات	میزان
پٹیالے	بہونہ شاہ پور کدسری مروا برہر سوک دالو	لعہ م
برنہ	کہوا بہکول	دو م
اعظم نگر	علاؤ الدین پور مدہپور گدبیا نوساٹوک دنولی سوکہا نسکہ پور کوسا خورد کلان سہ کہیڑہ بس پوسیار کہی خورد	لعہ م
شمس آباد	لادم پور کہارہ قایم پور	دو م
کمپل	اودہو پور سی حول خوا کوجر پور محمود پور سہرا	للعہ م
قایم گنج	کرد قایم گنج	یک م
شمس آباد حضور	رای پور رانی گدہ عرف براکسو بہار پور ماپور سیم پور	سہ م
محمد آباد	کبیر پور	یک م
پہاڑہ	خارنبدی بیگم پور خارنبدی اندرون شہر فرخ آباد خارنبدی کوسان لوب خارنبدی نکلا وزیر	للعہ م
کہاکٹہ مئو	ہرن پور سیدہی چکر پور کمال الدین پور کاندہی	لعہ م
پرم نگر	کٹہری توفیر سرکار جاکو پور حب پور کٹہری مانپور حسین پور	سہ م
امرت پور	اسیا پور سہی بہنان پور	دو م
بہوجپور	کٹہری حسین پور	یک م
چہبرامئو	عباس پور ہرکرن پور سہ مازعہ ہشہ	سہ م
تال گرام	گورکہہ پور برہان پور شفیع پور	سہ م
سکت پور	ماکہہ	یک م
ہبیتا ترو	خان پور موگرا خیرنگر دلودہا ستہے پور موی ملواری میر پور	سہ م
قنوج	موسرا پور چیا سری دپو شامل پرگنہ تالگرام سہی سرچ ستار شامل ہبیتا سہی پور کوہنہرا شامل سوریان بجر بہنداس	سہ م

دفعہ ۲۹

ترمیم بندوبست کا حال جو سنہ ۱۸۳۹ لغایت سنہ ۱۸۴۶ع مین ہوا

آخر دسمبر سنہ ۱۸۳۸ع مین مسٹر طامس جکت ممبر صاحب صدر بورڈ اس ضلع مین تشریف لائے بعد دریافت حال خرابی مالگذاری دکاسے وجہ ترددی ضلع کی تاریخ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۸ع ولیم ونیارڈ صاحب کو اوسل ڈپٹی کلکٹر اور کالی رائے ڈپٹی کلکٹر آئین ہم سنہ ۱۸۳۳ع کو بمعاونت صاحب ممدوح واسطی ترمیم جمع کے مقرر کیا ونیارڈ صاحب نے سنہ ۱۸۳۹ و سنہ ۱۸۴۰ع مین بعد لحاظ کرنے کاغذ سی پٹواریان اور تحقیقات جایداد و حسب حالات دیہات کے بہ منہائی ایک ملت واجبی جمعبندی [illegible] پرگنہ مین [illegible] کی جمع کو ترمیم کیا اور [illegible] کی جمع بدستور بحال رکھی صاحب ممدوح کی بندوبست مین [illegible] کمی ہوا اور بسبب جانے اپنی اوپر کلکٹری پٹیالی کے تحصیلدار امرت پور کا ترمیم بندوبست صاحب کلکٹر ضلع سی متعلق کیا چنانچہ اس تحصیلداری کی تینون پرگنہ امرت پور و کہاکہٹ مئو و پرم نگر مین [illegible] موضع جمعی [illegible] لایق ترمیم معلوم ہوئے باجلاس مسٹر گادفری اسل صاحب قایم مقام کلکٹر کے [illegible] جمع کامل مین کمی بڑی اور دیہہ سب کمی کل ضلع کی سابق جمع کامل سے فیصدے [illegible] اور پر دیہات ترمیمی کے جمع پر فیصدے [illegible] ہوا

دفعہ ۳۰

گوشوارہ جمع و اصلباقی سالہای ماضیہ کل ضلع

سنہ ۱۲۳۹ فصلی سے پہلی ضلع مین کچھ باقی نہین اور اسی سال سے ہمکو اصلباقی کا کاغذ واسطے دریافت کے تحت ذیل مین مندرج ہے اور واضح رہے کہ خریف سنہ ۱۲۵۲ فصلی تک تحصیل کا حساب اوپر سنہ فصلی یعنے اکتوبر سے نہایت ستمبر تک اور بعد اسکے شروع سال ہی سے نہایت اپریل تجویز ہوا کہ سنہ ۱۲۵۳ سے اس طریق پر حساب وصولباقی طیار ہوا اور یہہ حساب ایسا ہی جیسا ہندوستان مین بسنت کا حساب نصف ماہ چیت سی شروع ہوتا ہی

نام سال	جمع	وصول	باقی	جو کہ بعد انقضا کمی دو برس سال آیندہ مین وصول یا معاف ہوا	الباقی نہایت آخر ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع
سنہ ۱۲۳۹ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
سنہ ۱۲۴۰ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۲۴۱ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
سنہ ۱۲۴۲ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰

نام سال	جمع	وصول	باقی	جو کہ بعد انفصال کمی کے دو برس سالونین وصول یا معاف ہوا	الباقی نہایت اخیر سنہ ۱۸۶۵ع
سنہ ۱۲۶۳ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۲۶۴ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اکال کا سال سنہ ۱۲۶۵ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۲۶۶ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۲۶۷ فصلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۲۶۸ فصلی بسبب تبدیل ہونے خریف سال کے ربیع تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نہایت اپریل سنہ ۱۸۶۱ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۱ و سنہ ۱۸۶۲ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۲ و سنہ ۱۸۶۳ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۴ و سنہ ۱۸۶۵ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور اس جمع اور باقی مین کمی بندوبست بہی شامل ہے بسبب آنے منظوری بندوبست کے حساب مین کمی بندوبست شامل رہتا ہی

دفعہ ۱۳ — حال انتظام و تعداد دوکانات آبکاری و تاڑی و سیندہی و مسکرات

اس ضلع مین چار قسم کے آمدنی سوای کی ہی ایک آبکاری اوسکا حال یہہ ہے کہ [illegible] دوکان آبکاری کی حسب ذیل ہین
تحصیل شمس آباد شمس آباد و حضور تحصیل بہوجپور تپہ پہاڑہ چہار کروہی فرخ آباد متعلقہ گوداما کنپل گنگدہ جہیر اسد سکرادہ

اعظم نگر نبابلی	امرت پور	کمپا کنٹا مو	بیرم نگر	سکت پور	قنوج	ناگرام سورکہ	تہتا ترودا	کل	اور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور محال ابکاری کی وصول کل ضلع کا جسقدر ہو سکا دریافت ہو سکا اوسکی تفصیل یہہ ہے [illegible]

[illegible]

سنہ ذیل

گوشوارہ مسکرات

اور مسکرات کل ضلع کا ٹھیکہ ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین [illegible] اور تاڑی کا [illegible] اور سیندہی یعنی عرق شہبا کھجور کا ٹھیکہ [illegible] اور بوزہ [illegible] اور بابت محصول فروخت شراب ولایتی کے [illegible] مقرر ہے اور انتظام اس سب قسم کا ماہ مارچ و اپریل مین واسطے ایک سال کے ہر سال [illegible] نہایت اپریل بطور نیلام پکارا جاتا ہی جو کوئی زیادہ جمع قبول کری اوسکی نام مقرر کیا جاتا ہی اور ہر ایک ابکاری مستاجر درخواست دہندہ سی زر سہ ماہہ پیشگی لیا جاتا ہے اور وہ روپیہ آخر سال کے اقساط مین مساوی مئی و جون و جولائی مقرر ہے اور جس تاڑ کے درختون کا بندوبست نہو سکی یعنی کوئی قبول نکرے تو اوسکے تہی یعنی نیل کٹوا دیا جاتا ہے

دفعہ ۴۲

تحقیقات معافی اراضیات اس ضلع کا حال

تحقیقات معافی اس ضلع کے اول چارلس کرنٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر سے شروع ہوئی بعدہ رسل رسن صاحب کلکٹر نے اپنی تعلق کیا اور پہر نواب محمد خان ڈپٹی کلکٹر آئین نہم ۱۸۳۳ء سے تحقیقات اوسکی تعلق ہوئے بعد اوسکے جنسن لین صاحب مہتمم تحقیقات معافی کل کمشنری آگرہ کی مقرر ہوئی اور ۱۸۴۳ء ملیحدہ ہوا اوسکی بعد کلارک صاحب مہتمم تحقیقات معافی نے ختم کیا اور [illegible] ایکڑ زمین جمعی [illegible] کی ضبط ہوئی اور [illegible] ایکڑ زمین قطعات متفرق کہ زیادہ دس بیگہ سے تہا دیہات مستثنیٰ واسطی دوام کے معاف ہوا اور بموجب چٹھی سکرٹری صاحبان بورڈ مورخہ ۳۰ نوامبر ۱۸۵۹ء و چٹھی محکمہ گورنمنٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۹ء نمبر ۴۳۸ معطوفہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۵۹ء نمبر [illegible] اس معافی دوام کی معافیداران کو سارٹیفکٹ دیا گیا اور [illegible] قطعہ زمین کم از دہ بیگہ بمقدار [illegible] ایکڑ واگذاشت ہوکر بذریعہ چٹھی صاحبان صدر بورڈ مورخہ [illegible] ستمبر ۱۸۶۰ء نمبر ۱۳ معطوفہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۲۲ اکتوبر نمبر [illegible] منظور ہوئی اور [illegible] قطعہ زمین کم از دہ بیگہ کے بمقدار قریب [illegible] ایکر جمعی [illegible] کے ۲۰ جنوری ۱۸۶۱ء کلکٹر فرخ آباد سے واسطی منظوری کے رپوٹ ہوا مگر ابتک منظوری نہین آئی اور یہہ قطعات معافی کم از دہ بیگہ واسطے دوام کے تجویز کیا گیا ہے اور معافی تاحیات [illegible] قطعات مقدار [illegible] ایکر معاف ہے چنانچہ گوشوارہ پرگنہ وار اس معافی

معافی پر چار قسم کا ذیل میں ہے اور [illegible] قطعات مقداری [illegible] ایکر معافی مذہب کی رپوٹ ہوئی تہی تاریخ ۲ اپریل ۱۸۶۰ء

نام پرگنہ	معافی دوام		معافی کم از دہ بیگہ کہ جو منظور ہو چکا		معافی کم از دہ بیگہ کہ جسکی رپوٹ معافی کی ہوئی مگر ابتک منظوری نہین			معافی تاحیات	
	تعداد موضع مع قطعہ	تعداد ایکر	تعداد قطعہ	تعداد ایکر	تعداد قطعہ	رقبہ بحساب ایکر	جمع	تعداد قطعہ	زمین بحساب ایکر
علی گنج عظیم نگر	ے قطعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ے	[illegible]
پٹیالی	دو قطعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•
شمس آباد تحصیلدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قایم گنج	ے قطعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کمپل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شمس آباد حضور تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محمد آباد	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•
پیر گانو	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•
پہاڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بہوجپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]
امرت پور	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•
چہبرامئو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تالگرام	یک قطعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سورکہہ	یک موضع	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•
سکت پور	ے قطعہ	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•
جاگیر سکرادہ	[illegible] موضع	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•
ٹہٹیا ترو	•	•	•	•	•	•	•	•	•
قنوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور معافیداران کی ساتہہ انقطاع ضبطہ کا بند وبست نکاسی سے نصف پر ہوتا ہی یعنے جیسا خالصہ دیہات مین فیصدے ہفتاد جمع لیا جاتا ہے اسمین فیصدی پچاس لیا جاتا ہی اور اوسمین فیصدی عہ یافتنی زمینداران اور ۵ سرکار بہر کر پٹہ معافی دارانکو دیا جاتا ہے اور معافیداران کی ساتہہ بند وبست اوس زمین کا ہوتا ہی کہ جسپر معافیدار بطور مالک قابض ہی یعنے جس زمین کو معافیدار نے تردد کرایا اپنی قلبہ سی خواہ بذریعہ رعایا اپنی آباد کی ہوی کے اور وہ رعایا تک اوسکی تابعدار رہے زمین ہوا ور یا معافیدار اوس زمین پر سکونت رکہتا ہو اور یا چاہ بنوایا اور درخت لگوائی اور یا تردد ایزاد کر نہین روپیہ اپنا خرچ کیا اور یا لگانہ یا دستوری کبہی کسی کو نہین دیا اور میعاد بند وبست معافی کے مطابق میعاد بند وبست پرگنہ اور اوس گانو کے ہے کہ جسمین وہ معافی واقع ہے اور اس ضلع مین اس قاعدہ پر عمل بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۴۰ء نمبر ۹۱۶ اسمی صاحبان بورڈ کی ہی کہ وہ حکم لف چٹھی صاحبان بورڈ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۴۰ کے صادر ہوا اور معافیداران ہر ایک طرح کے کہ جسکو سرکار سے پٹہ دیا گیا ہی وہ تحت زمینداران مین ٹہنہ اسامی کے رہتے ہین کہیوٹ کی کاغذ مین اونکا تذکرہ یا اونکی حقیت کا تغیر و تبدیل نہین لکہا جاتا ہے پٹواریکی جمعبندی سالتمام مین درج رہتا ہے اور معافیداران ضبطہ کی بیع و رہن کے داخل خارج مین سرکار کے سررشتہ سے حکم نہین دیا جاتا ہی یعنے معافیدار اہل پٹہ منضبط زمین کے مانند اسامی موروثی کے متصور ہوتے ہین اور عہ فیصدے جو جمع مندرجہ پٹہ معافیدار سے یافتنی زمینداران ہی وہ حق سب شرکار دیہہ ہے فقط

دفعہ ۳۳

بیان کچہری عدالت دیوانی بتصریح مشاہرہ حکام و عملہ

اس ضلع مین بمقام کیمپ فتحگڈہ محکمہ عدالت دیوانی مقرر ہے صدر کچہری مین دو محکمہ ایک صاحب سشن جج دوسرا صاحب صدر الصدور اور چہہ کچہری منصفی کے بتفصیل ذیل اور اون سب کچہریونکا مشاہرہ بمقدار للعہ [illegible] اب فروری ۱۸۶۲ء مین مقرر ہے کہ اوسکی تفصیل ہر حکام اور عملہ ہر ایک محکمہ کے ذیل مین تحریر ہے اور سررشتہ صدر مین دس وکیل اور منصفو نمین ۲۲ وکیل ہین کہ اونکی معرفت سوال بجواب مقدمات مدعی و مدعا علیہم کا ہوتا ہے اور اس ضلع کے عدالت مین علاوہ پرگنجات متعلقہ اس ضلع سے پرگنہ بدہ پور وتیہ اولائی ضلع بدایونکا منصفی دوندوارہ و علیگنج سے متعلق ہے اور اوسط تعداد مقدمات مرجوعہ چہار سالہ گذشتہ مرح ۱۸۵۹ء لغایت ۱۸۶۲ء ہر ایک منصفی کا جدول ذیل واسطی دریافت تخمینہ مقدمات مرجوعہ کے لکہا جاتا ہے

نام محکمہ	مشاہرہ حاکم	مشاہرہ عملہ								میزان مشاہرہ
صاحب سشن جج	[illegible]	انگریزی نویس [illegible]	سرشتہ دار [illegible]	نایب سرشتہ دار [illegible]	روبکار نویس [illegible]	ڈگری نویس [illegible]	پروانہ نویس [illegible]	محافظ دفتر [illegible]	وکیل سرکار [illegible]	[illegible]
		ناظر [illegible]	نایب ناظر [illegible]	روزنامچہ نویس [illegible]	سند نویس [illegible]	اپیل نویس [illegible]	محرر ناظر [illegible]	محرران [illegible]	خزانچی [illegible]	اور اوسط مقدمات اپیل دیوانیکا بابت چہار سالہ گذشتہ مرافعہ شدہ اغلب [illegible] سالانہ مقدمہ ہے
		دفتری [illegible]	فراش [illegible]	سقہ [illegible]	خاکروب [illegible]	سایر خرچ [illegible]	چپراسی [illegible]	[illegible]	برقنداز [illegible]	

کچہری صدر الصدور	صدر امین اعلے	مشاہرہ عملہ						میزان مشاہرہ	مقدمات اوسط منفصلہ چہار سالہ گذشتہ
	[illegible]	[illegible]						[illegible]	[illegible]
		سرشتہ دار [illegible]	ناظر [illegible]	ڈگری نویس [illegible]	محافظ دفتر [illegible]	محرر اجرای ڈگری [illegible]	نایب محافظ دفتر [illegible]		فیصلہ تجویز [illegible] راضی نامہ [illegible]
		پروانہ نویس [illegible]	روبکار نویس [illegible]	روزنامچہ نویس [illegible]	مددگار اجرای ڈگری [illegible]	چپراسی [illegible]	سایر خرچ دفتر [illegible]		[illegible]

کچہری منصفی	نام منصفی	مشاہرہ منصف	مشاہرہ عملہ	سایر خرچ	میزان	تعداد وکلا	تعداد اوسط مقدمات چہار سالہ گذشتہ [illegible]	رنگ اِلمارہ فتر پر تلہ جیر [illegible]
	منصفی اول فرخ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سرخ
	منصفی دوم فرخ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		سبز
	چھبرامیو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بادامی
	قایمگنج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	زرد
	قنوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آبی
	علیگنج دوسوار گنج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاکہی
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اور صاحب صدر امین اعلی سے رجسٹر کرنا دستاویزات کا متعلق ہے زر فیس فی قطعہ ۵ روپیہ معمولی صدر الصدور
پہنچتے ہیں اور مسٹر کا ترٹ صاحب جج سابق نے دفتر عدالت دیوانیکو ایسا انتظام دیا کہ شاید کسی اور ضلع میں ویسا آراستہ

آراستہ ہوا، و اور ایک نمونہ اوس آراستگی کا یہہ ہی کہ ہر منصفی کی الماریون کا رنگ مقرر کیا اور مفصلات مین اوس رنگ کی جرابن کے پرتلے ہر منصفی کی چپراسیون کو پہرلے اور ایسا دفتر مسجل ہوا کہ امتحان کے رو سے برآمد مثل مین پانچ منٹ سے زیادہ دیر نہین ہوتی ہے اور جس مکان مین کچہرے عدالت دیوانی کے ہوتی ہے وہ کوٹہی مارس صاحب سوداگر سے بقیمت بارہ ہزار روپیہ کے بموجب حکم گورمنٹ مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء کے خرید ہوئے

کچہری کلکٹری و فوجداری تصریح مشاہرہ حکام و عملہ

دفعہ ۴۴ اس ضلع مین چہہ محکمہ متعلقہ عدالت فوجداری و کلکٹری کے ہین ایک صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ دوسرا جنٹ مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر اور دو محکمہ صاحبان اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور دو محکمہ صاحبان ڈپٹی کلکٹر ایکٹ نہم سنہ ۱۸۳۳ء کے مقرر ہین اور آٹھہ تحصیلداری مسلم اور ایک پیشکاری چپراسیو کے وہان پیشکار بے مشاہرہ کا سوا دیگر عملہ رہتا تہا اور پندرہ تہانہ تہی اب انتظام کی رو سے ماہ مئی سنہ ۱۸۴۳ء پیشکاری چپراسیو شکست ہوکر آٹہہ تحصیلداری مسلم رہی اور پندرہ تہانہ بدستور رہی مگر شمس آباد کا تہانہ نوابگنج مین قرار پایا اور تحصیلداران سے افسر پولیس متعلق ہے یعنے تہانہ دار اونکی تبعیت اور تحت مین کام کرتے ہین اور اگرچہ رقومات آمدنی اور خرچ کا حصر نہین ہو سکتا مگر ماہ مئی سنہ ۱۸۴۴ء لغایت اپریل سنہ ۱۸۴۵ء کی تعداد آمدنی و خرچ رقومات معمولی کے واسطے دریافت رہنے تخمینہ کی اس تفصیل سے لکہی جاتی ہین

آمدنی سال تمام مئی سنہ ۴۴ لغایت اپریل سنہ ۴۵ء

مال بابت دیہات منظوری صدر جمع	علاوہ منظوری صدر کے آمدنی محصول زمین	ابکارے	مسکرات	تاڑی	افیون	محصول بابت اجازت نامہ واسطے فروخت شراب ولایتی	درخت کا غلہ اسسام	ڈاک محصول
[illegible] ۱۳/ ۳/ ۰	[illegible] ۲/ ۲	[illegible] ۶/ ۵	[illegible] ۲/ ۳	[illegible] ۱۲/ ۳	[illegible] ۰/ ۲	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۰

خرچ ۱۸۴۲ء و ۱۸۴۳ء بابت یکسالہ

	خرچ عدالت فوجداری	خرچ عدالت دیوانی	خرچ کلکٹری	خرچ ڈاک	سائر اہلکاری بابت ...	رسوم مشاہرہ ... اشتام	دوائی خانہ	پادری	میزان
متعلقہ امور سرکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متعلقہ نواب ناظم نواب رئیس ... عہد نامہ	نواب رئیس [illegible]	نواب محمد علیخان پسر احمد علیخان عرف ناظم [illegible]	نواب فیروز جنگ [illegible]	نواب ہمت علیخان [illegible]	احمد حسین خان [illegible]	... نواب ... [illegible]	نواب دلاور جنگ پسر حسین علیخان [illegible]	.	[illegible]
سکہ مہرو خیرات وغیرہ	سکہ مہران [illegible]	خیرات [illegible]	معافی مصطفیٰ ... [illegible]	شاہزادہ مرزا ... بخت [illegible]	میر محمد علی [illegible]	خزانہ موش خانہ پنشن دار سوس [illegible]	انگلش اگرہ [illegible]	کتب ... [illegible]	[illegible]

اور اب اشٹام کے فروخت پر بشرح فیصدی فروشندہ کا مقرر ہو گیا ہے اور فروخت کا اہتمام متعلق خزانچی ہے اور تفصیل ماہوار مشاہرہ متعینہ حکام و اہلکاران کلکٹری و فوجداری و محبس خانہ اور تحصیلداران و تھانہ داران کا ذیل میں ہے اور یہ خرچ مشاہرہ کلکٹری و پولس کا بمقدار [illegible] ماہوار ہے کہ سالتمام میں [illegible] ہوا اور جمع حال بمقدار [illegible] کے فیصدی [illegible] ہوتا ہے اور ہر ایک تحصیلدار کا خرچ متعینہ اور جمع مقررہ ۱۸۴۳ء کے فیصدی سے مختلف اس تفصیل سے ہے

	حضور تحصیل	چھپرامیو	شمس آباد	اعظم نگر	تالگرام	امرت پور	قنوج	تھٹھٹروا	سکت پور امرودہ
جمع سالتمام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خرچ سالتمام مشاہرہ عملہ تحصیل و پولس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پڑتہ خرچ فیصدی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنخواہ عملہ صدر و حاکمان کلکٹری و فوجداری

حاکمان			عملہ کلکٹری			عملہ فوجداری			محبس خانہ قیدیان		
عہدہ	تعداد	مشاہرہ	عہدہ	تعداد	مشاہرہ	عہدہ	تعداد	مشاہرہ	عہدہ	تعداد	مشاہرہ
کلکٹر و مجسٹریٹ	یک	[illegible]	انگریزی محرر	[illegible]	[illegible]	سررشتہ دار	یک	[illegible]	داروغہ	یک	[illegible]
ڈپٹی کلکٹر و جائنٹ مجسٹریٹ	یک	[illegible]	سررشتہ دار	یک	[illegible]	نایب سررشتہ دار	یک	[illegible]	نایب داروغہ	[illegible]	[illegible]
اسسٹنٹ	دو	[illegible]	نایب سررشتہ دار	یک	[illegible]	محافظ دفتر	یک	[illegible]	جمعدار	یک	[illegible]
ڈپٹی کلکٹر [illegible]	دو	[illegible]	واصل باقی نویس	یک	[illegible]	نایب محافظ دفتر	یک	[illegible]	دفعدار	[illegible]	[illegible]
ڈاکٹر	یک	[illegible]	محافظ دفتر	[illegible]	[illegible]	ناظر	یک	[illegible]	برقنداز	[illegible]	[illegible]
			توزیع نویس	یک	[illegible]	نایب ناظر	یک	[illegible]	بہشتی	[illegible]	[illegible]
			روزنامچہ نویس	یک	[illegible]	محرران	[illegible]	[illegible]	خاکروب	[illegible]	[illegible]
			ناظر	یک	[illegible]	چپراسی	[illegible]	[illegible]	آہنگر	یک	[illegible]
			نایب ناظر	یک	[illegible]	سایر خرچ		[illegible]	جلاد	یک	[illegible]
			جمع خرچ نویس	یک	[illegible]	جمعدار سواران	یک	[illegible]	ڈاکٹر	[illegible]	[illegible]
			محرران متفرقہ	[illegible]	[illegible]	سوار	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
			محرر خزانہ	[illegible]	[illegible]	فراش	یک	[illegible]			
			خزانچی و شناختہ	[illegible]	[illegible]	بہشتی	یک	[illegible]			
			سایر خرچ		[illegible]		[illegible]	[illegible]			
			عملہ ڈپٹی کلکٹر	[illegible]	[illegible]						
			چپراسیان	[illegible]	[illegible]						
			دفتری	[illegible]	[illegible]						
			فراش	یک	[illegible]						
			سقہ	یک	[illegible]						
			خاکروب	یک	[illegible]						
				[illegible]	[illegible]						

باب چہارم

حال تعمیر مکان کچہری کلکٹری و فوجداری

دفعہ ۳۵

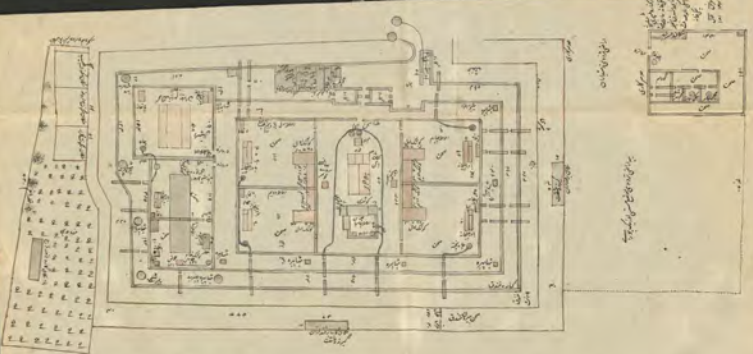
اول دو بنگلہ واسطے کچہرے کلکٹری کے بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ بیسویں اکتوبر سنہ ۱۸۱۱ع بقیمت نو ہزار روپیہ کے خرید ہوے جنوری سنہ ۱۸۱۸ع کو ایک بنگلا اونمین سے بسبب بہت پورانا ہونیکے فروخت ہوا اور دونی تہارنصاحب نے سات سو روپیہ پر خرید کیا اور اوس فروخت کو بورڈ نے بتاریخ سترہوین فروری سنہ ۱۸۱۸ع منظور کیا اور پہر دوسرا بنگلہ سنہ ۱۸۲۱ع چہہ سو پچاس روپیہ پر فروخت ہوا یہہ بہی صاحب ممدوح نے خریدا سنہ ۱۸۲۱ع مین جب دار الضرب شکست ہوا اوسمین کچہری کلکٹری کے بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ستائیسوین اگست سنہ ۱۸۲۱ع مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۳۱ع و سنہ ۱۸۳۲ع مین بسبب بی مرمتی اوس مکان کے کچہرے کلکٹری و فوجداری اوس کوٹہی مین مقرر ہے کہ جو کوٹہی اب ساہ بہاریعل کے نام سے رقبہ موضع قاسم باغ وسینی مین واقع ہی اور کرایہ اوسکا ایکسو پچاس روپیہ ماہواری دیا جاتا تہا اور یہہ کوٹہی بہت خوب اور عمارت وسیع دلچسپ اور اوسکا احاطہ و باغ بہت فضا کا ہی اوسکی احاطہ مین ایک حوض مسقف مکان مین بنا ہوا ہی رنگ برنگ یعنی سرخ و سبز مچھلیان اوسمین ہین اور فوارہ وجہرنا پہر اس حوض کے کنارہ چاہ پختہ کے اوپر لگا ہوا اور ایک چاہ پختہ رہٹ کا اوسمین واقع ہے اور یہہ کوٹہی و عمارات دونی تہارنصاحب کلکٹر نے بنائی تہے مرلٹن صاحب نے اونسے خریدا اور پہر ساہ بہاریلعل کے ہاتہہ مین آئی کہ اب تصرف وارثان ساہ بہاریعل کا ہے اور یہہ مکان جو واسطے کچہری کلکٹری و فوجداری کے مقرر ہے اوسکا نشان نقشہ کمپ فتحگڈہ مین گنگا کے کنارہ ملیگا پہلے یہہ کچہرے واسطے دایرسایر کے تجویز ہوئی تہی اور اسکا نام سرکٹ ہوس یعنے دایرسایر کی کچہرے تہا اور پہر یہہ کچہرے کمشنری کی قرار پائی جب صاحب کمشنر کا محکمہ اس ضلع سے اوٹہکر قسمت آگرہ مین قرار پایا تب صاحب کلکٹر نے درخواست کی کہ اپنی کچہری دار الضرب کی مکان سے لے آوین اور وہ درخواست صدر مین منظور ہوئی اور اوسی حکم گورنمنٹ کی بموجب یہہ مکان کوٹہی دایرسایر والا واسطے کچہرے کلکٹری و فوجداری کی مقرر ہوا اور بہ نسبت سابق کے یہہ مکان بڑہایا گیا اور حفاظت دفتر فوجداری و کلکٹری کی واسطے بہت اچھا مکان علیحدہ اس بنگلہ سے جانب مشرق ہے بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۴۳ع و حکم صاحب کمشنر مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۸۴۳ع وہ بنگلہ کچہرے کلکٹری کا کہ جسمین پہلے دار الضرب تہا ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۴۳ع بقیمت ۱۰۰ روپیہ کے نیلام ہوا اور ۱۷ مئی سنہ ۱۸۴۳ع کو صاحب کمشنر سے وہ نیلام منظور ہوا

بیان حال جیلخانہ و حوالات فوجداری اور قیدی ناکہ جو اس جیلخانہ مین رہے

مکان حوالات

دفعہ ۳۶

بسبب ہونی مکان جیلخانہ کا فاصلہ پر کچہری سے سنہ ۱۸۱۱ع مین تجویز ہوا کہ قریب کچہری کے ایک مکان بنایا جاوے جنوری سنہ ۱۸۱۴ع



سنہ [illegible] ء مین یہہ زمین کہ جو حوالات خانہ ہے اسیسٹنٹ صاحب مجسٹریٹ نی خرید کیا بقیمت دو ہزار پانچسو روپیہ کو لیکن اول اوسکا نام حسب تجویز جیلخانہ رکہا گیا اور پہر بموجب حکم گورنمنٹ موقوف گیا ر دین مئی سنہ [illegible] ء [illegible] مین تعمیر ہوا

مکان جیلخانہ

جیلخانہ سابق شہر فرخ آباد مین تہا مگر اوسکی حفاظت بخوبی نہین ہوتی تہی اور سنہ [illegible] ء مین ہواکہ گردی کی وقت قیدی وہانسے بہاگ گئی اور سنہ [illegible] ہو مین مونہی صاحب مجسٹریٹ نے تجویز کی کہ جیلخانہ متصل لکہولہ باغ کے درمیان کنپ فتحگڈہ اور فرخ آباد بنایا جاوے اور یہہ تجویز گورنمنٹ مین ماہ اگست سنہ [illegible] ء کو منظور ہوئے اور بارہ جمع موضع سینی سے کہ اوسکی زمین لے کہ دیا گیا اور ۲۸ مارچ سنہ [illegible] ء کو گورنمنٹ نے بیس ہزار روپیہ خرچ واسطی تیاری جیلخانہ کے منظور کیا اور ٹہیکہ پر اوسکی تعمیر باہتمام خسروی اگولز صاحب کے ہوئی اور قیدی اوسمین ماہ جون سنہ [illegible] مین داخل کی گئے اور پہر دوسرے دفعہ گورنمنٹ سے تیرہ ہزار روپیہ سنہ [illegible] ء مین واسطی بڑہانے جیلخانہ کے منظور ہوا اور اسقدر تبدیلی مکانات کی ہوئی کہ پہلی تعمیر سے کوئی مکان اب قایم نہین رہا اور بموجب تجویز ایرپال ستر صاحب جج کے ایک کہراس یعنی چکی واسطی آٹا پیسنے قیدیون کے جیلخانہ مین ہے اور گورنمنٹ سی اوسکی طیاری کا خرچ پانسو روپیہ منظور ہوکر شو صاحب کے اہتمام مین بصرف ہزار روپیہ کے طیار ہوا مگر کبہی یہہ کہراس جاری نہین ہوا اگرچہ ولایت سے بہی حکم اسکے اجرا کا آیا اور جیلخانہ مین جو نامی لوگ مجرم رہی اور بعض آدمی ذی عزت نوکر سرکار کہ اپنی شامت ایام سے جیلخانہ مین آئی مختصر اونکا حال تحریر ہوتا ہی ایک مسمی مان سنگہ بہت زبردست والد اوسکا سردار ڈاکوان کا تہا اور جمعیت کثیر آدمیونکی اپنی ساتہہ رکہتا تہا اور تمام ضلع اوسکی سے خوف کرتا تہا صاحب مجسٹریٹ نے بہت تدبیر گرفتاری اوسکی معہ ہمراہیان اوسکی کی اور آخرش یہہ مانسنگہ معہ بیس نفر آدمی ہمراہی کے سنہ [illegible] ء مین گرفتار ہوا اور سزائے دایم الحبس کی اونکو ہوئی اور صاحب مجسٹریٹ نے بعد دینی سزا سبہی جولانہ کے بذریعہ کشتی طرف کلکتہ کے روانہ کیا اور ملوعب تلنگہ کا کاروان پر تعین کیا مگر جب یہہ لوگ ہاگل پور مین پونہچی سب وہانسے بہاگ گئے اور یہہ قصور مشتبہ گارد کا تہا مان سنگہ چار سال کی بعد پہر گرفتار ہوا اور پہر وہان بہیجا گیا اوسکے بعد ایک بڑا زبردست سردار ڈاکوان مسمی بیکوا ہوا کہ اوسکو بہی مدت تک یہان کی خلقت یاد رکہی گی وہ ذات کا اہیر تہا بعمر بیس برس اور قامت مین متوسط اور ہاتہہ پیر کا بہت صاف رنگ سیاہ اور ایسا مشہور تہا کہ سب کوئی اوسکو پہچانتا تہا اور یہہ شخص کشتیونکو لوٹتا تہا اور جو مال صاحبان انگریز کا کلکتہ سی آتا تہا اوسکی پونہچنے کی نوبت نہین ہوتی تہی پہلے یہہ عدالت فوجداری مین بجرم دزدی مواشی گرفتار ہوا اور ۲۸ اکتوبر سنہ [illegible] ء کو سزائے قید بیست و پانچ سال قید پایا مگر یہہ حوالات سی بہاگ گیا اور ملک شاہ اودہ مین روپوش ہوا اور پہر وہانسے

نکل کر موضع رگہناون متصل کماگنج کے ڈاکہ ڈالا اور وہان سے غروتہ لیکر موضع کہہرپورہ پرگنہ پرم نگر زمیندار سادہو سنگہ مین
مال کو تقسیم کرنے لگا سادہو سنگہ نے کہ دہ دہرم پور ملک شاہ اودہ مین تعلقہ دار ہی معہ گروہ اپنی آدمیونکی جاکر آگے
مقابلہ کیا اور مال اونسے چہین لیا اور دو آدمی کو مارا اور تین آدمی کو گرفتار کیا اور اس ہمت کے سبب سے دو شالہ اور ایک
دستار قیمتی چارسو روپیہ کا سرکار سے بموجب منظوری گورنمنٹ مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۲۰ء سادہو سنگہ کو مرحمت ہوا
اور ٹیکوانی اس ڈکیتی کے علت مین ۳ نوامبر ۱۸۲۹ء کو چودہ برس کی میعاد قید پائی وہ دو مہینی مقید رہ کر پہر اپریل
۱۸۳۰ء کو دیوار جہلخانہ کی پہاندکر بہاگ گیا اور جسوقت اوسکی بہاگنی کی خبر ہوئی ضلع کے لوگونکو اندیشہ ہوا سرکار کی
طرف سے پانسو روپیہ کا انعام اوسکی گرفتاری کو اشتہار ہوا اور مخبر کی خبر سے ملک شاہ اودہ مین تاریخ ۲۰ جون ۱۸۳۱ء
مین پہر گرفتار ہوا مگر اوسنے پولس کی ساتہ بہت مقابلہ کیا اور ایک آدمی اوسکی ساتہ کا مارا گیا اور کئی برقنداز پولس کے
زخمی ہوے اس علت مین ۶ مارچ ۱۸۳۲ء کو دو سال کی قید سواے میعاد سابق کے ہوئی تو دس برس کی قید اس آدمی کو
ہوئی اور سو ضرب بیت اوسکو لگا ہوگا اور ۱۸۳۳ء کو ہکر سنگہ بہائی حقیقی گوپال سنگہ راجہ تہا اور سردار سنگہ اور پہرن سنگہ
اوسکی عمزادی بادامی لعل اپنی خاندان کی چیلہ کی گہر زبردستی وقت شب بتاریخ ۹ جولائی ۱۸۳۳ء ڈاکہ ڈالا اور بیس ہزار
روپیہ لوٹ لیا اور سماندہان قوم کاتہہ ساکن سورکہ تحصیلدار و افسر پولس تہا اوس جرم کا شریک ہوا اور یہ جرم ثابت
ہوا مسٹر رابرٹ ہنری کمل اسکاٹ صاحب مجسٹریٹ نے سپرد دورہ کیا اور بتجویز مسٹر الفرد سرکری صاحب سشن جج ۱۲ نوامبر ۱۸۳۳ء
چودہ چودہ برس کی قید ان تینون آدمی کو اور دس دس برس کی قید سے نفر ہمراہیان اونکی کو بامشقت وجولانہ ہوئی
اور بموجب حکم صدر نصفی سزا معاف ہوے چنانچہ تینون آدمی سہ نفر مذکور بالا ابتک قید مین اور اس مقدمہ مین راجہ گوپال سنگہ
تہا والہ بہی ۸ مئی ۱۸۳۴ء کو گرفتار ہوکر سپرد دورہ ہوا مگر دورہ سی اوسکو رہائی ہوئی موہن و محکم قوم سادہ ساکن فرخ آباد
کہ اوسکا حال شہر فرخ آباد کی آدمی مین سے لکہا گیا بہت متمول اور مالدار اور سرگروہ مجرمان و مقیدان بہی بہت جرم عظیم
اونسے ہوے مگر یہہ موہن بہت عقیل تہا کہ حسب روبکار عدالت اوسپر ثبوت اصلی جرم کا مشکل تہا کہ ایک گروہ گواہون کا معاون
اوسکا تہا چنانچہ یہہ موہن چہیانوے دفعہ گرفتار ہوا دس دفعہ میعادی سزا اور جرمانہ اور لہ مقدمہ مین رہائی پائی اور محکم اوسکا
بہائی ۳۵ مقدمہ مین گرفتار ہوا ۱۹ ستمبر ۱۸۳۳ء کو دریاے گنگا بر دو نمین بروز میلہ مسمی گوپال برہمن کو قتل اور گبایل وجیتی لعل کو
مجروح کیا موہن معہ آٹہہ آدمی اپنی ہمراہیون کے گرفتار آیا اور محکم اوسکا بہائی معہ ایک آدمی کے فرار ہوگیا گرفتار ونکو مسٹر
چارلس ترنچ صاحب نے سپرد دورہ کیا اور اجلاس مسٹر کارنوالس کاٹریٹ صاحب بحکم صدر مورخہ ۴ جنوری ۱۸۳۴ء بحکم صدر مقدمہ
ختم ہوا اور منجملہ گرفتاروں کی مسمی نراین ہمراہی موہن کا کہ اصل قاتل دریافت ہوا ۱۰ فروری ۱۸۳۴ء کو پہانسی دیا گیا
اور موہن معہ سات آدمی ہمراہیون کے دایم الحبس بمشقت وجولانہ ہوا اور راہ مین موہن نے تدبیر رہائی اپنی معہ ہمراہیون کے

کی کہ مگر ایک آدمی نے اوس گروہ سے سرکار مین خبر دی کہ اوسکی جلدی مین اوس آدمی کو تخفیف سزا ہوکر چودہ برس
قید ہوئی اور سب آدمی معہ موہن بلیور کے جیلخانہ مین بہیجے گئے سنہ ۱۸۴۴ء مین محکم وسکبدیو و دو نفر مفرور باقیماندہ بہی گرفتار آئے
اور بموجب چٹہی صدر نظامت مورخہ ۱۲ نوامبر سنہ ۱۸۴۴ء و ۱۸ دسمبر ۱۸۴۶ء دائم الحبس ہوکر سمندر پار رہنے کو بہیجے گئے اور ایک ڈاکو گہنشیام
قوم اہیر ساکن نگلہ دیبی واقع رقبہ چہپرا تہانہ علیگنج اس ضلع مین پیدا ہوا تہا اگے ضلع مین اوسکو پانچ برسکی قید ہوئی وہان
لیکہرام برقنداز کو ہلاک کرکے بہاگا سو روپیہ انعام کا اشتہار اوسکی گرفتاری کا جاری ہوا اور پہر شیو دین سنگہ تہانہ دار سرسا
گنج ضلع مینپور کو زخمی کیا اور اشتہار ہوا دسوین جنوری سنہ ۱۸۴۸ء مسٹر مکر صاحب اسسٹنٹ ضلع مینپوری جمعیت سوار و پیادہ
مدعا علیہ مذکور کے گہیر نے واسطے گرفتاری کے گئے تہانہ دار مارا گیا اور صاحب مجروح ہوے اس جرم مین اشتہار ۱۰۰۰ انعام کا
جاری ہوا اور بمنظوری لاٹ صاحب بہادر کے سار انعام قرار پایا بعد اوسکی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۸ء مین اوسنے کپتان الگک
صاحب کو کہ لبسیل ڈاک پالکی جاتے تہے بیگناہ سر راہ مار ڈالا اور پانچ ہزار روپیہ انعام اوسکی گرفتاری کو اور ہزار ہزار روپیہ
کلو اور سلطان اوسکی ہمراہیون کی گرفتاریکو تجویز ہوا مینپوری کے ضلع مین اوسکی بہت بدعت اور اس ضلع کی حد غربی
پرگنہ اعظم نگر و پٹیالی مین اور حد جنوبی شمس آباد مین اوسکا زور رہا اور پٹیالی کے پولس سے اوسکو مقابلہ ہوا تہانہ دار اوسکو
گرفتار نہ کرسکا اور اہیر کی قوم وہان بہت ہین وہ اوسکو پناہ دیتی تہے شروع سنہ ۱۸۴۹ء کی مسٹر ہاڈن کنس صاحب کلکٹر نے انتظام
اوسکا شروع کیا اور چاہا کہ اوسکو گرفتار کرین اور اہیران پناہ دہندگان کا بہت تدارک کیا مگر وہ گرفتار نہوا بلکہ نسبت
کارندگان کنور ہمیر سنگہ رئیس اہاکہ زمیندار چہرہ پرگنہ اعظم نگر ہے اشتباہ سازش کا ہوا آخرالامر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۰ء کو گونسر
تہانہ دار فیروز آباد ضلع اگرہ کے گرفتار ہوکر ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۵۱ء وقت صبح بمقام اگرہ اوسکو پہانسی ملی اور پانچ ہزار روپیہ
انعام کا افسر پولس گرفتار کنندہ اوسکی گو فیروز آباد مین ہے عنایت ہوا

دفعہ ۴۷

باب چہارم

فہرست مشاہرہ و عملہ تحصیل

[illegible]

سکتپور امروے		ٹھٹاترو		قنوج		امرتپور		تالگرام		شمس آباد		اعظم نگر علیگنج		جہبرامسو		خصوص تحصیل فرخ آباد		تفصیل یعنی قسم ملازم	محکمہ نام
مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	مشاہرہ	تعداد	عہدہ ملازمان	تحصیلدار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	تحصیلداران و افسر پولس	
۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	[illegible]	نائب تحصیلدار و متعلق پولس	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پیشکار	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	واصل باقی نویس	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۲	محرران	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قانونگویان	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تحویلداران	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمعدار	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مردہہ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چپراسے	
[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	:	[illegible]	۰	[illegible]	۰	[illegible]	۰	سایر خرچ	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	

اب انتظام جدید میں تالگرام و جہبرامسو کا عملہ ایک ہوگیا [illegible] چپراسے اور دو مردہہ اور ایک قانونگوی سو کہ
مشاہرہ دار [illegible] تالگرام سے خارج ہو کر سکت پور میں ایزاد ہوا

فہرست عملہ پولس

نام تحصیل	نام تھانہ	تھانہ دار و کوتوال تعداد	تھانہ دار و کوتوال مشاہرہ	محرر تعداد	محرر مشاہرہ	جمعدار دفعہ دار تعداد	جمعدار دفعہ دار مشاہرہ	برقنداز تعداد	برقنداز مشاہرہ	سایر خرچ	مرمت مکان	میزان
خصوص تحصیل	فرخ آباد کوتوالی	یک	مار	معو	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	انعام	عے	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۱ر
	قصبہ فتحگڈھ کوتوالی	یک	سے	یک	[illegible]	ص	[illegible]	[illegible]	۱۸	ے	[illegible]	[illegible]
	محمد آباد	یک	عے	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸ر	ے	۰	[illegible] ۱۲ر
	کانگنج	یک	عے	یک	[illegible]	یک	[illegible]	[illegible]	۸ر	ے	[illegible]	[illegible] ۱۳ر
چھبرامو	چھبرامو	یک	عے	یک	[illegible]	یک	ے ر	عے	لے	متعلق تحصیل	[illegible]	۸ عے
اعظم نگر	ملیگنج	یک	عے	یک	[illegible]	یک	ے ر	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
	بیتایے	یک	عے	یک	[illegible]	یک	ے ر	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
شمس آباد تحصیلانہ	شمس آباد	یک	عے	یک	[illegible]	۰	۰	ے	[illegible]	ایضاً	۱۳ر	[illegible]
	قایم گنج	یک	عے	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
تالگرام	تالگرام ابھیدہ کورسہائے گنج	یک	عے	یک	[illegible]	ے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
امرتپور	امرتپور	یک	عے	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
	کہاگنج میو	یک	عے	یک	[illegible]	یک	ے	ے	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
قنوج	قنوج	یک	عے	یک	[illegible]	ے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
تہتیا	تروا	یک	عے	[illegible]	[illegible]	ے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متعلق تحصیل	[illegible]	[illegible]
سکت پور	بہاریپور	یک	عے	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]
میزان	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حال ڈاک انگریزی

ڈاک انگریزی کی کیمپ فتحگڈہ مین باہتمام ڈاکٹر صاحب کے ہی کہ اوسکا خرچ معینہ ماہواری مشاہرہ حسب ذیل ہے

عہدہ	پوسٹ ماسٹر	کرانی	اسسٹنٹ کرانی	منشی ڈاک	منشی ڈاک چوکی فرخ آباد	چپراسی	سرہرکارہ	بہنگی دار	ہرکارہ	خیمہ بردار	کرایہ ڈاک بنگلہ	طلاح کہ [illegible] ہر کارہ ڈکونڈری کالی سی بچو کرتا ہی	[illegible]
مشاہرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان الکل ماہواری [illegible]

اور مقام جلال آباد پرگنہ قنوج مین ایک محرر ڈاک منشی رہتا ہی وہان ڈاک کے بہنگی آمد پورب وپچہانہ کی لکہل کر روانہ ہوتی ہے اور وہ تنخواہ ضلع کانہ پور سے پاتا ہے اور دو ہرکارہ اس ضلع سے اوسکی پاس متعین ہین اور آمدنی ڈاک کے سالتمام ماہ مارچ ۱۸۴۸ء لغایت اپریل ۱۸۴۸ء تعداد [illegible] روپیہ دریافت ہوئی اور تفصیل شرح محصول ڈاک کی ذیل مین مندرج ہے اور دو سو پچاس چٹھی ہندوستانی اور پچہتر انگریزی چٹھی تخمیناً ہر روز آتی ہین اور اسیقدر جاتے ہین

قسم چٹھیات وپارسل وغیرہ کاغذ واشیای ارسالی	تعداد وزن	تعداد فاصلہ بحساب میل انگریزی وشرح محصول: سو ۱۰۰	دوسو ۲۰۰	تین سو ۳۰۰	چارسو ۴۰۰	پانچ سو ۵۰۰	چھہ سو ۶۰۰	سات سو ۷۰۰	اٹھ سو ۸۰۰	نو سو ۹۰۰	ہزار ۱۰۰۰	گیارہ سو ۱۱۰۰	بارہ سو ۱۲۰۰	تیرہ سو ۱۳۰۰	چودہ سو ۱۴۰۰
چٹھیات	تا پاؤ تولہ	۰	۱ر	۲ر	۳ر	۳ر	۴ر	۴ر	۵ر	۵ر	۶ر	۶ر	۷ر	۷ر	۸ر
	پاؤ تولہ سی یاد تا یک روپیہ	۱ر	۲ر	۴ر	۶ر	۶ر	۸ر	۸ر	۱۰ر	۱۰ر	۱۲ر	۱۳ر	۱۴ر	۱۴ر	[illegible]
کاغذات عدالت وچٹھیات اور رسید بادستخط فرستندہ اوسکے	تا یا سیادی تین تولہ	۱ر	۲ر	۴ر	۶ر	۶ر	۸ر	۸ر	۱۰ر	۱۰ر	۱۲ر	۱۲ر	۱۴ر	۱۴ر	[illegible]
	زیادہ سیادی تین تولہ سے ۶ تولہ	۲ر	۴ر	۸ر	۱۲ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵۰ تولہ	۳ر	۶ر	۹ر	۱۲ر	۱۵ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۰۰ تولہ	۶ر	۱۲ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۵۰ تولہ	۹ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۰۰ تولہ	۱۲ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۲۵۰ تولہ	۱۵ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۳۰۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۳۵۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قسم چٹھیات و پارسل وغیرہ کاغذ اشیاء ارسالے	تعداد وزن	تعداد فاصلہ بحساب میل انگریزی و شرح محصول													
		۱۰۰ سو	۲۰۰ دو سو	۳۰۰ تین سو	۴۰۰ چار سو	۵۰۰ پانچ سو	۶۰۰ چھ سو	۷۰۰ سات سو	۸۰۰ آٹھ سو	۹۰۰ نو سو	۱۰۰۰ ہزار	۱۱۰۰ گیارہ سو	۱۲۰۰ بارہ سو	۱۳۰۰ تیرہ سو	۱۴۰۰ چودہ سو
	۴۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۴۵۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۵۰۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۵۵۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۶۰۰ تولہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	تمسک ۲۰ تولہ	۱/	۲/	۳/	۴/	۵/	۶/	۷/	۸/	۹/	۱۰/	۱۱/	۱۲/	۱۳/	۱۴/
	۲۰ تولہ سے تا چالیس تولہ	۲/	۴/	۶/	۸/	۱۰/	۱۲/	۱۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ڈاک فوجداری و تحصیل متعلقہ اسی ضلع کی

اسکا انتظام یہہ ہی کہ ایک نفر ہرکارہ بمشاہرہ ماہواری ؏ بحساب فی نفر سے متعلق ہی اور کیمپ مختلف سی ہر ایک تہانہ میں چوکیات ہرکارون کے حسب ذیل ہین اور وہ ہرکارہ کاغذات تہانہ و تحصیل کا کچہری فوجداری مین متعین ہین اور کاغذات کچہری فوجداری اور کلکٹری سے تہانہ و تحصیل مین پہنچاتے ہین اور جو کوی چٹھی و خطوط یا رسل وغیرہ ڈاک خانہ انگریزی سے واسطے پونہچانے دیہات و قصبات کے آتا ہے وہ بہی ان ہرکارون کی معرفت بذریعہ تہانہ داران کی بہیجا جاتا ہے اور وصول محصول اوس چٹھی کا بذمہ تہانہ دار ہے اور جیہہ ہرکارہ کچہری فوجداری مین شامل ہین واسطے نگرانی کے اور دو محرر بمشاہرہ پانچ پانچ روپیہ کے مقرر ہین آمد برآمد لفافجات کا اونکی معرفت ہی تو کل خرچ اس ڈاک کا ماہواری ؏ ماہواری ہے اس کے لئے روپیہ جمع تمبر سب دیہات پر حسب رسد تفریق ہو کر ہمراہ قسط سرکاری سالانہ جمع مال کے تحصیل کیا جاتا ہے اور اب یہہ سب ڈاک ذمہ ٹھیکہ دار ہو گئی فقط

تفصیل بومب چوکیات ہرکارون کی کنمپ فتحگڈہ سے								
امرتپور	کہاکٹ مئو	چہبرامئو	قایم گنج	محمدآباد	قنوج	تاکرام سکٹ پور	بہٹاتروا	علیگنج وحالے
حیدرپور ۱ امرت پور ۲	کہاکٹ مئو ۱	محمدآباد والما ۱ چہبرامئو ۲	کوتوالی شہر ۱ اردہ اور جہو ۲ تالاب جس ۳ ساکرپور ۴ شمس آباد ۵ قایم گنج ۶	سالی جوزد پرگنہ بیرکانوا ۱ محمدآباد ۲	کمالگنج ۱ ملک پور ۲ جلال آباد ۳ قنوج ۴	تا ملک پور براہ ڈاک قنوج کے حاکا اور ملک پور تاکرام ۱ سکٹ پور ۲	تاجلال آباد براہ ڈاک سیرمئو ۱ بہٹاتروا ۲	کوتوالی شہر ۱ ہاہی پور ۲ پورگنج ۳ حجری ۴ علیگنج ۵ سونڈا ۶ بیشیالے ۷

دفعہ ۴

دارالضرب کا حال

پہلی نواب کی عملداری کا دارالضرب کا مقام کنمپ فتحگڈہ واقع رقبہ حسین پور پاندوئی مقرر تہا اور بادشاہ دہلی کے نام سے سکہ جاری تہا اور یہہ روپیہ بوزن ۱۰ ماشہ ۳ سرخ اور پیسا بہی نواب شاہی جاری تہا ابتدای عملداری سرکار مین دارالضرب باختیار سرکار انگریزی ہوا اور شاہ عالم بادشاہ کے نام سے باندراج سنہ ۴۵ جلوسی سکہ جاری رہا چنانچہ دارالضرب کے واسطے بنگلہ کہ اب وہ متصل کوٹہی حکیم مہدی یعنی ان کے میدان پربت سے جانب شمال واقع ہے ماہ مئی سنہ ۱۸۰۳ع مین بارہ ہزار روپیہ پر خرید ہوا اور اوس ایام مین بلاک صاحب افسر دارالضرب کی تہے اور واسطے انتظام دارالضرب کے کمیٹی مقرر تہی اور اس کمیٹی کے ممبر صاحب جج و مجسٹریٹ و ایجنٹ گورنر مقرر تہے ایک دفعہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۱۴ع کو بنگلہ بدی صاحب مہتمم دارالضرب پر بجلی پڑے اور اوسوقت پر ہوا بہت زور کے چلی تہے اور دفتر دارالضرب کا اوسی مکان مین تہا کہ وہ سب بنگلہ معہ دفتر خانہ کے جل گیا اول اس دارالضرب مین ترچہی لکیر کا روپیہ کلدار ضرب ہوتا تہا اور اس روپیہ کا چاندی ایسی تہی کہ اب جو زیور ہندوستانیونکو بنوانا ہوتا ہی اوسی روپیہ کی چاندی سے بنواتے مین اور اوسکا وزن مطابق روپیہ فرخ آباد کے دس ماشہ و سوا پانچ رتی ہی اور پہر اسی سکہ و صورتکا روپیہ سیدہی لکیر کا جاری ہوا بوزن ۱۱ ماشہ اور چاند برنج کے اور یہہ لکیر ترچہی و سیدہی اوپر کنارہ پر کاری روپیہ کے تہی مگر یہہ روپیہ سیدہی لکیر کا پہلے روپیے کچہ چہوٹا تہا اور یہہ دارالضرب بموجب آئین کے سنہ ۱۸۲۴ع سے شکست ہوا اور اس کارخانہ دارالضرب کا اسباب بہت بہاری تہا مسٹر نونیم صاحب کلکٹر نے بہت چاہا کہ کشتے مین یہہ اسباب بہر واکر بہیجین مگر کوئی مانجہی یعنے ملاح بہم نہین پہنچتا تہا

تہا اور سبب غیر حاضری بانجیان یہہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ اپنی ہنر کو ایسی بہاری چیز دیکے بہرنے کشتیون مین غالب نہین سمجہتی تہے جب بنگالہ سے کشتے آئی تب اسباب گیا مگر ایک دیک یعنی ترازو کلان اور وزن ایک صندوق کلان کہ تخمین چہہ لاکہہ روپیہ بہرسکی کچہرے کلکٹری مین لیا گیا کہ وہ صندوق و دیک ابتک قایم و موجود ہی اور بعد شکست ہونے دار الضرب کے کلکتہ مین دار الضرب تیار ۱۸۳۳ء مین روپیہ اور وضع کا پتہ دار جاری ہوا یعنے اوسکا سکہ یہی تہا جو فرخ آباد مین مضروب ہوتا تہا اور وزن مین ۱۱ ماشہ ایک رتی ۶ چاول اور اوسکا کنارہ صاف تہا اور ہر دو صفحہ مین کنارہ اوبہرا ہوا تہا اور ۱۸۳۵ء سے سکہ کمپنی کا جاری ہوا کہ ایک طرف ولیم چہارم بادشاہ انگلستان کے چہرہ کی تصویر اور اوسکی گرد مین انگریزی حرفون مین نام بادشاہ موصوف کا اور دوسرے جانب پر بحروف فارسی و انگریزی لفظ ایک روپیہ اور اوسکی گرد مین درخت خرما کے تصویر اور بزبان انگریزی لفظ سرکار ہندوستان کمپنی کی منقش تہا اور بعد وفات ولیم چہارم بادشاہ کے ۱۸۳۷ء و ۱۸۳۸ء سکہ وکٹوریا شاہزادی انگلستان کے نام سے جاری ہوا ہے

دفعہ ۱۴۔ عہدہ قضا کا حال اور فہرست قاضیان کہ جواب مقرر ہین

عہدہ قضا بطور وراثت ہی جو قاضی پہلی عملداری بادشاہون مین مقرر تہی اونکی خاندان مین یہہ منصب چلا آیا اور سرکار انگریزی سے بہی بعد وفات و تغیر قاضی کے لئیق آدمی اوس خاندان کو برطبق رپوٹ صاحب جج ضلع کی سند عہدہ قضا کی ملتی ہی اور پہلی عملداری اسلام مین قاضی ہر ایک پرگنہ کا حاکم تہا اور اوسکا حکم واسطے تعمیل شرایط و آئین محمدی کے جاری ہوتا تہا جسقدر حقیت کا انتقال بر دے رہن و بیع و ہبہ سی ہوتا تہا اوسکا قبالہ کچہری قاضی مین ترتیب پاتا تہا اس عمل سرکار مین اجرا ے حکم باختیار قاضی نہین رہا اور مدار تصدیق کاغذ و لقرار بکدیگر مخلوق کا اوپر ثبت مہر قاضی کی نہین جسٹری ہونا سررشتہ سرکاری مین تصدیق و ثبوت کافی متصور ہے اب قاضیون کے تعلق نکاح خوانی اہل اسلام کے ہی وقت نکاح خوانیکی اپنی خوشی سے اہل شادی جو کچہہ چاہے دی بیشتر عوام مین سوا رو پیہ مقرر ہے مگر اوسکی حصول کا دعوی منجانب قاضی محکمہ سرکار مین رجوع و منظور نہین ہو سکتا اور بعض مشتریان و مرتہنان حویلیات و مکانات دیہات کی لحاظ دور اندیشی اپنی کاغذات پر مہر قاضی ثبت کراتے ہین اور مہرانہ کچہہ دیتے ہین کوئی خاص شرح بطور فیس مقرر نہین ہے اور عہدہ قرق امینی بحکم کلکٹری اور نیلام جایداد کا بحکم عدالت دیوانیکی جس جس قاضی کے نام بابت قرقی جایداد و نیلام کے بمقدمات سررشتہ ایصال مالگذاری کی فیصدی دس روپیہ اور بمقدمات نیلام ایصال ڈگری دیوانیکی فی روپیہ ایک آنہ اور بندرہ آنہ فیس سوم کا فی مقدمہ نیلام حسب قاعدہ مستمرہ سرکار کے ملتا ہے اور جواب اس ضلع مین قاضی مقرر ہین اونکی فہرست ذیل مین اور یہہ قاضی بحسب حکم صاحب جج ہین

	نام پرگنہ	نام قاضی تعینہ	سکونت قاضی	کیفیت عہدہ فرق امینی و نیلام
۱	فرخ آباد بہر	حبیب اللہ	فرخ آباد	بحکم عدالت امین نیلام وصول ڈگریات کا مقرر ہے
۲	کنب فتحگڈہ	فضل احمد		
۳	قایم گنج	عبدالرزاق		بشرح ایضاً
۴	شمس آباد	یوسف علی	سور شید آباد	
۵	شمس آباد تحصیلدار	نورالدین حسین		
۶	کمپل	عارف علی		اس قاضی کا بیٹا مسمی امام علی فرق امین بحکم کلکٹری مقرر ہے
۷	پٹیالے	عنایت اللہ		
۸	سکندرپور متعلقہ چہیبر	دیدار علی		
۹	چہبرامئو	بدرالدین	چہبرامئو	فرق امینی بحکم کلکٹری اسکی نام مقرر ہی تحصیلدار تالگرام وچہبرامیو کے
۱۰	تالگرام	واجد علی	تالگرام	فرق امین تحصیلدار سکت پور وسورکہہ وسکراوہ کا ہے بحکم کلکٹر
۱۱	بہوجپور	مخدوم بخش	بہوجپور	فرق امین حضور تحصیل کے تحصیلدار بحکم کلکٹر
۱۲	سورکہہ	نادر علی		امین نیلام بحکم عدالت
۱۳	قنوج	حیات علی		
۱۴	سکراوہ	محمد علی	سکراوہ	

دفعہ ۲۱۴ **بیان پٹواریان معہ تعداد اجرت اور حال اونکی علم کے**

پٹواریان قوم کایتھ اکثر سکسینہ مین اور رامایے پٹوارے شمار مین آیا ایک پٹواری دو دو تین تین دیہات
پرگنہ کے لکھتا ہے اسواسطے تفصیل پٹواریان کے تحصیلدار وار لکھی گئی پرگنہ وار نہین ہوسکتی ہی چنانچہ پٹواریان
کی تعداد بتصریح ذیل اور اجرت پٹواریان کی دیہات زمیندار مین اوپر لگا ہے کے اور دیہات بھیاچارہ مین اوپر
جمع لمبر کے فی روپیہ آدہ آنہ مقرر ہے

نام تحصیلدار	علیگنج عظم نگر	شمس آباد تحصیلدار	تحصیل حضور	چہبرامئو	تالگرام کہہ	سکت پور	ہشاشرواہ	قنوج	امرتپور	سکراوہ	میراکڈل
تعداد پٹواری	۱۰	۱۰ معہ	۱۰ عہ	۲ عہ	عہ	عہ	۱۰ عہ	۲ عہ	۲ عہ	۱۰ عہ	۱۰ ۲ عہ

اور پٹواری بیشتر ہندی خوان اور اونکی ہندی حروف مین اعراب ہی اور وہ ہندی کہتے مشہور ہے گست ۱۸۶۴ع سے تا ستمبر ۱۸۶۵ع چار تحصیلدار اعظم گر علیگنج و شمس آباد و حضور تحصیل و امرت پور کے پٹواریان کو کام پیمائش اور نقشہ کشت و آبنافی کا بہ تعیناتی امینان ملازم مشاہرہ دار کے باہتمام کالی رائے ڈپٹی کلکٹر آئین نہم ۱۸۳۳ع کے تعلیم کرایا گیا اور بہت پٹوارے ان تحصیلداریون مین کرنے کام پیمائش اور بنانے نقشہ کشت وار مین مانند امینان کی ہوشیار ہو گئے

دفعہ ۴۳ ## بیان حال چوکیداران

چوکیداران اکثر قوم دہانک بلاہر خاکروب کے قسم رزیل مین مگر بہنگی سے اچھی ہین بہنگی کا کام خاکروبی وغیرہ نہین کرتے اونکا کام چوکیداری اور رہبری اور جمع کرنا اسامیان کا وقت تحصیل اور نشاندہی عملہ کا ہی اونکی قوم کے عورتین کام دائیکا کرتے ہین مگر دو دہ نہین چلاتی اور چوکیداران اجرت مختلف پاتی ہین اور ہر یک چوکیدار انکو چپراس بتصریح نام گانو کے منجانب صاحب مجسٹرٹ دی گئی اور وقت بندوبست کے انتظام چوکیداری صاف نہین ہوا مسٹر ارتھین گبنس صاحب کلکٹر نے حسب شرح ممرمدم ماسن صاحب بہادر کے ضلع مین چوکیدار تجویز کردی اور اسکی شرح اجرت یہہ ہی کہ بارہ گہر کو ہی چوکیدار رہنو حفاظت بذمہ باشندگان ہوا اور اسّی زیادہ پچاس گہر تک ۱۲۰ سالیانہ اور ۱۰۰ گہر تک ۱۰۰ اور سو گہر کے گانو پر ۱۵۰ سال اور اس اجرت کی عوض زمین چوکیدار انکو بطیزادہ دیے ایک ثلث مرقومہ بالا کے بلی نا اسکے کہ سال خشکی مین چوکیداران کو نقصان نہ رہی دوانے چنانچہ یہہ دخلہ دہانی اراضیات کے بہت احتیاط سے باہتمام کالے رائے ڈپٹی کلکٹر کے ہوئی مگر زمیندار لوگ مستغاثی مجرا پانے ایزادی لگتہ کے کہ جو زیادہ وقت بندوبست سے ابتہرا ہوئی اور اجرا ہے اس بندوبست کا نا ہوفی رپوٹ اور آنے منظورے صدر کے مسدود کیا گیا اور چوکیداران جدید برخاست ہوئے اور شاہراہ کی چوکیداران کی اجرت ۱۰۰ سالیانہ بڑی بڑی گانو ملحقہ سڑک پر ٹہیرا گیا تہا بالفعل وہ بہی یکقلم برخاست ہو گئے جیسا پہلی سے انتظام تہا وہی رہا آئندہ اسکا انتظام ہو جاگا اور باستثنای تحصیلداری علیگنج اعظم نگر کے ضلع مین کل چوکیدار ۱۰۰ ...... اور اوسط سرا سکے اجرت اونکی بابت ۱۸۶۵ع فصلی فی نفر ۱۲۰ سالانہ دریافت ہوا اور تفصیل پرگنہ وار چوکیداران کی نقشہ جدول عے مندرجہ باب سیوم مین واضح ہے

دفعہ ۴۴ ## بیان اقوام زمینداران و کاشتکاران و باشندگان ضلع

ہندون کی بہت ذات ہین اور ہر ذات مین بہت اقسام ہین کہ اوسکو گوت و آل بولتے ہین اور بنیاد ہر قوم کے چار برن ہین چہتری छतरी برہمن बिरहंम بیس बैस سودر शूदर ان ہر چار برن کی ذات و گوت جسقدر اس ضلع مین ہین اور دریافت ہو سکے وہ ذیل مین تحریر ہین

باب چہارم

اول چہتری برن

اس برن کی ادہ بنس تین ہین ۔ ۔ سورج بنسے सुरजवंसी چندر بنسی عرف سوم بنسے चंद्रवंसी چوہان चौहाना
چنانچہ سورج بنسی ٹہاکر راٹھور ہین اور کچھواہہ اسی راٹھور بنس سے تفریق ہوا اوسکی روایت یہہ ہی کہ جب رام چندر کی رانی
سیتا کو بن باس ہوا اور وہ بالمیک منی یعنی فقیر مرتاض کے مسکن مین رہتی تہی اوسکو ایک لڑکا خس و خاشاک سے اشیرباد یعنی دعا
فقیر مذکور سے ملا اوسکا نام کُش رکہا اوسکی اولاد کچھواہہ ہوئی اور گہ بنس انکھو اک بنس ہی سورج بنسے سی نکلا اور چندر بنسے
ٹہاکر تو تو تفریق ہوے مگر ٹہاکر تو ور اس ضلع مین نہین ہین اور چوہان جگ مین سے پیدا ہوا تہا چار بہجا یعنے بازو اوسکی تہے
وہ چوہان نام رکہا گیا اور ٹہاکران کا لقب راجپوت اس سے ہوا کہ جب کسی چہتری اصلی نسل والے نے کوئی عورت غیر ذات کو اپنے
زوجیت مین لی اوسکی اولاد کی اور گوت نام زد ہوے اور راجپوت یعنے راجا کے پوت کہلائی اونکو چہتری کہنا موقوف ہوا
اور اس ضلع مین جسقدر قسم ٹہاکران کی ہی وہ ذیل مین ہین اور ان ٹہاکران مین چوہان و راٹھور و کچھواہہ اشرف اور برابر کی ہین کہ اونکی
آپسمین رشتہ بندی شادی دختر دیگر ہوتی ہین اور اس تینون ذات والے ٹہاکران بنس سوم بنسی کی لڑکی کی شادی اپنی لڑکا
کرتے ہین اپنی لڑکے اونکو نہین دیتے اور اپنی آپ کو چہتری قرار دیتے ہین اور ٹہاکر انکو اپنی سے کم سمجہتے ہین

نمبر	نام گوت		نمبر	نام گوت		نمبر	نام گوت	
۱	اوجنا	ऊजैना	۱۵	جیسوار	जैसवार	۲۹	کچھواہہ	कछवाहे
۲	اوبن	आहबत	۱۶	جادون	जादौन	۳۰	کٹہا	कटिहा
۳	بیس	बैस	۱۷	چوہان	चौहाना	۳۱	کھیچی	खिची
۴	بمٹیلہ	बमटेला	۱۸	چندیلہ	चंदेला	۳۲	کٹھیار	कटियार
۵	بہٹ گور	भटगौर	۱۹	چمر گور	चमरगौर	۳۳	گور	गौर
۶	بگھیلہ	बघेला	۲۰	راٹھور	राठौर	۳۴	گورکھسریا	गौरखुसरिया
۷	بڑگوجر	बडगूजर	۲۱	ریکوار	रैकवार	۳۵	گہلوار	गाहिलवार
۸	بمن گور	बमनगौर	۲۲	رگہبنسے	रघुबंसी	۳۶	گہلوت	गुहलोत
۹	پنوار	पंवार	۲۳	سوم بنسے	सोमबंसी	۳۷	گہروار	गार्हवार
۱۰	پونہیا	पवैना	۲۴	سینگر	सेंगर	۳۸	گوروا	गौरूआ
۱۱	پرہار	परिहार	۲۵	سولنکھے	सुलंखी	۳۹	گورکٹہریا	गौरकटहरिया
۱۲	پونڈیر	पुंडीर	۲۶	سکروار	सिकरवार	۴۰	نکوم	निकुम
۱۳	ٹکروار	टिकरवार	۲۷	سورکہی	सूरखी			
۱۴	جنوار	जनवार	۲۸	سمہوریا	समोरया			

اور قوم کہترے کی بنیاد بہی چہتری برن سے ہی اوسکی روایت یہہ مشہور ہی کہ پرسرام اوتار کی وقت مین جب قوم چہتری نیست ونابود ہوا اور اونکو پرسرام نے عاجز و مجبور واکہہ کیا ایک عورت حاملہ قوم چہتری نے اپنی جان بچانے کو سارستت برہمن سے کہ وہ مِن یعنے فقیر معبد تہا پناہ لی اور سارسُت نے اوسکو اپنی بیٹی قرار دیکر واسطی تصدیق کے اوسکا پکایا ہوا کہانا سامنے پرسرام کے کہایا تو جو اولاد اوس عورت سے ہوئی وہ کہتری کہلائے اس سبب سے کہترے سارسُت برہمنون کو بہت مانتی ہین اور سارسُت برہمن کہتریون کے ہاتہہ کا پکایا ہوا کہانا کہاتی ہین

دوم برہمن

اس برن کی دس قسم آدہ ہین پانچ قسم بیچ گوڑ جسب ذیل ہین گوڑ गौर قنوجیا कनौजिया سارسُت सारस्वत میتہل मैथिल اُتکل उत्कल اور یہہ پانچون قسم ملک شمالی و غربی و شرقی مین ہین اور پانچ قسم بیچ دراوڑ کہلاتے ہین اور وہ دکہن مین ہین دراوڑ द्राविड़ تیلنگ तैलंग کرناٹک करनाटक مہاراشٹ महाराष्ट्र گورجر یعنے گجراتے गुजर مگر اس ضلع مین زیادہ تر قوم برہمن قنوجیا ہین اونکی گوت جس قدر باشندگان اس ضلع کے دریافت ہوئی وہ ذیل مین ہین اور برہمن کم ہین مگر خاص فرخ آباد مین پچاس ساٹہہ گہر قوم گوڑ کی بہی ہین اجاجی अज्ञाची اگن ہوتری अग्निहोत्री اوپادہیا उपाध्याय برہمچاری ब्रह्मचारी باجپئی वाजपई پاٹہک पाठक گنگنایت तुगनाय تیواری तिवारी تربیدی त्रबेदी چوبے चौबे دوبے दूबे ڈیچہت दीक्षित راوت रावत شوکل शुकल ساپرن सावरण گنگا پتر गंगापुत्र ناگر नागर کاتیانی कातयानी اور برہمن کشمیری بہی اس ضلع مین ماگذار زمیندار اور ساہوکاری کا پیشہ کرتے ہین

تیسرا برن بیس

بیس برن مین بنیا قوم ہی اونکی کئی ذات ہین ایک اگروال अग्रवाल اونکو ساڑہی سترہ گوت ہین اور اونکا اصل مخرج اگروہا ہے اور یہہ سب راجہ اگر کے اولاد ہین اس ضلع مین اونمین سے پندرہ گوت کی آدمی ہمکو دریافت ہوئی ایرن एरन باہسل बासिल سنگل मंगल تیرن टेरन سنگل सिंगल کاشل कासिल گرگ गर्ग گویل गोयल گوئن गोइन یہہ دو گوت ہی کہ گرگ سے نکلے ہین مینل मीनल جندل जिंदल طایل तायल بینڈل वेडल جیتل चीतल سیتل सीतल اور اس قوم و ذات و گوت سے خارج ہوا ایک قوم گہی گاہلی गाहली کہ وہ سنبہل مراد آباد و امروہہ و چندوسی و رامپور قسمت روہیلکہنڈ مین ہین اور اضلاع مین یہہ قوم نہین ہے اور بنیو کی ذات بہت ہین مگر اونکی گوت بہت ہین کہ ہم اوسکی تفصیل سب پا نہین سکتے رستوگی रस्तोगी فرخ آباد مین بہت ساہو ہنڈی وال ہین اس ذات میر

باب چہارم

ایک یہہ دستور ہی کہ جب لڑکا کی شادی ہو جاوی اوسکی بہو ब हू پہر اپنی باپ کی گہر نہین جاتی بلکہ جانا ممنوع
سمجہتی مین رہنگی रहनजी بیشنو مذہب مین اونکی عورت اپنی برتن مردونکو چہونے نہین دیتے اور عورتین
مردون کی ہاتہہ کی بنائی روٹی نہین کہاتی بارہ سینی बारहसयनी بلی وال बल्लीवाल اوسوال
ओसवाल دوسیا ड धिया کہنڈیروال खंडेरवाल پوروال पूरवार سلوال सलवाल
اومری उमरी ماہیسری महेसरी چوسینی चौसेनी کوارتن कुआरतनी دہوسر धूसर
ڈیہہ اومری डेठउमरी دہاپڑیا धापड़िया گوروار गोरवार جیسوار जैसवार

چہارم سودر برن

نام ذات	
کایتہہ	اس برن مین یہہ قوم اشرف ہین کہ آپ کو چترگوپت کی اولاد بتلاتے ہین اور چترگوپت کو پیدا ہونا برہما کے بدن سے کہتے ہین اور اپنی آپ کو چاردن برن سے علیحدہ سمجہتے ہین مگر عوام مین اسی برن مشہور ہے اور چترگوپت کو بارہ بیٹا تہے اونکی اولاد کی بارہ ذات انہی مورثون کے نام سے ہوئی ماتہر माथुर سکسینہ सकसेने سریباستو श्रीवासत بہٹناگر भटनागर گور गौर کرن करण سورج دہج सूर्यधुज بالمیک वालमीक نگم निगम اہٹانہ अठाने کلسرسٹ कुलसरसट امشٹ अमिसट اورعلاوہ اس بارہ ذات کے اونایہ ऊनाय کہردہ खरउअ मगर اور کایتہان بارہ ذات والا اونکو اپنے مین شمار نہین کرتے اور سکسینہ دوسری باستو مین ہے دو تفصیل مین کہری खरे دہ مین کہ جنکے دو اصلے ثابت ہے اور دوسرے دوسری दूसरी اچہی اپنی ذات مین مین اور یہہ قوم کایتہہ ذی عزت و صاحب علم اور اس ضلع مین کایتہہ سکسینہ کثرت دوسرے باستو کم اور کہین کہین ہین اور سکسینہ کایتہان کا مکان موضع سنگسا پرگنہ شمس آباد سی ہی اور اونکی گوت یعنے آل بہت ہین اور وہ آل अल्ल بسبب نمود و باشندہ آبادی کی نام سے نامزد ہوئے چنانچہ اس ضلع مین یہہ قوم سکسینہ جسقدر آل مین اونکی تفصیل یہہ ہے دیلہ جہلہ हलेले اور دونو آل کی آدمی یکجدی ہین اونکی آپسمین بیاہ شادی نہین ہوتی हजेले موڈہیا मुडेया برتریا वत्तरिया کہسریا खसरिया دوبہا दुबहा سیٹہہ سیٹہہ सेठ ललوریا ललोरिया کوریا कुहेसा صراف सराफ سوریا सोरिया بسریا बिसरिया جوہری जोहरी کہبول وال वबुलीवल اوردہیا

अहीलिया مہوال महवाल موال मवाल میری मीरी رانگڑاده
धाईसाधि پردہان परधान کچہرس कचहरस کویرپوریا कुवेरपुरिया
قنوجیا कनौजिया جملاپوریا जमलापुरिया من پوریا मदनपुरिया کروڑی करोड़ी
سربہی सरवही اور آپسمین ایک آل والونکی بیاہ شادی نہین ہوتی دوسرے آل مین ہوتی ہے

قوم	گوت
کوری	یہہ قوم فن کاشتکاری مین خوب ماہر بوٹ वोट کٹیار कटियार بہتی वहती قنوجیا कनोजिया گنگواری गंगवारी کتیانی कत्यानी جیسوار जैसवार
مہاجن	اس ضلع مین اکثر یہہ قوم متمول ہے اور بیوپار و دکانداری و آبکاری کا پیشہ کرتے ہین اور بعض کو زمینداری ہی اضلاع پچھانہہ مین یہہ قوم بلفظ کلال مشہور ہے اور مہاجن اچھی ساہوکار اگروال بنیا کو کہتی ہین مگر اس ضلع مین مہاجن کم ذات کلال ہے اور اس قوم مین چار ذات ہین سوہارہ सुहारह ماہورہ माहरे گولاہرہ गुलाहरह بہمی वथमी اور اونکی شادی بیاہ ذات کی ذات مین ہوتی ہی دوسری ذات سے کہان ہان نہین ہے
اہیر عرف گویا	یہہ قوم محنتی کاشتکار ہے اس قوم مین کے گوت مین شادی بیاہ نہین ہوتا اور اونکی گوت حسب ذیل ہین اردہیا अरोनी اسولیا असोलिया ہنوٹیا वनोध بوریا वारया گہبا मघा پیٹہا पेटहा چونڈیا चोडिया ٹہنڈور ठडोर روہا रूरहा روریا रूरया کسمریا कुसमरिया کنگہیلہ केघेल گدہیا गधया سونڈیا मुंडया نونیرہ नेनेरे
لودہ عرف کسان	یہہ قوم فن کاشتکاری مین بہت محنتی ہے اس قوم کو کسان بولتے ہین اگرچہ لفظ کسان بہت طرف مین واسطی کہیتی کرنے والون کے عام ہے مگر اس ضلع مین یہہ لفظ خاص اسی قوم کے واسطی ہے اور اونکی گوت اس ضلع مین تین سے زیادہ نہین ہین فقط جریا जरिआ پتریا पतरया باتہم बाथम اگرچہ اور ضلعون مین زیادہ گوت ہون
کاچہی	یہہ قوم کاشتکاری مین خوب ماہر انکے گوت حسب ذیل ہین اور ایک گوت کی دوسری گوت مین بیاہ شادی نہین ہوتے ہردیا हरदिया کچہواہہ कछवाहे سکسینے सकसेने قنوجیا पयाजी اور یہہ کاچہی اوسی قسم کا قوم ہے کہ جسکو اضلاع پچھانہہ مین نہنیہ سیانی بیازی

نام قوم	گوت
	ने ने साइ ने لیتے ہین اور دوسری قسم کے سات گوت کہ साइनी गीला ? بچاہنہ مین ہین وہ اس ضلع مین نہین ہین اور اس قوم مین کرا ولعنی غیر منکوحہ عورتکو گہر مین رکہنا جائز ہے
کہار	گوڑیا गुडिआ تہیا वपिमा بورا ہی तुराहे صرف تین گوت ہین
لوہار	مہریا हथुरिआ دہمان धमान
چمار	ابروار अहिरवार دوہر डोहर جٹوا जटवा جٹیا जटिआ
	جیسوارا जैसवारा جوسیا जोसुया جونڈیل जुंडेल کورل कुरल
	مہولیا महोलिआ ہرویا हरहिआ کلیا सलिआ

متفرقہ قوم اکثر قوم کم ذات کے بسبب پیشہ کے اونکا قوم علیحدہ ہوا وہ بہت ہین اگرچہ کہتی وما لگذار ایسے علاقہ نہین رکہتی مگر حقہ اس ضلع مین ہین واسطے یادداشت کے ذیل مین ہین

ڈہبی	वड्ही	کہٹیک	खटीक	کنجر	कनजर	بہنگی	भंगी
لوہار	लुहार	گڈریہ	गाडिरआ	ٹانک	टाक	بہنگی قسم	खटिक
دہوبی	धुवी	باڑی	वाडी	راج یعنی معمار	राज	بہنگی ہین	किसम भंगी
نائی	नाई	نٹ	नट	کونجڑا	कुंजडा	حلوائی	है) हलवाई
بہرجی	भुंजी	سانسی	संदसी	چک	चिक:	تموے	तमोली
بہنا	विहना	گندہیلا	गाधीला	کام قصائیکا		ورثے	
دہنا	धुना	دہانک	धानुक	کرتے ہین		جیسے	
بنیا	पुंवा	بہوک	बहेलिकसा	اور ہندو			
سبے	तेली	بیڑنی	वेडनी	کہلاتی			
ملاح	मल्लाह	سپیرہ	सवपव:	ہین			

مسلمانان

مسلمانونین چار قوم مشہور ہین ایک شیخ کہ اونمین دو تفصیل قریشی कुरेशी وصدیقی सद्दीकी دوسرا سید
شیعہ وسنی تیسرا مغل جو ہتا پٹہان مگر پٹہانونمین بہت تفصیل ہین اور افغان بہی پٹہانونکو کہتے ہین کہ افغان پسر ارمیان
بن طالوت کا تہا اور طالوت اولاد یعقوب یعنی برادر عینی یوسف علیہ السلام کا تہا اوسکی نسل سے قوم افغان ہوا اور

اور اسا باپ طالوت کا مسلمان کے وقت مین تہا اوسکی اولاد سنہ ہجری مین بسبب سکونت کوہ، روہ کی روہیلہ اور سکونت کوہ سلیمانی کی سلیمانی ملقب ہوئی اور سنہ ہجری مین جب غلبہ اس قوم کا غور دغزنی و خراسان و سیستان کابل و قندہار و پشاور و ملتان پر ہوا بہت ذات او نمین علیحدہ علیحدہ ہوئی جسقدر ذات اس ضلع مین پٹہانونکی ہین تفصیل یہہ ہے سیدانی

علوانی سربانی ماسترانی ابدالی غوری منڈر یوسفزئی مہمن خلزئی لودی سروانی لوحانی

بومہ سروال نیازی سور کاکر کرہانی ولاراک آفریدی جشک ملک میری کمالزئی صوانی فرمولی

سوانی ورکزئی استرانی بختیار بنگش کانوری بڑیچ باجوری الکوزی بلوچ غرغشتی کہوکر اور غالب

کہ اس قسم کے پٹہان اور بہی ہون اور یہہ ذات ہریک بعضی بسبب سکونت اور نام مقام اور بعضی اپنی مورث اعلی کے نام سے موسوم جداگانہ ہوئی اور اس ہریک قوم مین اور بہت تفصیل ہین کہ اوسکو خیل بولتے ہین اور جب یہہ قوم ہندوستان مین آیا اونکو ترک کہتے تہے اور لفظ ترک کا بسبب آنے ملک ترکستان سی ہی فقط اور جو قوم ہندوستانی مسلمان ہوگئی وہ نومسلم مین مگر اپنی اصلی ذات سے مشہور مگر جو جہہ قوم کاشتکار بہت محنتی ہی اور چند دیہات ملک پور وغیرہ مین کہ جو قوم بہار ہندوستانی مسلمان ہوئی آپ کو سید سالاری کہتے ہین اور وجہہ تسمیہ اسکی یہہ کہ سید سالار نے ہندوستان مین اکثر اونکو مسلمان کیا تہا

دفعہ ۴ دستور کاشتکار و اسمای آلات کشاورزی و حال نخیلی زراعت

کچہہ دستور کاشتکاری اس ضلع کا بیان کرنا ضروری ہی اس ضلع مین طریق کاشتکاری ہر ایک جنس کا مانند اضلاع بہاگلپور کی کچہہ بہت فرق نہین ہی مگر لفظ اسمای آلات کشاورزی مین اختلاف ہی چنانچہ جسقدر دیکہا گیا ہے تفصیل اوسکی بتصریح گفتگو اضلاع بہاگلپور اور اس ضلع کے اور شرح اسباب کی کہ وہ آلات کس کے واسطے ہی ذیل مین تحریر ہوتی ہے ہل हल کہ بہاگلپور کے اضلاع مین اوسکا نام ہل ہی اور دوسرا اسمین مشہور ہی اور یہہ ہل مرکب ہی آٹہہ حصون سے ہلس हलस موٹیا نارٹے जुआ جوا फाली پہالی कुड کوز चेडवा چینڈوا मुठिया

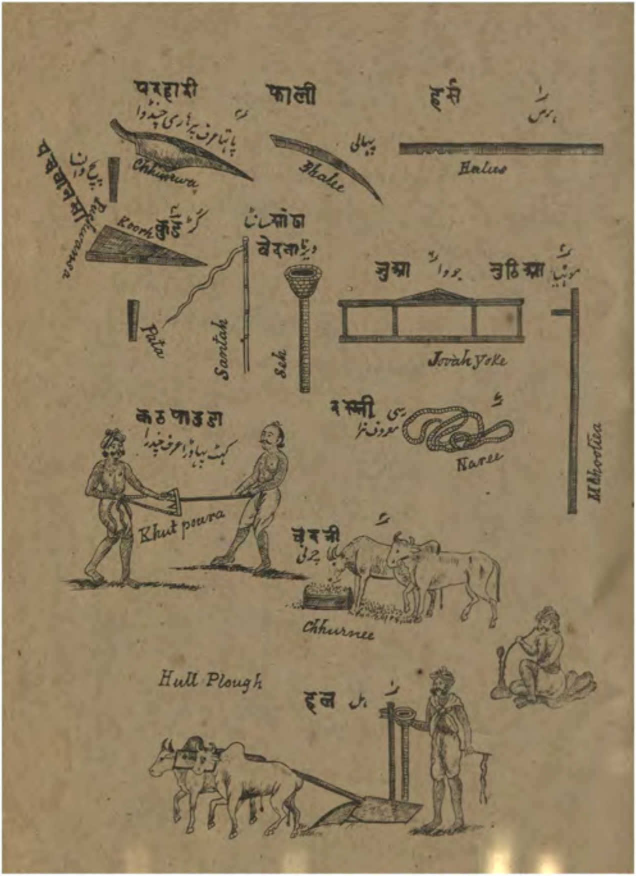
काथ دلبرہ کو کاتہہ پاला کہ ضلع مغربی مین دلبرہ کو پاہا पचवासा پچوسا नाडी

دلبرہ کو جوہ اور پنجابی بولتے ہین کہ یہہ جو لا بیلون کے کندہی پہ گلو مین رہتا ہی اور یہہ سب چوبی ہین دلبرہ پہالے जोत्ल آہنی ہی کہ اس سے زمین کا شگاف بذریعہ چلنے بیلون کی ہوتا ہی اور بیل بہت قیمتی نہین ہوتے دس پندرہ روپیہ قیمت کا بیل ہل مین لگایا جاتا ہی بعد مین ضلع مین ہل بردو بیل بہتے ہین یعنی دو گاؤ ہل عموماً مین چارگاو ہل نہین اور وقت چلانے بیلون کے ہانکی یعنی قلبہ کش یک لکڑی کہ ایک دستہ چوبی مین چرم کی رستی لگی ہوتی ہی بطور تازیانہ ہاتہہ مین رکہتا ہی اوسکو سانٹا साटा بولتے ہین اور یہہ ہل دو قسم کی ہین

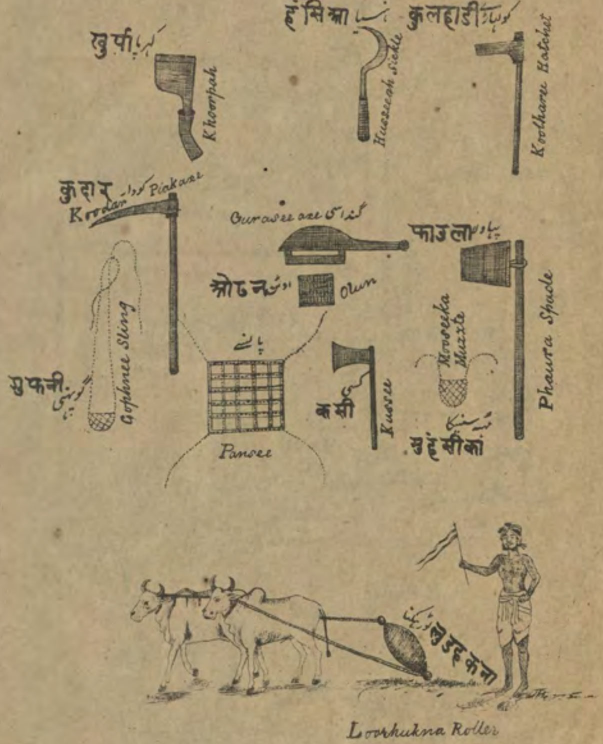
ایک شہا هृसेन کہ واسطے کاشت زمین ملایم ترائی کے اوسمین بہالے چہوٹی
لگتی ہے اور دوسرا کہرپا छपरि पा واسطے کاشت زمین سخت پہاڑہ کے اور بیلون کے بہوسہ کہانیکی واسطے ایک نالی
مثل تعبیر کرتے ہین اس ضلع مین اوسکو چرنی بولتی ہین اور اضلاع پچہانہ مین اوسکو کہور खोर کہتے ہین کہٹپرا
• खटपोरा ایک آرچوبی ہے کہ اوسکو پچہانہ کے اضلاع مین چندرا जंदरा کہتے ہین وہ واسطی بنانے کیاریون
کہیت کے ہے کہ فارسی زبان مین کیاریکو خیابان لکہا ہی اور اس آلہ سے دو آدمی کیاری بنانیکا کام کرتے ہین ایک کی
ہاتہہ مین اوسکا دستہ اور دوسرے کے ہاتہہ مین رسی اوسمین بندہی ہوئی رہتی ہی اور پہاورہ फावड़ा آہنی واسطے
کہودنے مٹی اور کوڑا کرکٹ کے کلہاڑی कुल्हाडी واسطے چیرنے لکڑی اور کہورپا घरपा واسطے چہیلنے گہاس اور ہنسیا
हंसया کہ پچہانہ مین اوسکو درانتی اور فارسی مین داس بولتے ہین واسطے کاٹنے خرمن زراعت یا چارہ کی اور گنڈاسے
गंडासी واسطے کاٹنے کے وقت جوار رانی یا کوئی کترنے چارہ کی ہی اور جس لکڑی پر چارہ وغیرہ رکہکر گنڈاسے
سے کاٹتے ہین اوسکا نام اس ضلع مین اوٹن मोहन اور پچہانہ مین سنتہہ ہی اور کودار कुदार واسطے
کہودنے زمین او کہاڑی یعنی نشکرکے اور کسی कसी واسطے کہودنے زمین زراعت نوکاشت نشکر یا آلو یا شکرقندی
اور وغیرہ کے ہے اور اس کہودنے زمین کو اس ضلع مین گوڑنا गोड़ना اور پچہانہ مین گوربنا गारबना کہتے ہین
اور سب آلات آہنی ہین اور اونکی دستے چوبی ہوتی ہین اور لوڑہکنا लुडकना کہ پچہانہ کے اضلاع مین اوسکو
اوردکہتی ہین اور یہہ ایک بہاری لکڑی گول مانند چولی کو لہو کی ہوتی ہی اور دونو طرف اوسکو رسی مضبوط باندہ کر
بیلون کے ذریعہ سے کہیت بابن یعنے قلبہ شدہ مین پہراتے ہین کہ جس سے بہاری ڈہیلا توڑا جاتا ہی پٹیلا पटेला
یہہ تختہ ایک بڑا چوبی ہوتا ہی بعد ہوجانی قلبہ رانی اور ٹوٹ جانی ڈہیلون کے کہیت مین اوسکو پہراتے ہین کہ جس سے ارا سطح
اور ناہموار زمین او رمٹی باریک ہوجاتی ہی اور اوسکا دوسرا نام اس ضلع مین مئی بہی مشہور ہے اور پچہانہ کے اضلاع مین
اوسکو میڑا بولتے ہین بعد صفائی کہیت کے تخمریزی ہوتی ہے اور تخم دو طرح بویا جاتا ہی ایک ہاتہہ سی کہ اوسکو بیڑا
पटेरा کہتے ہین اور دوسرا بذریعہ ایک آلہ بانس کے کہ اوسکو سیہ सा بولتے ہین اور یہہ آلہ بانس ہل کے
موٹہیا سے باندہ دیا جاتا ہے اور اوسمین غلہ تخم ڈالتے جاتے ہین ہل کی چلتے وقت بسبب ہونی جنبش کے آپسے آپ تخم
کہود یعنی شگاف زمین مین باندازہ مناسب گرتا جاتا ہی چنانچہ اوسکی تصویر ہل مین بنی ہوئی ہی اور واسطی کاشت جنس
شالی کے ایک تختہ بڑا رہوتا ہی اوسکے نیچی کوہٹیان چوبی لگی ہوئی ہوتی ہین بجای ہل کے وہ زمین پر آجیون چلاتی ہین کہ
اون کہونٹیونسی زمین مین شگاف ہوتا جاتا ہی اوسکو اس ضلع مین گہنا गाहना اور پچہانہ مین داہن بولتی ہین
اور بانسی पाती رسی سے بنائی جاتی ہے واسطی باندہنے گہاس یا بہوسہ کے کہ اضلاع مغرب مین اوسکا نام جالی ہے

شبہ سبکا سُتہسی کا رسی کا بنایا جاتا ہی کہ وقت چلانی داٰین اور نکالنی غلہ خرمن سے بیلونکی موہنہ کو باندہ دیتے ہین تاکہ وہ خرمن کو نہ کہاوین اور وہ اضلاع بچہا ہنہ مین جنکا زبان زد ہے اور پچھی پچڑی ایک لکڑی کی خیبر ہے کہ اوسکا درازی دستہ ہوتا ہے اور اوپر کے سرہ مین پانچ ٹکڑے چہوٹی چہوٹی بطور پنجہ کے لگی ہوئی ہوتی مین اور اوس سے خرمن کو وقت داٰین چلنے کہوشے اور اولٹے جاتے مین اوسکو بچہاہنہ مین جیلی بولتے ہین بیڑہ نیرا اس ضلع مین نام ماندٹ کا ہی کہ وقت نکلنے زراعت کے ایک آدمی واسطی حفاظت زراعت فصل خریف کے اوسکے اوپر بیٹہا رہتا ہے اور وہ اونچا بنایا جاتا ہی بذریعہ چار لکڑی بلند کے گو پہنی پھنی ایک ہی سن سے بنا ہوا ہوتا ہی کہ اوسمین ڈہیلا رکہکر پہینکتے مین اور واسطی اوڑانے جانوران پرند کے زراعت سے اور اضلاع بچہاہنہ بلفظ گوپہیا ہے اوسکو فارسی مین فلاخن کہتے ہین اور اکثر یہہ ہاتہ مین محافظ زراعت کے ہوتا ہے کہ جو ماندپر بیٹہا رہتا ہے داٰین کہوا مشہور ہی کہ کسی ایک جنس کے خرمن کو ایک جگہ فراہم کرکے اوسکے اوپر بیلونکو پہراتے مین کہ غلہ خوشہ ہای خرمن سے جہڑ جاتا ہی اور غلہ بہوسہ سے صاف ہوکر علیحدہ ہوتا ہی اوسکو راس بولتے ہین اور غلہ و بہوسہ ملا ہوا ہوتا ہے اوسکو سلی کہتے مین اور بہوسہ کو غلہ سے بذریعہ ٹوکرہ کے ہوا کے سامنے اوڑاتے ہین بخلاف بچہاہنہ کے وہان چہاج کہ جسکو اس ضلع مین سوپ کہتے ہین اور جو کوئی آدمی اوڑانے غلہ کے آگے کو نکل جاوے وہ بدشگونی سمجہتے ہین حتی الامکان کسیکو نکلنی نہین دیتے اور دستور آبپاشی زراعت کا چاہ مین سے تین طریق پر ہے ایک یہہ کہ اوس سے بکثرت و جلد پانی زراعت مین پونہچتا ہے کہ اوسکو اضلاع بچہاہنہ مین چرس بولتے مین اور چرس کہ جسمین پانی بہر کر چاہ سے نکلتا ہے وہ ایک بڑا ڈول چمڑہ کا ہوتا ہے اور اوسکے موہنہ پر ایک آہنی حلقہ لگا ہوا ہوتا ہے کہ اس ضلع مین اوسکا نام کونڈر ڈھیکر اور بچہاہنہ مین ماندل ہی اور یہہ چرس بعض ضلع مین بعض سات خواہ نو مشت کا اور اضلاع غربی مین بارہ مشت کا ہوتا ہی اور اوسمین ایک بیار لمبی سوتار سا بہنی کا طویل باندازہ عمق چاہ کے کنارہ پر ایک لکڑی دوشاخہ گاڑ دیتے ہین اوسمین ایک گرری لگی ہوئی ہوتی ہے اور چرخ کہاتی ہے اور اوس لکڑی دوشاخہ کو اس ضلع مین جنگلا اور بچہاہنہ مین کوتہر بولتے ہین اوس گرری پر رسا بہت کار رکہکر جو اکہ جو بیلون کے گلو مین رہتا ہے باندہ کر کہینچتے ہین دو آدمی اوسکام پر رہتے ہین ایک واسطی چلانے بیلون کے دوسرا واسطے تہامنے اور بہرنے اور خالی کرنے چرس کے پانی سے رہتا ہی اور جس زمین پر آمد و رفت بیلون کی ہوتی ہی وہ کنارہ چاہ کے بلند بقدر دو درعہ کے بناتے مین اور جسطرف بیل جاتے ہین اوسطرف زمین مین غار کرتے ہین کہ وہ زمین بیلون ا لمبو جاتی ہے اوسکو پیڑی بولتے ہین اور دوسرے طرح آبپاشی کے چاہ سے بذریعہ ڈہیکلی ہے کہ اوس سے آبپاشی تہوڑی زمین کہیانہ مین ہوسکتی ہے اور اوس پر ایک آدمی کام کرتا ہی بیلونکا اوسمین کام نہین اوسکے وضع مشہور ہے کہ ایک پایا مختصر تعمیر کرکے اوسکے اوپر ایک لکڑے بطور تیلی کے رکہتے مین اور سرے پر اوس لکڑی کے ایک بڑی موٹی رسی اور اوس رسی مین

ایک ظرف گلی سروف کہروارہ کہ بچھانہ مین وہ بلفظ ڈینڈر مشہور ہے باندہ دیتے ہین اور دوسرے سرے اوس لکڑی پر
مٹی کا تہوپا رکہتی ہین کہ اوسکی بوجہ سے اوس لکڑی کا جھکنا اور اوٹھنا سہل ہوتا ہے اور اوس ذریعہ سے ایک آدمی اوس ظرف
گلی کو چاہ سے ڈال کر پانی نکالتا ہے اور کہیت مین پہنچاتا ہے تیسرا طریق آبپاشی کا بذریعہ چاہ چرخی سے اوٹہا سکنے کے ذریعہ
ہے بطور ڈہیکلی کے برآمد پانیکا ہوتا ہے مگر اسمین یہہ فرق ہے کہ کنارہ چاہ پر دو لکڑی قایم کرتے ہین اور اون دو لکڑی کے
سر پر ایک اور لکڑے لگاتی ہین کہ وہ بصورت چوکہٹ دروازہ ہو جاتی ہے اور اوپر لکڑی کے ایک چرخی بجا لکڑی
لگا کر اوسکے اوپر ایک بڑی رسی رکہتے ہین اور ہر دو سرا رستے مین دو ظروف کروارہ گلی باندہتے ہین جسوقت ایک ظروف چاہ
مین جاتا ہے دوسرا ظروف چاہ سے بہرا ہوا پانیکا اوسی گردش چرخی سے باہر نکلتا ہے فقط اور تالاب وندی سے آبپاشی
بذریعہ ایک پٹیاری بانس کے کہ طول مین زیادہ اور عرض مین کم ہوا کرتی ہین کہ ہر دو طرف اوسکی رسی بندہی ہوئی ہوتی ہے
اور دو آدمی دونو طرف کہڑے ہوکے پانی تالاب سے بذریعہ اوس آلہ بانس کے باہر طرف کہیت کے پہینکتے ہین اس ضلع مین اوس آلہ
کا نام لہسری लहसी اور دوسرا بیڑی बेड़ी مشہور ہے اور بچھانہ مین اوسکو ڈال ढाल بولتی ہین
فقط اور رہٹ اس ضلع مین واسطے آبپاشی کے مطلق نہین ہے جیسا اضلاع بچھانہ مین ہے کولہو कोल्हू کہ وہ
واسطے نکالنے عرق نیشکر کے ہے وضع اوسکی معمولی ہے مگر اس ضلع مین خواہ بسبب قلت پیداوار نیشکر یا حسب رواج
قدیم اکثر کولہو چہوٹا ہوتا ہے اور اکثر کو ہنکتے ہین اور بہت چہوٹی چہوٹی ٹکڑے نیشکر کی تراش کر توڑ کر رسی اونہ کولہو مین پہر دیتے
ہین کہ وقت چلنے بیلون کے بذریعہ لاٹ کولہو کی رس نکلتا ہے کارخانہ کولہو مین بہت شریک نہین ہوتی اور کچہہ بہت ہجوم و دہوم
نہین ہوتی جیسا اضلاع بچھانہ مین ہوتا ہے کہ اوس سے عوام کو فایدہ ہوتا ہے دو تین آدمی ایک کولہو کا کام کر لیتے ہین چنانچہ
نقشہ اوپر سب آلات کشاورزی مذکورہ بالا اور ہر چہار قسم آبپاشی کے اور کولہو اور داین کے آئندہ دو ورقہ پر کہیچی ہوتی
ہین کہ اوس سے شناخت ہر شی کی ہو سکتی ہے



फाली
Chhimwra
Bhalee
Halus
Koorh
Pata
Santah
Seh
Jovah yoke
Naree
Khut poura
Chhurnee
Hull Plough
हल



Khoorpah
Hussceah Sickle
Koolharee Hatchet
Koodar
Piakasee
Gurasee axe
Olun
Phaura Spade
Mooseeka Muzzle
Gophnee Sling
Pansee
Kussee
Loorhukna Roller



पटेला



Chuskee Roller



Well With double buckets and Roller



Hand Well


The iron ringon the Bucket is called Kondur
Jungha Roller
Indian Bullock Well
well Rope Bhaut
This is a raised Plat form on which the agriculturist watches his fields
Myra or Tanak
Behree or Lehree
Oil Crushing Machine in Operation Kohloo
Pushee
Dhaen or Corn Crushing Operation

اور شروع ایام تردد مین اساڑہ سدی پورنماشی وقت شام یعنے غروب آفتاب اکثر آدمی جمع ہوکر باہر میدانین دو طرح کے
ہوا کا امتحان کرتے ہین ایک یہہ کہ تہوڑی خاک ہاتہہ مین لیکر ہوا کیطرف اڑاتی ہین اور خیال کرتے ہین کہ کس سمت کی ہوا ہی دوسرے
بحالت قلت ہوا کے تہوڑی روئی ایک کچی دہاگہ سوت سے باندہ کر ایک بانس مین لٹکا کر بانس کہڑا کرتے ہین اور اوسکی جنبش آٹہو سمت کے
ہوا کو پہچان کر نیک بد ثمرہ سمجہتے ہین اور اوسکو پون پرچہا بولتے ہین اور اوسی روز وقت شب کے اکثر آدمی سب قسم کا غلہ ایک
ایک یا دو دو تولہ خوب پورا وزن کرکے چہوٹی چہوٹی مٹی کے برتن مین ڈال کر جنگل مین اچہی صاف اور اونچی زمین پر رکہہ آتی ہین
اور صبح کو جا کر ہر ایک قسم کے غلہ کو وزن کرتے ہین جو غلہ وزن سے کچہہ زیادہ ہو تو سمجہین کہ اس جنس کے پیدایش اس سال مین زیادہ
ہوگی اور جسمین کمی ہو اوسپر کمی پیداوار کا احتمال کرینگے اور خیاس کی کاشتکاریمین اسی شگون پر اپنے اعتقاد رکہتی ہین
اور اوسکو شگن پرچہہ کہتے ہین جب شروع ماہ اساڑہ مین وقت اجراے ہل کا ہوتا ہی تو سب کاشتکاران برہمن پنڈت نجومی سے
اچہی ساعت دہورت پوچہہ کر کہیت مین ہل لیجاتے ہین اجار کرتے ہین اور اوسکو ہرہیا हरेना بولتی ہین اور بعد تخمریزی
خریف و ربیع جب بند کرتے ہین اوس روز ہلیون اور لوہار اور بڑہی و کمہار و حجام وغیرہ کو کہانا کہلاتے ہین اور اوس
یوم کو نیولی निवोनी بولتی ہین اور جسدن اوکہاڑی یعنی نیشکر کی تخمریزی کرتے ہین اوس روز ہل کی پوجا جاول
اور ہلدی سے کرتے ہین اوس یوم کو اوکہرہج उकहेन بولتی ہین اور کاتک سدی ایکادشی کہ اوسکو دیواوٹہانے
ایکادشی کہتے ہین یوم اول توڑنے گنا زراعت نیشکر ہی اول کہیت نیشکر پر جاکر چراغ جلاتی ہین اور
پوجا کرتے ہین اور پانچ گنے پر ایک دوری کلاوہ باندہ کرتے ہین بعد اوسکے کچہہ گنے توڑکر اپنے راو رسم و اونکو تقسیم کرتی ہین
اور جسروز زمین مین کولہو کاڑتی ہین تو نجومی سے ساعت پوچہہ کر گاڑتے ہین اور اول روز جو کولہو چلانے سے رس نکلے وہ رس
سب برہمنان اور برادری کو تقسیم کرتے ہین اور اوسکو رس پوہن रसमोहन بولتی ہین اور جب نیشکر ختم ہوا وسدن
ہی تقسیم عرق نیشکر کا برادری مین ہوتا ہی اوسکو پرواہی परवाही بولتی ہین اور جب اس غلہ کی تیاری ہوتی ہی گرد اس
کے ایک حلقہ گوبر یعنے سرگین کا کہینچتے ہین اور تہوڑا تہوڑا غلہ جسقدر دونو ہاتہہ مین آسکے ہندوان نام مہادیو رہت اور
دیبی اور بہومسان اور گنیش و گنگا اور رانی یعنی بہن اور بہانجہ اور مسلمان اپنے پیرونکی نام سے پانچ جگہ علیحدہ رکہتی ہین اور
اوسکو اونجری بولتے ہین اور ایک اونجری کہ اوسکو سیاوڑہ کہتے ہین دہوبی کو دی جاتی ہی उनरी स्यावट
اور بچہانہ کے اضلاع مین بلفظ ساوڑ ہے सावढी اور دستور بیوہرن बेउहरैन بابت سود کی کاشتکاران
سے یہہ ہی کہ اساڑہ سے لغایت کاتک تین قسم کا خرچ مزارعان کو ہوتا ہی ایک خرچ خورک دنیاری و خرید آہن وغیرہ کہ اوسکو
کہاد खाद کہتے ہین دوسرا تخمریزی کہ اوسکو بیج बीज بولتی ہین تیسرا محصول حاکمی کہ اوسکو اوگاہی उगाही
بولتے ہین یہہ تینون قسم کا خرچ بیوہری سے لیتے ہین وقت تیار ہونی غلہ فصل خریف کے بابت خرچ کہاد اور اوگاہی

بحساب فی روپیہ دو آنہ ایزاد کرکے غلہ شرح اعلی ہو ہرون کو دیتی ہین اور روپیا بیج کا وقت تیاری ربیع کے بحساب سوایہ یعنی فی روپیہ چار آنہ ایزاد ہو کر غلہ ربیع کا بہ شرح اعلی دیتے ہین اور بابت اوگاہی اور کہاد فصل بیج کے بحساب فی روپیہ دو آنہ اور ملازمان متعلقہ زراعت کا حال یہہ ہی کہ قلبہ کشی کا کام جو مالک کہیت آپ نہین کرسکتا مزدوران سی اجرت پر بحساب دو روپیہ ماہواری یا ایک آنہ یومیہ کی لیتے ہین ہالی یعنی قلبہ کش بطور دوام کے مقرر نہین اور نہ پیداوار زراعت مین کچہہ حصہ ہالی کا ہوتا ہی اور لوہار اور باڑہی اور نائی و دہوبی سب کاشتکاران سے فی قلبہ شروع تردد مین ڈہائی ڈہائی سیر غلہ بوزن خام نبام نہانا کہیت اور وقت تیاری غلہ پر فصل کے ساڑہی سات سیر غلہ نبام زد کہر یک **खरहक** پاتی ہین اور کمہار وغیرہ اور کمین خرچ بقدر سوا سیر غلہ کے وقت درو زراعت لیتے ہین اور اوسکو ڈبیا **डिबया** بولتی ہین اور ہر یک جنس کے ایام تردد تخم ریزی اور تعداد تخم فی بیگہ خام بوزن پختہ اور تعداد آبپاشی کہ کی مرتبہ ہوتا ہی اور ایام پختگی درو زراعت اور صاف ہونا غلہ کا ذیل میں درج ہے

	نام جنس		ایام قلبہ رانی وار آستگی زمین	تعداد آبپاشی قلبہ رانی کے دفعہ ہوتی ہی	ایام تخم ریزی	تعداد تخم فی بیگہ خام بوزن پختہ	تعداد آبپاشی کی دفعہ ہوتی ہی	ایام پختگی دروی زراعت	ایام صاف کرنی غلہ کا
۱	اوکہاڑی بڑی	उखारी पहडवी	اساڑہ	۲۰ بار چہ اول	ماگہ و بہاگن	للعہ ۲۰ مر پختہ	لغایت ماہ جیٹہ حسب ضرورت	اگہن	اگہن سے بہاگن تک
۲	کپاس	कपास	ایضاً	پانچ یا چہہ	اساڑہ و ساون	۱ مر	•	نصف کاتک	اگہن تک
۳	جوار	जुआर	ایضاً	چار	ایضاً	۳ مر	•	کاتک	پوس
۴	باجرہ	बाजरह	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲ مر	•	ایضاً	ایضاً
۵	چری	चरी	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱ مر	•	ایضاً	ایضاً
۶	ماش یعنی اورد	उर्द	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰۰ مر	•	ایضاً و اگہن	ایضاً
۷	موٹہ	मोठ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰۰ مر	•	ایضاً	ایضاً
۸	مونگ	मूंग	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲ مر	•	ایضاً	ایضاً
۹	ارہر	अरहर	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳ مر	•	بیساکہ جیٹہ	جیٹہ
۱۰	دہان	धान	ایضاً	دو تین دفعہ	ایضاً	۵ مر	•	کنوار کاتک	اگہن
۱۱	آلو	आलू	ایضاً	دس بارہ	کنوار	۲۰ مر	پندرہ سولہ	پوس ماگہ	پہاگن
۱۲	پوست افیون	अफयून	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰ مر	دس گیارہ	پہاگن	چیت
۱۳	مکا	मका	ایضاً	پانچ یا چہہ	اساڑہ	۱ مر	•	بہادون	کاتک
۱۴	شاماخ	सामख	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲ مر	•	ایضاً	ایضاً

نام جنس		تلبہ پانی وار ستے ایام زمین	تعداد ماہ قلبہ رانیکی دفعہ ہوتی ہے	ایام تخم ریزی	تعداد تخم فی بیگہ خام بوزن پختہ	تعداد آبپاشی کی دفعہ ہوتی ہے	ایام تخمینی و درو زراعت	ایام صاف کرنے غلہ کو
سنڈوہ	मडुवः	اساڑہ	پانچ چھ	اساڑہ	— ار	۰	بہادون	کاتک
نیل پنوا	नीलपनौमा	چیت	پانچ	چیت	۱ار	ہر ماہ پانی دینی ہے	ساون	۰
نیل جوا	नीलजमौमा	اساڑہ	ایضاً	اساڑہ	ایضاً		کنوار	۰
گندم	गहूम	ایضاً	سولہ سترہ	کاتک	۱۰ار	۳	چیت	بیساکھ
جو	जौ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۰ار	۵	پھاگن چیت	چیت بیساکھ
نخود یعنی چنا	चना	ایضاً	آٹھ نو	کنوار	۰ار	۰	ایضاً	ایضاً
تماکو کاتکی	तमाकू कातिकी	ایضاً	دس بارہ	اساڑہ	۱۱ار	پندرہ بیس	کاتک	
تماکو معروف لگرا	तमाकू मारूफ पल्ले	پھاگن	چار پانچ	پھاگن	۱۱ار	پندرہ بیس	بیساکھ	جیٹھ
تماکو معروف جو	तमाकू मारूफ माहू	اساڑہ	ایضاً	کاتک	ایضاً	ایضاً	ماگھ	ماگھ

اور واضح ہو کہ نیشکر یعنی اوکھاڑی تین قسم کے ہوتے ہین ایک پروی کہ اوسکی زمین ماہ بہادون و اساڑہ سے قلبہ کرتے ہین ایک سال اوسکے تردد و کاشت مین گذر جاتا ہی دوسرے سال مین اوسکا ثمرہ ملتا ہی اور دوسرے قسم دوساہی کہ خریف مین جنس کو کاٹ کر بوتے ہین اور اس ضلع مین اسی قسم کا نیشکر بیشتر ہوتا ہی کیا کہہ کہتی اور اضلاع پچہانہہ مین بہت اوکہتی ہین مگر پیداوار اس نیشکر کے کم ہوتی ہی اور تیسرے قسم پیڈی کہ گذشتہ سال کے نیشکر کو کاٹ کر اوسکی جڑ چھوڑ دین اور وہ پہر اوگہہ کر اوکہاڑی ہوجاوی اس ضلع مین بہت قلت اس قسم کے نیشکر کی ہی اور اضلاع پچہانہہ مین اسکو سونڈہا بولتی ہین اور جو کوئی اوکہاڑی کو کاٹ کر اوکہاڑی بووے اوسکو بہت ہی بولتے ہین اور مندرجہ نمبر ۳ جوار کی زراعت مین بعد جم جانے کی آخر ماہ بہادون مین ہل چلاتے ہین کہ اوس سے افزونی پیداوار کے ہوتی ہے اور ہر کے جنس کو برف کا صدمہ پونہچتا ہی اوسکی حفاظت بہت کرتے ہین اور آلو کی جنس مین لاگت مزارعہ کی فی بیگہ خام آٹھہ نو روپیہ کہات گہور اوٹہتے مین اور نولائی مزدوران مین لگتا ہی اور نیل نمبر ۱۶ کی جیسی دو قسم اوپر لکہی گئے تیسرے قسم کہونٹی ہوتی ہے کہ سال گذشتہ کی نیل کا کاٹ کر جڑ اوسکی رہے اور وہ نشو و نما ہوجاوے اور تماکو معروف لگرا بعد درو زراعت مکا او جوار جا بجا اس خریف کی بویا جاتا ہی اوسکو اس ضلع مین لگرا اور دوسرے جگہ ڈہکا بولتی ہین مگر یا ہو تماکو پیداوار ی مین اچہا ہوتا ہی اور پوست افیون مندرجہ نمبر ۱۳ کی کاشت بذریعہ تقاوی صاحب ایجنٹ افیون کے ہوتی ہی وہان ہر یک مزارعہ کو جو افیون کاشت کاری کرنا چاہے تقاوی بحساب فی بیگہ خام دو روپیہ ملتا ہی اور آمدنی افیونکی

بنرخ فی سیر چار روپیہ ہو جاتی ہے اور جب افیون تیار ہو ہر یک مزارعہ وہ افیون گودام مین پاس اہلکاران صاحب ایجنٹ
افیون کے حاضر کرتے مین اوس مزارعہ کو قیمت بحساب فی سیر چار روپیہ ملتا ہی اور تقاوی کا روپیہ مع سود محسوب ہو جاتا ہے اور
ہر یک مزارعہ کو رکہنا افیون کا اپنے پاس اور فروخت کرنا دوسرے کے ہاتہہ ممنوع ہے اور افیون کے ڈوڈا پوست کا یعنے خوشہ بعد نکل
جانی افیون اور دانہ پوست کی خالی کر کے گہورا مین ڈالتے مین حالانکہ اضلاع پچہانہ مین جہان افیون کی کاشتکاری کا دستور
نہین ہے اس پوست کی ڈوڈی کو یعنے خوشہ کو پنساری بطور ادویہ کے فروخت کرتے مین اور بہت آدمی نشہ والا اوسکو خرید کر
اور بہگو کر اوسکا پانی پیتے ہین اور اوس سے کچہہ نشہ ہو جاتا ہی اور اجناس مذکورہ بالا کی اور علاوہ خربوزہ و تربوز قسم ترکاری
فالیز سے بہی دو تین موضع اس ضلع مین بہت اچہا پیدا ہوتا ہی چنانچہ تربوز دیہات کنارہ گنگ پہاڑہ کی پرگنہ مین بہت بڑا
و شیرین ہوتا ہی اور یہہ بویا جاتا ہی ماگہہ مین اور بیساکہہ مین پختگی پر آتا ہی اور یہہ تربوز بیساکہی کہلاتا ہی اور دوسرا نام اوسکا
سرداہی اور ایک قسم تربوز کی دوسرے ہین اوسکا نام کنکہا ہے وہ ماہ ساون مین بویا جاتا ہی اور کاتک کی مہینے مین پختگی پر آتا ہی
یہہ تربوز ریگستان مین خوب ہوتا ہی اور کنکہا تربوز موضع جونا پور کا مشہور ہے اور خربوزہ اگرچہ ہر جگہ پر بہی ہوتا ہی مگر
موضع سنولی پرگنہ بہوجپور کہ فرخ آباد سے ڈہائی کوس پر ہے مشہور ہے اور بہت شیرین ہوتا ہی کہ اوسکی نام سے اور جگہ کا خربوزہ
فروخت ہو جاتا ہی اور خربوزہ ماگہہ مین بویا جاتا ہی اور بیساکہہ مین ٹوٹ جاتا ہی اور بارش سے اس فالیز کو بالکل نقصان ہے

دفعہ ۶۴ بیان حقوق و اختیار مزارعان و تعداد گروہ محنتی کاشتکاران

اس ضلع مین کاشتکاران قوم کورمی و کاچہی و لودہ عرف کسان و چمار و جہوجہ گروہ محنتی اور برہمن و اہیر متوسط و ٹہاکر کم محنتی
ہین اور قوم لودہ دو قسم ہین ایک بتریا کیتی کا پیشہ کرتے ہین اور دوسرا جریا ٹہگئی کا اکثر شعار رکہتی ہین خصوصاً بہٹاتروا
مین یہہ قوم لودہ بہت زیادہ تہی کہ اب انتظام انگریزی سے ٹہگی مسدود ہو گئی اور بہت لوگ قوم لودہ پہانسی پا گئے
اگرچہ اضلاع غربی مین کسان سب کہیتی کرنے والونکو بولتے ہین مگر اس ضلع مین لفظ کسان خصوصاً واسطے قوم لودہ کے
ہی اور قوم کاشتکاران کو کسان نہین بولتی اور نقشہ فصلے کے کاغذ سالتمام پٹواریان سے جو ہمنی انتخاب تعداد اسامیان
جونا کا پرگنہ وار کرایا کل ضلع مین جس قدر اسامی دریافت ہوئین کہ تفصیل پرگنہ وار ذیل مین ہی مگر علیگنج کی تحصیل ایکا
انتخاب بسبب علیحدہ ہو جانے اس ضلع سے نہین ہو سکتا

نمبر	نام پرگنہ	تعداد اسامی	نمبر	نام پرگنہ	تعداد اسامی	نمبر	نام پرگنہ	تعداد اسامی
۱	شمس آباد غربی	[illegible]	۷	تپہ بہارہ	[illegible]	۱۳	چہبا تروا	[illegible]
۲	کمپل	[illegible]	۸	بہوجپور	[illegible]	۱۴	قنوج	[illegible]
۳	قایم گنج	[illegible]	۹	چہبرامئو	[illegible]	۱۵	امرت پور	[illegible]
۴	شمس آباد شرقی	[illegible]	۱۰	تالگرام	[illegible]	۱۶	کہاکٹ مئو	[illegible]
۵	محمد آباد	[illegible]	۱۱	سورکہہ	[illegible]	۱۷	پرم نگر	[illegible]
۶	پیرگانوَن	[illegible]	۱۲	سکت پور	[illegible]	۱۸		

ضلع مین اسامی تین قسم کی ہین موروثی و غیر موروثی و باہی اونکی اختیار اور طریق موافق رواج و قاعدہ معینہ ذیل مین ہین

قرار موروثی زمین کا — اپنی کاشت سے بیدخل نہین ہو سکتے جبتک زر مقررہ جمعبندی اوس زمین کا دیتے ہین اور موروثی اسامی وہ ٹہیری ہے کہ پندرہ برس پہلی سے برابر اپنی زمین کا قابض ہو اور اسامی سے اقرار لیا گیا کہ بابت اوسی لگان زمین موروثی کے کچھ عذر خشکی اور آفت ارضی و سماوی مقبول نہین ہوگا در صورت رکہنے باقی کے زمین سے بیدخل کئے جاوینگے

قرار اراضی غیر موروثی — بموجب حکم کلکٹری مورخہ یکم اگست ۱۸۶۳ء اجلاس مسٹر ہارڈین گنس صاحب کی یہ قاعدہ ٹہیرا کہ جب زمیندار قبل تردد سال آیندہ کی کچہری تحصیلی مین عرضی داخل کرے کہ فلانی اسامی سے فلانی شرح پر ہم اضافہ لیوینگے اور تحصیلدار اعلام نامہ بنام کاشتکار اجرای کرکے اوسکی اطلاع حاصل کرے تب تک اضافہ لینا جائز نہ ہوگا اور بعد تعمیل مراتب بالا کے اسامی خواہ اضافہ قبول کرے خواہ کہیت چھوڑ دی یا کچہ عذر ہو تو صدر تحصیل مین پیش کرے

اسامی باہی — صدر بورڈ کا حکم نام مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۵۳ء نمبر ۴۲ آیا جکا مقدمہ متنازع موقع مالی مسو پرگنہ قنوج کہ اسامی باہی کے کاشت چھوڑانیکا اختیار زمیندار کو ہی کچہ دعوی اسامی کا نہین سنا جائیگا فقط

اور جو کوئی اسامی اپنا استعفا کاشت کا دینا چاہے اوسکی نسبت تاریخ ۲ مئی ۱۸۵۴ء اجلاس مسٹر ہارڈین گنس صاحب کلکٹر بہادر کے یہ قاعدہ ٹہیرا کہ جو کوئی ایسی عرضی گذری کاشتکار کو واپس بہیجا وے کہ تحصیلدار مین گذرانے اور تحصیلدار کو ہدایت ہووے کہ ایسی عرضین پر قانونگویان سے تصدیق کرا کر ساتہہ کاغذات سالتمام آراستہ کے صدر مین بہیجا کرے اور بے استعفا کے اسامی کا بابت کل کاشت کی ہو سکیگا الگ دو کہیت کا نہین ہوگا فقط

اور اسامیان کی ذمہ محصول زمین کا نقدی بشرح مقررہ ہے اسامی کو اختیار ہی کہ جو چاہی جنس ملی یا ادنی لگکے کاشت
کرلے اوسکو ریت یعنے بگہڑی مقررہ دینا پڑتا ہی اور کنکوت کا رواج مطلق نہین ہی اور بہاولی یعنی بٹائی ساذ و نادر زمین اوس
کی ہوتی ہی کہ جسمین بباعث ناقصی کے پیداوار کم ہو اور زرجمعبندی کو مالگذاران مزارعان سے ایک مہینے پہلے اجراے قسط سرکار
سی تحصیل کرتے ہین آٹھ آنہ خریف کہ اوسکو ادبیا بولتے ہین اور ۸ ربیع مگر ہر فصل مین دو دو دفعہ ۴ ۴ اور جو کسی
اسامی کا کہیت بلا کاشت پڑا رہی یا تخم نہ جمی اوسکو لگتہ ادس کہیت کا نہین چہوڑتے کل پٹہ کا روپیہ لیا جاتا ہی اور کل
کاشت اسامی کو بند بولتی ہین اور بعضے زمینداران اسامی سے زر پیشگی قبل پختگی و درو زراعت کے تحصیل کر لیتے ہین اور
ریت یعنے شرح اور تعداد بیگہہ وہی ہر یک کہیت کا بقید نام کہیت مشہور ہین اور جو تعداد زمین کہیت قدیم سے مشہور چلے
آتی ہے اوسی پر عمل ہوتا ہے ہر سال تغیر و تبدیل نہین ہوتا اور پٹہ جدید اوس اسامی کو دیا جاتا ہے جسکے ریت گذشتہ سے
کم و بیش کر دیجاوے یا علاوہ اوس پٹہ کے اور کہیت اوسکو دیا جاتا ہی اور جن گانو کے مالگذارونکا معاملہ صاف ہی ہر ایک اسامی
کو ایک ایک پرچہ کاغذ کا نام نہاد دستخط کی پٹواری دیہہ سی لکہا دیتی ہین کہ جب اسامی روپیہ قسط اپنی محصول کا دیوی
پٹواری اپنی ہاتہہ سے اوسپر تاریخوار وصول لکہہ ہی کہ وہ کاغذ یادداشت وصول کا اسامی کو دست آویز ہوتا ہی اور
اسامیان موروثی کو اپنی پٹہ کی زمین کاشت کرانا اور اسامی سے اختیار حاصل ہے مگر مالگذار کا مواخذہ اصل اسامی
پٹہ دار سے رہتا ہی اور سرکاری قسط بندر ہوین تاریخ ماہ نوامبر و ماہ دسمبر اور یکم ماہ می و جون کو بحساب ۴ ۴ ہی مگر
جس دیہات مین نیشکر ہوتا ہی اوسپر لحاظ ہوکر پانچوین قسط فروری کے مہینے مین بہی محسوب ہوتی ہی یعنے خریف ۳ اور ربیع ۴

دفعہ ۴ دستورات دیہی نسبت تقرر نمبرداران و انتقال حقیت و مہتہ و مقدم و تحصیل گونگرچہ
و رسوم ملازمان دیہہ و ڈہاکہہ جنگل کہ قرارنامہ شرایط بندوبست مین تحریر ہوے ہین

ضلع مین تین قسم کے دیہات ہین ایک زمینداری کہ جسمین زمین تقسیم نہین ہے شخص واحد مالک ہی خواہ کئی شرکا موافق حصہ
بسوات کے نفع نقصان سمجہہ لیتے ہین دوسرا پٹیداری ناممکل کہ کچہہ زمین تقسیم اور کچہہ شاملات ہی اور تیسرا پٹیداری مکمل
کہ جسمین ہر یک تہوک کی زمین علیحدہ ہوکے زمین تہوک کے شامل نہو اور دستورات دیہی جو قرارنامہ واجب العرض اس ضلع
مین تحریر ہوے ہین اگرچہ بعضے مراتب کسی گانو مین مختلف ہین مگر بیشتر بشرح ذیل رواج معلوم ہوا

نمبر ۱ دستور تقرر نمبردار — بعد مرنے نمبردار کے بڑا بیٹا نمبردار ہوگا درصورت نالایقی بڑا بیٹا کے جو کوئی بیٹا لایق ہو علی الترتیب
وہ نمبردار ہو کچہہ احتیاج رضامندی شرکا نہین ہے درصورت ہونے بڑا بیٹا کے بیرونجات مین چہوٹا
بیٹا نمبردار ہوگا جب بڑا بیٹا بیرونجات سے آدمی پٹیدار ہیگا اور درصورت نابالغ و نالایق ہونے

ہونے بیٹا کے وہی نابالغ لمبردار ہوگا مگر کوئی سربراہ کار تجویز اوسکے سرپرست کے مقرر ہوگا درصورت نہونی اولاد
پسر کے قبیلہ متوفے لمبردار مقرر ہوا اور سربراہ تجویز خود مقرر کرے اور بیٹی یکجدیون سی ہوسکیگا اور وہ بہی بشرح
بیٹا کے لمبردار ہوگا درصورت ہونے دو قبیلہ اور اونکی اولاد کے حق لمبرداری بشرح اول کو ہی زوجہ غیر منکوحہ یا اسکے
اولاد کو بجز نان نفقہ کے وراثت نہین ملیگے اور درصورت نہونے وارث لمبردار کے یکجدی قرابتی وال کاکثرت رائے بنگہ دارا
تہوک سے لمبردار ہوئے اور کثرت بہت آدمیون کی لیجاویگے قلیل اور کثیر حصہ پر لحاظ نہین ہوگا اور جو کثرت رائے نہو سکے
تو لمبردار باختیار و تجویز حاکم ہوگا اور جو لمبردار کے کل حقیت منتقل ہوجاوے منتقل علیہ لمبردار نہین ہوگا کثرت رائے شرکا
لمبردار ہوگا اور جو جزوی حقیت منتقل ہو تو وہی لمبردار بدستور رہیگا اور جو شرکا واسطے موقوفی لمبردار کے استغاثہ کرین
صورت ثبوت تغلب کے لمبردار موقوف ہوسکیگا اور بجائے اوسکے منجملہ شرکا اوسی تہوک کی کثرت رای شرکا سے بمنظوری
صاحب کلکٹر کے لمبردار ہوگا اور اپنی حیات مین اگر لمبردار اپنی بیٹے اور بہتیجی حقیقی کو لمبردار کرانا چاہے تو ہوسکیگا اور
حق لمبرداریکا کچہہ رایج نہین ہے مگر خرچ آمدورفت دربار سب شرکا دینگی اور جو بعوض جوابدہی گانوکے کچہہ جرمانہ لمبردار
کو دینا پڑے سب شرکا حسب کہیوٹ دینگے

۲ مینہ مقدم — کسی گانو مین شاذ و نادر مقدم ہوگا اور اس ضلع مین تقرر مقدم دستور نہین ہی اور نہ کچہہ حق مقدمی جاری ہے
ذ جہہ رعیت

۳ قاعدہ تحصیل دیہات بہیاچارہ کمل و ناکمل مین سب شرکا موافق اپنے اپنے حصص کے جمع لمبردار کے معرفت اداکرتے
ہین اور اپنی اسامیان سے آپ تحصیل کرلیتے ہین اور نفع نقصان کے مالک ہوتے ہین اور محصول زمین شاملات کی تحصیل
باختیار لمبرداران کی ہے جو کچہہ روپیہ شاملات کا ہو حسب حصص سب شرکا تقسیم کرلین اور جن دیہات مین صرف زمین تقسیم
اور باقی شاملات ہی اوسمین اکثر یہہ شرط ہے کہ جو کچہہ کاشت اسامیان کا ہو وہ لمبردار باتفاق پٹواری بصلاح پٹیداران
تحصیل کرکے داخل سرکار کرین بعد دینے اوس روپیہ کے جو کچہہ باقی پڑی وہ روپیہ سیر ہونے پر ڈہار کرادا کرین اور نفع نقصان
کے مالک ہوون اور اسامیان سی کوئی پٹیدار اگر کچہہ روپیہ لی لمبردار اسامیونکو وہ روپیہ مجرا دیوی اور جو کوئی شرکا
گانو مین ایسا ہو کہ سوائے کاشت کے اور نفع نقصان گانو سی کچہہ واسطہ نہین اوسکا تذکرہ بہی تحریر ہوا اور گانو زمیندار سے
شاملات مین لمبرداران باتفاق پٹیداران تحصیل کرکے بعد وفا ہونے جمع لمبرو خرچ دیہی کے جو نفع فاضل رہے سب شرکا
کو موافق حصص بانٹ دین

۴ قاعدہ انتقال — ہر ایک حصہ دار کو اپنی حصے کے انتقال کرنیکا اختیار حاصل ہے مگر جو اوس قیمت پر کہ غیر کی ہاتہہ بیع ہوتا ہو
جب تک شرکا قریبی یا دیہہ لین غیر کو نہین ملیگا اور ایسا داخلخارج کلکٹر یسی رد کیا جاگا اور درصورت نلینی شرکا دیہہ کے اوسکو اختیار انتقال
کا غیر کے ہاتہہ حاصل ہے اور جو شرکا آپ لین اور غیر کے لینے سے ناراضی ظاہر کرین وہ عذر اونکا ناجایز ہوگا اور بیع جسکی نام چاہی کرے

کچہ ممانعت نہین ہے اور جو ایک پٹی کے ذمہ باقی پڑی تو انتقال اوس پٹی کا باختیار و قاعدہ سرکاہی یعنے جو اور شرکا باقی
دین اوس پٹی پر قابض ہون جب تک باقیدار باقی ادا نکرے تو قبضہ نپاوے و بطور رہن دہندہ باقی کے قبضہ مین وہ پٹی رہیگی
اور جو کوئی حصہ دار لا ولد فوت ہوجاوے اور اوسکا قبیلہ مالک حقیت رہے اگر وہ چاہی کہ اپنی باپ کی خاندان مین اوس حقیت
کو انتقال کرے تا موجود ہونے اولاد یکجدی کے اوسکی شوہر کے خاندان پدری قبیلہ متوفی مین وہ حقیت منتقل نہوگی

نمبر ۵ قاعدہ تفریق — جو زمین پہلی سے تقسیم ہے وہ بدستور رہیگی شاملات زمین بٹوارہ حسب حصص بسوات مندرجہ فرد تفریق
کے ہوگا اور ہر ایک حصہ دار کو اپنے حصہ کا بٹوارہ کرالینے کا اختیار ہی درصورتیکہ آپسمین حصہ داران بٹوارہ نہونی دین تو
خواستگار بٹوارہ کو اختیار ہی کہ بہ تعیناتی امین سرکار کے بٹوارہ کرالی اور اوسکا خرچہ اول مدعی دیگا بعد بٹوارہ کے سب شرکا سے حسب
حصص مدعی کو خرچہ دلایا جائیگا اور اس ضلع مین بٹوارہ بطور کہت بٹ ہوتا ہی یکجائی نہین ہوتا اور زیادہ تر لحاظ ہی جمعبندی
زمین پر اور ہر ایک حصہ دار تعداد زمین و جمعبندیے موافق حصہ برابر چاہتا ہی تو یہہ دو نو باب بلا تشریح تقسیم کے نہین ہو سکتی اور
اگر کسیکا باغ شاملات مین ہو تو وہ مزروعہ مین محسوب ہوکر اوسکی خاص حصہ مین مجرا ہوگی اور اوسپر لگنہ موافق شرح سندیت کی یعنے جمعبندی
کشت ملحقہ کے لگایا جاوےگا

۶ مد گوکھرچہ جاگیرانہ دیہہ — دیہہ شاملات مین گوکھرچہ اسامیان سے سوائے لگنہ مقررہ کے لیا نہین جاتا یا جیسا ہو ویسا لکھا جاوے
اور دیہہ بہیاچارہ مین گوکھرچہ باختیار لمبردار بصلاح پٹیداران کے آمدنی دیہہ سی صرف ہوتا ہی اور بعد سمجھنی حساب کے سب شرکا
موافق حصص کہیوٹ کی ادا کرتے مین اور پٹواری فی روپیہ آدہ آنہ جمع لمبرپر سب شرکا دیہہ سے اور دیہہ زمینداری شاملاتی مین جمعبندی
پر پاتا ہی اور چوکیدار سوائے زمین جاگیر مندرجہ کاغذ بندوبست کے کچہ روپیہ نقد بہی پاتا ہی اوسکا ادا شرکا کی ذمہ موافق حصہ
کہیوٹ کے ہے اور تقرر و موقوفی پٹواریان و چوکیداران بقاعدہ سرکار ہی اور یہہ دونو فریق ملازم سوائے وجہہ تقرری کے اور کچہ علاقہ گانو
سے نہین پاتی مگر پٹواریکو سالانہ خرچ قیمت کاغذ و روشنائی کا گوکھرچہ سے ملتا ہی اور دیہات معافی مین پٹواریان کی موقوفی باختیار
معافیداران بلا مداخلت صاحب کلکٹر بموجب چٹہی بورڈ مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۶۳ء و حکم صاحب کمشنر بہادر مورخہ ۱۰ مارچ سنہ مذکور کے ہی

نمبر ۷ قاعدہ تردد اراضی بنجر — اراضی بنجر شاملات کی تردد کا اختیار زمینداران کو ہی جس رعیت پر چاہین پٹہ اسامی کو کردین وہ شرح کاغذ
پٹواری مین لکہی جاوےگی اور سب شرکا اوسی شرح پر عمل ہون زیادہ طلبی نکرین اور جو اسامی کسی و اسامی کو اپنی کاشت مین شریک
کیا چاہی تو اجازت لمبرداران و شرکاء دیہہ سی ضرور ہوگی اور جو حصہ داران زمین بنجر کا تردد آپ کیا چاہے تو نسبت اسامی کے چہارم
کم رعیت پر محصول دین اور اگر آپسمین شرکا کے تردد بنجر پر تکرار ہو تو فیصلہ کرانے پنچایت یا بٹوارہ سی شرکاء دست اندازی تردد
بنجر سے باز رہین اور باختیار لمبرداران تردد ہوگا مگر محصول اوسکا سب شرکا کو حسب حصص ملیگا فقط

۸ ضبط معافی — جو زمین معافی حکامی ہے اوسکی تحقیقات متعلق سرکار ہی مگر ضبطی معافی اس ضلع کا اسطرح بندوبست ہوا

ہوا کہ جو کچھہ جمع ٹھیری اوسپر بعد فیصدی یافتی مالگذاران بڑہا کر پٹہ معافیداران کردیا گیا معافیدار زمیندار کی شکمی طور اسطے
کے رہا زمیندار ان وہ روپیہ معہ منافع کے معافیداران سے لیتے ہین اور معافیداران اپنی اسامیان سے حسب حیثیت زمین لگتہ
وصول کرکے نفع نقصان کے مالک ہوتے ہین اور جوار نہیات یا دار تخشندہ زمینداری اوس سے مزاحمت نہوگی بدستور معاف
رہیگی گو کہ سرکار نے بسبب خارج ہونی رجسٹری سی اپنی جمع مین محسوب کرا ہوا و معافیداران بہ دوامنضبط ہونے کو انتقال اپنی حقیت
کا اختیار رہے

۹ قطع درختان و نصب باغ — جو درخت کسی حصہ دار یا اسامی کا لگایا ہوا ہے ناصب اوسکا مالک ہے مگر اسامی کو اشجار غیر مثمر کی کاٹنی کا
واسطے آلات کشتکاری یا خرچ کارخانہ کی اختیار ہے مگر فروخت نہین کرسکتا ہے اور جو درخت خود رو اندر کہیت یا او پر مینڈ کہیت کے
ہوا وسکی نسبت بہی اسامی کا یہہ اختیار ہے کسواسطے کہ باوجود رہنے سایہ درخت کے لگتہ مقرر دیتا رہا اور جو اسامی حصہ داران
اجازت سے باغ لگادی تا بود و باش اوسکی اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین اوسکا پہل اور لکڑی افتادہ آتی رہیگی اور جب وہ گانو
سے اوٹھہ جاوے مالک اوسکا زمیندار ہو مگر بیع و رہن کا اختیار اوسکو نہین ہے اور جو درختان خود رو شاملات زمین مین ہون
جسکے کہیت سی قریب تر وہ درخت ہے اوس کہیت کا مالک مستحق پانے اوس درخت کا ہے اور جو فاصلہ کہیتون سے یکسان ہو تو سب شرکا اوسکے
مالک ہین اوسکی لکڑی یا قیمت سب کی تصرف مین آوی اور ایک دو حصہ دار کو باجازت سب شرکا ایسی لکڑی مل سکتی ہے اور
آبادی مین جو درخت ہون باشندگان گہر اوسکے مالک ہین مگر فروخت نہین کرسکتے اور جو کوئی حصہ دار شاملات زمین مین
باغ لگایا چاہے تو باجازت سب شرکا لگا سکتا ہے اور جو زمین باغ بسبب قطع ہوجانے درختان کی خالی ہو اوسکا محصول حسب
لیاقت زمین کے مالک باغ لمبردار کی معرفت ادا کرتے رہینگے

۱۰ نسبت آبادی رعایا و طیاری خانہ — جب رعایا نوآباد دیہہ زمیندار طیاری مکان احاطہ مین ایک دو روپیہ دے اور جب کوئی آدمی علاقہ
سے اوٹھہ جا علاوہ مکان یعنے چوب لکڑی تختہ کا مالک زمیندار ہو اسامی کو اختیار لیجانی و یا فروخت کرنے عملہ کا نہین ہوگا اور جو تیرکا
زمین شاملات مین مکان بنانا چاہے برضا و اجازت سب شرکا بنا سکتا ہے اور جو کوئی اسامی گانو سے اوٹھہ جاوے و یا فوت ہو اور کوئی
اوسکا وارث نرہے تو اوس گہر مین اور اسامی کے آباد کرنیکا زمینداران کو اختیار ہے

۱۱ جنگل ڈہاکہ و کاہ و چرائی مویشی — جنگل ڈہاکہ پر اختیار سب شرکا ہے جو لکڑی فروخت ہو قیمت اوسکی مابین شرکا حسب حصص تقسیم ہو اور جو کسیکو اپنے
خرچ کے واسطے ضرورت ہو تو بلا مزاحمت لی سکتا ہے اور جو مزارعان کی مویشی خواہ باشندگان دیہہ کی جنگل مین چرین اونسے کچھہ چرائی
محصول لیا نہین جاتا فقط اور جو کوئی غیر آدمی واسطے بنانے چاہ یا دہرم سالہ یا اور فایدہ عام کے لکڑی ڈہاکہ وغیرہ جنگل سے لینا
چاہے تو ممنوع نہین ہے

۱۲ گنگ شکست و گنگ برآمد و بند و بست — مابین سرکار و مالگذاران شرط ہے کہ اگر زمین مالگذاری دسوین حصہ کی قدر دریابرد و یا برآمد ہونیا

ہو جاوے اور فیما بین مالگذاران پٹی داران یہہ رواج ہی کہ جوکہ ایک حصہ دار کی زمین دریا برد ہو جاوے سب شرکا اوسکو اپنی مقبوضہ سے برابر کر دیوین یا اوسکا نقصان اپنی ذمہ حسب کیفیت لین مگر اس ضلع مین دیہات کثریات واقع کنارہ گنگ ورام گنگا کے بندوبست کا طریق برطبق رپورٹ مسٹر مارٹین گبنس صاحب بہادر حسب منظوری صاحبان بورڈ مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۴۵ع یہہ ٹہیرا کہ ۱۵ اکتوبر کو ہر سال بطور نیلام بندوبست ایسے دیہات کا بولا جاتا ہی جسکی آواز زیادہ جمع کی ہو وہ جمع منظور ہوا اور بعد ازان فیصدی ۔ ۔ اوسمین سے کم کر کے زمینداران کو قبول کرنیکی اجازت دی جاتی ہی اگر اونہون نے منظور لیا اونکو ٹہیکہ دیا جاوے اور جو انکار کرین تو مستاجری بندوبست ہو جاوے اوسکی ساتھہ جسکی آواز زیادہ جمع پر پہونچتی ہے اوسمین سے ۔ ۔ سیکڑا بابت مالکانہ کے پاوین باقی جمع فیصدی ملو ۔ سرکار مین سیاہہ ہووے اور اس ضلع مین زمین لنگ شکست وگلبہار گوکہی بولتے ہین

حالات متفرق وامر عجیب واعظم کہ سنین ماضیہ مین واقع ہوے

نمبر	نام سال عیسوی	تاریخ ماہ بقید یوم	کیفیت
۱	سنہ ۱۸۰۲ع	۱۸ اکتوبر	محکمہ عدالت فرخ آباد مین مقرر ہوا
۲	سنہ ۱۸۰۴ع	۱۶ نومبر روز جمعہ	جسونت راے ہولکر نے فرخ آباد کی چہاونی کو جلا دیا کہ یہہ ہولکر گردی مشہور ہے
۳	سنہ ۱۸۰۸ع	۲ مے	بالای بنگلہ بلاک صاحب کے کیمپ فتحگڈہ مین بجلی پڑی
۴	سنہ ۱۸۱۲ع	۵ جولائی روز شنبہ	بنگلہ الیٹ صاحب جج پر بمقام کیمپ فتحگڈہ بجلی پڑے
۵	سنہ ۱۸۲۲ع	•	بورڈ کمشنران ربنو کا محکمہ فتحگڈہ سے برخاست ہوا
۶	سنہ ۱۸۲۹ع	۳۱ دسمبر	ستی کا ہونا بموجب آئین ہفتدہم سنہ ۱۸۲۹ع موقوف ہوا مگر بعد اس حکم کے ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۳۲ع مسمی پوسا زرگر ساکن فرخ آباد کے مرنے پر مسماۃ گنگو زوجہ اوسکی بعمر پچیس سال بمجمع دس ہزار آدمی کے ستی ہوئی مسمیان مہان حجام بجرم اعانت اوسکی دو سال بقید جہلخانہ ہوا اور ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۳۹ع کو مسمی لایق سنگہ راجپوت ساکن پوروہ بہدوریا مزرعہ ملند پور تہانہ تالگرام کے مرنی پر مسماۃ بہونیا اوسکی عورت بمجمع صدہا آدمی کے ستی ہووے لبباون وگہاسیرام نے بجرم اعانت اوسکی سزاے قید پانچ پانچ برس بامشقت دجلانہ مقید ہوئے
۷	سنہ ۱۸۳۳ع	۳ جنوری	صاحب جج سے فوجداری محکمہ نکل کر صاحب کلکٹر سے تعلق ہوا
۸	ایضاً	۱۴ جنوری	محکمہ رجسٹری ضلع فرخ آباد سے موقوف ہوا
۹	ایضاً	۱۰ اپریل	سشن جج سے دورہ دایرسایر مقدمات فوجداریکا شروع ہوا

نمبر	نام سال	تاریخ ماہ انگریزی	کیفیت
۱۰	سنہ ۱۸۳۹ء	۱ اگست	کلکٹری سی تحریر فارسی عبارت موقوف ہوئی اور زبان ہندی اردو لکھنا شروع ہوا بموجب چٹھی صاحب کمشنر بنو بہادر مورخہ ۱۱ اگست سنہ الیہ اور نقل چٹھی صاحبان بورڈ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ الیہ
۱۱	سنہ ۱۸۳۷ء و سنہ ۱۸۳۸ء مطابق سنہ ۱۲۴۴ف		اکال یعنے قحط ایسا ہوا کہ بہت خلایق تباہ ہوگئی اور اسی سال مین طوفان سیاہ آیا کہ دن سے رات ہوگئی
۱۲	سنہ ۱۸۳۹ء	۲۰ مئی روز دوشنبہ	عدالت دیوانی سے تحریر فارسی عبارت موقوف ہوئے اور ہندی زبان تحریر شروع ہوئی
۱۳	سنہ ۱۸۴۰ء		حرا رحیم پور پرگنہ امرتپور متصل گنگا ہو مین خود بخود دو بیگہ خام زمین شق ہوئی ایک بڑا غار ہوگیا اور شعلہ آتش بطور لو چراغ کے اور ایک مورت شیو کی نکلی ہندو اوس جگہ کو سال بھر تک پرستش کرتے رہی مگر اب کچھ اوسکا چرچا نہین رہا اور نہ کچھ اوسکی شہرت ہی
۱۴	سنہ ۱۸۴۱ء		حساب تحصیل کا سن فصلی سے موقوف ہوکر سن عیسوی یعنے مئی سے لغایت اپریل سالتمام شمار ہونی لگا یعنے اول ربیع اور اخر سن خریف
۱۵	سنہ ۱۸۴۱ء	۶ مارچ	قلعہ مسکن نظم حسین خان مین بجلی پڑی بمقام فرخ آباد
۱۶	ایضاً	۷ اپریل	امیر دوست محمد خان والی کابل داخل فرخ آباد ہوا
۱۷	سنہ ۱۸۴۲ء		شہر فرخ آباد مین رام لعل ساہو کے حویلی مین باوجود عمارت سنگین و خشتی کے تیرہ دن تک آتش عظیم افروختہ رہی کہ کچھ تدبیر بوجھانیکی کام نہ آئی اور پانی بوجھانیکا تیل کی خاصیت پکڑتا تھا دو لکھ روپیہ کے قریب نقصان اسکا ہوا
۱۸	سنہ ۱۸۴۳ء	۱۵ فروری	عملہ اجنٹی برخاست ہوکر دفتر تعلق سرشتہ دیوانی ہوا
۱۹	سنہ ۱۸۴۳ء	۱۲ مارچ روز شنبہ	جیت بدی چھٹہ سنہ ۱۲۵۰ف نصرپور وہ گوشائین مزرعہ موضع بجو پرگنہ ترو امین آسمان سے پارہ ہا سے گوشت بی استخوان کہیتو نمین برسا اور خون ہوکر بہگیا ناظرین معتمدین کہتے ہین کہ اگر اکٹھا ہوتا دو من پختہ سے کم نہوتا

کیفیت	تاریخ ماہ انگریزی و یوم	نام سال	نمبر
کمپ فتحگڈہ مین ہرلعل چمار کی عورت کو چودہ برس حمل رہا اور اوس تاریخ ۱۹ مارچ کو ایک پوٹلی جہلی سے لپٹی ہوئی پیدا ہوئی اور اوس جہلی کو جو چیرا تو دو گز کا کالا سانپ کہ اوسپر داغ زردے و سیاہی کے تہے نکلا اور وہ گرم پانی کے ڈالنی سے مرگیا	۱۹۔ مارچ	سنہ ۱۸۶۶ء	۲۰
جہازد خانی کمپ فتحگڈہ مین آیا بارادہ جانے اندو ناگڈہ ملک ضلع میرٹھ	۲۳ جولائی	سنہ ۱۸۶۶ء	۲۱
توپ خانہ فتح لاہور سے جولیا گیا بمقام جہیر اشو وارد ہوا اور میران سرائے پرگنہ قنوج تک بہہ چار روز منقضی ہوئے	۱۳ ذی حجہ ۱۷ جون	سنہ ۱۸۶۷ء	۲۲

تمت

الحمد کہ بتاریخ

پانزدہم ماہ اگست سنہ

از دست و قلم کاتب الحروف

بندۂ حقیر فقیر پر تقصیر شیخ امداد حسین منشی

مطبع دہلی اردو اخبار بمقابلہ جناب پنڈت موتی لعل

صاحب پرو پرائٹر مہتمم سلمہم اللہ تعالی طبع تمام پذیر فت

اللہم اجعلہ مقبول الخواص والعوام

صحت نامہ اغلاط کتاب فتح گڈہ نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲	بیرگانو	بیرگانو
۴	۱۶	ماسی	تباہی
۶	۹	سلراوالا	ٹھیاتروا والا
۶	۲	نزاہنین	ہزامین
۷	۱۴	سکرادلی	سکرادہ
۷	۱۵	جٹی کمت	جٹی نکہت
۷	۱۶	نامہ سمو	نانا منو
۷	۲۰	تریجی	اتریجی
۸	۳	روخانہ	دوخانہ
۸	۷	جبرنا	جمہیا
۱۰	چہارم	سارہ	بہاڑہ
۱۰	۸	رائے زادہ	رانی زادہ
۱۰	۸	کیت فتح گرہ	کمپ فتح گڈہ
۱۲	بطلوع پنج سہ	۵	۱۰
۱۳	۴	نیرہ	نہیرہ
۱۴	چاند گرہن کے	۲۰ مئی	۲ مئی
۱۵	گامنکو سطر	گورکبہ	گورکبہ پور
۱۶	۹ سطر	بالکرام	تالگرام
۱۷	بنگر گڈہ سے	۱۸	۸
۱۸	سوکبہ قاسم گنج سے فتح گڈہ تک	۱۳	۲۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۲۱ ریاست فرخ آباد	بری مہابہ	بری مہتانہ
۲۴	۷	بل بخبتہ	بل تختہ
۲۴	اخیر سطر	کرم کور	کسم کہور
۲۶	۴	بجورہامین	بچھوریامین
۲۶	اخیر سطر	گہٹا	کہنتا
۲۷	۱۷	پاپا	تاپا
۲۹	۸	دوپا	دوبالا
۳۰	اول سطر	دہارانگریزی	دہار انگری
۳۱	۱۱	سنہ ۱۸۱۵ء	سنہ ۱۸۱۲ء
۳۲	۲	اور مورت	اور بہت مورت
۳۲	اخیر	جیدا	جیڈا
۳۳	۱۷	ہجو فروخت	ہجو خرید فروخت
۳۴	سطر ۲۹	متصل چاہ	متصل چاہ پہارہ
۳۵	۱۱ عبارت کے	خاند	خاوند
۳۶	۲۲	آدمی آدمی	آدمی
۴۵	۱۳ و ۱۴	منشی غلام غوث	منشی غلام غوث
۴۵	۱۶	حکماء ہند	حکماء ہند و
۴۷	۳	تبرا پور	تیرا پو
۴۷	۹	کانی ندی	کالی ندی
۵۲	۴	سورسید آباد	سوریسید آباد
۵۲	۶	یہہ	کچھہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۳	بہوج پہ	بہوج پور پہ
۵۳	۲۲	بہیر حافظ	نیز حافظ
۵۶	اول	یہہ امداد	یہ امداد
۵۶	۸	شاق	میثاق
۵۶	۱۰	از سرکار	کراز سرکار
۵۸	۲	تقلقلم	تقسیم
۸۵	۱۱	حاجت النس	صاحب النساء
۸۵	۱۲	اور ۲۲ دسمبر ۱۸۵۸	۲۲ دسمبر ۱۸۵۸
۸۶	۶	اخمد خان	احمد خان
۸۶	۱۵	اور جیور	اوا جیور
۸۶	۱۸	بہولی پور	بہولی پور
۸۷	۱۳	اٹاو	اٹاوہ
۸۷	۱۶	اکشٹ	اٹینگ
۸۷	۱۷	وس لصاحب	ولن ٹیا صاحب
۸۸	۱۹	۱۸۵۸	۱۸۵۷
۹۰	۲۳	بنیا دسواری	بنیاد پٹواری
۹۱	۵	اور اس قسم	اور اس قسم کو
۹۴	نمبر ۹	۲ اکتوبر	۱۲ اکتوبر
۹۴	نمبر ۱۳	۱۳ نوامبر ۱۸۱۱	۱۳ نوامبر ۱۸۱۳
۹۵	۹	اسلام گنج	اسلام گنج امرت پور
۱۰۰	۵	اس ضلع میں	اس ضلع سے
۱۰۶	۸	مسٹر بربر صاحب	مسٹر ٹرنر صاحب
۱۰۷	۳	ایضاً	ایضاً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۷	۱۸	سورکہنا	سور کہیا
۱۰۸	۴	پٹنہ	تپہ
۱۰۸	۸	جالندرہی	جالندرسی
۱۰۸	۱۰	دویوہا	دیوڑہا
۱۰۸	۱۳	قوی قوی تن	قوی تن
۱۰۸	۱۸	شکیت	شکست
۱۰۸	آخر	اوکی اید	اوکی آمد
۱۰۸	اخیر	اور یہہ بہی	اور یہہ بہٹی
۱۱۰	۱۲	تیرہویں نمبر سے	تیرہویں نمبر ۱۲ سے
۱۱۱	۱۸	ٹہاکر یاجہل	ٹہاکر یاجہل
۱۱۲	اول	بست	بسبب
۱۱۲	۱۸	بابرس بوس صاحب	باترس بوس صاحب
۱۱۳	۳	عامل و مختار	عاقل و مختار
۱۱۶	۱۲	نی گیاجی	جانی گیاجی
۱۱۶	۱۹	پونڈی	پوٹہری
۱۱۷	۴	اس	اسی
۱۱۷	۲۰	سلطان	سلطنت
۱۲۰	۵ سطر	موضع ماند	موضع مائید
۱۲۰	۱۷	موضع مانده	موضع مائد
۱۲۳	۲	برج صاحب	ترنج صاحب
۱۳۰	۱۰	کچہہ سرکار سے بہو جیندہ	کچہہ سرکار سے اور کچہہ لطور چندہ
۱۳۰	۱۲	مہر پور	مہرو پور
۱۳۲	۱	۱۸۱۱	۱۸۱۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۹	سنگیں رام پور	سکھی رام پور
۱۴۰	۱۸	بنام و	بنام زد
۱۴۳	۳	اکبرآباد	اکثر آباد
۱۴۵	۴	سنہ ۱۲۲۶	سنہ ۱۲۱۷
۱۴۴	۴	بٹی راجہ	متبنی زوجہ
۱۴۵	۴	تعلقہ دار تھے	تعلقہ دار ہی
۱۴۵	۹	رونانا	روتانا
۱۴۵	۱۱	ہر ہر دیوتا	ہر ہر دیو یا
۱۴۶	۱۰	ترتیب	ترتیب پائی
۱۴۶	۱۰	سن	شین
۱۴۶	۱۰	شبہ	شبیہہ
۱۴۶	۱۴	سکہ پور	سنگھ پور
۱۴۶	۱۷	تصرف جسونت سنگھ	تصرف جسونت سنگھ کی
۱۴۷	۱	باتحصات	با تحقیقات
۱۴۷	۱۳	مدوا	سنڈروا
۱۴۷	۱۹	علاقہ	علاوہ
۱۴۸	۳	لوگونسی	ان لوگوں سے
۱۴۹	۳	وحدگاہ	وعیدگاہ
۱۴۹	۴	انگریزہ	رنگریز
۱۴۹	۹	یعنے	رانی
۱۴۹	۱۹	جمع پرایک	جمع پراب ایک
۱۴۹	۲۰	سنہ ۱۸	سنہ ۱۸
۱۵۰	۱۵	جدن شہید کی	چندن شہید کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۶	تہا کر ہوار	تہا کر نوار
۱۵۱	۱۳	دوسرای	دوسرا
۱۵۱	۱۷	واں واں	وہاں وہاں
۱۵۲	۱۱	بہت موب	بہت خوب
۱۵۲	۱۹	خداغی	خدا مینی
۱۵۲	۲۰	بیاکر حرمت	بیاکرہمت
۱۵۲	۲۴	پازیب لوہت	پازیب زیور ہت
۱۵۶	۱	سنگسن رام پور	سکھی رام پور
۱۵۷	۱	پالی دستور	پانی کی دستور
۱۵۸	۱۴	سوضع مادر	سوضع بہادرپور
۱۵۸	۱۵	پرگنہ کا اینڈ	پرگنہ کا آئندہ
۱۶۲	۲۱	می سنج ستار	مینی تنخزہ ستار
۱۶۳	۲	کاسی	نکاسی
۱۶۶	۸	سارب	سارب
۱۶۹	۱	[illegible]	آراستہ ہوا ہو
۱۷۲	۲	می سنہ ۱۸	می سنہ ۱۸۱۲
۱۷۲	۱۵	سنہ ۱۸۲۲	سنہ ۱۸۱۲
۱۸۱	۲۰	نام	نام ہی
۱۸۱	۲۳	بحسب	تحت
۱۸۹	۱۵	کسکی	کس کام کی
۱۹۰	۲	کہیریا	کہیرا
۱۹۰	۴	چندرا	جندرا
۱۹۰	۱۷	نمو داری	ہمواری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۰	۱۸	پیرا	پبیرا
۱۹۱	۷	بچپاہہ ملط	بچپاہ مین تلفظ
۱۹۲	۱	کہرواره	کرواره
۱۹۳	۱۳	ہاونہ	واہنہ
۱۹۳	۹	پرہا	ہرتیا
۱۹۳	۱۱	نیولی	نبونی
۱۹۳	۲۱	سوبرن	بیوپردن
۱۹۴	۱	شرح	نبرخ
۱۹۵	ستایکی	کبارکہ	وسکوکبارکبہ
۱۹۵	عبارت	پشری	پٹری
۱۹۰	۱۶	مودہ سنگ	موڈہ رنگ
۱۹۷	عبارت ۱۵	آراستہ	گذشتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۸	آخر سطر	آدمی	آدی
۱۹۹	۲	بیثی	حبثی
۱۹۹	۴	قرانی	قریبی
۱۹۹	۶	حقیقت	حقیت
۱۹۹	آخر سطر	اوربہہ حسکی	اوربہہ جبکی
۲۰۰	۵	ہ نمبر قاعدہ	ہ نمبر قاعدہ بٹوارہ
ایضاً	۹	سسر	تشتر
ایضاً	۱۲	علاقہ	علوفہ
۲۰۰	۲۲	تو فیصلہ	تو بلا فیصلہ
۲۰۲	۱	اپنی عین	اپنی زمین
۲۰۲	۴	بعد ارسے	بعد اوسکے

بعضے نامکانو مین جو غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین معاف کرینگی کہ نامو
نکا نو شہانو کی مثل مشہور ہی سلطی صحنا مین اسکا تعرض زیادہ ہی